تاریخ طبری

تاریخ الامم والملوک

جلد ہفتم

تصنیف: علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ

خلافت بغداد کا دورِ انحطاط

حصہ اول
(۲۳۲ھ تا ۲۵۶ھ)

خلیفہ جعفر المتوکل علی اللہ تا خلیفہ محمد المہتدی باللہ

خلافت عباسیہ کے دور اضمحلال کی مفصل و مکمل تاریخ

ترجمہ: علامہ عبداللہ العمادی

نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

تاریخ طبری تاریخ الامم والملوک

کے

اردو ترجمہ کے جملہ حقوق قانونی اشاعت و طباعت بذریعہ تصحیح و ترتیب و تبویب

چوہدری طارق اقبال گاہندری

مالک نفیس اکیڈمی۔ اردو بازار کراچی محفوظ ہیں

نام کتاب: ——— تاریخ طبری تاریخ الامم والملوک
مصنف: ——— علامہ ابو جعفر محمد بن جریر الطبری
ناشر: ——— نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی
طبع: ——— جدید کمپیوٹر ایڈیشن اپریل ۲۰۰۴ء
ایڈیشن: ——— آفسٹ

نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی

زوال خلافت عباسیہ

از

چوہدری محمد اقبال سلیم گاہندری

تاریخ طبری کی یہ ساتویں جلد اور اس کے بعد کا دوسرا حصہ خلافت عباسیہ کے دور انحطاط کی تصویر ہے۔ تاریخ کے [illegible] زمانہ حال کے لئے عبرت و موعظت کا سامان مہیا کرتے ہیں۔ اردو زبان کا یہ مشہور فقرہ ہے "اگلا گرے پچھلا ہوشیار" اگر اگلے کے گرنے پر بھی پچھلا ہوشیار نہ ہو تو پھر کون اسے ہوشیار کر سکتا ہے۔ اس لئے ہر پچھلے کا فرض ہے کہ اگلوں کے [illegible] اور گرنے کی داستان کو بڑی توجہ اور غور و خوض کے ساتھ پڑھے۔ وہ صرف پڑھے ہی نہیں بلکہ [illegible] ہوشیاری کا سبق حاصل کرکے ہوشیار ہو جائے۔

یہ ٹھیک ہے کہ اس جہان فانی کی بات کہ ہر شے کو دوام و استقلال نہیں اور ہر بلندی کی پستی ہے۔ [illegible] جہاں [illegible] اگر اس جہان کا یہی قانون [illegible] اس سے استثناء حاصل نہیں ہو سکتا۔ [illegible] اور زوال کا یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہتا ہے۔ لیکن ان سب کے باوجود [illegible] وہ قومیں جو تاریخ کے اس تسلسل میں اپنے لئے [illegible] عظمت کا نقش بھی چھوڑ جاتی ہیں اور ان سے اپنے افکار و اعمال کی عملی شکل کی طرف متوجہ ہوتی ہیں۔

انہی آنکھوں کے لئے بنی عباس کے اس دور کی تاریخ میں بہت کچھ سامان موجود ہے [illegible] کرنے کے لئے [illegible] اور گروہ بندی سے فائدہ [illegible] الثانی سلطنت [illegible] ۲۴۷ھ [illegible] ۳۳۴ھ [illegible] اور خلافت [illegible] اور گروہ بندی [illegible] ہو گئے تھے [illegible] جاہ و جلال اور قوت [illegible] کا نتیجہ ہونے کی [illegible] چلا گیا۔

ظاہر ہے کہ یہ انقلاب ایک دن میں نہیں آیا اور ایک مضبوط اور منظم حکومت کے ختم ہونے کے لئے ایک طویل مدت درکار ہوتی ہے۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

* * *

فہرست موضوعات

موضوع	صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع	صفحہ
باب ۱		ابن زیات کے ساتھیوں کی گرفتاری	۲۳	ابن بعیث کی رہائی	۳۰
خلیفہ جعفر المتوکل علی اللہ	۱۷	ابن فرج پر عتاب	۲۴	فارس کی شورش	″
محمد بن واثق کی مخالفت	″	ابراہیم بن جنید کی اسیری	″	ابن بعیث کی وفات	۳۱
جعفر کی خلافت کی تجویز	″	ابوالوزیر پر عتاب	″	ذمیوں کو مخصوص لباس پہننے کا حکم	″
جعفر کی تخت نشینی	۱۸	عمال کا عزل و نصب	″	امتیازی لباس	″
جعفر کا خطاب المتوکل علی اللہ	″	تھیودورا کا انجام	۲۵	ذمیوں کے متعلق فرمان خلافت	۳۱
اعلان خلافت	″	امیر حج محمد بن داؤد	″	محمود بن فرج کا دعویٰ نبوت	۳۲
ترکوں کی تنخواہوں کی تقسیم	″	۲۳۴ھ کے واقعات	″	محمود بن فرج کا انجام	″
متوکل علی اللہ کی عام بیعت	″	محمد بن بعیث کا فرار	″	ولی عہدی کی بیعت	۳۳
امیر حج محمد بن داؤد	۱۹	امارت آذربائیجان پر حمدویہ کا تقرر	″	ولی عہدی کے متعلق فرمان خلافت	″
۲۳۳ھ کے واقعات	″	ابن بعیث کا محاصرہ	۲۶	خلافت نامے کے نسخے	۳۸
متوکل کی محمد بن عبدالملک سے		محصورین کو امان کی پیشکش	″	الحرمین کی ولایت	″
ناراضگی	″	ابن بعیث کی گرفتاری	″	اسحٰق بن ابراہیم کی وفات	″
متوکل کی ناراضگی کی وجہ	″	ایتاخ	۲۷	متفرق واقعات	″
متوکل کے لیے احمد بن ابی دواد کی		ایتاخ کے اختیارات و اعزاز	″	امیر حج محمد بن داؤد	″
سفارش	۲۰	امیر حج محمد بن داؤد	۲۸	۲۳۶ھ کے واقعات	۳۹
اختلاف	″	۲۳۵ھ کے واقعات	″	محمد بن ابراہیم	″
[illegible] پر متوکل کا عتاب	۲۱	ایتاخ کی مراجعت بغداد	″	محمد بن ابراہیم کا امارت فارس پر تقرر	″
عمر بن فرج کی گرفتاری کا حکم	″	ایتاخ کا بغداد میں استقبال	″	محمد بن ابراہیم کی معزولی	″
عمر بن فرج کے مال و املاک کی ضبطی	″	ایتاخ کی گرفتاری	۲۹	محمد بن ابراہیم کا خاتمہ	″
ابن زیات پر عتاب	۲۲	ایتاخ کی درخواست	″	فرمان تعزیت	۴۰
وفات ابن زیات	″	ایتاخ کا انجام	۳۰	وفات ابن سہل	″
ابن زیات کی لاش کا انجام	۲۳	ابن بعیث کی بغداد میں اسیری	″	مشہد کربلا	″

متفرق واقعات ۴۱
امیر حج المنتصر محمد بن متوکل 〃
۲۳۷ھ کے واقعات 〃
بغاوت آرمینیہ 〃
یوسف بن محمد کی محصوری 〃
یوسف بن محمد کا قتل ۴۲
اہل آرمینیہ کی سرکوبی 〃
ولایت ابن اکثم 〃
محمد بن ابی داؤد کی معزولی 〃
ابن ابی داؤد پر عتاب 〃
اظہار کے اشعار ۴۳
قرآن مجید کے متعلق بحث کی ممانعت 〃
احمد بن نصر کی تدفین 〃
متفرق واقعات ۴۴
امیر حج علی بن عیسیٰ 〃
۲۳۸ھ کے واقعات 〃
حادثہ تفلیس 〃
اسحاق بن اسماعیل کا قتل 〃
تفلیس کی تاراجی ۴۵
قلعہ [illegible] کی تسخیر 〃
دمیاط کی سپاہ کی فسطاط میں طلبی 〃
رومیوں کی دمیاط میں غارت گری ۴۶
رومی بیڑوں کی مراجعت 〃
متفرق واقعات 〃
امیر حج علی بن عیسیٰ 〃
۲۳۹ھ کے واقعات 〃
متفرق واقعات 〃
امیر حج عبداللہ بن محمد ۴۷
۲۴۰ھ کے واقعات 〃
اہل حمص کی شورش 〃
ولایت حمص پر محمد بن عبدویہ کا تقرر 〃
متفرق واقعات ۴۸
امیر حج عبداللہ بن محمد 〃
۲۴۱ھ کے واقعات 〃
اہل حمص کا محمد بن عبدویہ پر حملہ 〃
عیسائیان حمص پر عتاب 〃
[illegible] ۴۹
[illegible] 〃
متفرق واقعات ۵۰
مسلمان قیدیوں کے فدیہ کا معاملہ 〃
مسلم قیدیوں کا قتل 〃
فدیہ کے متعلق معاہدہ 〃
فدیہ کی ادائیگی ۵۱
قوم بجاہ اور مسلمان 〃
بجاویوں کی بدعہدی 〃
بجاہ کے طرز عمل کے خلاف شکایت 〃
بجہ پر فوج کشی کا حکم 〃
محمد بن عبداللہ قمی کی روانگی ۵۲
محمد بن عبداللہ قمی کا حملہ 〃
بجاویوں کی شکست ۵۳
علی بابا کی امان طلبی 〃
محمد بن عبداللہ قمی کی مراجعت بغداد 〃
متفرق واقعات و امیر حج عبداللہ بن محمد 〃
۲۴۲ھ کے واقعات ۵۴
زلزلے 〃
رومیوں کا حملہ 〃
متفرق واقعات 〃
امیر حج [illegible] 〃
۲۴۳ھ کے واقعات 〃
متوکل کی روانگی دمشق 〃
متفرق واقعات ۵۵
امیر حج عبدالصمد بن موسیٰ 〃
۲۴۴ھ کے واقعات 〃
متوکل کی دمشق میں آمد 〃
بغا کی روم پر فوج کشی 〃
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نیزہ 〃
بختیشوع پر عتاب ۵۶
امیر حج عبدالصمد بن موسیٰ 〃
۲۴۵ھ کے واقعات 〃
جعفریہ شہر کی تعمیر 〃
شہر بنانے کا حکم 〃
زلزلے 〃
مکہ میں پانی کی کمی ۵۷
نجاح بن سلمہ 〃
حسن بن مخلد و موسیٰ کے خلاف ابن سلمہ کی شکایت 〃
عبیداللہ کی مخالفت ۵۸
عبیداللہ کی موسیٰ و حسن کے لئے سفارش 〃
ابن سلمہ کی گرفتاری 〃

ابن بعیث کی بغاوت //
آل بعیث بن سعد پر عتاب ۵۹
ابن بعیث کی بغاوت کی دوسری روایت //
عبیداللہ کی ابن بعیث کے خلاف شکایت //
نجاح کی موسیٰ و حسن کو دھمکی //
نجاح بن سلمہ پر الزام ۶۰
نجاح پر عتاب و ہلاکت //
حسن و موسیٰ سے متوکل کا مطالبہ زر //
نجاح کا خاتمہ ۶۱
متفرق واقعات //
علی بن یحییٰ ارمنی کی مہم //
امیر حج محمد بن سلیمان //
متوکل کی سیر دمشق //
۲۴۴ھ کے واقعات ۶۲
صوائف //
شاہ روم کے تحائف //
نصر بن الازہر کی شاہ روم سے ملاقات //
قیدیوں کا تبادلہ ۶۳
متفرق واقعات، امیر حج محمد بن سلیمان //
۲۴۵ھ کے واقعات ۶۴
وصیف کی املاک پر قبضہ کرنے کا ارادہ //
منتصر کی جمعہ کی امامت کا ارادہ //
منتصر کی نماز کی امامت کا حکم //
متوکل کی امامت کی تجویز //
متوکل کی مراجعت //
داؤد بن محمد کی متوکل کی تعریف ۶۵
متوکل کی علالت //
متوکل کی سرمستی //
متوکل کی خواہش //
ابن حفصی مغنی کا بیان ۶۶
متوکل کی بربادی کی پیش گوئی //
منتصر کے قتل کی سازش //
منتصر کی اہانت ۶۷
منتصر اور زرافہ کی گفتگو //
ابن حفصی کی روایت //
مصاحبین متوکل کا مجلس سے اخراج ۶۸
ابو احمد کا اتفاق //
متوکل کا قتل //
فتح بن خاقان کا قتل ۶۹
زرافہ کی خلیفہ منتصر کی بیعت //
زرافہ کا منصوبہ //
عبیداللہ کا فرار //
عبیداللہ کا مقابلہ کرنے سے انکار ۷۰
علی بن یحییٰ کی مہم //
متوکل کی ابن حمدون سے ناراضگی //
ابن ابی ربیع اور محمد بن سعید کے خواب //
مدت حکومت ۷۱
مروان بن ابی الجنوب کا قصیدہ //
مروان بن ابی الجنوب کی غلطی //
مروان بن ابی الجنوب پر نوازشات ۷۲
ابو شجاع کی روایت //
یحییٰ بن اکثم کی روایت //
یحییٰ بن اکثم کا بیان //
بیعت کے متعلق فرمان ۷۳

باب ۲

خلیفہ منتصر ۷۴
بیعت خلافت //
منتصر اور فتح //
منتصر کا ترکوں سے معاہدہ //
سعید صغیر کی منتصر سے درخواست //
معتز کی طلبی ۷۵
سعید بن حمید کی معتز سے ملاقات //
معتز اور سعید بن حمید کی روانگی ۷۶
معتز کی خلیفہ منتصر کی بیعت //
بیعت نامہ کا اقتباس //
اہل حمص کا ہنگامہ ۷۸
متفرق واقعات //
امیر حج محمد بن زینبی //
۲۴۸ھ کے واقعات //
احمد بن خصیب اور وصیف میں رنجش //
وصیف کی جہاد کے لئے پیش کش //
منتصر کی وصیف کو ہدایات ۷۹
فرمان جہاد //
وصیف کو بلاد سرحد میں قیام کا حکم ۸۱
موید و معتز کی معزولی کا منصوبہ //
معتز کی گرفتاری ۸۲
موید اور معتز کی گفتگو //

[illegible]
[illegible] ٫٫
[illegible] ٨٣
[illegible] ٫٫
[illegible] ٫٫
[illegible] ٨٣
مختار کی [illegible] سے متعلق [illegible]
روایات ٨٧
مختار کا [illegible] ٫٫
[illegible] کے قتل پر مختار کی [illegible] ٨٨
مختار [illegible] ٫٫
مختار کی مدت حکومت ٫٫
مختار کا حلیہ ٫
[illegible] ٨٩
[illegible] ٫٫
[illegible] ٫٫
[illegible] ٫٫
[illegible] واقعات ٫٫

باب ٢

[illegible] ٩٠
بیعت خلافت ٫٫
[illegible] ٫٫
[illegible] ٫٫
[illegible] کا فرار ٩١
[illegible]
قتل ٫٫
[illegible] کی وفات ٩٢
[illegible] ٫
[illegible] ٫
[illegible] ٫٫
[illegible] ٫٫
[illegible] ٩٣
[illegible] ٫٫
[illegible] ٫٫
[illegible] ٫٫
[illegible] ٫٫
[illegible] ٩٤
[illegible] ٫٫
[illegible] ٫٫
[illegible] ٫٫
[illegible] ٩٥
[illegible] ٫٫
[illegible] ٫٫
[illegible] ٩٦
[illegible] ٫٫
[illegible] ٫
[illegible] ٫٫
[illegible] ٫٫
[illegible] ٩٧
[illegible] ٫٫
[illegible] ٫٫
[illegible] ٩٨
[illegible] ٫٫
[illegible] ٫٫
[illegible] ٫٫
[illegible] ٫
[illegible] ٩٩
[illegible]
[illegible] ٫
[illegible] ٫
[illegible] ١٠٠
[illegible]
[illegible] ٫٫
[illegible] ٫٫
[illegible] ٫٫
[illegible] ١٠١
[illegible] ٫٫
[illegible] ٫٫
[illegible]
[illegible] ١٠٢
[illegible] ٫٫
[illegible] ٫
[illegible] ٫
[illegible] ٫٫
[illegible] ١٠٣
[illegible] ٫
[illegible] ٫
[illegible] ٫٫
[illegible] ١٠٤
[illegible] ٫٫
[illegible] ٫٫

[illegible]

باب ۳

[illegible]

[illegible]	١٣٢	[illegible]	١٣٩	[illegible]	״
[illegible]	״	[illegible]	״	[illegible]	״
[illegible]	״	[illegible]	״	[illegible]	״
[illegible]		[illegible]		[illegible]	
[illegible]	״	[illegible]	١٤٠	[illegible]	״
[illegible]	١٣٣	[illegible]	״	[illegible]	١٤٦
[illegible]	״	[illegible]	״	[illegible]	״
[illegible]		[illegible]	״	[illegible]	״
[illegible]	״	[illegible]	١٤١	[illegible]	״
[illegible]	״	[illegible]	״	[illegible]	״
[illegible]	١٣٤	[illegible]	״	[illegible]	١٤٧
[illegible]	״	[illegible]		[illegible]	
[illegible]	״	[illegible]	״	[illegible]	״
[illegible]	١٣٥	[illegible]	١٤٢	[illegible]	״
[illegible]	״	[illegible]		[illegible]	١٤٨
[illegible]	״	[illegible]	״	[illegible]	״
[illegible]	״	[illegible]		[illegible]	
[illegible]	١٣٦	[illegible]	״	[illegible]	١٤٩
[illegible]	״	[illegible]	״	[illegible]	״
[illegible]	״	[illegible]	״	[illegible]	״
[illegible]	١٣٧	[illegible]	״	[illegible]	״
[illegible]	״	[illegible]	״	[illegible]	
[illegible]	״	[illegible]	١٤٣	[illegible]	١٥٠
[illegible]	١٣٨	[illegible]	״	[illegible]	״
[illegible]	״	[illegible]	״	[illegible]	״
[illegible]	״	[illegible]	١٤٤	[illegible]	״
[illegible]	״	[illegible]	״	[illegible]	״

ترکی سرداروں کا مشورہ	//	کا محاصرہ	//	فوج میں تنخواہ کی تقسیم	//
مستعین کا دربار عام	//	۲۵۲ھ		ابنائیوں کا باب حرب پر اجتماع	//
مستعین کا ترکوں سے عہد	۱۵۲	خلیفہ المعتز باللہ	۱۵۸	ابنائیوں کی غارت گری	۱۶۷
اہل بغداد کی ابن طاہر سے معذرت	//	۲۵۲ھ کے واقعات	//	محمد و شاکریہ سے نکلنے والے	
مستعین کا رزق الخادم کے مکان		مستعین باللہ کی معزولی	//	سرداروں کی جنگ	//
میں قیام	//	مستعین کی خلیفہ معتز کی بیعت	//	ابن طاہر کے سپاہیوں پر یورش	//
ابن طاہر کا عوام سے خطاب	۱۵۳	مستعین کا معتز کے نام خط	//	محمد بن اوس سے ابن اسمٰعیل کا اظہار	
علی بن یحییٰ اور محمد بن عبداللہ میں بحث		محافظوں کی پابندیوں سے مستعین کی		ناراضگی	۱۶۸
و کلام	//	تنگی	۱۵۹	ابو ہاشم اور ابن اسمٰعیل کا فرار	//
سعید بن حمید کا بیان	//	مستعین کی روانگی واسط	//	ابن اسمٰعیل کا تعاقب	//
احمد بن یحییٰ کی مستعین کے خلاف		احمد بن اسرائیل کی وزارت	//	عبداللہ بن موسیٰ کی گرفتاری	//
شکایت	۱۵۴	عوام پر مستعین کی معزولی کا اثر	//	عیسیٰ بن الموفق کا تعاقب	۱۶۹
عبداللہ بن یحییٰ کی گفتگو	//	مستعین کی معزولی پر محمد بن مروان		المؤید کی معزولی کا سبب	//
مستعین کی امامت نماز	//	کے اشعار	۱۶۱	المؤید کی وفات	۱۷۰
مستعین اور محمد بن عبداللہ کی گفتگو	//	المعتز کی مدح میں اشعار	۱۶۲	المؤید کی وفات کے متعلق مختلف	
محمد بن عبداللہ کی مراجعت	//	ولید بن عبید البحتری کے اشعار	//	روایات	//
ابن طاہر اور ابو احمد کی گفتگو	۱۵۵	ابو الساج کی بغداد میں آمد و مراجعت	۱۶۳	مستعین کی طلبی کا فرمان	//
امراء کو عہدے عطا کرنے کے		ترکی فسادیوں کا قتل	//	مستعین کی قتل گاہ میں آمد	//
وعدے	//	وصیف و بغا کے قتل کا منصوبہ	۱۶۴	مستعین کے قتل کے متعلق مختلف	
مستعین کا معزول ہونے سے انکار	//	وصیف و بغا کی [illegible]	//	روایات	۱۷۱
ابن طاہر کا مستعین کو مشورہ	//	المؤید کی وصیف کے لئے سفارش	//	محمد بن مروان کے مرثیہ سے متعلق	
مستعین کا مطالبہ	۱۵۶	وصیف و بغا کی بحالی	۱۶۵	اشعار	//
مستعین کی معزولی قبول کرنے کی وجہ	//	وصیف و بغا کی عہدہ سے علیحدگی	//	مجلس شوریٰ	۱۷۳
ترکی سرداروں کی طلبی	//	وصیف و بغا کی معافی	//	معتز کا امرائے دربار سے خطاب	//
مستعین و ابن طاہر کی شرائط	//	صالح بن الہیثم	//	معتز سے ایک درباری امیر کا جواب	۱۷۴
متفرق واقعات	۱۵۷	شعراء و ادباء کا ابن طاہر سے تنخواہ کا		محمد بن عبداللہ کا تعزیتی خط	۱۷۵
اسمٰعیل بن یوسف کا خروج	//	مطالبہ	۱۶۶	محمد بن عبداللہ کو معتز کا جواب	//

مغربیوں اور ترکوں کی جنگ	١٧٢	وصیت بابت	//	یعقوب کی اپنے ساتھیوں پر	
ابن فرات کی جلاوطنی	//	امیر حج عبداللہ بن محمد و متفرق واقعات	١٨٣	نوازشات	١٨٨
ابن خلف العطار و طیفوری کی گرفتاری	١٧٧	موسیٰ بن بغا اور کوکبی علوی کی جنگ	//	یعقوب بن اللیث کا کرمان پر قبضہ	//
مساور ترکی صاحب ابو الساج کی فوج میں		٢٥٤ھ کے واقعات	//	یعقوب بن اللیث کی بجانب فارس	
آمد	//	بغا کے قتل کا سبب	//	پیش قدمی	//
کوفہ میں عبدالرحمن پر شک بازی	//	بغا اور باکباک میں رنجش	//	ابن عمار کا بیان	١٨٩
ابو احمد محمد بن جعفر طالبی کی گرفتاری	//	بغا کے ساتھیوں کی برہمی	١٨٤	یعقوب بن اللیث کی حکمت عملی	//
آل ابی طالب کی طلبی	//	معتز کی بغا سے شکایت	//	علی بن الحسین کی شکست	//
ابو ہاشم کی گرفتاری	١٧٨	بغا کا فرار	//	علی بن الحسین کی گرفتاری	١٩٠
انتظام عدالت	//	بغا کی گرفتاری	//	یعقوب کا شیراز میں قیام	//
فوجی مصارف	//	قتل بغا	١٨٥	متفرق واقعات	//
ابو الساج کو روانگی کا حکم	//	بغا کا منصوبہ	//	ابن اسرائیل کے خلاف صالح بن	
متفرق واقعات	//	متفرق واقعات	//	وصیف کی شکایت	//
امیر حج محمد بن احمد	١٧٩	امیر حج علی بن الحسین	//	ابن اسرائیل ابن مخلد اور ابن ابراہیم	
٢٥٣ھ کے واقعات	//	٢٥٥ھ کے واقعات	١٨٦	کی گرفتاری	١٩١
امارت الجبل پر ابن بغا کا تقرر	//	مفلح کی طبرستان میں آمد	//	والدہ معتز کی ابن اسرائیل کے لئے	
علاقہ کرخ پر مفلح کی فوج کشی	//	علی بن الحسین کی یعقوب بن اللیث		سفارش	//
ترکوں و فرغانیوں کا وصیف سے		کے خلاف شکایت	//	ترکوں کا تنخواہ کے لئے مطالبہ	//
مطالبہ	١٨٠	ابو یعقوب کے نام فرمان خلافت	//	ابن اسرائیل وغیرہ پر عتاب	//
قتل وصیف	//	طوق بن المغلس کی کرمان میں آمد	//	المعتز کی اپنی والدہ سے امداد طلبی	١٩٢
بندار کی طبری کو باقی جماعت پر فوج		یعقوب کی احتیاطی تدابیر	//	المعتز کی معزولی پر اتفاق	//
کشی کا ارادہ	//	طوق بن المغلس کی کم ہمتی	١٨٧	المعتز کی ملاقات کرنے سے گریز	//
بندار کی مظفر سے امداد طلبی	١٨١	یعقوب بن اللیث کی پیش قدمی	//	المعتز کی اہانت	//
بندار کا باقی جماعت پر حملہ	//	کرمان کا محاصرہ	//	المعتز کی معزولی	١٩٣
بندار کا قتل	//	طوق بن المغلس کی گرفتاری	//	والدہ معتز کی گرفتاری	//
بندار کے قتل کی ابن طاہر کو اطلاع	//	ابن عمار طبری کا بیان	//	المعتز کا قتل	//
وفات ابن طاہر	١٨٢	طوق بن المغلس کے سامان کا جائزہ	//	المعتز کی عمر و مدت حکومت	//

باب ۶		الحسن بن مخلد کے لئے سفارش	〃	موسیٰ بن بغا کی طلبی	〃
خلیفہ المہتدی کی مدح	۱۹۳	[illegible] کا سبب	〃	[illegible]	〃
المہتدی کی بیعت	〃	سلیمان بن عبداللہ کی [illegible]	۲۰۱	[illegible]	۲۰۷
المعتز کی [illegible] کا وقت	〃	سلیمان بن عبداللہ اور [illegible]		[illegible] سے درخواست	〃
شورش بغداد	۹۵	[illegible]	〃	موسیٰ بن بغا [illegible] میں	〃
سلیمان بن عبداللہ بن طاہر سے [illegible]		الحسین بن اسمٰعیل سے خاص آدمی		[illegible] المہتدی کا اظہار	
لشکر کا مطالبہ	〃	[illegible]	〃	ناراضگی	۲۰۸
سلیمان بن عبداللہ بن طاہر کی		لشکر و شاکریہ کا مطالبہ	۲۰۲	المہتدی کے [illegible] سے	
مخالفت	〃	[illegible]	〃	ملاقات	〃
قبیحہ ام المعتز	〃	ابن اوس اور الحسین بن اسمٰعیل میں		موسیٰ بن بغا کا عذر	〃
قبیحہ کا فرار	۱۹۶	جنگ کا آغاز	〃	[illegible] کی رہائی	〃
قبیحہ کی [illegible]	〃	الحسین پر حملہ	۲۰۳	**باب ۷**	
قبیحہ کی دولت کی پیشکش	〃	الحسین کے لئے سلیمان بن عبداللہ کا		صاحب زنج کا خروج	۲۱۰
قبیحہ کا مکہ میں قیام	〃	اظہار افسوس	〃	علی بن محمد علوی بصری	〃
قبیحہ کا المعتز کو روپیہ دینے سے انکار	۱۹۷	تازہ جنگ	〃	علی بن محمد کا دعویٰ	〃
صالح بن وصیف کی جوہری کو ہدایت	〃	ابن اوس کا فرار	〃	اہل بحرین کی علی بن محمد کی اطاعت	〃
قبیحہ کا خزانہ	〃	اہل بغداد کا [illegible] کے مکانوں پر حملہ	۲۰۴	علی بن محمد کا [illegible] میں قیام	۲۱۱
احمد بن اسرائیل پر عتاب	۱۹۸	الحسین بن اسمٰعیل کی [illegible]		عربوں کی علی بن محمد سے جدائی	〃
حسن بن مخلد اور ابن اسرائیل کو		[illegible]		[illegible] کی علی بن محمد سے بدسلوکی	〃
[illegible]	〃	شاکریہ کا احتجاج	〃	علی بن محمد کی بصرہ میں آمد و فرار	〃
ابن اسرائیل کی دولت کی پیشکش	〃	سلیمان کی محمد بن اوس سے بیزاری	〃	اہل بصرہ کی ایک جماعت کی گرفتاری	۲۱۲
حسن بن [illegible]	۱۹۹	محمد بن اوس کی روانگی	۱۹۹	علی بن محمد کی گرفتاری و رہائی	〃
الحسن بن مخلد [illegible]	〃	محمد بن اوس کی غارت گری	۲۰۵	علی بن محمد کا [illegible] میں قیام	〃
الحسن بن مخلد کی [illegible]	〃	محمد بن [illegible] کی جائداد کی ضبطی	〃	علی بن محمد کی مراجعت بصرہ	〃
احمد بن اسرائیل اور ابو نوح کی		[illegible] کی تحریک کا علاج	〃	[illegible] علی بن محمد کی [illegible]	۲۱۳
ہلاکت	〃	[illegible] درخواست	〃	علی بن محمد کی [illegible]	
[illegible] کی شرانگیزی	۲۰۰	متفرق واقعات	۲۰۶	پیشگوئی	〃

علی بن محمد کا [illegible] ״
[illegible] کی گرفتاری ۲۱۳
[illegible] سے علی بن محمد کے [illegible] ״
علی بن محمد کی [illegible] کے [illegible]
[illegible] ״
غلاموں کے آقاؤں کی [illegible] ״
علی بن محمد کا خطبہ ۲۱۵
ابو صالح النوبی کی اطاعت ״
علی بن محمد کی جنگ کی تیاری ״
علی بن محمد کی [illegible] کی جانب روانگی ״
[illegible] کی ایک جماعت کا قتل ۲۱۶
صاحب الزنج کی [illegible] ״
صاحب الزنج [illegible] ״
[illegible] کی گرفتاری اور [illegible] ״
[illegible] ۲۱۷
[illegible] ״
[illegible] غلام کا قتل ״
[illegible] ״
صاحب الزنج کی مصالحت کی [illegible]
[illegible] ״
زنجیوں کا [illegible] ۲۱۸
صاحب الزنج کا غلاموں سے وعدہ ״
ابن ابی عون کا صاحب الزنج کے نام
پیغام ״
[illegible] کی اطاعت ۲۱۹
علی بن ابان کا [illegible] ״
[illegible] کے حالات کی ابتدا
[illegible] ״
[illegible] کا قتل ״
زنجیوں کی فتح کی [illegible] ۲۲۰
[illegible] ״
صاحب الزنج کے ساتھیوں کی
غارت گری ״
زنجیوں کا [illegible] میں [illegible] ۲۲۱
[illegible] کا [illegible] کے نام پیغام ״
[illegible] ״
[illegible] کی مدافعت ۲۲۲
علی بن ابان اور [illegible] کی جنگ ״
[illegible] ״
ملاحوں کی گرفتاری ״
[illegible] کی کشتیوں کی [illegible] ۲۲۳
[illegible] ״
زنجیوں کا [illegible] پر حملہ ״
[illegible] کی گرفتاری ״
[illegible] کی جنگ [illegible]
[illegible] ۲۲۴
صاحب الزنج کی روانگی ״
[illegible] کی گرفتاری ״
[illegible] ״
[illegible] سے جواب طلبی ۲۲۵
صاحب الزنج اور [illegible] کی گفتگو ״
[illegible] ״
[illegible] کا قتل ״
[illegible] کا قتل ۲۲۶
حسین [illegible] کا قتل ״
[illegible] بیان ״
[illegible] ۲۲۷
[illegible] ״
صاحب الزنج کی [illegible]
غارت گری ״
محمد بن جعفر المریدی اور صاحب الزنج
کی گفتگو ۲۲۸
[illegible] ״
[illegible] کی گرفتاری ״
صاحب الزنج کی [illegible] ״
زنجیوں کا [illegible] ۲۲۹
[illegible] ״
[illegible] کی گرفتاری ״
[illegible] کا قتل ۲۳۰
محمد [illegible] کی گرفتاری
[illegible] ״
[illegible] ״
[illegible] ״
صاحب الزنج کی روانگی [illegible] ״
صاحب الزنج کا فرار ۲۳۱
صاحب الزنج کا [illegible] ״
[illegible] ״
[illegible] کا قتل ״
[illegible] ۲۳۲
[illegible] کی روانگی [illegible] ״
[illegible] ״

یوم الحمرا //
اہل بصرہ میں خوف وہراس ۲۳۳
صاحب الزنج سے بصرہ میں داخل ہونے کی درخواست //
صاحب الزنج کا نہر ابی قرہ میں قیام ۲۳۴
الحسن بن محمد کی معزولی //
امیر علی بن الحسن //
۲۵۶ھ کے واقعات //
موسیٰ بن بغا کی سامرا میں آمد //
المہتدی کی گرفتاری //
المہتدی کا موسیٰ بن بغا سے استفسار ۲۳۵
المہتدی سے عہد وپیمان //
صالح کے متعلق مشورہ کا بیان //
صالح اور سرداروں کی روپوشی ۲۳۶
صالح کی عبداللہ بن محمد کو پیش کش زر //
متفرق واقعات //
صالح بن وصیف کا خط //
صالح کے متعلق المہتدی کا اظہار ناراضگی ۲۳۷
المہتدی کو معزول کرنے کا منصوبہ //
بغا اور بایکباک کا اختلاف //
المہتدی کا ترکوں کو انتباہ //
سازشی امرا کی مراجعت //
المہتدی کا بایکباک پر الزام //
سازش کا عوام پر انکشاف ۲۳۸
روئے عام مجلس امام //
موالیوں کی المہتدی سے درخواست //
درخواست دہندگان کو المہتدی کا جواب ۲۳۹
فرمان خلافت //
جمہور کا مطالبہ ۲۴۱
جمہور کی ترک سرداروں کے قتل کی دھمکی //
موالی مطالبات کی منظوری //
المہتدی کا فرمان ۲۴۲
جمہور کا پانچ مطالبات پر اصرار //
جمہور کی ترک سرداروں کو دھمکی ۲۴۳
پانچ مطالبات کی منظوری //
جمہور کے نام المہتدی کا فرمان //
موسیٰ بن بغا کا عوام کے نام پیغام ۲۴۴
جمہور میں اختلاف رائے //
ابوالقاسم کا خطاب ۲۴۵
سرداروں کے جمہور کے متعلق مطالبے //
صالح بن وصیف کی حوالگی کا مطالبہ ۲۴۶
موسیٰ بن بغا کی روانگی //
صالح بن وصیف کی تلاش //
صالح کے متعلق اعلان //
السلار المحمدی کی تیر زنی ۲۴۷
صالح بن وصیف کے متعلقین پر حملہ //
ابراہیم بن محمد کا بیان //
صالح بن وصیف کی گرفتاری //
صالح بن وصیف کا قتل ۲۴۸
صالح بن وصیف کے سر کی تشہیر //
صالح کے قتل پر مفلح کا اظہار افسوس //
صالح بن وصیف کے قتل پر السلوی کے اشعار ۲۴۹
متفرق واقعات //
اہل کرخ کا المہتدی سے ملاقات //
المہتدی کا بایکباک کے نام پیغام ۲۵۰
بایکباک اور موسیٰ بن بغا کی گفتگو //
بایکباک کی گرفتاری //
صالح بن علی کا المہتدی کو مشورہ ۲۵۱
بایکباک کا قتل //
المہتدی اور ترکوں کی جنگ //
فراغنہ ومغاربہ کا قتل ۲۵۲
المہتدی کا فرار //
کیغلغ کی گرفتاری //
المہتدی کی گرفتاری وقتل ۲۵۳
موالیوں کو ابوالفضل کی بیعت کا حکم //
احمد بن خاقان کی گرفتاری //
طغوتیا کا مہتدی کی جماعت پر حملہ ۲۵۴
[illegible] بغا کا بیان //
المہتدی کی گرفتاری //
المہتدی کا معزول ہونے سے انکار //
یارجوخ کی احمد بن متوکل کی بیعت ۲۵۵
اہل کرخ کا المہتدی سے ملاقات پر اصرار //
افسروں کا معزولی کا مطالبہ //
مطالبات پر فیصلے کا اعتراض //
ابو نصر کی طلبی ۲۵۶
ابو نصر کی دربار میں باریابی //

ابونصر کی گرفتاری	〃	المہتدی کی وفات	〃	صاحب الزنج کا [illegible] پر اچانک حملہ	۲۶۲
محمد بن الواثق کی بیعت خلافت کا ذکر		المعتمد کی بیعت	۲۶۰	صاحب الزنج کا [illegible] کشتیوں پر قبضہ	〃
	۲۵۷	ابونصر سے جواب طلبی	〃	[illegible]	〃
[illegible] کی گرفتاری و رہائی	〃	[illegible]	〃	اہل ابلہ پر صاحب الزنج کے حملے	〃
ترک سرداروں کی مہتدی سے امداد		مہتدی کی سرداروں سے اعانت طلبی	〃	ابلہ میں آتش زدگی	۲۶۳
[illegible]	〃	موسیٰ و مفلح کی گرفتاری کا حکم	〃	صاحب الزنج کا عبادان پر قبضہ	〃
بایکباک کا انجام	۲۵۸	[illegible]	۲۶۱	[illegible]	〃
ترکوں کا امر الخلافہ سے انکار	〃	مہتدی کی ہلاکت کی دوسری روایت	〃	صاحب الزنج کا اہواز پر قبضہ	〃
ترکوں کا مہتدی سے اطاعت کا وعدہ	〃	مہتدی کی تدفین	〃	اہل بصرہ میں خوف و ہراس	۲۶۴
مہتدی کو ترکوں کی شکست و فرار	〃	مہتدی کی مدت حکومت	〃	[illegible]	〃
احمد بن متوکل کی رہائی	۲۵۹	[illegible]	〃	[illegible]	〃

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ۱

خلیفہ جعفر متوکل علی اللہ

جعفر المتوکل کی بیعت بحیثیت خلیفہ ہوئی ۔

اس کا نام جعفر تھا ابن محمد بن ہارون بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن العباس [illegible]

ابوالفضل ۔

محمد بن واثق کی مخالفت

مجھ سے کئی شخصوں نے روایت کی کہ جب واثق نے وفات پائی تو احمد بن ابی دؤاد، ایتاخ، وصیف، عمر بن فرج، ابن الزیات اور ابوالوزیر احمد بن خالد ایوان خلافت میں حاضر ہوئے ۔ انہوں نے محمد بن واثق کے لیے بیعت خلافت لینی چاہی جو اس وقت تک کمسن [illegible] پہنا کر [illegible] وصیف نے یہ کہا

جعفر کی خلافت کی تجویز

"تم اللہ سے نہیں ڈرتے کہ ایسے بچے کو خلیفہ بناتے ہو جس کی اقتداء میں نماز بھی جائز نہیں ۔"

اب بحث ہونے لگی کہ کس کو خلیفہ بنایا جائے مختلف نام پیش کئے گئے [illegible] میں وہاں سے نکلا تو جعفر متوکل کے پاس سے ہو کر گزرا [illegible] ترک بچوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے پوچھا

"کیا خبر ہے ؟"

میں نے کہا "ابھی فیصلہ نہیں ہوا ۔"

[illegible] جعفر کو بلایا جائے [illegible] ساتھ چلے آئے اور اس مجلس میں جعفر کو بٹھا دیا گیا ۔

جعفر نے [illegible] اس وقت ان کی عمر [illegible]

[illegible]

احمد بن ابی دؤاد نے جعفر [illegible] پہنایا [illegible] دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور کہا السلام علیک یا امیر المومنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ [illegible]

جعفر کی تخت نشینی

جب سب مجمع ہو چکا تو واثق کو غسل دیا گیا، نماز پڑھی گئی اور دفن کیے گئے ہیں۔ جب خلافت دی گئی تو سب لوگ فوراً ایوان میں حاضر ہوئے ابھی تک متوکل کے خطاب کی نوبت نہیں آئی تھی۔

جعفر جب خلیفہ ہوئے ہیں تو اس وقت ان کی عمر (۲۶) سال کی تھی۔

انہوں نے شاکریہ کو آٹھ مہینے کی تنخواہ مرحمت فرمائی (یعنی آٹھ ماہ کی تنخواہ انعام میں دی)

محمد بن عبدالملک الزیات نے جو اس وقت دیوان رسائل کے وزیر تھے بیعت نامہ لکھا تھا۔

جعفر کا خطاب المتوکل علی اللہ

جب محمد جعفر خلیفہ ہوئے تو خلیفہ کے لیے کوئی خطاب انتخاب کیا جانے لگا ابن زیات نے المنتصر باللہ کی تجویز کی لوگ اسی خطاب پر غور و فکر کر رہے تھے کہ اس کے تسلیم کیے جانے میں شک نہ رہا ایک صبح احمد بن ابی دؤاد دار الخلافت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ میں نے رات سوچ کر ایک ایسا خطاب تجویز کیا ہے امید ہے کہ مناسب حال اور موافق ثابت ہوگا ان شاء اللہ وہ خطاب المتوکل علی اللہ ہے (یعنی اللہ پر بھروسہ رکھنے والا) خلیفہ نے اسی خطاب کے نفاذ کا حکم دیا اور محمد بن عبدالملک الزیات کو طلب کر کے فرمایا کہ صوبوں کو اس کی تحریری اطلاع دے دی جائے اس بارے میں جو مراسلہ بھیجا گیا تھا وہ یہ تھا

اعلان خلافت:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

> "اللہ تجھے باقی رکھے امیر المومنین نے کہ اللہ انہیں بقائے دراز عطا فرمائے حکم دیا ہے کہ منبروں پر قضاۃ و عمال و کتاب والی دیوان و غیرہم کی تحریروں میں جن کے ساتھ امیر المومنین کی مراسلت کا قاعدہ ہے امیر المومنین کا نام یوں لیا جائے "عبداللہ جعفر الامام المتوکل علی اللہ امیر المومنین" تجھے اب اس کے عمل میں دیکھنا ہے اور میرے مراسلے کی رسید سے مجھ کو اس کی اطلاع دینا ان شاء اللہ"۔

فوج میں تنخواہوں کی تقسیم

متوکل نے ترکوں کو چار مہینے اور لشکر اور شاکریہ اور ان کی ذیل میں بنی ہاشم وغیرہ کو آٹھ مہینے کی مطابق رقم دی۔ مغربیوں کو تین مہینے کی مطابق مرحمت کیا جس کے لینے سے انہوں نے انکار کر دیا۔ متوکل نے ان کو پیام دیا کہ تم میں جتنے غلام ہیں احمد بن ابی دؤاد نے ان سب کو لے لیا ہے اور جو آزاد ہیں ان کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے گا جو لشکر کے ساتھ ہوا ہے مغربیوں کو اس پر راضی ہونا پڑا وصیف نے شاکریہ کی متوکل کی جانب سے جو پہلے تین مہینے کا انعام ملا اور پھر ترکوں کے ذیل میں کر دیے گئے (یعنی چار مہینے کا انعام مرحمت ہوا)

المتوکل علی اللہ کی عام بیعت

متوکل کی خاص بیعت تو اسی وقت ہوئی جب واثق مرے ہیں مگر عام بیعت اسی دن زوال آفتاب کے بعد ہوئی سعید صغیر سے روایت ہے کہ متوکل نے خلیفہ ہونے سے قبل سعید سے اور اس نے ساتھیوں کی ایک جماعت سے بیان کیا کہ [illegible]

سلیمانی محمد بن ... بیان ہے جس (کے ذریعہ) یہ جعفر المتوکل علی اللہ ہوں گے جب اس خواب کی ہم سے تعبیر پوچھی تو ہم نے عرض کی

اے امیر اللہ آپ کو اس سے بڑھ کر تو خلافت کی بشارت ہے

واثق کا اس خواب کی تعبیر پر جعفر کو ان کے ساتھ حسد ہو گیا ... جب سے جعفر کو تخت ملا بھی رہے۔

امیر حج محمد بن داؤد

اس سال لوگوں نے حج کیا محمد بن داؤد امیر حج تھے۔

۲۳۳ھ کے واقعات

متوکل کی محمد بن عبدالملک سے ناراضگی:

اس سال کے واقعات میں ایک بات یہ ہے کہ محمد بن عبدالملک الزیات پر متوکل نے ناراض ہو کر اس کو قید کر دیا اس کے حبس اور ہلاکت کا قصہ یہ ہے۔

ابن زیات سے ناراض ہونے کا سبب یہ ہے کہ واثق نے محمد بن عبدالملک الزیات کو اپنا وزیر بنایا تھا اور تمام امور اس کو تفویض کر دیئے تھے بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دفعہ واثق اپنے بھائی جعفر المتوکل سے ناراض ہوئے اور عمر بن فرج رخجی اور محمد بن علاء خادم کو ان پر موکل مقرر کیا یہ دونوں جعفر کی نگرانی کرتے اور ہر وقت ان کے حالات لکھتے رہتے۔

متوکل کی ناراضگی کی وجہ:

جعفر (ایک مرتبہ) محمد بن عبدالملک الزیات کے پاس یہ درخواست لے کر گئے کہ بھائی واثق سے سفارش کر دیں کہ واثق پھر جعفر سے خوش ہو جائیں۔

جعفر جب ابن زیات کے پاس پہنچے تو پہلے کچھ دیر کھڑے رہے ابن زیات نے ان سے بات تک نہ کی کچھ وقفے کے بعد بیٹھنے کا اشارہ کیا جعفر بیٹھ گئے اور کاغذات دیکھتے رہے جب فارغ ہوئے تو تہدید سے جعفر کی جانب رخ کیا اور پوچھا

تجھے کیا چیز یہاں لائی ہے؟

جواب دیا: میں اس لیے آیا ہوں کہ تو امیر المومنین سے درخواست کرے کہ وہ مجھ سے خوش رہیں۔

ابن زیات نے اپنے حاشیہ نشینوں سے خطاب کیا۔

"اس شخص کو دیکھو اپنے بھائی کو خود ناراض کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ میرے کہنے سے وہ خوش ہو جائیں جاؤ جاؤ

جب اپنی حالت ٹھیک کر لو گے درستی کر لو گے تو وہ تم سے خوش ہوں گے"۔

ابن زیات اور اس سلوک سے جعفر رنجیدہ ہو کر اٹھے اور چلے گئے ... اب مجلس میں ان کے ساتھ ... کی زبان سے نکلے عمر بن فرج کے پاس آئے کہ عمر سے کہہ کر اپنے چیک پر ... معاش وصول ہو سکے عمر بن فرج نے ... کی طرف اس چیک کو پھینک دیا اور مسجد کے صحن میں پھینک دیا ابو الوزیر احمد بن خالد بھی وہاں موجود تھے یہ چیک اٹھا کر ... جعفر بھی انہیں کے ساتھ چلے گئے۔

کیا وزیر آپ سے دیکھ کر [illegible] نے میرے ساتھ کیا کیا؟

ابن ابی داؤد نے کہا [illegible] بات جاننا چاہتا ہوں اس کا [illegible] ہے [illegible] کے [illegible] سے [illegible] کے [illegible] بہتر ہے تو آپ کل [illegible] میرے پاس آئیں۔

جعفر نے پوچھا کیا وزیر نے [illegible] جب [illegible] ادا [illegible] کر رہے [illegible]۔

اس [illegible] جعفر نے [illegible] کے [illegible] لیے [illegible] آپ [illegible] وزیر نے [illegible] پیش کیے۔

[illegible] کے وقت جعفر اٹھے اور [illegible] ابن ابی دؤاد کے پاس گئے [illegible] سے استقبال کیا اور پوچھا [illegible] فرمائیے کیسے آنا ہوا؟

جعفر نے کہا میں اس لیے آیا ہوں کہ امیر المومنین مجھ سے راضی ہو جائیں۔

احمد نے کہا بہرحال میں [illegible] اس کی اجازت حاصل کروں گا۔

متوکل کے لیے احمد بن ابی دؤاد کی سفارش

احمد بن ابی دؤاد نے [illegible] اس بارے میں گفتگو کی واثق نے وعدہ کر لیا [illegible] احمد [illegible] واثق سے [illegible] سفارش کی [illegible] معتصم کے [illegible] جعفر [illegible] کے [illegible] امیر المومنین نے وعدہ بھی فرمایا تھا اب میں معتصم کا [illegible] کیا امیر المومنین ان سے راضی ہو جائیں گے؟

واثق نے [illegible] خوشنودی [illegible] اور جعفر [illegible] واثق کے [illegible] احمد بن ابی دؤاد نے جعفر کو [illegible] ان کی [illegible] (واثق) کی خوشنودی [illegible] جعفر اس سے [illegible] جب جعفر [illegible] کے [illegible] ان [illegible] کیا۔

انتقام:

بیان کیا گیا ہے کہ جب محمد بن عبدالملک الزیات کے پاس سے [illegible] امیر المومنین جعفر بن معتصم [illegible] امیر المومنین کی خوشنودی [illegible] کے لیے [illegible] ان کے بال [illegible] تھے۔

واثق نے [illegible] جعفر [illegible] اپنے پاس [illegible] کے بال [illegible] انہیں [illegible] کے [illegible] گئے۔

متوکل سے روایت ہے [illegible] جب میں [illegible] امیر المومنین [illegible] کے پاس [illegible] میرے متعلق امیر المومنین کی خوشنودی کی خبر [illegible] نے ایک [illegible] جعفر کے پاس [illegible] کام [illegible] اس وقت [illegible] مجھے [illegible]۔

جعفر متوکل علی اللہ کا انتخاب:

واثق کی وفات کے بعد محمد بن عبدالملک نے اشارہ کیا کہ واثق کے فرزند کو خلیفہ بنانا چاہیے اس وقت میں مجلس کے حجرہ شوریٰ کے علاوہ جس میں ارکان مشاورت کی نشست تھی ایک دوسرے حجرے میں جعفر بیٹھے ہوئے تھے جن کی گفتگو ہوئی اور اسی حجرے میں ان کو خلیفہ منتخب کیا گیا جو ابن زیات کی ہلاکت کا سبب ٹھہرا۔

جعفر کے پاس بغا شراب دار (داروغہ آبدار خانہ) قاصد کی حیثیت سے ان کو بلانے گئے تھے وہاں پہنچ کر جعفر کو ساتھ لیا راستے میں تسلیمات خلافت بجالائے ارکان مجلس شوریٰ نے ان کو خلیفہ منتخب کیا اور بیعت کی۔

ابن زیات کی گرفتاری:

خلیفہ ہونے کے بعد متوکل نے کچھ دن ڈھیل دی۔ چہارشنبہ ۷ صفر کا دن آیا متوکل قصد کر چکے تھے کہ ابن زیات کو گرفتار کیا جائے ایتاخ کو حکم دیا کہ ابن زیات کو پکڑ منگوائے ایتاخ نے آدمی بھیجا ابن زیات سمجھے کہ بلایا ہے دوپہر کا کھانا کھا کے فوراً سوار ہوئے اور سمجھے کہ خلیفہ نے مجھے طلب کیا ہے ایتاخ کے مکان کے سامنے پہنچے تو حسب دستور کے مطابق ان کی جانب مڑنے کو کہا گیا یہ مڑتے گئے مگر دل میں خوف کھانے لگے جہاں ایتاخ مقیم تھے۔ جب وہاں پہنچے تو وہاں سے بھی مڑا جاتا تو سمجھ گئے کہ بدی مقصود ہے آخر ایک حجرے کے اندر لایا گیا اور ان کی تلوار اور کمربند (پٹکہ) اور ٹوپی اور قبا لے لی گئی اور انہیں نے غلاموں کو سب چیزیں دے دی گئیں کہ لے کے گھر واپس جاؤ غلام سمجھے کہ ابن زیات ایتاخ کے پاس صحبت میں رہنے کے لیے ٹھہرے ہیں اس گمان کی واقعیت میں انہیں ذرا بھی شک نہ گزرا۔

ایتاخ نے اپنے سر برآوردہ یاران صحبت میں سے دو شخص تیار کر رکھے تھے:

- یزید بن عبداللہ حلوانی۔
- ہرثمہ شار بامیان۔

ابن زیات جب قابو میں آ گئے تو اپنے فوج اور فوجی ساتھیوں کو لیے ہوئے یہ دونوں ابن زیات کے گھر پہنچے وہاں غلاموں نے پوچھا: کہاں کا قصد ہے؟

ابو جعفر (ابن زیات) تو سوار ہو گئے۔

یہ دونوں گھر پر ٹوٹ پڑے اور جو کچھ تھا سب لوٹ لیا۔

یزید بن عبداللہ حلوانی کا بیان ہے کہ میں ابن زیات کے اس گھر میں پہنچا جہاں ان کی نشست تھی دیکھا کمرے سامانوں میں ہے اور سامان کی کمی ہے چار فرش اور کچھ گدے تکیے جن میں کوئی ترتیب نہ تھی وہ گھر بھی دیکھا جس میں ابن زیات کی لونڈیاں سوتی تھیں اس خواب گاہ میں کچھ بوریے اور بہت سے بستر تہ بہ تہ ایک پر ایک رکھے ہوئے تھے لیکن ان لونڈیوں کو بستر نصیب نہ تھا وہ خالی زمین پر سوتی تھیں۔

ابن زیات کے مال واملاک کی ضبطی:

بیان کیا جاتا ہے کہ متوکل نے اسی دن کسی کو ابن زیات کے گھر بھیجا۔ سب قرق کر لیا: اثاث البیت، سواریاں، جانور، لونڈیاں،

[illegible] ابن زیات [illegible]

[illegible]

[illegible] میں داخل ہوا۔

ابن زیات پر عتاب

[illegible] ابن زیات [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کے بعد چند روز [illegible] مر گئے۔

وفات ابن زیات

اس امر میں اختلاف ہے کہ ابن زیات کس طرح مرے

کہا جاتا ہے کہ [illegible]

[illegible]

یہ بھی کہا گیا ہے کہ [illegible] مرے۔

ہمارے مطربانی کہتے ہیں کہ یہ انکشاف ہے کہ ابن زیات نے تنور بنوایا تھا جس میں ہر طرف کیلیں تھیں، لوہے کی نوکیں اندر کی طرف تنور میں لگے تھے۔

مرنے سے پہلے میں نے ان کو دیکھا آپ سے باتیں کرتے تھے۔

اے نفس! دنیا یہی تو ہے، دن اور رات گردش کرتے ہیں، کچھ دن عیش کی بہار دیکھی پھر ایک دن مصیبت کا وقت آیا۔ دنیا اور دولت کے بدلے میں اب اپنے کرتوت کا مزہ چکھو۔

بار بار کہتے تھے وہ اپنے کئے سے بچنے کی تمنا کرتے تھے۔

مرنے سے ایک دن پہلے تو یہ خطاب ہوا کرتا، اب مرنے کی حسرت اور آرزو کرتا تھا۔

ابن زیات کے مرنے کے بعد پاس کے دونوں شخصوں نے کہا کہ تمام حیوانات مبتلا تھے اور دونوں قیدی بھی چھوٹے تھے۔ ابن زیات کی بیٹھ جانب کی بالائی ایک لکڑی پڑی تھی جو دونوں دروازے پر پڑی تھی، جسم موجود نہ تھا، پیچھے سے تیر ہو گئے تھے بالکل سیاہ ہو گیا تھا کہ میں نے دیکھا ہے۔

الحمد للہ اس ذلت سے نجات ہوئی۔

ابن زیات کی لاش کا انجام

لاش ان دونوں کو سے دی گئی جنہوں نے اس لکڑی پر اس کو قتل ہونے سے دفن کر دیا، قبر بھی کھود کر نکال کر بیان کیا ہے کہ کتوں نے لاش کا ایک ایک گوشت نوچ کر کھا گئے۔

ابراہیم بن العباس الصولی ابن زیات کے ماتحت تھے، ابن زیات سے دوستی تھی، ایک سرکاری معاملہ میں آتے تھے، ابن زیات نے ابراہیم احمد بن یوسف کو ابراہیم پر والی مقرر کیا، ابراہیم نے سب کے سامنے ابراہیم کو گرفتار کیا اور پانچ لاکھ درہم کی ان سے اپنی جان بچائی، اب جو یہ قصہ پیش آیا تو ابراہیم نے رہائی پائی۔

ابن زیات کے غلام کی گرفتاری:

قید سے بعد ابن زیات کے غلام جعفر بن ... بغداد سے کئے گئے جو مال اسباب تھا سب قرق کر لیا، بغداد میں رہتے۔ غرض ابن زیات کے تمام ساز و سامان کو قرق کر لیا گیا، ابن زیات کا مال و دولت جس کے ہاتھ لگا وہ اس کی مرضی سے تجارت پیا کرتا، متوکل نے ان غلاموں میں سے چند آدمی گرفتار کئے اور سب کے سب مال پر بھی قبضہ کے ساتھ قبضہ کر لیا۔

بغداد میں ابن زیات کے متعدد خزانے پائے گئے جن میں طرح طرح کا مال تجارت تھا، تقریباً جتنا اندازہ ہے وہ نکل آئے۔

ایک پورا خزانہ کپڑوں سے بھرا تھا۔

نوے ہزار دینار (۹۰۰۰۰) کا سامان دستیاب ہوا، قرق ہوا۔

چہار شنبہ ساتویں صفر کو متوکل نے ابن زیات کو قید کیا اور ۱۹ صفر ۲۳۳ھ میں ابن زیات نے وفات پائی۔

ابن فرج پر عتاب:

اسی سال عمر بن فرج سے متوکل ناخوش ہوئے یہ واقعہ ماہ رمضان کا ہے عمر بن فرج' اسحاق بن ابراہیم بن مصعب کے سپرد کیے گئے اور وہیں مقید ہو گئے' حکم جاری ہوا کہ عمر کی جو کچھ بھی دولت ہو قرق کر لیا جائے' نجاح بن سلمہ عمر کے گھر گئے' وہاں صرف پندرہ ہزار درہم پائے' مسرور سمانہ نے آ کے عمر کی لونڈیاں قرق کر لیں' تمیں ملیں (یعنی) اذان کی قید میں عمر مقید رہا' پھر بغداد سے عمر کے [illegible] عمر کو بلایا گیا جس سے تیس ہزار دینار چھین لیے اور چودہ ہزار دینار اپنی طرف سے حاضر کیے' جواہر سے عمر کے چالیس ہزار اور عمر کے بھائی محمد بن فرج کے ڈیڑھ لاکھ دینار لے' عمر سے جو سامان برآمد ہوا اس میں صرف فرش اتنے تھے کہ کل سولہ اونٹوں پر لادے گئے' پچیس ہزار درہم کے جواہر نکلے' پچاس اونٹوں پر اسباب و فرش لاد کر لائے اور ایک تخت بھی جس کو پانچ سو آدمی لاد کر لائے' عمر کو چمڑے کا کھلا ہوا پیالہ قریب ہی بٹھا کر قید کر دیا گیا' اسی حالت میں سات دن رہے' پھر رہائی پائی مگر اپنے محل سے بے دخل کر دیے گئے' [illegible] بچھڑ سے گئے' تحقیق ہوئی تو معلوم ہوا کہ لاپتہ ہیں' پھر اس شرط پر مصالحت ہوئی کہ معاوضہ میں دس ہزار درہم وصول کریں اور ضبط شدہ کی جائداد ان کو واپس دی جائے' جو بیٹھے کو جب اتارا گیا اور زنجیر سے رہائی ملی۔

یہ قصہ اس کا ہے۔

علی بن الجہم نے نجاح بن سلمہ پر اظہار فخر کرنے کے لیے عمر بن فرج کی ہجو کی۔

ابراہیم بن جنید کی اسیری:

اسی سال متوکل کے حکم سے ابراہیم بن جنید نصرانی کو جو ایوب کاتب سمانہ کا بھائی تھا' اس قدر لاٹھیوں سے مارا گیا کہ (سرکاری مال میں) اس نے ستر ہزار دینار (کی خیانت و تغلب) کا اعتراف کیا' مبارک مغربی کو اس کے ساتھ بغداد بھیجا گیا جس نے ابراہیم نصرانی کے گھر سے یہ مال برآمد کیا' پھر اس کو واپس لائے اور قید میں ڈال دیا گیا۔

ابوالوزیر پر عتاب

اسی سال ماہ ذی الحجہ میں ابوالوزیر سے متوکل ناخوش ہوئے اور حکم دیا کہ ابوالوزیر سے حساب فہمی کی جائے' تقریباً ساٹھ ہزار دینار ابوالوزیر نے پیش کیے اور درہم کے توڑے اور زیور پیش کر دیے' ابوالوزیر کے پاس معسکر کا جو سامان تھا اس میں (۲۴) جائداد قرق ہوئے' اور تمام غلام اور بہت سے فرش لے لیے گئے۔

ابوالوزیر ہی کی خیانت کے سلسلہ میں محمد بن عبدالملک کو جو موسیٰ بن عبدالملک کے بھائی تھے اور حسن بن وندہ نصرانی کو اور اس کے بھتیجے سعدان بن یحییٰ کو قید کر دیا گیا' پھر سعدان سے پانچ ہزار دینار پر محمد کے دونوں بھتیجے عبداللہ و احمد سے پھر بیس ہزار دینار پر مصالحت ہوگئی' املاک اور معاوضہ میں ان سب کی جائدادیں ضبط ہو گئیں۔

عمال کا عزل ونصب:

اسی سال متوکل نے محمد بن فضل جرجرائی کو اپنا کاتب مقرر کیا۔ اسی سال متوکل نے چہارشنبہ ۷ ماہ رمضان کو دیوان خراج (صدر الجبائی مالی) سے فضل بن مروان کو معزول کر دیا اور یحییٰ بن خاقان خراسانی کو جو قبیلہ ازد کے مولی تھے یہ عہدہ دیا' اسی دیوان زمام نفقات (صدر الجبائی تنخواہ) سے ابوالوزیر کو معزول کر کے ابراہیم بن عباس بن محمد بن صول کو مقرر کیا۔

اس سال متوکل نے اپنے فرزند منتصر کو حرمین اور یمن اور طائف کا والی مقرر کیا اور پنجشنبہ ۱۸ ماہ رمضان کو اس کا فرمان نافذ فرمایا۔

اسی سال ۱۰ جمادی الآخر کو احمد بن ابی دواد فالج میں مبتلا ہوئے۔

تھیوڈورا کا انجام:

اسی سال میخائیل بن توفیل (قیصر روم) نے اپنی ماں تذورہ (تھیوڈورا) کو ایک راہب خانہ میں محبوس کر دیا اور جو اس کا مصاحب تھا اسے قتل کر ڈالا جس کے ساتھ تذورہ پر تہمت لگائی گئی تھی تذورہ چھ (۶) برس تک حکمران رہی۔

امیر حج محمد بن داؤد:

اس سال محمد بن داؤد امیر حج ہوئے۔

۲۳۴ھ کے واقعات

محمد بن بعیث کا فرار:

اس سال کے واقعات میں محمد بن بعیث بن حلبس کا فرار ہے جسے قید کر کے آذربائیجان کے علاقے سے لائے تھے اور حبس میں ڈال دیا تھا۔

اس کا سبب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ متوکل اس سال بیمار ہوئے، ابن بعیث کے ہاں ایک شخص تھا جو ان کی خدمت کیا کرتا تھا اس کا نام خلیفہ تھا، اس نے ابن بعیث کو خبر دی کہ متوکل کا انتقال ہو گیا، اس نے ابن بعیث کے لیے سواریوں کا بھی انتظام کر لیا، نتیجہ یہ ہوا کہ ابن بعیث مع خلیفہ کے جس نے یہ افواہ اڑائی تھی اپنے علاقہ "مرند" متعلقہ آذربائیجان میں بھاگ گئے۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ابن بعیث کے دو قلعے تھے ایک کا نام شاہی اور دوسرے کا یکدر تھا، یکدر بحیرہ کے باہر اور شاہی بحیرہ کے وسط میں تھا، یہ بحیرہ بقدر پچاس فرسنگ کے مربع اراضی سے اشنی وار خان تک بمعہ حدود ساتھ تھا پھیلا ہوا تھا، ابن بعیث کا قلعہ شاہی مستحکم و استوار تھا جس کے چاروں طرف گھیرے ہوئے پانی کی دلدل تھی، اعراب مرانفار ہیں تک لوٹ جاتے کشتی سے سوار ہوتے اس بحیرہ میں شکار کھیلا جاتا اور کوئی چیز خوبی ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ابن بعیث، اسحاق بن ابراہیم بن مصعب کی قید میں تھے، بغا شرابی وارثے سے اور ان کی سفارش کی گئی تھی ضامن لیے جن میں محمد بن خالد بن یزید بن مزید شیبانی بھی تھے، اس ضمانت و کفالت سے ابن بعیث کو رہائی ملی اور وہ سر من رأی آتے جاتے رہے، وہاں سے مرند بھاگ گئے، سامان رسد جمع کر کے مرند میں پانی کے چشمے پہلے سے موجود تھے شہر پناہ کے گرد حصون کی مرمت کرائی، ہر سمت سے فتنہ انگیز قبیلہ ربیعہ وغیرہ کے افراد پہنچ گئے اور تقریباً دو ہزار دو سو کی جمعیت ہو گئی۔

امارت آذربائیجان پر حمدویہ کا تقرر:

آذربائیجان کے والی (گورنر) محمد بن حاتم بن ہرثمہ تھے، ابن بعیث کے طلب کرنے میں انھوں نے کوتاہی کی، متوکل نے اس تقصیر کی بنا پر حمدویہ بن علی بن فضل سعدی کو آذربائیجان کا والی مقرر کیا اور سامرہ سے ان کو ڈاک پر وہاں بھیجا۔

حمدویہ نے وہاں پہنچ کر لشکر اور رضاکار جمع کیے اور جس نے خدمت خلافت قبول کی سب کو ساتھ لیا ان کی تعداد

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ابن سبا کی گرفتاری

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اس سال جمادی الاولیٰ میں متوکل سر من رای سے نکل کر مدائن گئے۔

اس سال ایتاخ نے (امیر حج) کی حیثیت میں (حج) کیا اور سب کو حج کرایا۔

ایتاخ

بیان کیا جاتا ہے کہ ایتاخ خزری سلام الابرش کا غلام اور باورچی تھا معتصم نے اس کو ۱۹۹ھ میں خرید لیا ایتاخ بڑا بہادر اور جنگجو تھا چنانچہ معتصم نے اور بعد کو واثق نے اس کو بلند مرتبہ پر فائز کیا سلطنت کے بہت سے کام اس کو تفویض ہوئے۔ سر من رای کی معونت کی خدمت معتصم نے اس کو سپرد کی جس میں اسحاق بن ابراہیم بھی اس کے شریک خدمت تھے اس کام پر ایک نائب ایتاخ کی طرف سے اور ایک اسحاق کی طرف سے مامور تھا۔

معتصم یا واثق جسے قتل کرنا چاہتے وہ ایتاخ ہی کے ہاتھوں قتل ہوتا اور اسحاق ہی کے ہاتھوں قید کیا جاتا انہیں میں سے محمد بن عبد الملک الزیات اور مامون کی اولاد جو سندس سے تھی اور صالح بن عجیف وغیرہ تھے۔

ایتاخ کے اختیارات و اعزاز

جب متوکل خلیفہ ہوئے تو ایتاخ اپنے پورے مراتب و مناصب پر قائم تھے۔ جماعت مغاربہ، ترک، موالی، ڈاک، حجابت اور دار الخلافت سب انہیں کے ہاتھ میں تھی۔

استحکام خلافت کے بعد متوکل ایک رات قاطول میں بیٹھا شراب پی رہا تھا بدمستی میں ایتاخ کے ساتھ بد خلقی کی تو اس نے اس کے قتل کا ارادہ کیا جب صبح ہوئی اور متوکل سے یہ بیان کیا گیا تو متوکل نے معذرت کی اور اس سے کہا کہ تم میرے باپ ہو تم نے مجھے پالا ہے۔

متوکل جب سر من رای آئے تو ایتاخ کے پاس درپردہ ایک شخص کو بھیجا جس نے مشورہ دیا کہ آپ حج کو جائیں چنانچہ اجازت دے دی گئی۔

یہ بھی حکم دیا گیا کہ جس شہر میں ایتاخ داخل ہوں وہاں کی حکومت بھی انہیں کے سپرد ہو جائے اور رخصت کے وقت تمام سردار ان کی مشایعت کو نکلے [illegible] ان کے ساتھ [illegible]۔

ایتاخ حج کو گئے تو حجابت وصیف کو عطا ہوئی یہ واقعہ ۱۸ ذی القعدہ کا ہے۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ واقعہ ۲۳۳ھ کا ہے اور متوکل نے وصیف کو ۱۸ ذی الحجہ ۲۳۳ھ کو حجابت دی تھی۔

امیر حج محمد بن داؤد

اس سال کے امیر حج محمد بن داؤد بن عیسیٰ بن موسیٰ تھے۔

۲۳۵ھ کے واقعات

ایتاخ کی مراجعت بغداد:

اس سال ہونے والے واقعات (احداث) میں سے ایک [illegible] ایتاخ کا قتل ہے اس کی کیفیت یوں ہے۔

یہ بیان خود ایتاخ کی زبانی ہے۔

ایتاخ جب حج سے عراق [illegible] تو متوکل نے ان کے پاس سعید بن صالح حاجب کو تحفے دے کر بھیجا اور حکم دیا کہ کوفے میں یا اور کہیں راستے میں ایتاخ سے ملیں۔

متوکل نے پہلے ہی سے اپنے نائب بغداد کو ایتاخ کے متعلق حکم دے رکھا تھا۔

ابراہیم بن مدبر کا بیان ہے کہ میں اسحاق بن ابراہیم کے ساتھ (ستر پل) پر تھا، یہ اس وقت کی بات ہے جب ایتاخ بغداد کے قریب آ پہنچے تھے اور یہ چاہتے تھے کہ سیدھے فرات کے راستے [illegible] جائیں اور وہاں سے سامرا پہنچیں۔

اسحاق بن ابراہیم نے ایتاخ کو لکھا کہ امیر المومنین کی مرضی ہے، انھوں نے فرمایا ہے کہ آپ (یعنی ایتاخ) پہلے بغداد جائیں وہاں بنی ہاشم اور سرداران جمہور آپ کا استقبال کریں [illegible] خزیمہ بن خازم کے محل میں [illegible] دربار کر کے ان کو انعام دیں۔

ابراہیم کہتے ہیں کہ ہم پل کے پاس کھڑے تھے اسحاق نے ان کے لیے [illegible] سے تیار کیا تھا۔

ایتاخ کا بغداد میں استقبال:

ذی الحجہ میں ایک دن ہم پل پر بیٹھے تھے لوگوں کے کہنے سے معلوم ہوا کہ ایتاخ قریب آ گئے اسحاق سوار ہو کر استقبال کو چلے آئے جب آمنا سامنا ہوا تو اسحاق اترنے کے لیے جھکے ایتاخ نے قسم دی کہ نہ اتریں۔

ایتاخ کے ساتھ تین سو سوار اور غلام تھے سفید قبا پہنے ہوئے گردن میں تلوار حمائل تھی۔

دونوں ساتھ چلے پل کے پاس پہنچے تو اسحاق آگے بڑھ گئے اور پل [illegible] خزیمہ بن خازم کے دروازے پر کھڑے ہو گئے اور ایتاخ سے کہا:

اللہ امیر [illegible] اندر چلیں۔

ایتاخ کا جب کوئی غلام ان کے پاس سے گزرتا تو [illegible] یہاں تک کہ ایتاخ اپنے خاص غلاموں کے ساتھ رہ گئے اور سامنے [illegible] آ گئے۔

خزیمہ کے محل [illegible] اسحاق پیچھے ہو گئے [illegible] ایتاخ کے تین چار غلاموں سے زیادہ نہ جانے پائے دروازوں پر پہرے [illegible] حفاظت کا حکم [illegible] کشتیاں تھیں سب توڑ دی گئیں۔

ایتاخ کی گرفتاری

ایتاخ کا اندر آنا تھا کہ پیچھے سے دروازہ بند ہو گیا دیکھا تو فقط تین غلام ساتھ ہیں اس وقت [illegible] سے تھا [illegible] کر لیا ہے۔

ایتاخ اگر بغداد میں نہ پہنچ سکا [illegible] اپنی جمعیت سے مقابلہ [illegible] قابو پاتے تو بھی [illegible] بخشی کا [illegible] ایتاخ نے [illegible] لیا۔

دوسرے دن اسی طرح گزرے تھے کہ اسحاق خود ایک کشتی میں سوار ہو [illegible] ایتاخ [illegible] تیار [illegible] حکم دیا کہ ایتاخ [illegible] اسحاق [illegible] کشتی میں [illegible] آدمی [illegible] اسحاق اپنے [illegible] ایتاخ [illegible] اسحاق کے [illegible] کہ آپ [illegible] قید [illegible] کی بھی [illegible] کی۔

ایتاخ کے دونوں بیٹے منصور اور مظفر اور دونوں کاتب (سلیمان بن وہب اور قدامہ بن زید النصرانی) بغداد لائے گئے۔ سلیمان [illegible] ایتاخ [illegible] اور قدامہ ایتاخ [illegible] سے متعلق تھا بغداد میں [illegible] قید [illegible] دونوں [illegible]۔

قدامہ مسلمان ہو گئے۔

منصور اور مظفر بھی قید [illegible] لیے گئے۔

ایتاخ کی درخواست

اسحاق نے [illegible] ترک [illegible] ایتاخ [illegible] ایتاخ نے مجھے [illegible] کہا۔

میں نے پوچھا، ابا منصور کیا چاہیے؟

ایتاخ نے کہا [illegible] اسحاق [illegible] مجھے [illegible] ایتاخ [illegible] آرام [illegible] لیے [illegible] سے مقرر [illegible]۔

ترک کا بیان ہے کہ [illegible] کے دروازے پر جا کر [illegible] اسحاق نے پوچھا۔

کیا ہے؟ [illegible] ایتاخ چاہتا ہے؟

عرض کیا [illegible] مجھ سے ایتاخ نے یہ باتیں کہی ہیں۔

ایتاخ [illegible] ایک روٹی [illegible] تھا [illegible] کے لیے [illegible] اور [illegible] پانی [illegible] نہیں [illegible] پیالہ [illegible]۔

ایتاخ کا قتل:

ایتاخ ترکی [illegible] آخر ۲۳۵ھ میں وفات پائی۔

[illegible] ایتاخ کی لاش نکالی اور [illegible] بیان کی جاتی ہے۔

ایتاخ کے مرنے کے بعد متوکل [illegible] اپنے منصوبہ [illegible] کامیاب ہو گیا۔

ابن بعیث کی بغاوت اور اسیری:

اسی سال بغا شرابی [illegible] ابن بعیث [illegible] اس کے دونوں بھائی صقر اور خالد [illegible] قریباً ایک سو [illegible] قتل ہو گئے۔

بغا [illegible] قریب پہنچا [illegible] متوکل [illegible] ابن بعیث [illegible] میں مقید کیا۔

ابن بعیث کی رہائی:

علی بن جہم کا بیان ہے کہ محمد بن بعیث متوکل کے پاس [illegible] حاضر ہوئے [illegible]

"یا محمد! مجھے [illegible]"

[illegible]

[illegible] ایک نظم [illegible]

[illegible] متوکل [illegible]

[illegible] ابن بعیث سے خطاب کیا [illegible] امیر المومنین [illegible]

[illegible] احسان [illegible]

متوکل نے [illegible]

فارسی شاعری

مورخوں کا بیان ہے [illegible] ابن بعیث کے فارسی زبان کے اشعار [illegible]

مسلمانوں کی جہالت و حماقت کا تذکرہ کرتے تھے۔

ایک شخص کا بیان ہے کہ ابن [illegible] جب قتل [illegible] میں اس وقت حاضر تھا ابن [illegible] نے [illegible] مقتولین میں ایک بچے کو دیکھا [illegible] اس وقت اپنے [illegible] کے پاس بیٹھا ہوا تھا انہوں نے ابن [illegible] کی طرف [illegible] سے [illegible] قتل [illegible] یا اسے زندہ چھوڑ دیا جائے [illegible]

ابن [illegible] جب [illegible] تو اس وقت ایک عمر کی تھی۔

[illegible] وقت اس [illegible] کے [illegible] [illegible] اور [illegible] سب [illegible] اللہ رب کی قدرت [illegible] گئے۔

ابن [illegible] کی وفات

حاکم کہا جاتا ہے کہ ایک [illegible] ابن [illegible] نے [illegible] پائی تھی۔ [illegible] ابن [illegible] کی وفات کے بعد ابن [illegible] کے [illegible] اور [illegible] [illegible] کی [illegible] ابن [illegible] کی [illegible] [illegible] تھا کہ [illegible] قرار [illegible] اور [illegible] سب [illegible] ہے۔

[illegible] ہے۔

ابن [illegible] کی گرفتاری کے بعد [illegible] جماعت کے [illegible] [illegible] ایک [illegible] تھے [illegible] [illegible] ابن [illegible] کے بیٹے تھے [illegible] اس جماعت میں [illegible] [illegible] الرحیم [illegible] تھا ان سب کے لیے [illegible] ہوئی۔

ذمیوں کو مخصوص لباس پہننے کا حکم:

اسی سال حاکم نے حکم دیا کہ [illegible] سب کے سب [illegible] کے [illegible] زنار [illegible] سیاہ چادر [illegible] [illegible] [illegible] مسلمانوں کی [illegible] [illegible] [illegible] ان کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مسلمانوں کے [illegible] [illegible]

یہ بھی ممانعت کر دی کہ دفتروں میں اور سلطنت کے ایسے عہدوں پر جن میں مسلمانوں پر ان کا حکم جاری ہوتا ہو ان سے مدد نہ لی جائے ان کے مکتبوں میں مسلمانوں کی اولاد تعلیم نہ پائے اور نہ کوئی مسلمان ان کو پڑھائے شعانین کے تہوار میں صلیب نہ نکالیں راستے میں گانے بجانے نہ کریں ان کی قبریں زمین کے برابر ہوں کہ مسلمانوں کی قبروں کے مشابہ نہ رہیں۔

ذمیوں کے متعلق فرمان خلافت:

تمام ملک میں جتنے عہدہ دار تھے سب کو اس باب میں یہ فرمان لکھ بھیجا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اما بعد اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی عزت و قدرت سے اسلام کو برگزیدہ فرمایا اپنے لیے اس کو پسندیدہ ٹھہرایا ملائکہ کو اس سے عزت دی اپنے پیغمبروں کو اسی کے لیے مبعوث کیا اپنے دوستوں کو اس سے مؤید کیا اس کو تمام مذہبوں پر غالب بنایا ہر طرح کے شبہات سے اس کو بچایا بہترین خوبیوں سے اس کو آراستہ کیا کیونکہ شریعت اس کی بہت ہی شریفانہ فرائض اس کے لیے مقرر کیے سب سے عمدہ اور سب سے اچھے قانون اس کے لیے مخصوص کیے اہل اسلام کو حلال و حرام کی بزرگی دی شرائع و احکام عمدہ اور مناہج واضح کیے اور فرمایا۔

اللہ تم کو عدل و احسان اور قرابت دار کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور برائی اور سرکشی سے روکتا ہے وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے شاید تم یاد رکھو۔

برے کاموں سے بچنے اور برے نتائج سے بچانے اور پاک رکھنے کے لیے فرمایا۔

تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت اور جو جانور اللہ کے دوسرے کے لیے نامزد ہو اور جس کا گلا گھونٹا گیا ہو یہ سب حرام ہے۔ الی آخر الآیۃ

معاندین سے اپنے دین کی حفاظت اور اپنے برگزیدہ بندوں پر اپنا اتمام نعمت کے لیے فرمایا۔

آج کفار تمہارے دین سے ناامید ہو گئے اب ان سے نہ ڈرو مجھ سے ڈرو آج میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر تمہارا دین۔ نیز فرمایا کہ شراب اور جوا اور انصاب اور ازلام ناپاک شیطانی کام ہیں

ان ہدایات سے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر مشرکین کے ماکولات میں سے ان کو نے جو نجاست تھیں جیسے مشروبات میں سے وہ شرابیں جو دشمنی و بغض پیدا کرنے والی اللہ کی یاد اور نماز سے باز رکھنے والی تھیں ماکولات میں سے جو بہت ہی برے اور ارباب عقل سلیم کے نزدیک بھی حرام ہونے کے لائق تھے سب حرام کر دیے۔

مسلمانوں کو عمدہ اخلاق و فضائل و کرامات عطا فرمائے اہل ایمان و امانت و فضل و مروت ہی کو یقین و صدق بنایا ان کے دین کو آپس میں کٹ مرنے کے پیدا ہونے جو غرض بے عقلی و تکبر و خیانت و غدر سے آپس میں سرکشی کرنے سے ایک دوسرے پر ظلم سے بچایا ہر نیکی بات کا حکم دیا اور بری سے منع فرمایا ایک کے لیے وعدہ کیا اور دوسرے کی وعید کی اس کے لیے جنت و ثواب اس کے لیے دوزخ و عذاب ہے۔

اللہ نے مسلمانوں کے لیے جس دین حق کو پسند فرمایا ہے اس کی بنا پر کیونکہ شریعت کی بنا پسندیدہ و پاک احکام کی بنا پر

ولی عہدی کی بیعت

اس سال متوکل نے اپنے تینوں فرزندوں کے لیے بیعت لی۔

۱۔ محمد ان کو منتصر کا خطاب دیا۔

۲۔ ابو عبداللہ جن کے متعلق کہتے ہیں کہ ان کا نام محمد تھا اور بعض کہتے ہیں کہ ان کا نام زبیر ہے ان کو معتز کا خطاب دیا۔

۳۔ ابراہیم ان کو مؤید کا خطاب دیا۔

اس بیعت کے ذریعے یہ تینوں ایک کے بعد دیگرے ولی عہد خلافت ہوئے۔

یہ تقریب شنبہ ۲۷ ذی الحجہ ۲۳۵ھ کو منعقد ہوئی۔

ہر ایک کو دو دو جھنڈے دیے گئے ایک سیاہ جو ولی عہدی کا نشان تھا اور دوسرا سفید جو ان کی حکومت کا نشان تھا جو ان کو ان علاقوں پر دی گئی اس کی تفصیل یہ ہے۔

محمد منتصر کو یہ علاقے دیے۔

(۱) افریقیہ (۲) بلاد مغرب تمام و کمال عریش مصر سے جہاں تک مغرب میں خلافت عباسیہ کا اقتدار تھا (۳) جند قنسرین (۴) [illegible] (۵) شام کے سرحدی علاقے (۶) جزیرے کے سرحدی علاقے (۷) دیار مضر (۸) دیار ربیعہ (۹) موصل (۱۰) ہیت (۱۱) عانات (۱۲) خابور (۱۳) قرقیسیا (۱۴) کور باجرمی (۱۵) تکریت (۱۶) طساسیج سواد (۱۷) کور دجلہ (۱۸) حرمین (۱۹) یمن (۲۰) عک (۲۱) حضرموت (۲۲) یمامہ (۲۳) بحرین (۲۴) سندھ (۲۵) مکران (۲۶) قندابیل (۲۷) کور اہواز (۲۸) سامرا کے مستغلات (۲۹) ماہ کوفہ (۳۰) ماہ بصرہ (۳۱) ماسبذان (۳۲) مہرجان قذق (۳۳) شہرزور (۳۴) دراباذ (۳۵) [illegible] (۳۶) [illegible] (۳۷) قم (۳۸) قزوین (۳۹) کاشان (۴۰) علاقہ جبال اور ان کی متعلقہ جاگیریں (۴۱) بصرہ کے صدقات عرب۔

معتز کو یہ علاقے دیے۔

(۱) خراسان اور اس کے متعلقات (۲) طبرستان (۳) رے (۴) آرمینیہ (۵) آذربائیجان (۶) کور فارس۔

۲۴۰ھ میں تمام ممالک کے بیت المال کے خزانے ان کی تحویل میں دے دیے گئے اور دار الضرب بھی اور حکم ہوا کہ معتز کا نام درہموں پر ثبت کیا جائے اور دیگر سکوں پر بھی ان کا نام ضرب ہو۔

مؤید کو یہ علاقے دیے۔

(۱) جند دمشق (۲) جند حمص (۳) جند اردن (۴) جند فلسطین۔

ابو الغصن اعرابی نے اس باب میں ایک نظم کہی جس کا ترجمہ یہ ہے۔

یہ تینوں مسلمانوں کے کفیل محمد، ابو عبداللہ، ابراہیم ہیں۔

جو ہر اہم وقت میں سنبھالنے والے ہیں، اللہ کے خلفاء میں سے ہیں۔

ولی عہدی کے متعلق فرمان خلافت:

متوکل نے ان کے متعلق ایک معاہدہ بیعت اور تحریر لکھوائی جس کی نقل یہ ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یہ خطاب کرنے کے لیے قانت ہے جو [illegible] ان کی مخالفت کرے یا جو شخص ان سے [illegible] کرے۔

عہد نامے کے نسخے

ان عہد ناموں کے نسخے لکھے گئے تھے [illegible] ایک نسخہ امیر المومنین کے سامنے گواہوں کی شہادت واقع ہونے کے بعد ایک نسخہ امیر المومنین کے خزانہ میں اور ایک محمد المنتصر باللہ بن امیر المومنین کے اور ایک ابو عبداللہ المعتز باللہ بن امیر المومنین کے اور ایک ابراہیم المؤید باللہ بن امیر المومنین کے پاس رہا۔

المعتز باللہ کی ولایت

جعفر المتوکل علی اللہ نے ابو عبداللہ المعتز باللہ بن امیر المومنین کو اعمال فارس [illegible] دینے سے جو اعمال تمام خراسان کے دیہات سے متعلق ہے [illegible] ان کا عامل ہے [illegible] اور ان کی [illegible] محمد المنتصر باللہ بن امیر المومنین پر اس معاملے میں [illegible] کرتا ہے جو اس نے خود اپنے عہد سے [illegible] ان کے [illegible] میں [illegible] ان لوگوں کے [illegible] جو ان کے ساتھ شامل ہیں [illegible] خراسان اور اس کے ان دیہات میں جو خراسان میں شامل ہیں اور ان کے [illegible] اور اس عہد نامے میں داخل کر دیا گیا۔

ابراہیم بن العباس بن محمد بن صول نے ان تینوں فرزندان متوکل منتصر، المعتز اور مؤید کی مدح کی ہے۔

اسحاق بن ابراہیم کی وفات

اس سال اسحاق بن ابراہیم [illegible] کی وفات [illegible] ذی الحجہ [illegible] ایک قول یہ ہے کہ [illegible] ان کے فرزند [illegible] کو ان کا قائم مقام بنایا گیا اور [illegible] خلعت پہنائے گئے اور [illegible] متوکل نے جب ان کی بیماری کی خبر پہنچی تو ان کی عیادت کے لیے اپنے فرزند معتز کو بغا الشرابی اور سرداروں و لشکر کی جماعت کے ساتھ بھیجا۔

متفرق واقعات

مذکورہ بالا سال [illegible] پہنچتے ہوئے [illegible] پانی [illegible] ہو گیا [illegible]

اسی سال [illegible] علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] سے متوکل کے پاس لایا گیا، مذکور ہے کہ انہوں نے ایک قوم (جماعت) [illegible] ان کو [illegible] کوڑے مارے اور بغداد کے قید خانے میں قید کر دیا گیا۔

امیر حج محمد بن داؤد

اس سال محمد بن داؤد نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۳۶ھ کے واقعات

محمد بن ابراہیم:

محمد بن ابراہیم بن مصعب برادر اسحاق بن ابراہیم کا فارس میں قتل کیا جانا ہے۔

کہتے ہیں ایک سے زیادہ لوگوں نے محمد بن اسحاق بن ابراہیم (کی روایت) سے بیان کیا کہ اس نے کہا اسحاق کو اس کے متعلق (یعنی محمد بن اسحاق) کے متعلق یہ خبر پہنچی کہ وہ بڑا کھاؤ (بہت کھانے والا) ہے کہ کوئی چیز اس کا پیٹ نہیں بھرتی اس نے (یعنی اسحاق نے) کھانا تیار کرنے کا حکم دیا اور زیادہ تیار کرنے کا کہا پھر اسے بلا بھیجا پھر اس سے کہا کہ میں آج تیرا کھانا دیکھنا چاہتا ہوں پھر اس نے کھایا اور بہت کھایا یہاں تک کہ اسحاق کو اس پر تعجب ہوا پھر ان کھانوں کے برتن اٹھائے اور حلوے سے اس کا پیٹ بھر گیا بھنا ہوا گوشت اس کے سامنے لایا گیا اس نے وہ بھی کھا لیا یہاں تک کہ سوائے اس کی ہڈیوں کے کچھ نہ چھوڑا جب فارغ ہوا تو اسحاق نے کہا اے میرے فرزند تیرے باپ کا مال تیرے پیٹ کے کھانے کے ساتھ تو ٹھہر نہیں سکتا (کیونکہ تو سب کھا جائے گا) اس نے کہا تو امیر المومنین سے مل کیونکہ ان کا خوان تیرے باپ کے مال سے زیادہ وسیع ہے پھر اسے (امیر المومنین کے) دروازے پر بھیج دیا اور دروازے پر ملازم کرا دیا پھر وہ اپنے باپ کی زندگی میں بادشاہ کی خدمت میں اور اس کے دروازے پر اپنے باپ کا نائب رہا یہاں تک کہ اس کا باپ اسحاق مر گیا۔

محمد بن ابراہیم کا امارت فارس پر تقرر:

معتز نے اسے فارس کا عہدہ دے دیا منتصر نے اسی سال ۲۳۶ھ میں یمامہ، بحرین اور مکہ کا عہدہ دیا اور متوکل نے اس کے باپ کے تمام اعمال اس کے سپرد کر دیئے منتصر نے ولایت مصر [illegible] اس لیے کہا جاتا ہے کہ بیان کیا گیا ہے کہ جو کچھ جمع [illegible] بنایا گیا تھا اس حکم کی اس کے باپ کے خزانوں میں تھیں جو ان کے (متوکل وغیرہ کے) اندر ایک بڑے مرتبے کی تھیں متوکل نے اس کے ولی عہدوں کے پاس بھیج دیا پھر انہوں نے اسے اور اس کے مرتبے کو بلند کر دیا جب محمد بن ابراہیم کو اس کی خبر پہنچی جو اس کے بھتیجے محمد بن اسحاق کے ساتھ کیا گیا تو وہ حکومت سے ناخوش ہوا اور متوکل کو اس کی بابت سے اس کی خبر پہنچی جو اس نے کیا تھا۔

محمد بن ابراہیم کی معزولی:

منتصر نے مجھے خبر دی کہ محمد بن ابراہیم ناخوش ہے اپنے بھتیجے محمد بن اسحاق کی وجہ سے اور اس کے فارس پر مقرر کیے جانے کے باعث تھی تو اس نے اس سے کہا کہ تیرے چچا محمد بن ابراہیم کی ناخوشی کی متوکل سے شکایت کی گئی ہے [illegible] کر دیا اور کام کو اس کی مرضی پر چھوڑ دیا محمد بن اسحاق نے حسین بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن مصعب کو فارس کا والی بنایا اور اپنے چچا کو معزول کرنے کا اور محمد نے الحسین بن اسمٰعیل کو اپنے چچا محمد بن ابراہیم کے قتل کرنے کا حکم دیا بیان کیا گیا ہے کہ جب وہ (حسین) فارس پہنچا تو اس نے نو روز کے دن اسے (محمد بن ابراہیم کو) حلوے کا تحفہ بھیجا۔

محمد بن ابراہیم کا خاتمہ:

جو چیزیں اسے بھیجی گئیں ان میں حلوا بھی تھا محمد بن ابراہیم نے اس میں سے کچھ کھایا پھر الحسین بن اسمٰعیل اس کے پاس

[illegible]

فرمان تعزیت

[illegible]

وفات ابن سہل

اسی سال [illegible] ذی الحجہ [illegible] حسن بن سہل کی وفات [illegible]

محمد بن اسحاق بن ابراہیم کی وفات ہوئی۔

[illegible]

مشہد کربلا

اسی سال متوکل نے حضرت حسین بن علی کی قبر اور اس کے آس پاس کے مکانات منہدم کرنے کا حکم دیا [illegible]

اور ان کی طرف جانے سے روک دیا گیا اس مقام پر ہل چلوا دیا گیا۔ اس کے اطراف میں زراعت ہونے لگی۔

متفرق واقعات:

اسی سال متوکل نے عبیداللہ بن یحییٰ بن خاقان کو کاتب اور محمد بن الفضل الجرجرائی کو معزول کیا۔

اسی سال المنتصر نے حج کیا اور اس کے ہمراہ اس کی دادی شجاع ام متوکل نے بھی حج کیا متوکل نے کچھ دور تک اس کی مشایعت کی (اور) نجف تک اسے رخصت کرنے گیا۔

اس سال ابو سعید محمد بن یوسف مروزی نے اچانک وفات پائی۔

مذکور ہے کہ قاضی ابن ابی الشوارب نے اس کے اپنے باپ کا جب تک ابو سعید مر چکا تھا زرہ اور وہ غلام تھا آرمینیہ اور آذربائیجان کی مہم پر اس نے روانگی کی تیاری کی اس کا لشکر جمع ہو گیا جب ۲۲ شوال کو ہوئی وہ مر گیا تھا ایک موزہ پہنا تھا اور دوسرا پہننے کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا کہ مر گیا۔ متوکل نے اس کے بیٹے یوسف کو اس منصب کا والی بنایا جس کا والی اس کا باپ تھا اور اس کے بعد اسے ان علاقوں کے خراج اور معاملات کا والی بنا دیا۔ جب یوسف وہاں پہنچ گیا اس کا انتظام کیا اور اپنے عمال کو ہر طرف بھیجا۔

امیر حج المنتصر محمد بن متوکل:

اس سال المنتصر محمد بن جعفر المتوکل نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۳۷ھ کے واقعات

بغاوت آرمینیہ:

اس سے قبل ہم مختصر طور پر متوکل کے یوسف ابن محمد کو آرمینیہ کا والی بنانے کا سبب بیان کر چکے ہیں اہل آرمینیہ کے اس پر حملے کا سبب یہ ہے جیسے کہ بیان کیا گیا ہے کہ جب وہ اپنے عمل کے لیے آرمینیہ گیا تو بطریقوں (پادریوں) میں سے ایک شخص نکلا جس کا نام بقراط بن اشوط تھا وہ ... سے بطریق البطارقہ (بڑا پادری) کہا جاتا تھا وہ امارت و حکومت کا طلب گار تھا۔ یوسف بن محمد نے اسے گرفتار کر لیا اور اسے قید کر دیا اور اسے خلیفہ کے دروازے پر پہنچا دیا۔ بقراط بن اشوط کو روانہ کر دیا تو بقراط بن اشوط کے بھتیجے نے اور بطریقوں (پادریوں) کی ایک جماعت نے اس کے خلاف اجتماع کیا اس شہر میں برف گر رہی تھی جس میں یوسف تھا اور وہ شہر جیسا کہ بیان کیا گیا طرون تھا۔

یوسف بن محمد کی محصوری:

جب برف رک گئی تو وہ لوگ ہر طرف سے اس شہر پر اکٹھے ہونے لگے اور یوسف کا اور اس شہر میں اس کے ہمراہیوں کا انھوں نے محاصرہ کر لیا۔ یوسف شہر کے دروازے کی طرف نکلا اور اس نے ان سے قتال کیا انھوں نے اسے بھی قتل کر دیا اور جس نے اس کے ہمراہ قتال کیا تھا اسے بھی قتل کر دیا۔ لیکن جس نے ان کے ساتھ قتال نہیں کیا انھوں نے اس سے کہا کہ اپنے کپڑے اتار دو اور بالکل برہنہ ہو جاؤ ان میں سے ایک بڑی جماعت نے اپنے کپڑے پھینک دیے اور برہنہ پا برہنہ بدن ہو کر نجات حاصل کرنی چاہی مگر سردی سے مر گئے۔ ایک جماعت کی انگلیاں گر گئیں اور نجات پا گئی۔ بطارقہ (پادریوں) نے جب یوسف نے بقراط بن اشوط کو گرفتار کیا۔

کر کے اس کا سر بھیج دو تو باہم اس کے قتل پر قسم کھالی اس کے خون کی ذمہ داری موسیٰ بن زرارہ نے جو بقراط کا داماد تھا اس سے اس پر اتفاق کیا پھر سوادۃ ابن عبدالحمید الجحافی نے یوسف بن ابی سعید کو جو [illegible] سے منع کیا اسے بطارقہ (پادریوں) کے متفق ہونے کی خبروں سے آگاہ کیا مگر اس نے ایسا کرنے سے انکار کیا وہ جماعت رمضان میں اس کے پاس آئی شہر کی دیوار کا محاصرہ کر لیا برف [illegible] شہر کے گرد و نواح کی [illegible] ساری زمین برف ہی برف ہو رہی تھی۔

یوسف بن محمد کا قتل:

یوسف نے اس کے قبل اپنے ساتھیوں کو اپنے عمل کے دیہات میں منتشر کر رکھا تھا ان دیہات میں سے ہر طرف اس کے ساتھیوں کی ایک جماعت روانہ ہو گئی تھی ان سے بڑی دور کی طرف بطارقہ (پادریوں) اور ان کے ہمراہیوں میں سے ایک جماعت روانہ کی گئی جنہوں نے ان کو قتل کر دیا ایک ہی دن میں قتل کیا شہر کا محاصرہ انہوں نے کئی روز تک کیا تو یوسف ان کی طرف نکلا اور ان سے قتال کیا یہاں تک کہ قتل کر دیا گیا۔

اہل ارمینیہ کی سرکوبی

متوکل نے بغا الشرابی کو یوسف کے خون کا عوض لینے کو ارمینیہ بھیجا وہ جزیرہ کی طرف سے وہاں روانہ ہوا ارزن میں موسیٰ بن زرارہ کو پایا گیا اس کی اسمعیل اور سلیمان اور احمد اور عیسیٰ اور محمد اور ہارون سے برادری تھی بغا موسیٰ بن زرارہ کو گرفتار کر کے خلیفہ کے دروازے پر لے گیا پھر روانہ ہوا پھر کوہ الخویثیہ میں قیام کیا اہل ارمینیہ اور یوسف ابن محمد کے قاتلین کی بہت بڑی جماعت تھی اس نے ان سے جنگ کی اور ان پر فتح پائی اس نے قریب تیس ہزار کے قتل کیے اور ان میں سے ایک کثیر مخلوق کو قید کر لیا جنہیں ارمینیہ میں فروخت کر دیا پھر البساق کے شہروں کی طرف گیا پھر اشوط بن حمزہ ابو العباس کے پاس گیا اور قید کیا جو البساق کا مالک تھا البساق البسفرجان اور بنی المنتم کے دیہات میں سے ہے پھر ارمینیہ کے شہر دبیل گیا وہاں ایک مہینے قیام کیا پھر تفلیس چلا گیا اسی سال عبداللہ ابن اسحاق بن ابراہیم بغداد اور اس کے دیہات کے سواد کا والی بنایا گیا۔

ولایت ابن طاہر

اسی سال ۲۳ ربیع الآخر کو محمد بن عبداللہ بن طاہر خراسان سے آیا پھر وہ شرطہ (پولیس) اور جزیہ (ٹیکس) کا اور دیہات کے دیوان کا اور مدینۃ السلام میں امیر المومنین کی نیابت کا والی بنایا گیا پھر وہ بغداد چلا گیا۔

محمد بن داؤد کی معزولی:

اسی سال متوکل نے محمد بن ابی داؤد کو مظالم (فوجداری کے کام) سے معزول کر دیا اور اس پر محمد بن یعقوب المعروف بابی الربیع کو والی بنایا۔

اسی سال ابن اکثم سے [illegible] وہ بغداد میں تھا پھر سامرا لایا گیا اور قاضی القضاۃ بنایا گیا پھر مظالم (فوجداری) کا بھی والی بنایا گیا متوکل نے اسی سال ۲۰ صفر کو محمد بن احمد بن ابی داؤد کو مظالم سامرا (عدالت فوجداری) سے معزول کر دیا تھا۔

ابن ابی داؤد پر عتاب

اسی سال متوکل ابن ابی داؤد پر ناراض ہوا اور اس کے فرزند احمد بن ابی داؤد کی جائیداد ضبط کر لینے کا حکم دیا ۲۳ ربیع [illegible]

[illegible] ابو [illegible] محمد بن ابی [illegible] [illegible] سورۂ یٰسین) کی تلاوت [illegible] [illegible] [illegible] کے حق میں [illegible] نے [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] [illegible] متوکل نے [illegible] کے متعلق [illegible] (یہ اشعار کہے)۔

اگر قتل کی بات کی طرف منسوب ہو [illegible]۔
[illegible] مشغول [illegible] کے [illegible] کے [illegible]۔
[illegible] ہوتا تو [illegible] مشغول [illegible] [illegible]۔
[illegible] اصل سے [illegible]۔
[illegible] کے [illegible] کر دیا۔

البحتری کے اشعار:

اسی سال ابن [illegible] نے [illegible] محمد بن [illegible] احمد بن ابی دؤاد [illegible] [illegible] البحتری نے یہ اشعار کہے۔

تم نے [illegible] میں [illegible] کی [illegible] کہ دونوں [illegible] ایک ہی [illegible] ہیں۔
[illegible] دونوں نے [illegible] [illegible] ان دونوں نے [illegible] کر دی۔
[illegible] دونوں میں سے کوئی [illegible] [illegible] کے [illegible]۔
[illegible] ان کے [illegible]۔
[illegible] [illegible] معلوم ہوتی ہے)۔
[illegible] دونوں [illegible] [illegible] سے الگ ہو گئے۔

قرآن مجید کے متعلق بحث کی ممانعت

اسی سال عید کے دن متوکل نے (مقتول) احمد بن نصر بن مالک الخزاعی کی لاش کے دفن کے لیے اس کے وارثوں کو دینے کا حکم دیا [illegible] جب متوکل کو خلافت ملی تو اس نے قرآن مجید کے بارے میں بحث کرنے کی ممانعت کر دی تھی، اس کے متعلق ہر طرف [illegible] کر دیے گئے۔

احمد بن نصر کی تدفین:

احمد بن نصر کے بھتیجے سے [illegible] [illegible] اور [illegible] کے [illegible] اور انہوں نے ہجوم کیا [illegible] جب متوکل کو [illegible] نے [illegible] کی طرف [illegible] ان کے قریب [illegible]

[illegible]

متفرق واقعات

[illegible]

امیر حج کی تقرری

[illegible]

۲۲۸ھ کے واقعات

[illegible] تفلیس

[illegible]

اسحٰق بن اسمٰعیل کا قتل

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

رومیوں کی دمیاط میں غارت گری

[illegible]

رومی بیڑے کی مراجعت

[illegible]

متفرق واقعات

[illegible]

امیر حج علی بن عیسیٰ

اس سال علی بن عیسیٰ بن جعفر نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۳۹ھ کے واقعات

متفرق واقعات

[illegible]

[illegible]

اسی سال متوکل نے علی بن الجہم بن بدر کو خراسان کی طرف جلا وطن کیا۔

اسی سال جمادی الآخرہ میں [illegible] صاحب [illegible] باب العامہ پر [illegible] گیا۔

اسی سال متوکل نے [illegible]

اسی سال ذی الحجہ میں ابو الولید محمد بن احمد بن ابی دؤاد بغداد میں فوت ہوئے۔

اسی سال موسم گرما میں علی بن یحییٰ ارمنی نے جہاد کیا۔

امیر حج عبداللہ بن محمد

امسال امیر حج عبداللہ بن محمد بن داؤد [illegible]

اسی سال [illegible]

اسی سال نصاریٰ کی [illegible]

[illegible] اسلام میں کبھی ایسا نہیں ہوا۔

۲۴۰ھ کے واقعات

جو واقعات اس سال ہوئے ان میں اہل حمص کا اپنے عامل پر [illegible] ہے۔

اہل حمص کی شورش

[illegible]

امارت حمص پر محمد بن عبدویہ کا تقرر

عتاب بن عتاب [illegible]

متفرق واقعات

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کے واقعات

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جھگڑا ہو گیا ان میں سے سو آدمی تو اسی دن اور ... کے ہمراہ مارا گیا۔ لہذا اس کے بعد محمد بن عبدویہ نے حمص کے ... نے ان کے آدمی گرفتار کر لیے اور ان میں سے پانچ آدمیوں کو تازیانے مارے تو وہ مر گئے پھر پانچ کو مار ... پھر محمد بن عبدویہ نے انھیں ... میں سے ایک شخص پر فتح پائی ... عبد الملک ... بن اسحاق ... تھا اور جیسا کہ کہا جاتا ہے فتنے کے ... میں ایک تھا اسے حمص کے دروازے پر ... کوڑے لگائے گئے وہ مر گیا اور اسے قلعے پر لٹکا دیا۔ یہ قلعہ اسی کے نام سے مشہور ہے۔

اسی سال بیان کیا جاتا ہے کہ سامرا کے لوگوں پر آسمان سے نہایت اعلیٰ بارش ہوئی۔

اسی سال محرم میں عثمان زیادی کو شرقیہ کا قاضی بنایا گیا۔

اسی سال عیسیٰ بن جعفر بن محمد بن عاصم صاحب خان عاصم کو بغداد میں مارا گیا کہا جاتا ہے ہزار کوڑے مارے گئے۔

سبِ صحابہ:

اس کا سبب یہ تھا کہ احسان زیادی قاضی شرقیہ کے یہاں ان کے خلاف سترہ نے یہ شہادت دی کہ اس نے ابو بکر، عمر، عائشہ اور حفصہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) کو گالی دی ہے۔ ان کی شہادت جیسا کہ ذکر کیا جاتا ہے اس اعتبار سے مختلف تھی۔ اس لیے یہ واقعہ بغداد کی ڈاک کے منتظم نے عبد اللہ بن یحییٰ بن خاقان کو لکھا۔ عبد اللہ نے اسے متوکل کو لکھا۔ متوکل نے یہ حکم دیا کہ محمد بن عبد اللہ بن طاہر اس کو سب کے سامنے کوڑے مارنے کا حکم دے پھر اگر وہ مر جائے تو اسے دجلہ میں پھینک دیا جائے اور اس کی لاش اس کے ورثا کو نہ دی جائے۔ چنانچہ عبد اللہ نے حسن بن عثمان کو اس عیسیٰ کے متعلق خط لکھا جو یہ ہے۔

تحریرِ خلیفہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم خدا نے تمہیں زندہ رکھے اور تمہاری حفاظت کرے اور تم پر اپنا انعام پورا کرے۔ تمہارا خط ملا جس میں تم نے عیسیٰ بن جعفر بن محمد بن عاصم صاحب الخانات کے بارے میں ذکر کیا ہے کہ گواہوں نے اس کے خلاف اصحاب رسول اللہ ﷺ کو گالی دینے اور انھیں کافر کہنے اور ان پر لعنت کرنے اور انھیں فسق کی تہمت لگانے اور انھیں نفاق اور ایسے امور کی طرف منسوب کرنے کی شہادت دی ہے جن سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ وہ رسول ﷺ کے معاملہ میں شک میں مبتلا ہو گیا ہے اور تم نے ان گواہوں کے حال میں غور کیا اور تم نے شہادت دی ہے اس کے بارے میں تمہارے دریافت کرنے اور جو گواہ تمہارے نزدیک ان میں سے عادل ہیں ان کی عدالت ثابت ہو گئی اور ثابت ہو گیا ان کی شہادت سے تمہارے لیے واضح ہو گئی ان سب کے بارے میں اور تمہارا مفصل خط اس معاملے کے متعلق جو تمہارے سامنے تھا امیر المومنین کی خدمت میں خدا ان کی عزت بڑھائے اور ... کی خدمت میں پیش ہوا۔ انھوں نے ابو العباس محمد بن عبد اللہ بن طاہر مولیٰ امیر المومنین ابقاہ اللہ کے ساتھ (آزاد کردہ غلام) جو رسول ﷺ ... حکم دیا کہ امیر المومنین کے دین کی غضب اور حمایت ... امیر المومنین کے اختیارات کے مطابق اللہ کے دین کی نصرت میں ... ان کی حفاظت کے ذمہ دار رکھے تھے اور اس شخص سے انتقام لینے میں جو دین میں الحاد کرے اس شخص کو مجمع عام میں ... دینے کی سزا دی جائے اور اس ضرب کے بعد پانچ سو کوڑے اس کے ... کے بعد ... جائیں جس جرم سے جرات کی ہے اگر وہ مر جائے تو اسے بغیر نماز جنازہ کے دریا میں ڈال دیا جائے تاکہ یہ ... دین میں الحاد کرنے والے اور ... جماعت مسلمین سے نکل جانے والے کے لیے مانع ہو اور ... نے تمہیں

اس لیے چھوڑ دیا تاکہ تم اسے پہچان لو انشاء اللہ تعالیٰ والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

متفرق واقعات:

بیان کیا گیا ہے کہ عیسیٰ بن جعفر بن محمد بن عاصم جس کی [illegible] ہے اور بعض نے کہا کہ ان کا نام احمد بن محمد بن عاصم تھا جب [illegible] تو جواب میں [illegible] دیا گیا یہاں تک کہ وہ مر گیا پھر اسے دجلے میں پھینک دیا گیا

اسی سال بغداد میں ستارے ٹوٹے اور بکھر گئے اور یہ واقعہ جمادی الآخری کی ایک شب کے بعد شب پنجشنبہ کو پیش آیا۔

اسی سال وہاں بیماری پھیلی جس سے چوپائے اور بیل ہلاک ہو گئے۔

اسی سال رومیوں نے چشمہ زربہ پر چھاپہ مارا اور جو لوگ (جاٹ) وہاں آباد تھے انہیں مع عورتوں اور بچوں کے اور تمام بھینسوں کے قید کر لیا۔ اسی سال مسلمانوں اور رومیوں میں فدیے کا معاملہ طے ہو گیا۔

مسلمان قیدیوں کے فدیہ کا معاملہ

بیان کیا گیا ہے کہ تدورہ ملکہ روم مادر میخائیل نے ایک شخص مسمی جورجس بن قرقواس کو مقرر کیا تاکہ وہ ان مسلمانوں کا فدیہ طلب کرے جو رومیوں کے ہاتھ میں قید تھے۔ مسلمان قیدی تقریباً بیس ہزار تھے۔ متوکل نے اپنی جماعت میں سے ایک شخص مسمی نصر بن الازہر بن فرج کو مقرر کیا تاکہ وہ ان مسلمان قیدیوں کی صحیح تعداد معلوم کرے جو رومیوں کے قبضے میں تھے تاکہ وہ ان کے فدیے کا حکم دے۔ یہ واقعہ اسی سال (۲۴۱ھ) کے شعبان میں ہوا۔ ان کے یہاں چند روز قیام کرنے کے بعد (نصر بن الازہر واپس آیا)۔

مسلم قیدیوں کا قتل:

پھر اس سے بیان کیا کہ نصر کے روانہ ہونے کے بعد تدورہ نے اپنے قیدیوں کو (اپنے روبرو) پیش کرنے کا اور ان پر مذہب نصرانیت پیش کرنے کا حکم دیا کہ اس کے بعد جس نے ان میں سے نصرانیت کو قبول کر لیا وہ اس کے برابر ہو گیا جو پہلے سے نصرانی تھا اور جس نے اس کے روبرو انکار کیا اسے اس نے قتل کر دیا۔ بیان کیا (نصر نے) بارہ ہزار (مسلمان) قیدیوں کو قتل کر دیا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انہیں خصی نے قتل کیا اور وہ بغیر اس کی (ملکہ کی) اجازت کے بھی قتل کرتا تھا۔

فدیے کے متعلق معاہدہ:

سرحد شام اور جزیرے کے عمال کے پاس متوکل کا فرمان پہنچا کہ شاہ روم اور جورجس سفیر ملکہ روم کے درمیان فدیے کے بارے میں معاہدہ ہو گیا ہے اور دونوں میں یہ امر طے پا گیا ہے۔ جورجس نے ۵ رجب ۲۴۱ھ سے ۲۲ شوال ۲۴۱ھ تک کے لیے التوائے جنگ کی درخواست کی ہے تاکہ قیدیوں کو جمع کر سکیں اور انہیں اپنی جائے پناہ تک پہنچنے کے لیے مہلت ہو لہٰذا یہ فرمان اس کے متعلق ۵ رجب یوم چہار شنبہ کو جاری ہوا اور فدیے کا معاملہ اسی سال یوم الفطر کے دن واقع ہوا۔

جورجس سفیر ملکہ روم ۲۲ رجب یوم شنبہ کو سرحد کی جانب ان خچروں پر جو اس کے لیے کرائے پر لیے گئے تھے۔ روانہ ہوا اور ابو قحطبہ مغربی طرطوسی بھی اسی کے ساتھ روانہ ہوا تاکہ (وہاں پہنچ کر) وہ لوگ عید الفطر کا انتظار کریں۔ جورجس کے ساتھ ایک جماعت بطریقوں کی اور قریب پچاس کے اس کے غلاموں کی آئی تھی۔

فدیہ کی ادائیگی:

خلیفہ [illegible] فدیہ کے لیے نصف شعبان [illegible] روانہ ہوا اس نے [illegible] رکھے تھے [illegible] ان میں سے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] قاضی [illegible] [illegible] نے [illegible] درخواست کی [illegible] کے لیے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اس نے ان کے لیے انتظام کیا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] وقت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ایک بڑی جماعت اہل بغداد نے [illegible] لوگوں کی [illegible] روایت [illegible] بیان کیا گیا ہے کہ [illegible] دریائے لامس پر ۱۲ شوال بروز ہفتہ ۲۴۱ھ کو [illegible] ہوا مسلمان مرد قیدیوں کی تعداد سات سو پچاسی آدمی تھے اور عورتوں کی ایک سو پچیس۔

اسی سال متوکل نے قصبہ شمشاط کے محصول کو بجائے خراج کے عشر کر دیا اور اس کے لیے ایک فرمان نافذ کر دیا۔

اسی سال [illegible] قاضی [illegible] [illegible] متوکل نے ان سے [illegible] کر کے ان کے بجائے محمد بن عبداللہ کو مقرر کیا۔

قوم بجہ اور مسلمان:

بیان کیا گیا ہے کہ قوم بجہ اور مسلمان آپس میں اس عہد پر قائم تھے جس کا [illegible] نبی ﷺ [illegible] [illegible] [illegible] کی کتاب میں بیان کر چکے ہیں بجہ جنگ نہیں کرتے تھے نہ مسلمانوں سے لڑتے تھے اور نہ مسلمان ان سے لڑتے تھے وہ لوگ [illegible] حبش کی اقوام میں سے ایک قوم تھے مغرب کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہیں۔

بجہ والوں کی بدعہدی:

یہ لوگ اپنی سونے کی کانوں کا خمس [illegible] [illegible] ادا کیا کرتے تھے اور ہر سال سلطان کے عمال متعینہ مصر کو اپنی کانوں میں سے جو [illegible] حاصل ہوتے تھے بغیر [illegible] ادا کیا کرتے تھے مگر جب متوکل کا دور حکومت آیا تو یہ چند سال تک یہ خراج ادا کرنے سے باز رہے بیان کیا گیا ہے کہ متوکل نے اپنے [illegible] [illegible] [illegible] مصر کے [illegible] مقرر کیا جو یعقوب بن ابراہیم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مشہور تھا اس کے سپرد مصر کا [illegible] [illegible] مغرب کی ڈاک دی۔

بجہ کے طرز عمل کے خلاف شکایت:

یعقوب نے متوکل کو لکھا کہ بجہ نے اس عہد کو توڑ دیا جو ان کے اور مسلمانوں کے درمیان تھا اور وہ اپنے شہروں سے نکل کر سونے اور جواہرات کی کانوں کی طرف چلے گئے جو [illegible] مصر [illegible] کے درمیان واقع ہے انہوں نے ان بہت سے مسلمانوں کو قتل کر دیا جو کانوں میں کام کرتے تھے، سونا اور جواہرات نکالتے تھے ان کے بچوں اور عورتوں کو [illegible] پکڑ کر لے گئے [illegible] [illegible] کہ وہ کہتے ہیں کہ [illegible] جو ان کے علاقہ میں ہیں۔ وہ لوگ مسلمانوں کو ان میں داخل ہونے نہیں دیتے [illegible] [illegible] اس کے اہل کار نے ان تمام مسلمانوں کو جو کانوں میں کام کرتے تھے وحشت میں ڈال دیا چنانچہ وہ وہاں سے اپنی اور اپنے بچوں کی جان کے خوف سے واپس آ گئے جس سے سلطنت کے لیے [illegible] جو سونا اور جواہرات ان کانوں سے نکالا جاتا تھا منقطع ہو گیا۔

بجہ پر فوج کشی کا حکم:

اس خبر نے متوکل کو بڑا رنجیدہ کر دیا اور اسے غضبناک بنا دیا اس نے بجہ کے معاملے میں مشورہ کیا تو اسے بتایا گیا کہ وہ

وہ ایک قوم ہیں جو بدوی ہیں اور اونٹ اور بکریاں پالتے ہیں۔ ان کے ملک تک پہنچنا دشوار ہے کیونکہ ان کے اور مسلمانوں کے درمیان بہت لمبی مسافت ہے جو بیابان اور ریگستان ہے اور اسلامی سرحد سے ان کے ملک تک ایک مہینے کا راستہ ہے جو جنگل بیابان اور ریتلا میدان ہے جس میں پانی نہیں ملتا اور نہ کوئی قلعہ ہے جو شخص بھی ان کے ملک میں داخل ہونا چاہے اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس قدر زاد راہ اپنے ہمراہ لے جائے جو اتنی مدت کے لیے کافی ہو جتنی مدت تک وہ وہاں قیام کرے اور اگر یہ مدت بڑھ جائے اور وہ سامان ختم ہو جائے تو اس کی ہلاکت کا امکان ہے۔ اگر تمام سامان ختم ہونے سے پہلے وہ ان کے ملک سے نکل آئیں تو [illegible] ان کے [illegible] سب [illegible] جنگ کیے بغیر اپنے ہاتھوں سے [illegible] ان کا ملک بھی [illegible] ہے جو سلطان کو خراج بھی نہیں دیتے۔ متوکل اس پر خاموش رہا تو ان کی حالت (بغاوت) ترقی کر گئی اور انہوں نے سرحد کے مسلمانوں پر اس قدر زیادتی کی کہ بالائی صعید مصر والے ان سے اپنی اور اپنے بچوں کی جانوں کا خوف کرنے لگے۔

محمد بن عبداللہ قمی کی روانگی

متوکل نے محمد بن عبداللہ القمی کو ان سے جنگ کرنے کے لیے روانہ کیا اور مصر کے عامل کو بھی ان کے بارے میں لکھا کہ وہ اسے وہ تمام سامان مہیا کرے جس کی اسے ضرورت ہو۔ [illegible] اس وقت کے لیے اس [illegible] اور [illegible] کو بھی [illegible] ایک شخص ہے جو مصر کے قریب رہتا ہے۔ [illegible] محمد [illegible] وہاں پہنچ کر [illegible] کو [illegible]

عنبسہ نے اس معاملے میں اس کی ضروریات کو پورا کر دیا۔ اور وہ قوص کی طرف روانہ ہوا وہاں سے وہ معدن کی کانوں میں کام کرنے والوں کے ساتھ ایک جماعت کے ہمراہ روانہ ہوا [illegible] تمام سامان [illegible] ساتھ تھا جب وہ [illegible] کی طرف روانہ ہوا اس نے سات جہاز سمندر میں روانہ کیے جن میں آٹا، کھجوریں، ستو اور جو تھے اپنے ساتھیوں میں سے ایک جماعت ان کے ساتھ روانہ کی اور حکم دیا کہ وہ بجہ کے ساحل پر اس سے جا ملیں۔ محمد بن عبداللہ ان کی زمین میں داخل ہوا (ان کا سردار) علی بابا یہاں تک کہ وہ ان کانوں سے گزر کر جہاں سونا نکالا جاتا تھا ان کے قلعوں اور قلعہ بندیوں تک پہنچ گیا اور ان کی طرف سے بجہ کا بادشاہ علی بابا اپنے بے شمار لشکر کے ساتھ مقابلے کے لیے نکلا جو [illegible] اپنے ساتھ لائے تھے ان سے ان کی تعداد کئی گنا زیادہ تھی۔

محمد بن عبداللہ قمی کا حملہ

محمد نے ان کی تعداد اور ان کے پاس جو سامان تھا اس کا اندازہ کیا تو دیکھا کہ مسلمانوں کی تعداد ان کے مقابلے میں بہت کم ہے اور [illegible] کے ساتھ [illegible] جنگ کرنے کی ہمت نہیں ہوئی۔ بجہ جنگ میں سبقت کرنے [illegible] لگے اور [illegible] اپنے اونٹوں کے ساتھ [illegible] اور [illegible] طاقت نہ تھی۔ وہ جنگ کرنے میں [illegible] اپنے ہاتھوں سے [illegible] جب [illegible] کو [illegible] جہاز [illegible] پہنچے [illegible] جب [illegible] سمندر کے کنارے پر [illegible] ایک ساحل پر پہنچ گئے [illegible] علی بابا نے اپنی فوج میں سے ایک بڑی جماعت کو [illegible] تاکہ وہ جہازوں کو [illegible] سے [illegible] کریں۔

ان جہازوں کی آمد سے [illegible] کی فوج میں [illegible] اور ان کے پاس سامان رسد وافر ہو گیا۔

مردان علی بابا نے دیکھا تو ان سے جنگ کرنے کو روانہ کر دیا اور [illegible] بابک کے اور نہایت شدید جنگ کرنے لگے۔ افشین [illegible] پہاڑ [illegible] جنگ کر رہے تھے [illegible] والے تھے بہت [illegible] رہے تھے اور تیر [illegible] رہے تھے۔

بابکیوں کی شکست:

جب [illegible] نے [illegible] کے [illegible] اور [illegible] نے تمام [illegible] جمع کر لیے اور انہیں [illegible] ہاتھ ہو گیا اور [illegible] ان کے [illegible] کی آواز [illegible] اور ان کو خوف [illegible] بڑھ گیا [illegible] پہاڑوں پر وہ میدان میں [illegible] بھاگے اور انہیں بالکل [illegible] تک [illegible] ان کا پیچھا کیا اور انہیں قتل اور قید کر کے [illegible] گرفتار کر لیا یہاں تک کہ رات ہو گئی [illegible] ۲۲۲ھ میں [illegible] طرف [illegible] مقتولین کی کثرت کی [illegible] وہاں کے [illegible] جب صبح ہوئی تو [illegible] نے انہیں [illegible] کی طرف [illegible] جہاں [illegible] کے تعاقب سے بچ جائیں۔

[illegible] نے ان سب [illegible] اپنے [illegible] میں [illegible]

ان کا [illegible] بھاگ گیا [illegible] اس نے [illegible] اور سامان [illegible]۔

علی بابا کی امان طلبی:

علی بابا نے [illegible] کی [illegible] شکست [illegible] طرف [illegible] جاتے [illegible] نے [illegible] اس نے تمام [illegible] مدت کا [illegible] اس [illegible] تھا [illegible] دیا [illegible] جو [illegible] علی بابا نے اپنی شکست [illegible] بیٹے [illegible] کو [illegible] دیا۔

محمد بن عبداللہ [illegible] کی مراجعت بغداد:

[illegible] علی بابا [illegible] جنگ کی [illegible] واپس آیا [illegible] ۲۲۱ھ میں [illegible] علی بابا [illegible] اور ان سے [illegible] کو [illegible] محمد بن [illegible] اپنے [illegible] سے [illegible] کے [illegible] والے [illegible] اور ان [illegible] تھے اور [illegible] کے [illegible] میں سے [illegible] تھے [illegible] کیا تھا۔

متفرق واقعات و امیر حج عبداللہ بن محمد

[illegible] سے [illegible] ۲۲۱ھ [illegible] سے [illegible] محمد بن عبداللہ [illegible] کو حاکم مقرر کیا [illegible] علی بابا نے [illegible] اپنے [illegible] تھا [illegible] میں [illegible] کے ساتھ [illegible] تھا۔

اسی سال [illegible] ۲۲۰ھ [illegible]۔

اسی سال عبداللہ بن محمد [illegible] نے لوگوں کو حج کرایا۔

اسی سال [illegible] حاکم [illegible] نے حج کیا۔

۲۴۲ھ کے واقعات

زلزلے:

اس سال کے واقعات میں سے ایک واقعہ یہ ہے کہ قومس اور اس کے اطراف میں شعبان میں زلزلے آئے جن سے مکانات منہدم ہو گئے اور وہاں کے باشندوں میں سے بہت سے آدمی ان کے نیچے دب کر مر گئے بیان کیا گیا ہے کہ ان کی تعداد پینتالیس ہزار چھیانوے تک پہنچ گئی تھی۔ سب سے زیادہ نقصان دامغان میں ہوا بیان کیا گیا ہے کہ اسی سال فارس، خراسان و شام میں بھی زلزلے آئے اور بھیانک آوازیں پیدا ہوئیں اور یمن میں بھی ایسا زلزلہ آیا۔

رومیوں کا حملہ:

اسی سال علی بن یحییٰ ارمنی کے صائفہ سے نکلنے کے بعد رومی شمشاط کی طرف سے نکلے یہاں تک کہ وہ آمد کے قریب ہو گئے پھر جزیرہ کی سرحدوں سے نکل گئے چند مواضع لوٹ لیے اور دس ہزار کے قریب قیدی بنائے ان کا زیادہ حصہ کے موضع زبطرہ کی طرف سے تھا اور اپنے شہروں کی طرف لوٹ گئے۔ ان کے واپس ہونے کے بعد قربیاس، عمر بن عبیداللہ اقطع اور ایک جماعت رضاکاروں کی ان کے پیچھے روانہ ہوئی مگر ان میں سے کسی کو بھی ان لوگوں کا سراغ نہ ملا تو علی بن یحییٰ کو لکھا گیا کہ موسم سرما میں ان کے شہروں کی طرف روانہ ہو۔

متفرق واقعات:

اسی سال متوکل نے ایک شخص عطود نامی کو قتل کیا جو نصرانی تھا پھر مسلمان ہوا ایک مدت تک مسلمان رہا پھر مرتد ہو گیا اس سے توبہ طلب کی گئی اس نے اسلام کی طرف رجوع کرنے سے انکار کر دیا ۲۷ شوال ۲۴۲ھ کو اس کی گردن ماری گئی اور اسے باب عامہ میں جلا دیا گیا۔

اسی سال رجب میں ابو حسان زیادی قاضی شرقیہ کی وفات ہوئی۔

اسی سال حسن بن علی بن الجعد قاضی مدینۃ المنصور کی وفات ہوئی۔

اسی سال والی مکہ عبدالصمد بن موسیٰ بن محمد بن ابراہیم امام ابن محمد بن علی نے لوگوں کے ساتھ حج کیا۔

امیر حج جعفر بن دینار:

اسی سال جعفر بن دینار حج کے راستے اور موسم حج کا حاکم تھا۔

۲۴۳ھ کے واقعات

متوکل کی روانگی دمشق:

اس سنہ میں ماہ ذوالقعدہ میں بغداد سے دمشق کی طرف متوکل کی روانگی ہوئی اس نے کسی شہر میں قربانی کی تو یزید بن محمد المہلبی نے اس کی

روانگی کے وقت یہ شعر پڑھا:

"میں یقین سے جانتا ہوں کہ حکومت عراق میں آ گئی۔ جب کہ امام نے وہاں سے روانگی کا ارادہ کر لیا۔ اگرچہ عراق اور اس کے
باشندوں کو چھوڑ دے لیکن [illegible] حیرت میں ڈال دیا جائے گا"۔

متفرق واقعات:

اس سال شعبان میں ابراہیم بن عباس کی وفات ہوئی جس کی جگہ حسن بن مخلد بن الجراح کاتب شجاع کو دیوان ضیاع کا حاکم بنایا گیا اور ہرثمہ بن نضر جبلی کا انتقال ذی الحجہ میں ہوا۔

امیر حج عبدالصمد بن موسیٰ:

اسی سال عبدالصمد بن موسیٰ نے لوگوں کے ساتھ حج کیا اور جعفر بن دینار کو حج کے راستے اور موسم حج کا حاکم مقرر کیا گیا۔

۲۴۴ھ کے واقعات

متوکل کی دمشق میں آمد:

اس سال کے واقعات میں سے ماہ صفر میں متوکل کا دمشق میں داخل ہونا ہے جو بلد کے قریب ایک مقام میں تھا یہاں اس پر عید آئی تو [illegible] دن گزر گئے اس نے قیام کا ارادہ کر لیا شاہی دفاتر منتقل کر دیئے اور وہاں عمارات بنانے کا حکم دے دیا ترکوں نے اپنے روزینے اور اہل و عیال کے اضافے کے لیے درخواست کی اس نے ان کے لیے اتنی مقدار کے اضافہ کا حکم دیا جس سے وہ مطمئن ہو گئے پھر شہر میں اسے الجھن ہوئی وجہ یہ تھی کہ یہاں ہوا سرد تھی اور پانی ثقیل تھا اور یہ ہوا جو یہاں چلتی تھی اس میں پانی کے ذرات نہیں ہوتے تھے اور وہ نہایت تیزی سے چلا کرتی تھی یہاں تک کہ ساری رات گرد ہوتی تھی وہاں پسو بہت تھے اور وہاں نرخ گراں تھا اور مسلسل بارش اور برف گرتی تھی۔

بغا کی روم پر فوج کشی:

اسی سال متوکل نے بغا کو دمشق سے رومیوں سے جنگ کرنے کے لیے روانہ کیا اس نے صائفہ کی جنگ کی صمصمہ فتح کر لیا متوکل دمشق میں دو مہینے چند روز مقیم رہا پھر سامرا واپس آ گیا اس نے اپنی واپسی میں فرات کا راستہ اختیار کیا پھر انبار کی طرف مڑا پھر انبار سے کنارے کنارے راستے سے سامرا پہنچا اور ۲۳ جمادی الآخر روز شنبہ کو وہاں داخل ہوا اس سال متوکل نے حبیب [illegible] بعض لوگوں کا خیال ہے ابو نعمان کو مکہ کے راستے پر جعفر بن دینار کے مقرر کیے ہوئے [illegible] کے سوا ایک سوار بھیج کر ۲۴۴ھ میں مکے کے راستے پر مقرر کیا۔

آنحضرت ﷺ کا عنزہ:

اسی سال جیسا کہ بیان کیا گیا متوکل کو وہ عنزہ دکھایا گیا جو نبی ﷺ کا تھا کہا جاتا ہے کہ یہ نجاشی کا تھا اس نے زبیر بن عوام کو دیا زبیر نے رسول اللہ ﷺ کو دیا۔ یہ عیدین کے دن لایا جاتا تھا اور عیدین میں آپ کے سامنے گاڑ دیا جاتا تھا آپ اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے متوکل نے اپنے آگے لے کر چلنے کا حکم دیا جس طرح اس کے آگے [illegible] چلتا تھا اس کا عنزہ

ذہب پر بیس الف سے چلتا تھا۔

بختیشوع پر عتاب:

اسی سال بختیشوع پر متوکل نے عتاب کیا اور اس کا مال ضبط کر لیا اور اسے بحرین کی طرف جلاوطن کر دیا، اس پر ایک اعرابی نے اشعار کہے۔

امیر حج عبدالصمد بن موسیٰ:

اسی سال عیدالاضحیٰ اور نصاریٰ کی شعانین اور یہود کی عیدالفطیر ایک دن جمع ہوئیں۔

اسی سال عبدالصمد بن موسیٰ نے لوگوں کے ساتھ حج کیا۔

۲۴۵ھ کے واقعات

جعفریہ شہر کی تعمیر:

اسی سال متوکل نے ماحوزہ کی تعمیر کا حکم دیا اور اس کا نام جعفری رکھا، اسی سال قواد اور اس کے ساتھیوں کو جاگیریں تعمیر میں بانٹ دیں اور محمد بن متوکل منتقل ہو گیا تاکہ ماحوزہ کا کام مکمل ہو جائے۔ نہر کو دجلہ سے شروع کرنے کا حکم دیا اور ان کی کوشش جعفری کی طرف منتقل ہونے اور اس پر جیسا کہ کہا گیا ہے دو لاکھ دینار سے زیادہ خرچ کیا اور اس میں آ کر رہنا شروع کیا، شعراء نے تعریف کی اور جب وہ اس میں آ گئے تو انہیں انعامات دیے، متوکل اور اس کے مصاحبین اسے قصر متوکل کے نام سے پکارتے تھے اس میں ایک محل بنایا جس کا نام لؤلؤہ رکھا کہ بلندی میں جس کا مثل نہیں دیکھا گیا۔

منہدم کرنے کا حکم:

ایک اور جگہ گرانے کا حکم دیا جس کا نام ماحوزہ سے پہلے تھا اس سے اس موضع سے جس کا نام بر کل ہے تاکہ اس کے آس پاس کی آب رسانی منقطع ہو جائے، تب بھی جو بچے ہوئے مکانات اور محلات ان کے لیے گرانے کا حکم دیا اور اپنے ساتھیوں کو اپنے مکانات اور زمینیں پیچھے چھوڑ کر چلے جانے پر مجبور کیے گئے تاکہ ان میں نئے مکانات اور زمینیں ان میں تعمیر کیے جائیں اور ان لوگوں کو ان موضع سے نکال دے اور خرچ کرنے کے لیے دس لاکھ دینار مقرر کیے اور اس پر خرچ کرنے کے لیے ذی الحجہ ۲۴۵ھ میں بحکم ابن یعقوب عمرانی کاتب بنا کر مقرر کیا اور وہ جب ماحوزہ بن کر تیار ہو گئے تو قصر ہو گیا جہاں وہ کام کرتے تھے اور پہلے کام ہو چکا تھا بادشاہ نے اپنے مال اور اس کا حصہ بانٹ دیا جہاں جس کسی نے تعمیر کی تھی یہاں تک کہ جب متوکل قتل ہو گیا تو اس وقت تک بعض حصہ ان کا منہدم ہو گیا اور تمام کا کام تمام ہو گیا۔

زلزلے:

اسی سال بلاد مغرب میں بہت زلزلے آئے جس کی وجہ سے قلعے، مکانات اور پل منہدم ہو گئے، متوکل نے تین لاکھ درہم ان لوگوں پر صرف کرنے کا حکم دیا جن کے مکانات کو ان میں سے بہت نقصان پہنچا۔ اسی سال شہر مصر میں بھی زلزلہ آیا اور وہاں بھی مکانات گر گئے۔

اسی سال قیصر روم نے سلطان کے پاس قیدیوں کو بھیجا اور مسلمان جو ان کے پاس قید تھے ان کا فدیہ طلب کرنے کو بھیجا۔

[illegible]

[illegible] گرفتار کر لیے۔

[illegible]

[illegible] متوکل [illegible]

[illegible] کر دیا گیا۔

[illegible] کے لیے سفارش:

[illegible] کی جانب سے [illegible] ہے۔

[illegible] کی گرفتاری:

متوکل [illegible]

[illegible] ہو گئے۔

[illegible]

[illegible] مر گیا۔

[illegible]

کے بیٹے محمد اور عبداللہ بن مخلد اور موسیٰ بن سعد [illegible] پر پچاس پچاس کوڑے مارے گئے۔

آل نجاح بن سلمہ پر عتاب۔

اسحاق نے [illegible] جرمانہ ادا کرنے کا اقرار لیا۔ احمد بن مخلد نے پندرہ لاکھ درہم دینے کا اقرار کیا جو پچاس ہزار [illegible] محمد بن [illegible] حسن بھاگ گیا تھا اس کی جائداد بھی ضبط کی گئی اور اس پر قابو پا لیا گیا پھر اسے [illegible] قید کر دیا گیا۔ محمد بن نجاح اور اس کے بیٹے ابوالفرج کے گھر میں جو اسباب تھا سب لے لیا گیا اور ان کے مکانات اور جاگیریں جو [illegible] تھیں ان میں سے لی گئیں اور ان کے عیال کو نکال دیا گیا ان کے ایک منشی کو جو [illegible] تھا گرفتار کر لیا گیا اس نے بھی [illegible] کا اقرار کیا اور حسن بن مخلد [illegible] اور حسن بن یعقوب [illegible] کی تلاش میں [illegible] اپنے قبضہ میں [illegible] کر کے قید کر دیا گیا۔

ابن سلمہ کی ہلاکت کی دوسری روایت:

جب ہاشم بن [illegible] ان کے علاوہ دوسری مذکورہ بالا بیان کیا ہے کہ عبیداللہ بن یحییٰ بن خاقان کے منحرف تھے اور عبیداللہ متوکل پر قابو پائے ہوئے تھا وزارت اور سب معاملات اس کے سپرد تھے اور نجاح کے فرمان ان کے سپرد تھا جب متوکل نے محل جعفری بنانے کا ارادہ کیا تو اس سے نجاح نے کہا کہ امیر المومنین آپ کے مصاحبوں میں سے چند لوگ ایسے ہیں [illegible] اگر آپ ان کو میرے سپرد کر دیں تو میں آپ کے لیے ان سے اتنے اموال وصول کر دوں جن سے آپ کا یہ شہر تعمیر ہو جائے کیونکہ اس کے تعمیر کرنے میں آپ کو اس قدر مال کی ضرورت ہوگی جس کی مقدار بھی بہت بڑی ہے اور اس کا تذکرہ بھی بڑا ہے۔ اس نے کہا ان کے نام [illegible]۔

عبیداللہ کی ابن سلمہ کے خلاف شکایت:

اس نے ایک رقعہ پیش کیا جس میں ان لوگوں کا ذکر تھا، موسیٰ بن عبدالملک اور عیسیٰ بن فرخانشاہ کاتب، حسن بن مخلد اور زیدان بن ابراہیم کاتب موسیٰ بن عبدالملک اور عبیداللہ بن یحییٰ اور اس کے دونوں بھائی عبداللہ بن یحییٰ اور زکریا اور میمون بن ابراہیم اور محمد بن موسیٰ منجم اور اس کا بھائی احمد بن موسیٰ اور علی بن یحییٰ بن ابی منصور اور جعفر معروف بہ [illegible] قرابتی کاتب اور ان کے علاوہ قریب تیس آدمی [illegible] متوکل کو یہ تحریر پسند آئی [illegible] اور اس نے کہا کہ صبح آؤ جب صبح ہوئی تو [illegible] اس معاملہ میں کوئی شک نہیں ہوا عبیداللہ بن یحییٰ نے متوکل سے بحث کی اور اس سے کہا کہ یا امیر المومنین اس نے ارادہ کیا ہے کہ [illegible] سب کو ایک ہی وقت چھوڑ دے تب [illegible] قید کر دوں گا تو اے امیر المومنین کون ان خدمتوں کے لیے رہ جائے گا؟

نجاح کی موسیٰ و حسن کو حوالگی:

نجاح صبح ہوا تو عبیداللہ نے اسے اس کی جگہ پر بٹھا دیا اور اس کو اندر جانے کی اجازت نہیں دی گئی، موسیٰ بن عبدالملک اور حسن بن مخلد حاضر کیے گئے ان سے عبیداللہ نے کہا کہ اگر وہ (نجاح) امیر المومنین کے یہاں داخل ہو گیا تو امیر المومنین تم دونوں کو اس کے حوالے کر دیں گے پھر وہ تم دونوں کو قتل کر دے گا اور جس کے تم دونوں مالک ہو لے لے گا بجائے اس کے تم دونوں امیر المومنین کی خدمت میں ایک رقعہ لکھو جس میں [illegible] دینار کا [illegible] اپنے ذمے [illegible] رقعہ لکھ دیا اور عبیداللہ بن یحییٰ نے وہ پہنچا دیا اور امیر المومنین نے اور نجاح اور موسیٰ بن عبدالملک اور حسن بن مخلد کے درمیان [illegible] کرنے کا [illegible] موسیٰ و حسن کی مدد کر [illegible]

۔ پھر دونوں کو متوکل کے پاس پہنچایا گیا تو ان دونوں نے اس [illegible] اور [illegible] عبید اللہ ان دونوں کے ساتھ مل گیا نجاح نے اسے (نجاح) کو ان دونوں کے حوالے کر دیا [illegible] کی قید [illegible] متوکل کے [illegible] جب کہ ان دونوں نے [illegible] قرار پایا اور موسیٰ بن عبدالملک [illegible] کے لیے [illegible] سے [illegible] فرات کی [illegible] پایا اور [illegible] سے [illegible] ہے۔

اسحاق بن سعد پر تاوان:

متوکل نے یہ حکم دیا کہ اس کے کاتب اسحاق بن سعد پر [illegible] تھا کہ ان ہزار دینار کا تاوان ڈالا جائے اور اسے حلف دیا جائے اور یہ کہا کہ اس نے [illegible] کے زمانے میں [illegible] مقام تھا [illegible] ہزار [illegible] گئے ان سے [illegible] قید کر دیا گیا اور اس پر [illegible] مقرر کر دی گئی اور اس وقت تک [illegible] ایک لاکھ [illegible] ہزار دینار [illegible] شام پہنچنے کے بعد [illegible] ادا کیا۔

نجاح پر عتاب و خاتمہ:

عبید اللہ نے حسین ابن اسمٰعیل بن متوکل کا ایک [illegible] اور عتاب بن عتاب کو متوکل کی جانب سے روانہ کیا کہ وہ نجاح کے بجائے [illegible] اس کا اقرار [illegible] اس کے متعلق بیان کیا گیا ہے

ان نے اسے [illegible] پھر دوسرے دن بھی اسی طرح [illegible] ایسا ہی [illegible] نجاح نے کہا کہ امیر المومنین (یعنی [illegible]) [illegible] موسیٰ بن عبدالملک نے [illegible] ان کے [illegible] ([illegible]) کے [illegible] میں سے دو [illegible] کو حکم دیا انھوں نے اس کی [illegible] پایا کہ وہ مر [illegible] گیا۔

حسن و موسیٰ سے متوکل کا مطالبہ زر:

کہا جاتا ہے کہ [illegible] متوکل کی طرف [illegible] کیا گیا [illegible] متوکل نے ان دونوں (موسیٰ و حسن) سے کہا کہ میں تمہارا مال چاہتا ہوں جس کی [illegible] ان دونوں نے [illegible] کے (نجاح) [illegible] ان کے [illegible] پہنچا دیا [illegible] جو مال [illegible] کی جانب سے [illegible] اس کے کل اسباب [illegible] قبضہ کر لیا اور [illegible] امیر المومنین [illegible] اور نجاح [illegible] ان کے ساتھیوں کو گرفتار کر لیتے ہیں۔

متوکل جب چاہتا تو بسا اوقات ان دونوں سے [illegible] کاتب (نجاح) [illegible] مال [illegible] کا [illegible] عبید اللہ بن یحییٰ کے کام کے ساتھ ملا دیا گیا اس نے [illegible] اپنے چچا کے بیٹے یحییٰ بن عبد الرحمٰن [illegible] کو [illegible] بنا دیا اور موسیٰ بن عبدالملک اور حسن بن مخلد [illegible] متوکل [illegible] مطالبہ کرتا [illegible] نجاح کی جانب سے ضامن ہوئے تھے۔

موسیٰ کا خاتمہ:

اس حالت کو زیادہ دن نہ گزرے تھے کہ جعفریہ سے [illegible] کے لیے موسیٰ بن عبدالملک سوار ہوا اور اس نے بھی متوکل کے لیے جاتے [illegible] سر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سے چلا۔ جب وہ چلا تو [illegible] ایک چیخ مار کر اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا پکڑو اور دوڑ پڑے تو وہ ان کے ہاتھوں پر بے حس ہو کر گر پڑا۔ اسے اس کے مکان پر پہنچا دیا گیا اور ایک شبانہ روز زندہ رہ کر مر گیا۔

تقرری کا واقعہ:

اس کے بعد دیوان خراج پر بھی عبید اللہ بن یحییٰ بن خاقان کو مقرر کر دیا گیا۔ اس نے احمد بن اسرائیل کاتب معتز کو اس پر خلیفہ بنا دیا اور جب تک اس کا خلیفہ تھا جب یہ کتابت معتز پر تھا۔

بحتری نے اس واقعہ میں یہ اشعار کہے:

"تم یہ زمانے کے تیغے سے واقف تھا۔ یہاں تک کہ اس سے گزر کر موسیٰ بن [illegible] کی بھی نوبت آ گئی جس [illegible]

کہ وہ آزاد لوگوں کی نعمتیں چھین لیتا تھا۔ پھر شام ہوئی تو خود اس کا مال اور دین چھنا ہوا تھا"۔

اس سال بصرہ میں [illegible] ایک [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] قید کر لیا گیا۔

اس سال رومیوں نے سمیساط پر دھاوا کیا اور قریب پانچ سو آدمی کے قتل و قید ہوئے۔

علی بن یحییٰ ارمنی کی مہم:

علی بن یحییٰ ارمنی نے صائفہ کی جنگ کی۔

اہل لؤلؤہ نے تیس دن تک اپنے رئیس کو اس برج سے روکا۔ پھر شاہ روم نے ان کے پاس ایک بطریق (سردار) کو بھیجا کہ وہ ان میں سے ہر ایک کے لیے ہزار دینار کا ضامن ہے کہ وہ لؤلؤہ کو اس کے حوالے کر دیں۔ انہوں نے اس بطریق کو اپنی طرف چڑھا لیا۔ پھر ان کے بقیہ وظائف بھی [illegible] اور جو کچھ انہوں نے چاہا وہ بھی انہیں مل گیا اور وہ بطریق [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] شاہ روم نے ان کے پاس بھیجا تھا [illegible] تھا جب [illegible] نے [illegible] کے حوالے کر دیا اور [illegible] [illegible] یہ علی بن یحییٰ ارمنی اسے متوکل کے پاس لے آیا تو متوکل نے اسے فتح بن خاقان کے حوالے کر دیا۔ چنانچہ انہوں نے اس پر اسلام پیش کیا تو اس نے انکار کیا۔ مسلمانوں نے اس سے کہا کہ ہم تجھے قتل کر دیں گے تو اس نے کہا تم جانو اور [illegible] [illegible] [illegible] کہ وہ اس کے بدلے ایک ہزار [illegible] مسلمانوں کو [illegible] دے دے گا۔

امیر حج محمد بن سلیمان:

اس سال محمد بن سلیمان بن عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم نے جو مکہ کا حاکم تھا اور زینبی مشہور تھا لوگوں کے ساتھ حج کیا۔

متوکل کی سالگرہ:

اس سال [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] متوکل کی [illegible] تھی جس میں اس نے اہل دربار کے لیے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] تھا۔

۲۴۶ھ کے واقعات

صوائف:

ان واقعات میں عمرو بن عبیداللہ اقطع کی صائفہ کی جنگ ہے جس میں اس نے سات ہزار راس نکالی اور قربیاس کی جنگ ہے جس میں اس نے پانچ ہزار راس نکالی اور فضل بن قارن کی بیس جہازوں کی بحری جنگ ہے جس میں اس نے قلعہ انطاکیہ فتح کر لیا اور جنگ بلکاجور ہے جس میں اس نے غنیمت و قیدی حاصل کیے اور صائفہ میں علی بن یحییٰ ارمنی کی جنگ ہے جس میں اس نے پانچ ہزار راس اور قریب دس ہزار چوپائے، گھوڑے اور گدھے حاصل کیے تھے۔

اس طرح متوکل اپنے محل کی طرف منتقل ہو گئے جو انہوں نے ماحوزہ میں بنایا تھا یہ محرم ۲۴۶ھ میں داخل ہوا۔

شاہ روم کے لیے تحائف:

اس سال صفر میں علی بن یحییٰ ارمنی کے ہاتھوں فدیہ ہوا۔ چنانچہ دو ہزار تین سو سڑسٹھ آدمیوں کا فدیہ ادا کیا گیا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ فدیہ اسی سال جمادی الاولیٰ سے پہلے تمام نہیں ہوا۔

نصر بن الازہر شیعی سے کہ فدیے کے معاملے میں شاہ روم کی طرف متوکل کا قاصد تھا، مروی ہے کہ اس نے کہا کہ جب میں قسطنطنیہ پہنچا تو میں میخائیل کے محل پر اپنی وردی اور تلوار، خنجر اور ٹوپی کے ساتھ حاضر ہوا تو میرے اور بادشاہ کے ماموں بطرناس کے درمیان جو بادشاہ کا سرپرست تھا مناظرہ ہو گیا اور ان لوگوں نے مجھے تلوار، خنجر اور ٹوپی کے ساتھ داخل ہونے دینے سے انکار کیا تو میں نے کہا اچھا میں واپس ہو جاتا ہوں۔ چنانچہ میں واپس ہو گیا مجھے راستے سے بلا لیا گیا۔ میرے ساتھ تحائف تھے قریب ایک ہزار نافہ مشک اور ریشمی کپڑے اور زعفران کثیر مقدار اور طرفے تھے۔

نصر بن الازہر کی شاہ روم سے ملاقات:

اور پھر ان لوگوں نے مجھے تلوار، خنجر اور ٹوپی کے ساتھ آنے کی اجازت دے دی چنانچہ میں اس کے پاس گیا تو وہ ایک تخت کے اوپر ایک تخت پر بیٹھا تھا اور بطارقہ (سردار لوگ) اس کے ارد گرد کھڑے ہوئے تھے۔ میں نے سلام کیا اور پھر اس نشست کی طرف گیا جو میرے لیے بیٹھنے کی جگہ تیار کی گئی تھی اور میں نے تحائف اس کے سامنے پیش کر دیے اور اس کے سامنے تین ترجمان تھے ایک نوجوان فرش بچھانے والا جو مسرور کا غلام تھا اور ایک غلام عباس بن سعید جوہری کا اور اس کا قدیم ترجمان تھا جسے سرحون کہا جاتا تھا چنانچہ ان لوگوں نے مجھ سے پوچھا کہ ہم آپ کی بات بادشاہ تک کیا پہنچائیں؟ میں نے کہا کہ تم میری کہی بات پر کچھ اضافہ نہ کرنا چنانچہ وہ لوگ سامنے آ کر جو کچھ میں کہتا تھا اس کا ترجمہ کرنے لگے۔ تو بادشاہ نے تحائف قبول کر لیے اور ان میں سے کسی کے لیے کوئی حکم نہیں دیا اور مجھے قریب کیا میرا اکرام کیا اور اپنے قریب میرے لیے ایک منزل تیار کی چنانچہ میں نکلا اور اپنی منزل میں چلا گیا اور اس کے پاس اہل لؤلؤہ آئے جنھوں نے اس کے سامنے اپنی ناراضگی اور نصرانیت کی طرف رجحان ظاہر کیا اور انھوں نے ان مسلمانوں میں سے

ہوا تو میں کو روانہ کیا جو اس میں مقیم تھے کہا نصر بن الازہر شیعی نے وہ قریب چار مہینے تک مجھ سے نہ ملا۔ یہاں تک کہ اس کے پاس مخالفت وطن ہوا اور ان کے امر کے قاصدوں کے ترک کر لیے اور عرب کے لوگوں کا باب آ جانے کے بارے میں خط آیا تو پھر وہ اور وہ انھوں نے مجھ سے گفتگو شروع کی اور میرے اور ان کے درمیان میں فدیہ کے بارے میں یہ مقرر ہوا کہ وہ لوگ اپنے سب کو دے دیں جو ان کے پاس ہیں اور میں ان سب کو دے دوں جو میرے پاس ہیں اور میرے پاس ایک ہزار سے کسی قدر زیادہ تھے اور وہ تمام قیدی جو ان کے قبضے میں تھے دو ہزار سے زیادہ تھے جن میں بیس عورتیں تھیں جن میں دس بچے تھے۔

قیدیوں کا تبادلہ:

انھوں نے میرے جواب میں باہم حلف کرنے کو کہا تو میں نے اس کے ماموں سے حلف چاہا پھر اس نے میخائیل کی طرف سے حلف کیا پھر میں نے کہا اے بادشاہ آپ کی طرف سے آپ کے ماموں نے حلف کیا ہے لہٰذا یہ حلف آپ کے لیے بھی لازم ہوگی اس نے اپنے سر کے اشارے سے کہا کہ ہاں اور میں نے بلاد روم میں داخل ہونے سے نکلنے تک بھی اس کو کوئی بات کہتے نہیں سنا سوائے اس کے کہ ترجمان کہتا تھا اور وہ سنتا تھا پھر سر کے اشارے سے ہاں یا نہیں کہہ دیتا تھا اور کلام نہیں کرتا تھا اور اس کا ماموں اس کے کام کا مدبر تھا میں ان قیدیوں کو جو اس کے پاس تھے اچھے حال میں لے کر نکلا پھر جب ہم لوگ فدیہ کے مقام پر پہنچ گئے تو ہم نے بھی سب اور وہ سب رہا کر دیے اور ان مسلمانوں کی تعداد جو ہمارے قبضے میں آ گئے دو ہزار سے زیادہ تھی اور ان میں ایک تعداد ان کی بھی تھی جو نصرانی بن گئے تھے اور جو ان کے قبضے میں رہ گئے ان کی تعداد ایک ہزار سے کسی قدر زیادہ تھی اور وہ جماعت جو نصرانی بن گئی تھی ان کے متعلق شاہ روم نے یہ کہا کہ میں تم سے نصرانیت کو قبول نہ کروں گا جب تک کہ تم فدیہ کے مقام پر نہ پہنچ جاؤ پھر جو شخص یہ چاہے کہ پھر اسے نصرانیت میں قبول کروں تو وہ مقام فدیہ سے واپس آ جائے ورنہ تاوان دے اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ چلا جائے اور زیادہ تر جو نصرانی ہوئے اہل مغرب تھے اور زیادہ تر جو نصرانی ہوئے قسطنطنیہ میں ہوئے اور وہاں کے دو سنار تھے جو نصرانی ہو گئے تھے اور وہ ان قیدیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے تھے پھر ان مسلمانوں میں سے جن پر شاہ روم غالب آ گیا تھا بلاد روم میں کوئی شخص باقی نہ رہا سوائے ان سات آدمیوں کے جن میں پانچ وہ تھے جو صقلیہ سے لائے گئے تھے جن کو اس شرط پر آزاد کیا گیا کہ وہ صقلیہ کو پہنچا دیے جائیں اور دو قیدی لوگوں کے پاس وعدوں میں سے تھے جن کو میں نے چھوڑ دیا اور کہہ دیا کہ اگر چاہو قتل کر دو کیونکہ ان دونوں نے نصرانیت کی طرف میلان ظاہر کیا تھا۔

متفرق واقعات و امیر حج محمد بن سلیمان:

اسی سال شعبان و رمضان میں اہل بغداد پر اکیس دن تک پانی برسا یہاں تک کہ اینٹوں پر گھاس اگ آئی۔

اسی سال متوکل نے نماز عید الفطر جعفریہ میں پڑھی اور عبد الصمد بن موسیٰ نے عسکر کی جامع مسجد میں نماز پڑھی اور سامرا میں کسی نے نماز نہیں پڑھی۔ اسی سال یہ خبر آئی کہ اطراف بلخ کے ایک دیہات میں جو دہقانوں کی طرف منسوب ہے خون خالص برسا۔

اسی سال محمد بن سلیمان زینبی نے لوگوں کے ساتھ حج کیا۔

اسی سال محمد بن عبداللہ بن طاہر نے حج کیا وہی حوادث موسم کا حاکم تھا۔

اسی سال بھی اہل سامرا نے رویت کی بنا پر دو شنبہ کو عید الاضحیٰ منائی اور اہل مکہ نے سہ شنبہ کو۔

۲۴۷ھ کے واقعات

وصیف کی املاک پر قبضہ کرنے کا ارادہ

پھر جب متوکل نے یہ طے کر لیا کہ وصیف کی جاگیر [illegible] اور جبل [illegible] پر قبضہ کر لے اور اسے [illegible] فتح بن خاقان کو [illegible] اس نے [illegible] حکم دیا [illegible] وصیف [illegible] اور اس کے [illegible] اور متوکل نے یہ ارادہ کیا کہ رمضان کے آخری جمعہ میں لوگوں کو نماز پڑھائے۔

آخری جمعہ کی امامت کا ارادہ

جب رمضان کی [illegible] امیر المؤمنین [illegible] آخری جمعہ رمضان کی نماز پڑھیں گے لوگ اس کے جمع ہونے لگے اور [illegible] کی باہم [illegible] اپنی شکایتیں پیش کریں گے [illegible] جب جمعہ کا دن آیا تو نماز [illegible]

منتصر کو نماز کی امامت کا حکم

جب یہ جمعہ کا دن آیا تو اس نے نماز کے لیے سوار ہونے کا ارادہ کیا تو عبید اللہ بن یحییٰ اور فتح بن خاقان نے کہا کہ اے امیر المؤمنین آپ کے اہل بیت میں سے بہت لوگ جمع ہو گئے ہیں ان میں [illegible] ہیں اور [illegible] امیر المؤمنین [illegible] اور [illegible] شکایت ہے اس لیے اگر امیر المؤمنین کی رائے ہو کہ [illegible] نماز پڑھنے کا حکم دیں اور ہم سب ان کے ساتھ ہوں [illegible] منتصر کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔

معتز کی امامت کی تجویز

جب منتصر [illegible] نماز پڑھانے کے لیے [illegible] عبید اللہ بن یحییٰ نے کہا کہ اے امیر المؤمنین [illegible] امیر المؤمنین [illegible] المعتز باللہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیجیے [illegible] انہیں (ابو عبد اللہ) بھیج دیجئے۔

معتز کے یہاں [illegible] معتز [illegible] نماز پڑھائی اور منتصر اپنی منزل میں [illegible] معتز [illegible]

معتز کی مراجعت

جب معتز اپنے خطبے سے [illegible] عبید اللہ بن یحییٰ اور فتح بن خاقان نے اس کے ہاتھوں اور قدموں [illegible] معتز نماز سے فارغ ہو کر [illegible]

ان کے ساتھ خلافت کی سواری تھی اور سامان عالم ان کے آگے تھا یہاں تک کہ وہ شہر کے پاس پہنچ گیا اور وہ دونوں ان کے ساتھ تھے اور اسی کے ساتھ داؤد بن محمد بن ابی العباس طوسی بھی داخل ہوا۔

داؤد بن محمد کی متوکل کی تعریف:

داؤد نے کہا کہ اے امیر المومنین مجھے اجازت ہو تو میں کچھ عرض کروں اس نے کہا کہو تو کہا واللہ اے امیر المومنین میں نے امین اور مامون کو معتصم کو بھی دیکھا ہے اور واثق باللہ کو بھی دیکھا ہے مگر واللہ میں نے کسی شخص کو منبر پر اس قدر اچھا باوقار باوجاہت اور والی کے اور نہ اس قدر اچھا اظہار فی البدیہہ تقریر کرنے کے اور نہ اس قدر بلند آواز اور نہ اس قدر شیریں زبان اور نہ اس قدر نصیحت کرنے والا اور فصیح بادشاہ سے زیادہ نہیں دیکھا اے امیر المومنین اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کی بقاء کے طفیل میں عزت دے اور اللہ تعالیٰ آپ کو اور ہمیں آپ کی زندگی سے فائدہ مند کرے۔ متوکل نے کہا اللہ تعالیٰ تمہیں خیر سنائے اور ہمیں تمہاری زندگی سے فائدہ مند کرے۔

متوکل کی علالت:

جب ایک شب ہوا اور یہی عید الفطر کا دن تھا تو متوکل کو کچھ سستی یا دل محسوس ہوئی اس نے کہا کہ منتصر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ عبید اللہ بن یحییٰ بن خاقان نے اس سے کہا کہ اے امیر المومنین لوگ جمعہ کے دن بھی امیر المومنین کے دیدار کے منتظر رہے وہ جمع ہوئے اور اکٹھے ہوئے اور پھر امیر المومنین سوار نہ ہوئے اور ہمیں اندیشہ ہے کہ اگر امیر المومنین سوار نہ ہوئے تو لوگ ان کی بیماری کی خبر اڑائیں گے اور ان کے معاملے میں چہ میگوئیاں کریں گے اگر امیر المومنین کی یہ رائے ہے کہ وہ اپنی سواری سے دوستوں کو خوش کریں اور دشمنوں کو مایوس کریں تو ایسا کر دیں۔ اس نے انہیں اپنی سواری کے لیے تیاری اور انتظام کا حکم دیا پھر سوار ہوا اور لوگوں کو نماز پڑھائی اور اپنے مکان میں واپس آ گیا اس دن بھی اور دوسرے دن بھی اسی طرح رہا کہ اپنے مصاحبوں میں سے کسی کو نہیں بلایا۔

متوکل کی کسر نفسی:

بیان کیا گیا ہے کہ عید کے دن کی طرح سوار ہوا کہ قریب چار میل تک اس کے لیے مٹی کو برابر کر دیا گیا تھا اور لوگ اس کے آگے پیدل چل رہے تھے پھر اس نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور اپنے محل کی طرف واپس ہوا پھر ایک مٹھی خاک اٹھا کر اپنے سر پر ڈالی اور کہا کہ میں نے اس گروہ کی کثرت دیکھی اور ان سب کو اپنا زیر دست دیکھا اس لیے میں نے چاہا کہ اللہ عزوجل کے لیے تواضع کروں۔

متوکل کی خواہش:

جب عید کی صبح ہوئی (یعنی دوسرا دن ہوا) تو اس دن بھی اپنے مصاحبوں میں سے کسی کو نہیں بلایا پھر جب تیسرا دن ہوا اور اسی دن ۳ شوال سہ شنبہ تھا تو صبح کو خوش اور ہشاش بشاش اور مسرور تھا تو کہا کہ میں خون کی بیماری محسوس کرتا ہوں ان کے دونوں طبیب طیفوری اور ابن الابرش نے کہا کہ اے امیر المومنین اللہ تعالیٰ آپ کے لیے خیر کرے (علاج) کر لیجئے چنانچہ (علاج) کیا پھر اس نے اونٹ کے بچے کی خواہش کی چنانچہ اس کی تیاری کا حکم دیا اور اس کے سامنے لایا گیا پھر اسے اپنے ہاتھ سے کھا رہا تھا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

معتصم کے قتل کی سازش

[illegible]

[illegible]

مسرور کی اہانت:

ہارون بن محمد بن اسماعیل [illegible] بیان کیا ہے [illegible] جعفر کا [illegible]

مسرور اور [illegible] کی گفتگو:

[illegible] سے منقول ہے کہ مسرور [illegible] امیر المومنین [illegible]

[illegible] نے جواب دیا [illegible] مسرور [illegible] لیا [illegible]

[illegible] امیر المومنین [illegible]

[illegible] مسرور کے ہاتھوں [illegible] چلا گیا۔

[illegible] جعفر [illegible]

[illegible] کی روایت:

[illegible] مسرور [illegible] امیر المومنین [illegible]

اس نے کہا جناب عمر دراز امیر المومنین کے لیے ہے میں اللہ تعالیٰ آپ کی عمر زیادہ کرے جو اللہ کے بندے تھے اس نے انہیں واپس کر دیا انہوں نے اسے قبول کر کے منتصر چلا گیا اور اس نے عمر کا اور مجلس کا دروازہ بند کرنے کا حکم دیا چنانچہ تمام دروازے بند کر دیے گئے اور وصیف کے پاس متوکل کی جانب سے قاصد روانہ کیا جس میں معتز اور موید کے حاضر کرنے کا حکم تھا

مصاحبین متوکل کا مجلس سے اخراج:

عثعث سے مذکور ہے کہ منتصر کے کھڑے ہو جانے اور اس کے ہٹ جانے اور نکل جانے کے بعد متوکل نے دستر خوان لانے کا حکم دیا اور بغا صغیر جو شرابی کے نام سے مشہور تھا پردے کے پاس کھڑا تھا اور اس دن گھر میں (پہرے پر) بغا کبیر کی باری تھی اور اس کا نائب گھر میں پہرہ دے رہا تھا (اس کا بیٹا موسیٰ تھا اور یہ موسیٰ وہی ہے جو متوکل کی خالہ کا بیٹا تھا) اور بغا کبیر اس دن سمیساط میں تھا بغا صغیر مجلس میں آیا اور مصاحبوں کو اپنے حجروں میں داخل ہونے کا حکم دیا تو فتح نے کہا یہ وقت ان کے واپس جانے کا نہیں ہے حالانکہ امیر المومنین نہیں اٹھے بغا نے اس سے کہا کہ امیر المومنین نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ جب سات بج جائیں تو میں مجلس میں کسی کو نہ چھوڑوں متوکل نے چودہ رطل شراب پی تھی فتح کو ان کا اٹھنا ناگوار ہوا تو بغا نے اس سے کہا کہ امیر المومنین کی حرمت پردے کے پیچھے ہیں اور وہ خود نشے میں ہیں اس لیے کھڑے ہو جاؤ اور نکلو سب نکل آئے بجز فتح اور عثعث اور ان میں کے چار خادموں شفیع اور فرج صغیر اور مونس اور ابو عیسیٰ مارد محرزی کے سوا کوئی نہیں رہا باورچی نے متوکل کے سامنے دستر خوان بچھا دیا پھر وہ کھانے لگا اور لقمے لینے لگا اور مارد سے کہنے لگا کہ میرے ساتھ کھاؤ یہاں تک کہ اس نے اپنا کچھ کھانا نشے کی حالت میں کھایا پھر شراب بھی پی عثعث نے بیان کیا کہ ابو احمد بن متوکل بھی جو موید کا اخیافی تھا اس مجلس میں ان لوگوں کے ساتھ تھا متوکل بیت الخلا جانے کو کھڑا ہو گیا۔

ابو احمد کا احتجاج:

بغا شرابی نے سوائے دریا کے دروازے کے سب دروازے بند کر دیے تھے اور اسی دروازے سے وہ جماعت گھسی تھی جو اس کے قتل کرنے کو مقرر کی گئی تھی ان لوگوں کو ابو احمد نے دیکھا تو ان پر چلایا کہ یہ کیا ہے اے کمینو! دیکھا تو ننگی تلواریں ان کے ساتھ تھیں جس جماعت نے قتل کا ذمہ لیا تھا اس میں سے بغلون ترکی اور باغر اور موسیٰ بن بغا اور ہارون بن صوارتکین اور بغا شرابی پہلے آگے تھے جب متوکل نے ابو احمد کی آواز سنی سر اٹھا کر اس جماعت کو دیکھا تو کہا اے بغا یہ کیا ہے اس نے کہا یہ وہی لوگ ہیں جو میرے سردار امیر المومنین کے دروازے پر رات گزارتے ہیں متوکل کی جانب متوجہ ہونے کے وقت وہ جماعت اپنے پیچھے ہٹ گئی اور واجن اور اس کے ساتھی اور وصیف کے لڑکے ان کے ساتھ اب تک نہیں آئے تھے۔

متوکل کا قتل:

عثعث نے کہا کہ میں نے بغا کو ان سے یہ کہتے سنا کہ اے کمینو تم لوگ لامحالہ قتل کیے جاؤ گے تو عزت کی موت مرو پھر وہ جماعت مجلس کی طرف واپس آ گئی بغلون نے اس پر (حملہ کرنے میں) سبقت کی اس نے اس کے شانے اور کان پر ایک ضرب ماری چنانچہ اسے کاٹ دیا پھر متوکل نے کہا ذرا ٹھہر خدا تیرے ہاتھ کاٹے پھر کھڑا ہو گیا اور اس پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا اور ہاتھ سے اس کا مقابلہ کرنا چاہا تو بغلون نے ہاتھ کو جدا کر دیا اور باغر بھی اس کا شریک ہو گیا۔ فتح نے کہا تمہاری خرابی ہو امیر المومنین کو مارتے ہو تو بغا نے کہا اے کمینے تو خاموش نہیں رہتا پھر فتح نے خود اپنے کو متوکل پر ڈال دیا تو ہارون نے اس کے اپنی تلوار بھونک دی تو وہ موت

بہت چلانے لگا اور ہارون اور موسیٰ بن بغا نے بھی ان پر تلواروں سے حملہ جاری رکھا ان دونوں نے اسے قتل کر دیا اور ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور وصیف کے مرکز میں پہنچ گئے۔ متوکل کے ساتھ ایک بیٹھا خادم تھا جو پردے کے پیچھے چھپ کر بچ گیا اور ترک بھاگ گئے اور ان لوگوں نے جس وقت وہ وصیف کے پاس آئے تھے یہ کہا تھا کہ ہم اپنے ساتھ والے کو قتل کر دیں گے کیونکہ ہمیں اندیشہ ہے کہ اگر ہم اس امر پر پورے نہ ہوئے تو ہم قتل کر دیے جائیں گے۔ وصیف نے کہا کہ تم سب کے لیے کوئی اندیشہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اچھا اپنے بعض لڑکوں ہی کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے۔ انہوں نے ان کے ساتھ اپنے لڑکوں میں سے پانچ کو بھیج دیا اور احمد اور عبداللہ اور نصر اور عبیداللہ کو بھیج دیا یہاں تک کہ وہ لوگ اپنی مراد کو پہنچ گئے۔

فتح بن خاقان کا قتل:

زرقان سے روایت ہے وہ بیان کرتا ہے کہ زرافہ کا غلام تھا کہ منتصر جب زرافہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے کمرے سے باہر لے گیا اور یہ صحبت ختم ہو گئی تو وصیف نے انہیں دیکھ کر متوکل سے کہا کہ ہم شہر والوں سے اور ساتھیوں اور پہرے والوں سے قریب ہو گئے اور تلواروں کا ذکر کیا تو متوکل نے ان سے کہا کہ مجھے خرابی ہوتی دکھائی دیتی ہے اس کا کیا نام تھا کہ وہ اس پر ٹوٹ پڑے۔ فتح ان کے روبرو کھڑا ہو گیا سے تم پیچھے ہٹو۔ بغا ترکی بڑھا اور تلوار سے اس کا پیٹ چاک کر ڈالا۔ پھر ترک متوکل کی طرف بڑھے اور وصیف دروازے کی طرف بھاگ گیا اور اپنے حجرے میں تھا۔ جب اس نے تلوار کی آواز سنی تو فوراً اپنے بچاؤ کو بڑھا۔ بغلون نے اس پر حملہ کیا اور فرش پر مار دیا آیا اور سب کو چھوڑ دیا۔ جماعت منتصر کی طرف روانہ ہوئی پھر اس کی خلافت کو تسلیم کر کے خروج کی کہ امیر المومنین مر گئے۔

زرافہ کی خلیفہ منتصر کی بیعت:

تلوار سے ڈر کر لوگ زرافہ کے سر پر کھڑے ہو گئے اور اس سے کہا کہ بیعت کر لو۔ اس نے (منتصر سے) بیعت کر لی۔ منتصر نے وصیف کو خبر بھیجی کہ وصیف نے میرے باپ کو قتل کر دیا تھا میں نے اسے اس کے بدلے قتل کر دیا۔ تم بھی اپنے معزز اصحاب کے ساتھ حاضر ہو۔ وصیف اور اس کے اصحاب آئے اور انہوں نے بھی بیعت کی۔ عبیداللہ بن یحییٰ اپنے حجرے میں تھا تو قوم کے حالات سے بے خبر تھا کیونکہ وہ احکام نافذ کرنے میں مشغول تھا۔

ترکوں کا منصوبہ:

ذکر کیا گیا ہے کہ ترکی عورتوں میں سے ایک عورت نے ایک رقعہ پیش کیا جس میں اس قوم کے ارادے کی خبر دی گئی تھی اور عبیداللہ کو دیا۔ پھر اس نے اس معاملے میں فتح سے مشورہ لیا اور یہ رقعہ ابو نوح عیسیٰ بن ابراہیم کاتب فتح بن خاقان کو دیا۔ پھر اس نے فتح کو اس کی خبر دی۔ ان سب کی رائے متوکل سے پوشیدہ رکھنے پر متفق ہو گئی اس لیے کہ انہوں نے اس کو خوش دیکھا تو انہیں ناگوار ہوا کہ اسے اس بارے میں غمگین کریں اور انہیں تو اس معاملے میں معلوم ہوا اور انہیں یہ اندازہ تھا کہ کوئی شخص ان پر جرأت نہ کر سکے گا ورنہ یہ ہوتا۔

عبیداللہ کا فرار:

بیان کیا گیا ہے کہ اس رات ابو نوح بھاگنے سے بچ گیا۔ عبیداللہ اپنے کام میں بیٹھا رہا۔ جعفر بن حامد اس کے سامنے تھا کہ یکایک اس کا ایک خادم اس کے پاس آیا اور کہا اے میرے سردار آپ کیوں بیٹھے ہیں؟ اس نے کہا کیوں؟ پوچھا کہ سارا گھر تلوار سے بھر گیا ہے۔ جعفر کو نکلنے کا حکم دیا وہ نکلا اور لوٹا اس نے خبر دی کہ امیر المومنین اور فتح قتل کر دیے گئے۔ اس نے خدام اور لوگوں

کے ساتھ نکالا اور اسے خبر دی گئی کہ تمام دروازے بند ہیں تو اس نے دریا کی طرف کا دروازہ اختیار کیا اور آ کر اس دروازے کے دروازے کو بھی بند پایا پھر اس نے دو دروازے توڑنے کا حکم دیا جو دریا کے متصل تھے چنانچہ دروازے توڑ ڈالے گئے یہاں تک کہ وہ کشتی کی طرف آیا اور ایک کشتی تک پہنچ گیا پھر وہ اس میں بیٹھ گیا اور معتز کا ایک غلام اس کے ساتھ تھا پھر معتز کے مکان پر گیا اور اسے دریافت کیا تو اسے نہ پایا تو کہا انا للہ و انا الیہ راجعون اس نے مجھے بھی مار ڈالا اور اپنے آپ کو بھی مارا اس پر افسوس کیا۔

عبید اللہ کا حملہ کرنے سے انکار

عبید اللہ کے پاس جس رات کو متوکل قتل کیا گیا اس وقت اس کے ساتھی جمع ہو گئے جو عمدہ اسلحہ سے لیس عرب اور عجمی اور ارمنی اور زواقلہ اور بدوی اور ابناء وغیرہ میں سے تھے بعض نے کہا ہے کہ وہ تقریباً بیس ہزار سوار تھے کم تعداد بیان کرنے والوں نے کہا ہے کہ اس کے ساتھ تیرہ ہزار آدمی تھے بعضوں نے کہا ہے کہ اس کے ساتھ ہزار سوار تھے کم تعداد بیان کرنے والوں نے کہا ہے کہ پانچ اور دس ہزار کے درمیان تھے ان لوگوں نے اس سے کہا کہ اسی دن کے لیے آپ ہمارے ساتھ سلوک کرتے تھے لہذا آپ ہمیں حکم دیجئے اور ہمیں اجازت دیجئے تو ہم اس جماعت پر ایک دم سے حملہ کر دیں اس نے ان سے انکار کیا اور کہا کہ اس میں کوئی حیلہ نہیں کیونکہ وہ شخص یعنی معتز ان کے قبضے میں ہے۔

علی بن یحییٰ منجم

علی بن یحییٰ منجم سے مذکور ہے کہ اس نے بیان کیا کہ میں متوکل کے قتل سے چند روز قبل اس کے سامنے ملاحم یعنی جنگ کی پیشین گوئی کی کتاب پڑھا کرتا تھا تو اس کتاب میں میں نے ایک مقام پایا جس میں یہ تھا کہ دسواں خلیفہ اپنی مجلس میں قتل کیا جائے گا تو میں نے پڑھنا بند کر دیا اور اس مطلب کو منقطع کر دیا تو اس نے مجھ سے کہا کہ کیوں ٹھہر گیا تو میں نے کہا کچھ بات ہے خلیفہ نے کہا خدا کی قسم تجھے ضرور پڑھنا ہوگا تو میں پڑھنے لگا اور خلفاء کے ذکر سے ہٹ گیا پھر متوکل نے کہا کاش مجھے علم ہو جاتا کہ وہ کون ہے وہ بدبخت جو قتل کیا جائے گا۔

متوکل کی ابن حمزہ اور فتح سے بیزاری۔

سلمہ بن سعید نصرانی سے مذکور ہے کہ متوکل نے اپنے قتل سے چند روز قبل ابن حمزہ اور فتح کو دیکھا تو اسے ناگوار گزرا اور ان کے نکال دینے کا حکم دیا کہا گیا ہے کہ اے امیر المومنین کیا آپ ان کی خدمت کو پسند نہیں کیا کرتے تھے کہا ہاں لیکن چند راتوں سے میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا کہ میں اس پر سوار ہوں اور وہ میری طرف دیکھ رہا ہے اور اس کا سر خچر کے سر کے مثل ہو گیا ہے پھر اس نے کہا کہ کب تک کب تک اب تیری عمر میں صرف چند دن باقی رہ گئے ہیں یہ تعداد ان کے ایام خلافت کے شمار کے مطابق تھا۔

ابن ابی ربعی اور محمد بن سعید کے خواب۔

ابن ابی ربعی سے مذکور ہے کہ اس نے کہا کہ میں نے اپنے خواب میں دیکھا کہ گویا کہ ایک شخص باب الحیر سے ایک گدھے پر سوار نکل رہا ہے اس کا منہ صحرا کی طرف ہے اور پیٹھ (گدی) شہر کی طرف ہے اور وہ اشعار پڑھتا ہے۔

مذکور ہے کہ حبشی ابن ابی یحییٰ کی وفات متوکل کے قتل سے دو سال قبل ہوئی۔

محمد بن سعید سے مذکور ہے کہ اس نے کہا کہ ابو الحارث ... نے کہا کہ میں نے خواب میں ایک ... سے ... کہ وہ میرے پاس آیا ہے اور اچھا پاتا ہے۔

مدت حکومت:

ماہ شوال شب چہار شنبہ کو نصف شب سے ایک گھنٹہ بعد قتل کیا گیا۔ ایک قول یہ ہے کہ شب پنج شنبہ قتل کیا گیا۔ اس کی خلافت چودہ سال دس مہینے تین دن رہی اور جب وہ قتل ہوا تو جیسا کہ کہا گیا ہے وہ چالیس برس کا تھا اور شوال ۲۰۶ھ میں فم الصلح میں پیدا ہوا تھا اور اس کا رنگ گندمی تھا۔ آنکھیں خوبصورت تھیں، رخسار ہلکے تھے، دبلا تھا اور چہرے پر بال کم تھا۔

مروان ابن ابی الجنوب کا قصیدہ:

مروان ابن ابی الجنوب ابن ابی حفصہ سے مذکور ہے کہ اس نے بیان کیا کہ میں نے امیر المومنین کی شان میں شعر کہے اور اس میں رافضیوں کا تذکرہ کیا تو اس نے مجھے بحرین و یمامہ کا حاکم بنا دیا اور مجھے دربار عام میں چار خلعت دیے اور منتصر نے بھی خلعت دیا اور میرے لیے تین ہزار دینار کا حکم دیا جو میرے سر پر نچھاور کر دیے گئے اور اپنے بیٹے منتصر اور سعد ایتاخی کو حکم دیا کہ وہ انہیں میرے لیے سمیٹ دیں اور میں نے انہیں چھوا بھی نہیں۔ ان دونوں نے انہیں جمع کر لیا پھر میں وہ سب لے گیا۔

ایک اور شعر پڑھا جس میں نے کسی مضمون میں کہا تھا میرے سر پر دس ہزار درہم نچھاور کیے۔

اور مروان ابن ابی الجنوب سے مذکور ہے کہ اس نے کہا کہ جب متوکل خلیفہ بنایا گیا تو میں نے ابن ابی دواد کو ایک قصیدہ بھیجا جس میں میں نے ابن ابی دواد کی مدح کی تھی اور اس کے آخر میں دو شعر تھے جس میں میں نے ابن الزیات کا حال بیان کیا تھا اور وہ یہ تھے:

> ”مجھ سے بیان کیا گیا کہ ابن زیات کو موت آ گئی تو میں نے کہا اللہ تعالیٰ میرے پاس فتح و نصرت لایا۔ زیات نے اپنی دنائت سے ایک کنواں کھودا تھا۔ پھر خیانت و بدعہدی کی وجہ سے خدا نے اسی میں ڈال دیا“۔

مروان بن ابی الجنوب کی طلبی:

جب وہ قصیدہ ابن ابی دواد کے پاس پہنچا تو اس نے متوکل سے اس کا ذکر کیا اور اسے وہ دونوں شعر سنا دیے۔ اس نے اسے حاضر کرنے کا حکم دیا تو اس نے کہا کہ وہ یمامہ میں ہے واثق نے اسے امیر المومنین سے تعلق ہونے کی وجہ سے شہر بدر کر دیا تھا۔ کہا اسے سواری پر بلا لیجیے تو اس نے کہا اس پر قرض ہے۔ پوچھا کتنا ہے؟ کہا چھ ہزار دینار۔ کہا ادا کر دو۔ پس چھ ہزار دینار ادا کر دیے گئے اور اسے سامرا بلا لیا گیا۔ وہ سامرا پہنچا اور ایک قصیدے میں متوکل کی مدح کی اس میں کہتا ہے

> ”شباب رخصت ہو گیا اسے کاش نہ رخصت ہوتا اور بڑھاپا آ گیا اور کاش کہ وہ نہ آتا“۔

پھر جب قصیدے کے ان دو شعروں پر پہنچا

> ”جعفر کی خلافت ایسی ہی ہے جیسے نبوت ہے۔ جو بے طلب اور بے حق جتائے آ گئی۔ خدا نے اسے اسی طرح خلافت عطا کی۔
>
> جس طرح اپنے نبی مرسل ﷺ کو نبوت عطا کی ان کے لیے پچاس ہزار درہم کا حکم دیا“۔

مروان ابن ابی الجنوب پر نوازشات:

ابو یحییٰ بن مروان بن محمد السلمی الشکلی سے مذکور ہے کہ اس نے کہا کہ مجھے ابوالسمط مروان ابن ابی الجنوب نے خبر دی ہے کہ اس نے کہا جب میں امیر المومنین متوکل علی اللہ کے پاس گیا تو میں نے ان کی مدح کی اور یہ اشعار انہیں سنائے

"اللہ تعالیٰ نجد کو سیراب کرے اور سلام ہے نجد پر۔ اور نجد کیا ہی اچھا ہے اگرچہ وہ دوری بعد کے بھی۔ میں نے نجد کی طرف دیکھا حالانکہ بغداد درمیان میں ہے۔ اے کاش میں نجد کو دیکھتا اور کیسی قدر ہو نجد، نجد میں ایسی قوم ہے جنہیں میری زیارت محبوب ہے۔ اور میرے نزدیک بھی ان کی زیارت سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں ہے"۔

اس نے کہا کہ جب میں نے پورا قصیدہ سنا دیا تو میرے لیے ایک لاکھ بیس ہزار درہم اور پچاس اور تین سواریوں یعنی ایک گھوڑے ایک خچر ایک گدھے کا حکم دیا میں اس وقت تک نہ گیا جب تک میں نے اس کے شکریے میں یہ اشعار نہ کہہ لیے

"پروردگار عالم نے لوگوں کے لیے جعفر کا خود انتخاب کیا اور اسے اپنے حق انتخاب سے بندوں کے مال کا مالک بنا دیا"۔

اس نے کہا کہ جب میں اس شعر پر پہنچا:

"بس اپنے ہاتھوں کی بخشش کو مجھ سے روک دیجئے اور زیادہ نہ دیجئے کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ میں سرکش اور متکبر نہ ہو جاؤں"۔

فرمایا نہیں خدا کی قسم میں نہ روکوں گا تاوقتیکہ میری سخاوت نہ چھپا لے اور تو جانے نہ پائے گا تاوقتیکہ اپنی حاجت نہ مانگ لے میں نے کہا اے امیر المومنین یمامہ میں جس جاگیر کو بطور جاگیر آپ نے مجھے دینے کا حکم دیا ہے ابن مدبر نے بیان کیا ہے کہ وہ معتصم کی جانب سے اولاد پر وقف ہے اور اس کا بطور جاگیر دینا جائز نہیں اس نے کہا کہ وہ زمین تجھے سو سال کے لیے ایک درہم لگان پر دیتا ہوں۔ میں نے کہا کہ امیر المومنین یہ اچھا نہیں ہے کہ ایک درہم دربار میں ادا کیا جائے ابن مدبر نے کہا کہ ہزار درہم کے عوض میں نے کہا ہاں اس نے اسے میرے لیے اور میرے وارثوں کے لیے نافذ کر دیا پھر کہا کہ یہ حاجت نہیں ہے یہ تو قبالہ (معاملہ) ہے میں نے کہا کہ میری وہ جائداد جو واثق نے بطور جاگیر مجھے دی تھی ابن الزیات نے مجھے ہٹا دیا اور میرے اور اس جائداد کے درمیان حائل ہو گیا لہٰذا آپ اسے بھی میرے لیے نافذ فرما دیجئے سو درہم سالانہ پر اس کے نافذ کرنے کا بھی حکم دے دیا۔

ابی حشیشہ کی روایت۔

ابی حشیشہ سے مذکور ہے کہ وہ کہا کرتا تھا کہ مامون کہا کرتا تھا کہ جو خلیفہ میرے بعد ہو گا اس کے نام میں عین ہو گا تو گمان ہوتا تھا کہ اس کا بیٹا عباس ہو گا مگر معتصم ہوا اور کہا کرتا تھا اور اس کے بعد ہاء ہو گی گمان ہوتا تھا کہ ہارون ہو گا مگر واثق باللہ ہوا اور کہا کرتا تھا اور اس کے بعد زرد پنڈلیوں والا گمان ہوتا تھا کہ وہ ابو احمد بن عباس ہو گا مگر متوکل اس طرح کا تھا میں نے اسے دیکھا کہ جب وہ تخت پر بیٹھ کر اپنی دونوں پنڈلیاں کھولتا تھا تو وہ دونوں ایسی زرد تھیں کہ گویا زعفران میں رنگی گئی ہیں۔

یحییٰ بن اکثم کا بیان:

یحییٰ بن اکثم سے مذکور ہے کہ اس نے کہا کہ میں متوکل کے پاس حاضر ہوا تو میرے اور اس کے درمیان مامون کا اور اس کے ان خطوط کا جو حسن بن سہل کے نام تھے تذکرہ جاری ہو گیا میں نے اس کی فضیلت اور تعریف اور اس کی نیکیوں اور علم اور معرفت اور خودداری کے متعلق بہت کچھ کہا جو بعض حاضرین کے موافق نہ تھا۔

متوکل نے کہا: وہ (مامون) قرآن کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا۔

میں نے کہا: وہ کہتا تھا کہ قرآن کے ساتھ اور کسی علم کی ضرورت نہیں (یعنی قرآن کافی ہے) اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کے ساتھ کسی دوسرے عمل کی طرف جانے کی ضرورت ہے تاکہ آپ کے بیان کر دینے اور سمجھا دینے کے بعد (آپ) چلے گئے ہیں یہ حجت ہے دلیل اور حق ہونے کے بعد حجت ظاہر ہو جانے کے علاوہ کے بعد کیں۔

متوکل نے کہا کہ میری مراد وہ نہیں جس کی طرف تو گیا۔

یحییٰ نے جواب دیا کہ اس سے مقصود محسن کی خوبیوں کا بیان کرنا فرض ہے۔

پوچھا: وہ دوران گفتگو میں کیا کہا کرتا تھا؟ "قسم بخدا مرحوم ان کے متعلق جو کہا کرتے تھے وہ میں بھول گیا ہوں۔"

یحییٰ نے کہا: وہ یہ کہا کرتا تھا کہ اے اللہ میں ان نعمتوں پر تیری حمد کرتا ہوں جن کا شمار تیرے سوا کوئی نہیں کر سکتا اور میں ان گناہوں کی تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں جن کا احاطہ سوائے تیرے عفو کے کوئی نہیں کر سکتا۔

متوکل نے کہا: اس وقت وہ کیا کہتا تھا جب اسے کچھ اچھا معلوم ہوتا تھا یا اسے کوئی خوش خبری ملتی تھی؟ "قسم بخدا اللہ نے بھی ان پر احسان کیا کہ وہ نہیں دیتا [illegible] اپنے لیے لکھ دے۔ انہوں نے لکھ دیا تھا اور وہ مجھے معلوم ہو گیا تھا مگر میں اسے بھول گیا۔"

یحییٰ نے کہا: وہ یہ کہتا تھا کہ اللہ کی نعمتوں کا ذکر کرنا اور اس کی اشاعت کرنا اور اس کے انعامات کو شمار کرنا اور انہیں بیان کرنا ہر نعمت پر بندہ کی طرف سے فرض ہے اور منعم کے حکم کی فرماں برداری ہے اور ان نعمتوں پر اس کا شکر ہے۔ پس اللہ ہی کے لیے تمام تعریفیں ہیں جن کا وہ اہل اور مستحق ہے جو ان نعمتوں کی پوری پوری کرنے [illegible] اور اس کے اس شکر تک پہنچے جو ہم پر مرحمت ہے اور اس قدر تعریفیں ہیں جنہیں نہ ہماری تعداد شمار کر سکے اور نہ ہماری عادت کر سکے۔ اس کے احسانات پے در پے ہیں اور اس کا فضل مسلسل ہے اور اس کی بخشش بخشنے ہے تعریف اس قدر کی ہے جو جیسی ہونا ہے۔ جو نعمتیں اسی کی جانب سے ہیں اور اسی کا شکر ہے اس پر۔

متوکل نے کہا کہ تو نے سچ کہا یہ بہت ہی کلام ہے اور یہ سب تعریف کا [illegible] علم و حکمت ہیں۔ مجلس ختم ہو گئی۔

یوم النحر کے متعلق فرمان:

اسی سال صفر میں محمد بن عبداللہ بن طاہر کے سے پہلے رمضان کی اور یوم النحر میں اختلاف کی وجہ سے جو بے چینی پیدا ہوئی اس کی شکایت کی۔

متوکل نے ان الفاظ میں باب خلافت سے حکم بھیجا کہ حج کے دنوں کے بارے میں روایت ہلال ذی الحجہ کے متعلق فرمان تمام افسروں کے نام جاری کیا اور یہ حکم دیا کہ [illegible] جو [illegible] کے متعلق آئے [illegible] جاتا ہے حکم دیا کہ مشہور [illegible] اور تمام مقامات میں [illegible] کے شمع روشن کی جائے۔

[illegible] ربیع الآخر [illegible] میں والدہ متوکل کی وفات ہوئی اور منتصر نے نماز جنازہ پڑھائی جامع مسجد کے قریب دفن کی گئی۔

* * *

باب ۲

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور سب لوگ جمع ہو گئے اور انھوں نے معتز سے بیعت کر لی ان لوگوں نے مجھے ابو احمد بن متوکل کے پاس بھیجا تاکہ وہ بھی بیعت میں شریک ہوں [illegible] سے [illegible] معتز کے پاس پہنچے اس نے کہا [illegible] ہو گیا تھا ہے ۔

معتز اور سعید کی روانگی:

میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد [illegible] سے [illegible] پہلے لوگوں میں شامل ہو جائیں انھوں نے بیعت کر لی کہ آپ [illegible] اپنے بھائی کا [illegible] ان سے [illegible] کے لیے [illegible] تو معتز [illegible] سے قریب [illegible] [illegible] نے [illegible] ان کے [illegible] سے [illegible] [illegible] میں [illegible] نے [illegible] کے [illegible] ہے [illegible] اپنے بھائی [illegible] [illegible] ان کے متعلق [illegible] بھائی نے کہا [illegible] سے بیعت لے [illegible] بیعت کر لی [illegible] وقت [illegible] لیا۔

خلیفہ [illegible] کی معتز کی بیعت:

اتفاقاً ایک سوار [illegible] سے [illegible] تھا اور [illegible] کے پاس چلا گیا تھا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سعید صغیر [illegible] معتز [illegible] [illegible] معتز کے پاس پہنچ گئے جب معتز نے [illegible] اپنے قریب [illegible] بیعت لی اس کے بعد [illegible] سعید [illegible] معتز [illegible] کے قتل کرنے کا حکم دیا اور لوگوں میں [illegible] ہو گیا سعید صغیر نے کہا [illegible] سے خلافت معتز [illegible] [illegible] [illegible] میں [illegible] کہ اس نے مجھے [illegible]

بیعت نامہ خلافت:

معتز کے لیے جو بیعت لی گئی اس کا مضمون یہ تھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم تم لوگ عبداللہ المعتز باللہ امیر المومنین سے دل سے [illegible] اور رضامندی اور رغبت اور اپنے دل کی [illegible] کے [illegible] اور [illegible] نیتوں کے ساتھ بیعت کرتے ہو [illegible] تم مجبور کیے گئے ہو [illegible] کے [illegible] اس بیعت اور [illegible] کے [illegible] اللہ کی اطاعت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] امام المعتز باللہ [illegible] اس کی اطاعت [illegible] اس کے حق [illegible] اور بیعت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] المعتز باللہ امیر المومنین [illegible] کی اطاعت [illegible] بیعت [illegible] کے [illegible] سے [illegible]

ظاہر کرے گا اور تمہارے قلب کو تمہاری زبانوں کی طرح [illegible] رکھے گا جواب پاؤ گے امیر المومنین تمہارے لیے پسند کرے گا جو آپ نے اپنے لیے اور اپنی اولادوں میں اس بیعت کی تجدید کر کے کیا ہے [illegible] امیر المومنین اپنی [illegible] قلب [illegible] اور [illegible] کی بیعت کرتے ہیں [illegible] اس کے [illegible] کرتے [illegible] اس معاملے میں [illegible] اور خلافت [illegible] بیعت [illegible] کرے [illegible] اپنی بیعت سے [illegible] کرے گا [illegible] ظاہر کے خلاف [illegible] اور اپنی زبان اور اپنی [illegible] اللہ تعالیٰ کو تمہارے معاملات کی [illegible] سے [illegible] ہے۔

یہ نعمت تمہارے [illegible] تک پہنچی ہے کہ تم خلافت [illegible] کے [illegible] تمہاری طرف سے کوئی دغا و فریب و حیلہ و بہانہ کی شکایت نہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس حالت میں لوگوں کے [illegible] کرنے والے [illegible] اور جو تم پر واجب ہے ادا کرنے والے اور عہد توڑنے والے کیونکر [illegible] امیر المومنین سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے پھر جس نے عہد شکنی کی اس [illegible] اور جس نے اس عہد کو پورا کیا جو اس نے اللہ سے کیا ہے تو عنقریب اللہ اسے اجر عظیم عطا کرے گا۔

تم پر لازم ہے [illegible] اس بیعت سے تمہاری [illegible] جس پر تم نے اپنی [illegible] ہیں اور تم پر لازم ہے [illegible] ولی عہد [illegible] اور جو [illegible] تم پر [illegible] کے عہد کو پورا کرنا لازم ہے کیونکہ اس کے عہد کے متعلق باز پرس کی جائے گی تم پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی [illegible] پوری کرنا بھی ضروری ہے [illegible] عہد لیا گیا اور رسول [illegible] کے [illegible] ان سب سے زیادہ [illegible] اس بات میں عہد لیا گیا ہے [illegible] اطاعت کرو [illegible] کوئی اختلاف [illegible] اور [illegible] اطاعت اپنی طاقت [illegible] ہیں [illegible] عہد پورا کرنے والے اور وفادار [illegible] وفاداری [illegible] ہے [illegible] کرنے [illegible] بات سے [illegible]

تم صرف زبان سے نہیں بلکہ جان اور دل سے [illegible] اطاعت کے حق [illegible] تم نے اپنے [illegible] تم سے اس بیعت [illegible] امیر المومنین سے بیعت کی اور [illegible] ولی عہد [illegible] امیر المومنین [illegible] اپنی طرف سے [illegible] امیر المومنین [illegible] اللہ [illegible] کی طرف [illegible] اور [illegible] ہیں۔

جو شخص تم میں سے اس کی بیعت [illegible] اس کی بیعت [illegible] (خواہ) مال ہو یا [illegible] غلام [illegible] سب اللہ [illegible] صدقہ ہیں [illegible] اپنے مال [illegible] حج [illegible] اللہ کی راہ میں [illegible] اللہ کے لیے [illegible] کرنے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کی مصنف کو ہدایات

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اپنی جان و مال سے جہاد کرو اگر تم جانتے ہو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے" کوئی ایسی حالت نہیں جس میں اللہ پر یقین رکھنے والا اللہ کی راہ میں تکلیف کو برداشت نہیں کرتا۔ وہ نہ پیاسا ہوتا ہے اور وہ کچھ خرچ نہیں کرتا اور نہ وہ دشمن سے قتال نہیں کرتا اور کسی شہر کا سفر قطع نہیں کرتا اور نہ کسی زمین پر نہیں گزرتا مگر اس کے لیے ان سب کا ذکر ہے۔ ایک مرتبہ ہے جو مقرر ہوا ہے اور ایک ثواب ہے جو بہت ہے اور ایک اجر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ یہ اس لیے ہے کہ بے شک انہیں نہیں پہنچتی ہے پیاس اور نہ تکلیف اور نہ بھوک اللہ کی راہ میں اور وہ کسی زمین پر اس طرح نہیں گزرتے جس سے کفار کو غصہ آتا ہے اور انہیں دشمن سے کوئی تکلیف نہیں پہنچتی ہے مگر یہ کہ اس کے عوض ان کے واسطے عمل صالح لکھا جاتا ہے بے شک اللہ محسنین کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔ اور وہ لوگ کوئی خرچ نہیں کرتے ہیں چھوٹا اور نہ بڑا اور نہ کوئی میدان وادی قطع کرتے ہیں مگر ان کے لیے لکھ لیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ان کے سب سے اچھے اعمال کی جزا دے۔

اس کے بعد اللہ عزوجل نے اپنے نزدیک مجاہدین کی غیر مجاہدین پر زیادت مرتبہ کی اور جو کچھ ان کے لیے جزا و ثواب کا وعدہ ہے اس کی اور جو کچھ ان کے لیے یہاں تقرب ہے اس کی تعریف فرمائی ہے۔ ارشاد ہے: برابر نہیں ہیں مومنین میں سے بغیر کسی ضرر کے بیٹھ رہنے والے اور اللہ کی راہ میں اپنی جان و مال سے جہاد کرنے والے۔ اللہ نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر درجے کی بزرگی دی ہے اور اللہ نے سب سے نیکی کا وعدہ کیا ہے اور اللہ نے مجاہدین کو غیر مجاہدین پر اجر عظیم کے ساتھ فضیلت دی ہے۔ جہاد کے عوض میں اللہ تعالیٰ نے مومنین کی جان و مال خرید لیے ہیں اور اپنی جنت کو ان کے لیے قیمت بنایا ہے اور اپنی خوشنودی کو ان کے لیے بدلا اس کے خرچ کرنے پر اس کی جانب سے ایسا سچا وعدہ ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ یہ وہ ایسا مضبوط حکم ہے جس میں کوئی تبدیلی نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بے شک اللہ نے مومنوں سے ان کے جان و مال کو اس قیمت کے عوض خرید لیا ہے کہ ان کے لیے جنت ہے۔ اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہیں جس میں قتل کرتے ہیں اور قتل کیے جاتے ہیں۔ یہ وعدہ اس پر واجب ہے جو توریت اور انجیل اور قرآن میں ہے اور اللہ سے زیادہ اپنا وعدہ پورا کرنے والا کون ہے؟ لہٰذا تم اپنی اس تجارت سے خوش ہو جاؤ جو تم نے اللہ سے کی ہے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ان مجاہدین کے لیے اپنی نصرت کا اور اپنی رحمت بھیجنے کا حکم فرمایا ہے اور شہدائے مجاہدین کے لیے ان کی حیات دائمی اور تقرب الی اللہ کا اور اپنے ثواب میں سے حصہ کثیر کی شہادت دی ہے۔ فرمایا ہے: تم ان لوگوں کو جو اللہ کے راستے میں قتل کر دیے گئے مردہ نہ سمجھو وہ زندہ ہیں اپنے پروردگار کے یہاں رزق پاتے ہیں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ہے اس سے خوش ہیں اور ان لوگوں کو جو ان کے پیچھے ہیں۔ جو ابھی ان سے نہیں ملے ہیں یہ خوشخبری دیتے ہیں کہ ان لوگوں پر (آئندہ کا) کوئی خوف ہے اور نہ انہیں (گزشتہ کا) غم ہے۔

اعمال مومنین میں سے کوئی شے ایسی نہیں ہے جس کے ذریعے سے مومنین اللہ عزوجل کی بارگاہ میں تقرب حاصل کریں اور اس کے ذریعے سے اپنے گناہ معاف کرائے ہیں اور عذاب الٰہی سے آزاد کرانے کی کوشش کریں اور اس کے ذریعے سے اپنے پروردگار کی جانب سے ثواب کے مستحق ہوں مگر جہاد اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ مرتبہ رکھتا ہے اور اس کے نزدیک بہت بلند رتبہ رکھتا ہے اور دنیا و آخرت میں کامیابی کے زیادہ قریب ہے کیونکہ اہل جہاد نے اللہ کے لیے اپنی جانیں کھپا دیں کہ اللہ تعالیٰ کا دین بالا رہے اور انہوں نے اپنی جانوں کو بچایا اور اپنے دین اور مسلمانوں کی عورتوں اور ان کی آبرو کی حفاظت کی اور اپنے جہاد کے ذریعے سے دشمن کو مغلوب کیا۔

امیر المومنین نے اس بات کا ارادہ کیا ہے کہ دشمن خدا کے جہاد کے ذریعہ سے تقرب بارگاہ الٰہی حاصل کریں اور اس کے دین کا حق ادا کریں۔ انہوں نے اسے اپنے [illegible] مقرر کر دیا ہے اور [illegible] کے اولیاء کے اعزاز میں اپنے تقرب کو ثواب [illegible] اور ان پر جو اس کے دین سے [illegible] اور اس کے رسول [illegible] کی قربانی [illegible] سے جدا ہوئے [illegible] مناسب سمجھا ہے کہ وصیف ترکی کو جو غلام امیر المومنین کا [illegible] کے [illegible] سرحدی طرف غازی مقرر کرے کیونکہ ان کی قربانی [illegible] اور [illegible] خود داری [illegible] جنگ پر [illegible] کے تعلق جس نے [illegible] اطاعت اور خلیفۃ اللہ کا تقرب [illegible] اللہ تعالیٰ نے امیر المومنین کو معرفت عطا کر دی ہے۔

امیر المومنین نے یہ مناسب سمجھا ہے [illegible] اور توفیق دینے والا ہے کہ وصیف [illegible] کو اور ان کے ساتھ لشکر کو [illegible] امیر المومنین نے ان کی [illegible] کے لیے قائم کیا ہے ۱۲ ربیع الآخر ۲۴۸ھ کو [illegible] ملطیہ پہنچیں [illegible] (سو سو) [illegible] کے سب سے پہلے [illegible] داخل ہوا ہے [illegible] امیر المومنین کے [illegible] کی طرف کے [illegible] جو مسلمان ان کے ساتھ ہوں [illegible] جہاد کی ترغیب دیں [illegible] جہاد کے لیے [illegible] انہیں [illegible] اللہ تعالیٰ نے اہل جہاد کے لیے مقرر کیا ہے [illegible] ثواب کی امید رکھنے والے اور جہاد کا شوق رکھنے والے [illegible] اپنے دشمن کے مقابلے میں [illegible] اپنے دین کی مدد [illegible] حدود سے دشمن کو دور کرنے [illegible] کے مطابق وصیف [illegible] امیر المومنین کے خط کے [illegible] پہنچنے پر [illegible] امیر المومنین نے [illegible] انشاء اللہ تعالیٰ [illegible]۔ والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وصیف کو بلاد سرحد میں قیام کا حکم:

احمد بن خصیب نے [illegible] محرم ۲۴۸ھ [illegible] اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے وصیف کے لشکر کے اخراجات [illegible] اور مال غنیمت اور اس کی تقسیم پر [illegible] شخص کو مقرر کیا [illegible] ابو الولید جریری البجلی کے نام سے مشہور تھا اس کے ساتھ منتصر نے [illegible] وصیف کو لکھا کہ جب وہ اپنی اس جنگ سے فارغ ہو کر لوٹے تو [illegible] سال تک [illegible] قیام کرے [illegible] اوقات جنگ میں جنگ کرتا رہے یہاں تک کہ امیر المومنین اپنی رائے سے اس کو اطلاع دیں [illegible] مؤید و معتز نے اپنے آپ کو ولی عہد خلافت سے [illegible] دی [illegible] منتصر [illegible]۔

مؤید و معتز کی معزولی کا منصوبہ:

بیان کیا گیا ہے کہ محمد منتصر باللہ کے جب تمام امور خلافت درست ہو گئے تو احمد بن خصیب نے وصیف اور بغا سے کہا کہ ان دونوں جوانوں سے [illegible] جب کہ امیر المومنین مر جائے گا [illegible] خلیفہ بن جائے گا ہم میں سے کسی کو باقی نہ رہنے دے گا اور ہماری اولاد کو بھی مٹا دے گا۔ [illegible] ان دونوں [illegible] ان کو معزول کرنے کی کوشش کریں [illegible] تمام ترکوں نے [illegible] منتصر سے [illegible] کہ اے امیر المومنین ان دونوں کو خلافت

سے معزول کر دیجئے اور اپنے فرزند عبدالوہاب کے لیے بیعت لے لیجئے۔ منتصر اپنے بھائی معتز و مؤید کا اکرام کرتا رہا۔ پھر وجوہ کیا ان کا میلان مؤید کی طرف: کہ تھا جب اس کی خلافت کو چالیس دن گزر گئے تو معتز و مؤید کے معزول کرنے کا حکم دیا جب کہ دونوں اس کے پاس سے باہر ہو چکے تھے پھر بلائے گئے اور ایک گھر میں ٹھہرائے گئے۔ معتز نے مؤید سے کہا کہ اے بھائی تم جانتے ہو کہ ہم دونوں کیوں بلائے گئے ہیں؟ اس نے کہا اے بدبخت معزول کرنے کے لیے۔ (معتز نے) پھر کہا کہ مجھے یہ گمان نہیں کہ ہمارے ساتھ یہ کیا جائے گا اور ابھی اس طرح کی باتیں ہو رہی تھیں کہ معزولی کے پیامبر ان کے پاس پہنچ گئے مؤید نے کہا کہ میں نے تو مان لیا معتز نے کہا کہ میں اس کے لیے تیار نہیں اگر تم قتل کرنا چاہو تو تمہیں اختیار ہے۔

معتز کی گرفتاری:

وہ منتصر کے پاس لوٹ گئے اور اسے اس کا جواب سنا دیا پھر سخت غصے میں واپس آئے معتز کو سختی سے گرفتار کر کے ایک کوٹھری میں بند کر دیا۔

مؤید اور معتز کی گفتگو:

یعقوب بن السکیت سے مذکور ہے کہ اس نے کہا کہ مجھ سے مؤید نے بیان کیا کہ جب میں نے یہ واقعہ دیکھا تو میں نے عداوت و زبان درازی سے ان سے کہا کہ اے کمینے! یہ کیا کرتے ہو۔ تم نے ہمارے خون پر جسارت کی ہے اسی طرح حملہ کر کے آ کر بیٹھے ہو اور پھر تمہیں یہ خیال ہے کہ مجھے چھوڑ دو گے لیکن معتز نے ان کو جواب دیا اور کہا اگر وہ کہتا ہے تو جاؤ مجھے جواب دے کے بارے میں تھوڑی دیر ٹھہر گئے مجھ سے کہا کہ اگر تم چاہتے ہو تو اس سے مل لو۔ مجھے یہ گمان ہوا کہ لوگوں نے اس میں مشورہ کر لیا ہے میں اس کی طرف چلا گیا۔ پہنچ کر دیکھا کہ وہ اس کوٹھری میں رو رہا ہے میں نے کہا کہ اے جاہل! تو دیکھتا ہے کہ ان لوگوں نے تیرے باپ سے اپنی مراد حاصل کر لی وہ بھی ایسا ہی تھا پھر تو کیوں ان سے رکتا ہے معزول ہو جا تجھ پر خرابی ہو اور (!) بے انہیں اپنا بچاؤ کرنے کا بیان ابتدا و انجام سب کا فیصلہ ہو چکا شہرت رہ گئی ساری باتیں تجھ کو کہہ دیں اس سے دست بردار ہو جاؤں میں نے کہا کیا میں اس امر سے دست بردار ہو جاؤں کہ جس کی وہ مجھے دعوت دے رہے ہیں اور ترک بیعت کر دوں کہ خدا کی قسم! اللہ کے علم میں یہ امر پورا ہو چکا ہے تو معلوم ہے کہ معتز نے کہا اچھا۔

مؤید اور معتز کی ولی عہدی سے دستبرداری:

مؤید نے بیان کیا کہ پھر اس نے قبول کر لیا کہ ہم امیر المومنین کا اعلان تحریر کر دیں۔ مجھے کچھ پڑھ کر سنایا گیا سامنے قاضی ان کے ساتھ ایک کاتب بھی داخل ہوا جس کا نام محمد تھا ان کے ہمراہ دوات اور کاغذ بھی تھا وہ بیٹھ گیا ابو سعید ہماری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا کہ آپ اپنے قلم سے اپنی معزولی تحریر کریں۔ مؤید نے تو کاتب سے کہا کہ لکھ دو جو تم چاہتے ہو اور کہ ہم دونوں کی جانب سے منتصر کے نام ایک مراسلہ لکھوایا گیا۔ جس میں یہ تھا کہ میں نے اس امر کے متعلق اپنے ضعف کی اطلاع دی کہ مجھے یہ معلوم ہو گیا ہے کہ میرے لیے مسلمانوں کا ولی عہد بننا جائز نہیں؛ میرے سبب سے خلل پڑتا اور جب کہ میں اس امر کے بے قابل ہو چکا ہوں میں نے اس سے معزولی کی درخواست کی اور اسے یہ اطلاع دی کہ میں نے اپنے آپ کو معزول کر دیا اور لوگوں کو

اپنی بیعت سے آزاد کر دو۔ میں نے [illegible] لیکن ان کا [illegible] مجھ میں یہ بات [illegible] نہیں تھی۔ [illegible] مجھ کو کہا کہ [illegible] نے کہا کہ تم پر [illegible] ہو گئی ہے۔ آخر تم [illegible] کا [illegible] ہمارے پاس سے چلا گیا۔ پھر [illegible] تو میں نے کہا کہ [illegible] اپنے کپڑے بدل لیں [illegible] رات کو [illegible] کہا جب [illegible] نے [illegible] پہنچے [illegible] نے [illegible] بیان کیا اور [illegible] ہو گئے۔ جب پہنچے تو منتصر اپنی مجلس میں تھا [illegible] حسب مراتب بیٹھے ہوئے تھے [illegible] نے جواب دیا۔

منتصر کی مؤید و معتز سے گفتگو:

منتصر نے اپنے بیٹھنے کا [illegible] اور پوچھا کہ [illegible] دونوں کا خلع ہے۔ [illegible] مؤید نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ ہاں یہ امیر المؤمنین یہ میرا خلع ہے [illegible] میرے سوال اور میری بیعت کے متعلق [illegible] سے تم نے [illegible] اس نے [illegible] کہا منتصر [illegible] کی طرف متوجہ ہوا کہ تم بھی [illegible] سے تھے [illegible] کے لیے [illegible] نہ کرتے [illegible] میں نے [illegible] سوال [illegible] اس وقت تک [illegible] کا جب تک میرا [illegible] ان کے لیے [illegible] سلطان [illegible] کے کوئی [illegible] کرتے [illegible] منتصر نے جب اس معاملے میں [illegible] تھا تو خدا کی قسم [illegible] اپنے باپ کے بیٹوں کا [illegible] بیعت [illegible] بیٹوں کے [illegible] سے زیادہ [illegible] اس نے [illegible] قسم [illegible] ترکی غلاموں کی طرف [illegible] کیا [illegible] کھڑے [illegible] بیٹھے تھے۔ پھر دونوں نے [illegible] کرنے میں بہت اصرار کیا گیا [illegible] پیدا ہوا کہ اگر [illegible] ان میں سے کوئی [illegible] دونوں کے ہاتھ [illegible] ہتھیار سے قتل [illegible] اور دونوں کو قتل کرنے [illegible] تم دونوں کے لیے کیا خیال کرو گے۔ خدا کی قسم ان سب کا خون [illegible] بھی تم میں سے کسی ایک کے خون کے برابر نہیں [illegible] پھر ان کی [illegible] خواست کا قبول کر لینا [illegible] یعقوب نے کہا کہ دونوں [illegible] اور [illegible] کے ہاتھ [illegible] اس نے دونوں کو [illegible] اور [illegible] واپس چلے گئے۔

مؤید اور معتز کی ولی عہدی سے معزولی:

بیان کیا گیا ہے کہ جب یوم شنبہ [illegible] صفر ۲۴۸ھ [illegible] معتز اور مؤید نے اپنے آپ کو معزول کر دیا [illegible] ہر ایک نے اپنے قلم سے ایک [illegible] لکھا کہ اس نے اس بیعت سے جو اس کے لیے لی گئی تھی اپنے آپ کو معزول کر دیا [illegible] لوگ اس بیعت سے [illegible] دونوں اس کام [illegible] کرنے سے عاجز ہیں دونوں اس امر کا اعلان کرنے کے لیے سب کے درمیان کھڑے ہو گئے۔ سب لوگ اور تمام ترک [illegible] اور [illegible] قاضی اور جعفر بن عبد الواحد قاضی القضاۃ [illegible] اور تمام [illegible] کے [illegible] بنی ہاشم [illegible] عبد اللہ بن طاہر [illegible] وصیف [illegible] بغا [illegible] موجود تھے۔ ان کے سامنے [illegible] دونوں نے یہ لکھا تھا۔

خلع بیعت:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم امیر المومنین المتوکل علی اللہ رضی اللہ عنہ نے اس (امر خلافت) کا [illegible] میری گردن میں ڈالا تھا اور میرے لیے بیعت لی گئی تھی [illegible] (یعنی) [illegible] بیعت کی وجہ سے [illegible] جب میں نے اپنے معاملے [illegible] تو مجھے معلوم ہوا کہ میں اسے انجام نہیں دے سکتا جو انھوں نے میری گردن میں ڈالا ہے [illegible] مسلمانوں کی خلافت کی صلاحیت [illegible] اس لیے جس شخص کی گردن میں میری بیعت [illegible] ان کے [illegible] سے آزاد [illegible] میں نے تمھیں [illegible] قسموں سے بری کر دیا ہے [illegible] تم لوگ [illegible]

[illegible]

پہنچا دیں گے تھے جب وہ بالغ ہو گئے اور ان اہل کے جو ان کی طرف منسوب تھے تو اس عہد کے قیام سے اپنی ماتحتی کو واقف ہوئے ان دونوں پر واجب ہوا۔ ہم نے اللہ اور تمام شخصوں کی خیر خواہی کی اس میں سے جو ان دونوں کے سپرد کیا گیا تھا سے کنارہ کش ہو جائیں اور جو کچھ ان دونوں میں پایا گیا ہے اس کی وجہ سے اس بیعت کی ذمہ داری اور اس کی قسم سے آزاد ہونے کی جب پہنچ چکا ان میں سے جو ان کے دونوں سمجھتے ہیں اور جو کچھ ان دونوں میں نااہلی کے معتقد ہو گئے ہیں۔

وہ لوگ بھی جو ان دونوں کے اطراف میں امیر المومنین کے عہدہ داروں امراء زادوں غلاموں اور دربار والوں اور لشکر اور شاکریہ میں سے اور تمام وہ لوگ جو عہدہ داروں کے ماتحت ہیں بارگاہ خلافت میں خراسان میں اور تمام اطراف میں جو ان دونوں کے قبضے میں ہیں ان سب سے ان دونوں کی اطاعت بدل لی جائے اور ان سب سے ان کے قبضے کو الگ کر دیا جائے دونوں بھی عام مسلمانوں کے طریقے پر ہیں جو وہ دونوں جو کچھ بیان کرتے ہیں امیر المومنین اس بات کے متعلق ذکر کرتے ہیں اس وقت سے اس سے درخواست کرتے ہیں جب سے اللہ تعالیٰ نے اپنی خلافت پر پہنچایا ان دونوں نے ولی عہدی سے اپنے آپ کو معزول کر دیا اور اس سے علیحدہ ہو گئے جس پر ان دونوں کی بیعت ہوئی تھی اور قسم بھی امیر المومنین کے عہدہ داروں اور اس کے دوستوں اور رعیت میں سے قریب و بعید حاضر و غائب سب کو ان دونوں نے آزاد کر دیا اور اپنی بیعت و قسم کے متعلق وسعت دے دی کہ وہ بھی انھیں معزول کر دیں جس طرح انھوں نے خود اپنے آپ کو معزول کر دیا۔

ان دونوں نے امیر المومنین کے لیے خوشی سے اس سے اس کی تحت اللہ کا عہد لے لیا جو عہد و میثاق اس کے لائق اور ادا کیا اور اس کے بعد وہ سے لیا گیا تو ان تمام قسموں پر بھی جو امیر المومنین (منتصر) نے ان دونوں کے لیے اس امر کے متعلق مضبوطی کے ساتھ لی تھیں کہ وہ دونوں اپنے آپ کو اس کی فرمانبرداری اور خیر خواہی اور وفاداری پر ظاہر اور باطن میں قائم رکھیں گے وہ دونوں امیر المومنین سے درخواست کرتے ہیں کہ جو کچھ ان دونوں نے کیا ہے وہ اس کو نافذ کر دے اور اپنے تمام دوستوں کو جمع کرے تاکہ وہ سب ان دونوں سے سن لیں یہ درخواست ان دونوں کی اپنی طلب رغبت و طیب نفس سے بغیر جبر و اکراہ کے ہے ان دونوں کے رو برو ان کے وہ خطوط پڑھے جائیں جو انھوں نے اپنے قلم سے تحریر کیے ہیں جن میں انھوں نے اس ولی عہدی کا جو بیعت تھی ان کے لیے واقع ہوئی اور بعد ہو چکی ہے اپنے آپ کو اس سے معزول کرنے کا اور ان اعمال کے متعلق جن کے وہ والی بنائے گئے تھے اپنے سے واپس لے لیے جانے کے متعلق دونوں نے جو درخواست کی ہے اس کا ذکر کیا ہے۔ ان لوگوں سے جو ان کی ولایت کی وجہ سے ان کے ساتھ کر دیے گئے تھے جو ان کی اطراف کے سرکاری عہدہ داروں اور لشکر والوں اور غلاموں اور شاکریہ اور تمام لوگوں میں سے تھے جو ان عہدہ داروں کے تحت ہیں اپنی اطاعت نکال دینے اور ان لوگوں کی سے اپنے ماتحت ہونے کی علامت کو زائل کرنے کی درخواست کی ہے تاکہ اس کے متعلق ایک فرمان تمام اطراف کے عاملوں کو لکھ دیا جائے۔

بے شک امیر المومنین ان دونوں کے بیان کرنے اور پیش کرنے میں ان کے صدق پر واقف ہو گیا اور اپنے تمام بھائیوں اور اپنے اہل بیت کے جو اس کی بارگاہ میں تھے اور اپنے تمام عہدہ داروں امراء زادوں غلاموں اور کاریگروں اور لشکر اور شاکریہ کے امیروں اور ان کا مجمع کیا قاضیوں اور فقہا کو جمع کر کے اور اپنے تمام دوستوں کے رو برو ان سب کے متعلق ان دونوں کے لیے بیعت واقع ہوئی تھی پانے کی صحبت کی ابو عبداللہ اور ابراہیم فرزندان امیر المومنین المتوکل علی اللہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے ان

دونوں کے دستخط جو ان کے قلم کے لکھے ہوئے تھے ان کے حضور میں امیر المومنین کی مجلس میں ان دونوں کے روبرو تمام تحریریں بھی کے روبرو پڑھے گئے اور ان دونوں نے خط پڑھے جانے کے بعد ان باتوں کا اسی طرح زبانی اعادہ کیا جس طرح انہوں نے لکھا تھا امیر المومنین نے ان کی اس درخواست کو جو اپنے عزل کی بابت اور ان کے اظہار اور براءت سے متعلق تھی قبول کرنے میں اتفاق کو اس لیے مناسب سمجھا کہ اس میں تین حق ادا ہوتے تھے۔

اول: اللہ عزوجل کا حق اس امر میں کہ اس نے امیر المومنین کو اپنی خلافت کا محافظ بنا دیا اور اس پر اپنے دوستوں کے لیے اپنی نظر رکھنی واجب کی جو جماعت مسلمین میں باتفاق بین القلوب میں الفت پیدا کرے۔

دوم: رعایا کا حق ہے جو ان کے پاس اللہ کی امانت ہے اس لیے ان کے امور کا اپنی گردن میں (بار) اٹھانے والا ہر شخص کو ہونا چاہیے کہ رات دن اپنی عنایت اور نظر اور مہربانی اور عدل و درستی سے ان کی رعایت کرے اللہ کے احکام اور لوگوں کے حقوق میں تدبیر سے سیاست کی نگرانی اور تدبیر کی درستی سے خوب واقف ہو۔

سوم: ابوعبداللہ اور ابراہیم کا حق جو امیر المومنین پر ان کے بھائی ہونے کی وجہ سے اور ان کے ام قریب ہونے کی وجہ سے واجب ہے اس لیے کہ اگر وہ دونوں جس چیز سے جدا ہو گئے یا جدا ہونا چاہتے ہیں یہ چیزیں ان کے اس پر باقی رہنے کے باعث ہوتیں تو اس سے پہلے اطمینان نہیں ہو سکتا کہ یہ کسی ایسے امر تک پہنچ جائے جس میں دین کا ضرر ہے اور تمام مسلمانوں کے لیے خرابی ہے اور دل میں ان دونوں پر بہت بڑا گناہ ہوگا لہٰذا امیر المومنین نے ان دونوں کو معزول کر دیا جیسا کہ خود ان دونوں نے اپنے آپ کو معزول کر دیا اور امیر المومنین کے تمام بھائیوں نے اور تمام اہل بیت کی جماعت اور امیر المومنین کی جو ہیں ان سب نے بھی دونوں کو معزول کر دیا امیر المومنین کے عہدہ داروں اور فوج کے سرداروں اور غلاموں اور لشکروں اور دوسرے لشکر کے شاکریہ اور ان کی جماعتوں اور قاضیوں اور فقہاء وغیرہ اور امیر المومنین کے ان تمام موالی نے بھی انہیں معزول کر دیا جن کے ذریعہ ان دونوں کے لیے بیعت لی گئی تھی۔

امیر المومنین نے یہ تمام احوال کی بابت اس کے متعلق فرمان نافذ کرنے کا حکم دے دیا کہ اب لوگ جو کچھ فرمان میں ہے اس کے مطابق عمل کریں ابوعبداللہ اور ابراہیم کو ولی عہدی سے معزول کر دیں جیسا کہ خود ان دونوں نے اپنے آپ کو معزول کر دیا دونوں نے خاص و عام اور قریب و بعید اور حاضر و غائب کو اس سے آزاد کر دیا کہ لوگ ان کو ولی عہد کہیں۔ تو ان کا ذکر نہ کریں یہ جو چیزیں ولی عہدی کی نسبت سے ان کی طرف منسوب ہیں جیسے المعتز باللہ اور المؤید باللہ اپنے خطبوں اور الفاظ میں اور منبروں پر ان دونوں کے لیے دعا میں ترک کر دیں اور سب ترک کر دیں جو ان کے روزنامچوں میں ان کے القاب لوگوں پر ان کی قدر کے ذریعہ سے ہیں یہاں تک کہ جھنڈوں اور القابوں پر جو ان کا ذکر ہے اسے بھی مٹا دیں اور جو گھوڑوں کے ٹھپہ پر یا اور بطور ان دونوں کے ناموں سے ہیں ان سے بھی ان کے نام نکال دیں)

تیرا مرتبہ درحقیقت امیر المومنین کے نزدیک تیرے اخلاص کے مطابق جو اللہ نے تجھے امیر المومنین کی اطاعت اور خیر خواہی اور مدد اور پیروی کے متعلق دیا ہے تیرا مرتبہ وہی ہے جو اللہ نے تیرے لیے تجھ سے بزرگوں اور خود تیری ذات کی وجہ سے واجب کیا ہے جو اللہ نے امیر المومنین کو تیری اطاعت اور مبارک حق اور ان کے حق میں کوشش کے متعلق معرفت دی ہے (تیرا مرتبہ اس کے مطابق ہے) امیر المومنین نے اپنی ذمہ داری کے لیے اور تیرے لیے اور ان سب سے جو تیرے قریب ہیں اور تمام اطراف میں تیرا ابوعبداللہ کی بیعت حق ادا کرنے کے لیے تجھے منتخب کر لیا امیر المومنین نے اپنے اور تیرے درمیان تیری شفقت کی وجہ سے جو تجھ پر ہر جواب کے متعلق تمام حکموں کے حکام کے پاس ختم ہو رہا ہو گیا ہے تو تجھے یہ لکھا جاتا ہے تو معلوم کر امیر المومنین نے اس فرمان کی نقل بھیج دی ہے اور انہیں عمل میں اس

کے مطابق حکم دیا اور اناللہ وانا الیہ راجعون ... صفر ۲۴۸ھ۔ اسی سال منتصر کی وفات ہوئی۔

منتصر کی موت کے متعلق مختلف روایات:

وہ مرض جس کی وجہ سے اس کی وفات ہوئی، اس میں اختلاف ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ یوم پنجشنبہ ۵ ربیع الاول کو اس کے حلق میں درد ہوا اور وفات ربیع الآخر کو ہوئی۔ یوم یکشنبہ کو عصر کی نماز کے وقت مر گیا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یوم شنبہ ۴ ربیع الآخر کو بوقت عصر اس کی وفات ہوئی۔ یہ روایت بھی ہے کہ اس کے معدے میں ورم ہوا جو قلب تک ترقی کر گیا۔ اس کی بیماری تین دن یا اس کے قریب رہی۔ بعض صاحبوں نے بیان کیا کہ اسے حرارت ہوئی تھی کہ طبیب کو بلایا، اس کا فصد کرنا چاہا اور اسے فصد کھولنے کا حکم دیا۔ اس نے زہر آلود نشتر سے اس کی فصد کھولی جس میں اس کی موت ہوئی۔ وہ طبیب جس نے اس کی فصد کھولی تھی اپنے مکان واپس چلا گیا اور اسے بخار آ گیا۔ اس نے اپنے شاگرد کو بلایا اور اسے اپنی فصد کھولنے کا حکم دیا اور اس نے آلات اس کے سامنے رکھے ہوئے تھے کہ ان میں سے سب سے اچھا انتخاب کرے۔ ان میں وہ زہر آلود نشتر بھی تھا جس سے اس نے منتصر کی فصد کھولی تھی اور وہ بھول گیا۔ اس شاگرد نے ان آلات میں جو اس کے سامنے رکھے ہوئے تھے زہر آلود نشتر سے زیادہ اچھا کوئی نشتر نہ پایا۔ اس نے اسی سے اپنے استاد کی فصد کھولی، وہ اس کے حال سے ناواقف تھا۔ چنانچہ جب اس نے اس نشتر سے اس کی فصد کھولی تو اس کے استاد نے اس کی طرف دیکھا اور معلوم ہو گیا کہ وہ ہلاک ہو جائے گا۔ اس نے اسی وقت وصیت کی اور مر گیا۔

بیان کیا گیا ہے کہ منتصر کو اپنے سر میں کوئی بیماری معلوم ہوئی تو ابن طیفوری نے اس کے کان میں تیل ٹپکایا جس سے اس کے سر میں ورم آ گیا اور جلد ہی کچھ دن بعد مر گیا۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ ابن طیفوری نے اس کے آلات حجامت کو زہر آلود کر دیا تھا۔ میں برابر لوگوں سے کہتے سنتا رہا ہوں جب سے کہ خلافت اس تک پہنچی اس کے خلیفہ بننے سے مرنے تک یہی کہتے تھے کہ بے شک اس کی مدت حیات صرف چھ مہینے ہے جیسا کہ شیرویہ بن کسریٰ کی جو اپنے باپ کا قاتل تھا مدت حیات (چھ مہینے تھی) اور عوام و خواص کی زبان پر یہ مشہور تھا۔

منتصر کا خواب:

مروی ہے ... منتصر کے زمانہ خلافت میں اس کے بیت المال کا ... تھا اس نے بیان کیا کہ ایک روز ... منتصر اپنے محل میں سو رہا تھا ... ہوا تو مجھ کو اس سے ایسا معلوم ہوا کہ میں اس کے رونے کا سبب دریافت کروں ... عبداللہ بن عمر البازیار سے ملاقات ہوئی تو اس نے بھی ... مجھ سے کہا کہ ... میں نے سنا کہ وہ رو رہا تھا پھر روتا ہوا تھا عبداللہ اس کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ آپ کیوں روتے ہیں اے امیر المومنین خدا آپ کو نہ رلائے۔ کہا اے عبداللہ میرے قریب آؤ، وہ اس کے قریب گیا تو اس سے کہا کہ میں سو رہا تھا تو میں نے دیکھا اس عالم میں گویا ... دیکھتا ہوں کہ متوکل میرے پاس آیا ہے اور مجھ سے کہتا ہے کہ ... اے محمد تو نے مجھ کو قتل کیا اور مجھ پر ظلم کیا اور میری خلافت چھین لی۔ خدا کی قسم میرے بعد اس سے تو متمتع نہ ہو گا۔ چند روز پھر تیری روانگی ... کی طرف ہے ... اور عبداللہ نے کہا کہ یہ خواب ہے ... اور آپ کے ... اس رات ... سے ... کا سامان ... اور خواب کی پرواہ ... منتصر

[illegible] یہاں تک کہ مر گئے۔

متوکل کے قتل پر منتصر کی پشیمانی

بیان کیا جاتا ہے کہ منتصر نے [illegible] ایک [illegible] [illegible] بیان کیا [illegible] [illegible] سے بیان کیا ہے۔

منتصر [illegible]

[illegible] ایک [illegible] بیان کیا [illegible] اس جواب سے منتصر کو غصے میں ڈالا۔

منتصر کی عمر:

[illegible]

منتصر کی مدت حکومت:

یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کی عمر چوبیس سال کی تھی اور اس کی مدت خلافت چھ مہینے تھی [illegible] (چھ مہینے) [illegible] جب مرنے لگا تو اس نے یہ شعر پڑھا:

"[illegible] اپنے پروردگار کے پاس جا رہا ہوں۔"

اس کی نماز جنازہ [illegible] منتصر نے سامرا میں [illegible]۔

منتصر کا حلیہ:

[illegible] ایک قول کے مطابق [illegible]

[illegible]

صالح والی مدینہ کی معزولی:

بیان کیا گیا ہے کہ معتضد جب خلافت کا والی ہوا تو سب سے پہلا جو کام اس نے کیا وہ صالح کو مدینے سے معزول کر کے علی بن الحسین بن اسمٰعیل بن العباس بن محمد کو وہاں کا حاکم بنانا ہے۔

علی بن الحسین کی روایات:

علی بن الحسین سے مذکور ہے کہ میں معتضد کے پاس سے رخصت ہونے لگا تو مجھ سے کہا کہ علی تم مجھے اپنے [illegible] خون کی [illegible] کافی [illegible] طرف میں نے [illegible] کے لیے لیا ہے اور ان کے ساتھ کیا معاملہ کرتے ہو [illegible] امیر المومنین [illegible] اللہ کی رضا [illegible] حاصل کرے گا۔

محمد بن ہارون کا بیان:

محمد بن ہارون سے [illegible] روایت [illegible] معتضد [illegible] ایک مقتول اپنے بستر پر پڑا ملا جس پر چند زخم [illegible] کے تھے اس کا لڑکا [illegible] ایک [illegible] ہے کہ یوسف نے اس حبشی کو قاتل ٹھہرایا پھر وہ معتضد کے پاس بھیج دیا گیا اور جعفر بن عبد الواحد [illegible] معتضد نے اس سے اس کے مالک کے قتل کا حال دریافت کیا اس نے [illegible] اقرار کیا اور اس کے ساتھ [illegible] قتل کرنے کا سبب بیان کیا معتضد نے کہا تجھ پر خرابی ہو تو نے اسے کیوں قتل کیا؟ حبشی نے اسے جواب [illegible] اپنے [illegible] قتل کیا [illegible] معاملے میں دریافت کیا تو انہوں نے اس کے قتل کا [illegible] بلکہ [illegible] لٹکا دیا۔

محمد بن عمرو الشاری کی گرفتاری:

اسی سال محمد بن عمرو الشاری موصل کی طرف نکل گیا تو معتضد نے اس کی طرف اسحاق بن ایوب [illegible] کو روانہ کیا [illegible] نے اسے مع اس کے چند ہمراہیوں کے گرفتار کر لیا [illegible] وہ لوگ قتل کیے گئے اور [illegible] دیے گئے۔

متفرق واقعات:

اسی سال یعقوب بن اللیث الصفار خراسان سے روانہ ہو کر ہرات کی طرف چلا گیا۔

احمد بن [illegible] صالح [illegible] سے مذکور ہے کہ اس نے کہا [illegible] ایک مؤذن تھا [illegible] گھر والے نے خواب میں دیکھا کہ گویا [illegible] اذان دے رہا [illegible] گھر کے قریب [illegible] جس میں معتضد تھا پھر اس نے پکار کر کہا اے معتضد [illegible] اب [illegible] تیری [illegible] کی ہے۔

[illegible] سے مذکور ہے [illegible] معتضد کے مصاحبین میں تھا اس نے [illegible] زندگی میں [illegible] اور خلیفہ ہونے کے بعد بھی اس نے کہا کہ جب معتضد خلیفہ ہوا تو میں نے اس سے کہا کہ مجھے ایک [illegible] ہزار [illegible] اس سے کہا کہ [illegible] میں نے [illegible] کہ میں تیری [illegible] مجھے [illegible] اور مجھے کچھ نہ دیا۔

* * *

باب ۳

خلیفہ المستعین باللہ

بیعت خلافت:

اسی سال احمد بن محمد بن المعتصم سے بیعت خلافت لی گئی۔

ذکر ہے کہ جب منتصر کی وفات ہوئی اور یہ واقعہ بوقت عصر ربیع الآخر ۲۴۸ھ کو ہوا تھا تو سب موالی (آزاد کردہ غلام) یوم یکشنبہ کو ہارونی کے پاس جمع ہوئے ان میں بغا صغیر، بغا کبیر اور اتامش اور ان کے ہمراہی بھی تھے یہ لوگ ترک سرداروں و مغربیوں اشروسنیوں سے اس امر پر حلف لے چکے تھے کہ جو شخص ان کی طرف سے منتخب ہو: یہ راوی تھا علی بن الحسین بن عبد الاعلیٰ اسکافی کاتب بغا کبیر تھا کہ سب لوگ بھی اس شخص پر راضی ہیں جس پر بغا کبیر، بغا صغیر و اتامش راضی ہوں یہ امر احمد بن الخصیب کی تدبیر سے ہوا ساری جماعت نے حلف دیا اور سب نے آپس میں مشورہ کیا اور یہ ناپسند کیا کہ متوکل کی اولاد میں سے کوئی شخص خلافت کا متولی بنے اپنے باپ کو قتل کر دینے کی وجہ سے اور ان کے اس خوف کی وجہ سے کہ ان میں سے جو والی خلافت ہوگا وہ ان سب کو ہلاک کر دے گا احمد بن الخصیب اور جو موالی موجود تھے سب نے احمد بن محمد بن المعتصم پر اتفاق کیا خلافت ہمارے آقا معتصم کی اولاد سے نہیں نکل سکتی اس سے پہلے بنی ہاشم کی ایک جماعت سے مشورہ کر چکے تھے محتاط کے آقا زادے تھے شب دوشنبہ ۶ ربیع الآخر کو باتفاق تمام سب نے اس سے بیعت کر لی اور وہ اس وقت اٹھائیس سال کا تھا اور اس کی کنیت ابو العباس تھی پھر اس نے احمد بن الخصیب کو کاتب بنایا اور اتامش کو وزیر مقرر کیا۔

المستعین باللہ کے انتخاب کا رد عمل:

جب ۶ ربیع الآخر دوشنبہ کا دن ہوا تو قبل طلوع آفتاب عمری کے راستے سے جو پلوں کے درمیان سے تھا دارالعامہ (دربار عام) کی طرف چل دیا اور وہاں ہر ایک کو لوگوں نے اس کے لیے طویلہ اور لباس خلافت پہنا دیا تھا ابراہیم بن اسحاق اس کے سامنے نیزہ لیے کھڑا تھا واجن اشروسنی باب العامہ پر بیت المال کے عامہ راستے سے آ ملا اس نے اپنے ہمراہیوں کو دو صفوں میں کر دیا اور اس کے سردار اور ان کی صف میں کھڑے ہو گئے۔ دار العامہ میں متوکل کی اولاد اور ان کے اعوان اور طالبیوں میں سے جو صاحب مرتبہ تھے حاضر ہوئے وغیرہ سب اسی حالت میں تھے کہ دفعتہً شور و غل ہوا چلا تو بازار اور سڑک کی طرف سے ایک آواز آئی معلوم ہوا کہ تقریباً پچاس سواروں کی بھی ایک جماعت ہے اور لوگوں کی خلقت بھی ہمراہ آ وارد ہو گئی اور بازاری لوگوں میں سے قریب ایک ہزار کے تھے انھوں نے بیان کیا کہ وہ اصحاب محمد بن عبداللہ کے ساتھیوں میں سے ہیں اور ان کے ساتھ جو ہوئے سواروں نے ہتھیار اٹھا لیے اور یا معتز یا منصور پکارنے لگے۔

اشروسنیہ اور معتزیہ کی جنگ:

اشروسنیہ نے ان دونوں صفوں پر حملہ کر دیا جنھیں واجن نے قائم کیا تھا وہ متفرق ہو گئے بعض ان میں سے بعضوں پر گر پڑے شاکریہ کے ساتھ جو طیوز و مگر والے باب العامہ پر تھے بھاگ گئے اور جب مغربیوں اور اشروسنیوں نے ان پر حملہ

کر کے شکست دی یہاں تک کہ عزون بن اسمٰعیل کے بھائی کے گھر تک بھگاتے چلے گئے اور اس وقت تک راستے میں تھے معتزیہ اس ٹھہرے ہوئے تھے۔ وہ اور اشروسیہ نے ان میں سے چند پر تیر چلائے تلواریں ماریں اور ان میں جنگ جاری ہو گئی معتزیہ اور آوارہ گرد لوگ تکبیر کہتے ہوئے سامنے آ گئے آپس میں بہت سے مقتول کرنے لگے یہاں تک کہ دن کے تین گھنٹے گزر گئے ترک واپس چلے گئے اور انہوں نے احمد بن محمد بن المعتصم سے بیعت کر لی تھی وہ لوگ اس رات سے واپس ہوئے جو مری اور باقر بن کے متصل ہے اور ہاشمیوں اور دوسرے صاحب مرتبہ اور علماء کی حاضر تھے آزاد کردہ غلاموں نے ترکوں کی واپسی سے پہلے بیعت کر لی تھی۔

مستعین بھی ہارونی کے یہاں دوپہر جانے کے لیے باب العامہ سے روانہ ہوا رات کو وہیں رہا اور اشروسیہ بھی بازو لی کے یہاں چلے گئے دونوں فریق کی جو کی تعداد مقتول ہوئی ایک جماعت اشروسیہ کے مکانوں میں گھس گئی ان پر آوارہ گرد لوگ غالب آ گئے انہوں نے ان کی زرہیں اور اسلحہ اور جوشن اور گھوڑے سب چھین لیے آوارہ گرد اور لڑنے والے بردانی کی طرف واپس جاتے ہوئے دار العامہ میں گھس آئے انہوں نے وہ خزانہ لوٹ لیا جس میں ہتھیار اور زرہیں جوشن اور تلواریں تھیں اور سرجدی گھوڑے اور اس سے وہ خوب مسلح ہو گئے یہاں تک وقت کوئی ان میں سے جوشن اور نیزے لے جاتا تھا تو وہ بھی کثیر السلاح ہو جاتا تھا ارمش بن ذباب کے گھر میں جو شربت والوں کے سامنے تھا خچروں کی ڈولیں اور نیزوں کے رستے لوٹ لیے آوارہ گردوں حامیوں اور باقاعدہ لڑاکوں سے بہت سے نیزے اور ڈھالیں چھین لیں ان کے پاس ترکوں کی ایک جماعت بے اطمینانی آئی ان میں بن صغیر بھی تھا انہیں خزانے سے نکال دیا پھر قتل ہوئے بہت تھوڑا ہی دیر ٹھہرے پھر دونوں فریق واپس گئے اور ان میں مقتول بہت تھے آوارہ گرد لوگ سامنے آ گئے تھے ترکوں میں سے جو شخص باب العامہ کے دروازے سے سامرہ میں گزرتا تھا عوام اس کے ہتھیار لوٹ لیتے تھے ترکوں کی ایک جماعت اصحاب مغربی کے مکان کے قریب اور سامرہ کے عام راستوں پر ان لوگوں نے قتل کر دیا اور اکثر ان لوگوں میں سے جنھوں نے یہ ہتھیار لوٹے جیسا کہ بیان کیا گیا ہے شربت والے پانی والے حمام والے پانی پلانے والے اور بزازوں کے آوارہ گرد جو ساتھی تھے نصف ماہ تک ان کی یہی حالت رہی۔

قیدیوں کا فرار:

اسی دن سامرا کے قیدیوں نے گڑبڑ کی ان میں سے ایک جماعت بھاگ گئی پھر بیعت پر معتز مقرر کر دی گئی ایک بیعت نامہ محمد بن عبداللہ بن طاہر کے پاس اسی دن بھیجا گیا جس دن بیعت کی گئی دوسرے دن محمد ابو الوصال جو اس سے آیا ارمش کے بھائی اور محمد بن عبداللہ نے ایک باغ میں پہنچایا جو گھر کا تھا وہ بان وہاں سے گیا اور اس کا مکان بنایا اور اسی وقت لوگ اور ہاشمیوں اور سرداروں اور لشکر کو بھی بھیج دیا اور ان کے لیے تنخواہیں مقرر کی گئیں۔

امارت خراسان پر محمد بن عبداللہ کا تقرر:

اسی سال رجب میں طاہر بن عبداللہ ابن طاہر کی جو خراسان میں تھا وفات کی خبر مستعین کو پہنچی مستعین نے اس کے بیٹے محمد بن طاہر بن عبداللہ بن طاہر کو خراسان پر مقرر کر دیا اور محمد بن عبیداللہ کو عراق پر حرمین اور پولیس اور اطراف و جہات بھی اسی کے سپرد کر دیئے اور جتنا اسی کو اس پر مقرر کیا کل شاہی میں محمد بن طاہر ابن عبداللہ بن طاہر کو خراسان اور اس کے متعلقہ کاموں پر یوم شنبہ ۱۲/ شعبان کو مقرر کیا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

امیر حج محمد بن سلیمان

اس سال محمد بن سلیمان زینبی نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۴۹ھ کے واقعات

عمر بن عبیداللہ کا [illegible]

[illegible]

علی بن یحییٰ ارمنی کا قتل

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] وارمنی کے قتل کا رد عمل:

[illegible]

نہایت گراں گزرا اس وجہ سے اور بھی کہ ایک کا قتل دوسرے کے قریب ہی زمانے میں ہوا اور اس وجہ سے بھی جو کچھ ترکوں سے حرکات شنیعہ انہیں پیش آ رہی تھیں جیسے متوکل کا قتل کرنا اور مسلمانوں کے معاملات پر ان کا غالب آ جانا اور خلفاء میں سے جسے چاہا قتل کر دیا اور جسے چاہا اسے خلیفہ بنا دیا بغیر دینداری کی طرف توجہ اور مسلمانوں سے مشورہ کئے۔

ہنگامہ بغداد:

لوگ بغداد میں جمع ہو کر شور و غل کرنے لگے عرب مولدین اور شاکریہ بھی ان میں شامل ہو گئے بظاہر یہ معلوم ہوتا تھا کہ تنخواہ مانگتے ہیں، یہ مجمع منتشر ہوا انہوں نے نصر بن مالک کا قید خانہ کھول دیا اور جو لوگ اس میں (قید) تھے اور جو باب الجسر کے قریب تھے سب کو نکال دیا، قید خانے میں جیسا کہ بیان کیا گیا ایک جماعت خراسان کے جاسوسوں اور اہل جبال اور الجبر وغیرہ کے بدمعاشوں کی تھی انہوں نے پل کا ایک حصہ کاٹ ڈالا اور دوسرے کو آگ لگا دی اس کی کشتیاں ڈوب گئیں قید خانوں کا دفتر لوٹ لیا گیا اور دفاتر پھاڑ کر پانی میں ڈال دیئے گئے بشر العمری اور ابراہیم العمرانی فرزندان ہارون کا جو محمد بن عبداللہ کے کاتب تھے گھر لوٹ لیا یہ سب بغداد کی شرقی جانب ہوا، اور اس وقت جانب شرقی کا حاکم احمد بن محمد بن خالد بن ہرثمہ تھا۔ اس کے بعد بغداد اور سامرا کے مالدار لوگوں نے اپنے پاس سے بہت سا مال نکالا اس طریقے سے انہوں نے تمام مال والوں کو جنگ روم کے لیے سرحدوں کی طرف جانے کے لیے مدد پہنچائی بہت لوگ الجبل، فارس، اہواز، ہیات وغیرہ سے جنگ روم کے لیے آ گئے کیونکہ انہیں اس امر کی خبریں پہنچیں کہ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے مقابل رومی فوج میں کوئی تغیر ہوا ہو اور سلطان نے ان سے جنگ کے لیے ان کی طرف لشکر بھیجنے کی اطلاع نہ دی۔

سامرا میں طوائف الملوکی:

۲۳ ربیع الاول یوم جمعہ کو سامرا میں ایک گروہ نے ہنگامہ کر دیا یہ معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کون تھے انہوں نے وہاں کا قید خانہ کھول دیا اور جو لوگ اس میں قید تھے انہیں نکال دیا، موالی کی ایک جماعت کے ساتھ زرافہ اس گروہ کی تلاش میں روانہ ہوا، عام لوگوں نے حملہ کر کے انہیں شکست دے دی، اتامش اور وصیف اور بغا اور سب ترک سوار ہو کر آئے تو عوام میں سے ایک جماعت کو قتل کر دیا، وصیف پر جیسا کہ مجھ سے بیان کیا گیا ہے ایک پکی ہوئی ہانڈی ڈالی گئی تھی جو کہ عام لوگوں کی ایک جماعت نے النجاریہ کے قریب اس پر پھینکا، وصیف نے آگ کا تیل نکالنے والوں کو حکم دیا انہوں نے وہاں تجارتی دکانیں اور لوگوں کے مکانات تھے ان پر آگ پھینکی، میں نے اس مکان کو جلا ہوا دیکھا ہے اور یہ سامرا میں دار اسحاق کے قریب ہے۔

احمد بن جمیل کی معزولی:

بیان کیا گیا ہے کہ اسی دن مغربیوں نے عام لوگوں میں سے ایک جماعت کے مکانات لوٹ لئے پھر اسی دن کے آخر میں جماعت میں سکون ہو گیا اور ان کی اس دن میں حرکت کی وجہ سے جس کا میں نے ذکر کیا احمد بن جمیل سامرا میں اپنے عہدے سے معزول کر دیا گیا اور اس کی جگہ ابراہیم بن سہل الدارج حاکم ہو گیا۔

اتامش:

اسی سال اتامش اور اس کا کاتب شجاع قتل کیا گیا اور یہ یوم شنبہ ۱۵ ربیع الثانی کو ہوا۔

مذکور ہے کہ جب خلافت مستعین کو ملی تو اس نے اتامش اور شاہک خادم کے ہاتھ کو بیت المال میں آزاد کر دیا اور ان دونوں کو

کی طرح دونوں بیت المال میں جو چاہتیں انھیں بھی اجازت دے دی اور اس نے کبھی اپنی ماں کو بھی کسی بات سے جسے وہ کرنا چاہے روکتا نہ تھا۔ اس کی ماں کا کاتب سلمہ بن سعید نصرانی تھا۔ زمانے بھر کے تمام اموال جو بادشاہ کو بھیجے جاتے تھے ان کا اکثر حصہ انہی تینوں کے لیے ہوتا تھا۔ اتامش نے بیت المال کے اموال کا قصد کیا۔ مستعین نے اپنے بیٹے عباس کو اتامش کی پرورش میں دے دیا تھا۔ جو مال ان تینوں سے بچتا تھا وہ عباس کے لیے لیا جاتا تھا اور اس کے اخراجات اور مصاحب میں صرف کر دیا جاتا تھا۔ اس زمانے میں اس کی جاگیر کے دفتر کا منتظم دلیل تھا۔ اس نے بھی بہت سے بڑے بڑے مال اپنے لیے لے لیے۔ موالی (آزاد کردہ غلام) یہ دیکھا کرتے تھے کہ مال اڑایا جا رہا ہے اور وہ تنگی میں ہیں۔ اتامش ہی جو مستعین پر چھایا ہوا تھا، خلافت کے احکام نافذ کیا کرتا تھا۔

اتامش کا قتل:

وصیف اور بغا اس کی وجہ سے بالکل بے کار تھے۔ ان دونوں نے موالی کو اس پر بھڑکایا۔ دونوں برابر اس کے خلاف تدبیر کرتے رہے یہاں تک کہ انھوں نے اپنی تدبیر مضبوط کر لی۔ ترکوں اور فرغانیوں نے اتامش کے بعد علامت کی۔ اسی سال ۱۲ ربیع الآخر یوم پنج شنبہ کو کرخ والے اور بالائی چھاؤنی والے اس کی طرف روانہ ہوئے۔ سب جمع ہو گئے اور انھوں نے اس پر چڑھائی کی۔ وہ محل میں مستعین کے ساتھ تھا۔ اسے اطلاع ہوئی۔ اس نے بھاگنے کا ارادہ کیا مگر موقع نہ ملا۔ مستعین سے پناہ مانگی مگر اس نے بھی اسے پناہ نہ دی۔ دو روز پنج شنبہ و جمعہ کو یہ اسی حال پر قائم رہے۔ جب شنبہ ہوا تو محل میں گھس گئے اور اتامش کو وہاں سے نکال لائے جہاں وہ چھپا ہوا تھا۔ پھر وہ بھی قتل کر دیا گیا اور اس کا کاتب شجاع بن القاسم بھی قتل کر دیا گیا۔ اتامش کا گھر بھی لوٹ لیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ مجھے اطلاع ملی اس میں بہت بڑے مال اور اسباب اور فرش اور آلات لے لیے گئے۔

عمال کا عزل و نصب:

جب اتامش قتل کر دیا گیا تو مستعین نے ابو صالح عبداللہ بن محمد بن یزداد کو وزیر بنایا۔

ماہ ربیع الآخر میں الفضل بن مروان دفتر خراج سے معزول کر دیا گیا اور عیسیٰ بن فرخان شاہ اس کا حاکم بنایا گیا اور وصیف دیہات کا حاکم بنایا گیا اور بغا الصغیر فلسطین کا۔ بغا الصغیر اور اس کی جماعت ابو صالح بن یزداد سے ناراض ہو گئی تو ابو صالح شعبان میں بغداد بھاگ گیا۔ مستعین نے اس کی جگہ محمد بن الفضل الجرجرائی کو کر دیا۔ اس نے محکمہ خطوط پر سعید بن حمید کو رئیس بنا دیا۔ اس کے متعلق حمدونی نے کہا ہے:

سعید اب گھوڑا لانے کو پھرتا ہے حالانکہ اس سے پہلے پرانے کپڑوں میں بسر ہوتی تھی جن کے بدلنے کی نوبت نہ آتی۔

علی بن الجہم کا قتل:

اسی سال علی بن الجہم بن بدر کو قتل کیا گیا۔ اس کا سبب یہ ہوا کہ وہ بغداد سے سرحد کی طرف روانہ ہوا۔ حلب کے ایک گاؤں میں پہنچا جسے خساف کہا جاتا تھا تو اسے کلبیوں کا ایک گروہ ملا جنھوں نے اسے قتل کر دیا۔ اعراب نے جو (اسباب) اس کے ساتھ تھا لے لیا۔ چنانچہ اس نے (یہ اشعار) جاں کنی کی حالت میں کہے تھے:

"کیا آج کی رات میں ایک رات اور بڑھا دی گئی۔ یا کوئی سیلاب صبح کو بہا لے گیا۔ مجھے اہل دجیل یاد آ رہے ہیں۔
حالانکہ مجھ سے دجیل کتنی دور ہے"۔

اس کا مکان دجیل کے راستے ہی میں تھا۔

[illegible]

کوفہ کی بھی یہی حالت [illegible] یحییٰ کوفہ کی طرف چلے گئے جہاں احمد [illegible] تھا [illegible] انہوں نے [illegible] محمد بن عبداللہ بن طاہر نے ایوب بن الحسن [illegible] جماعت [illegible] محمد بن عبداللہ کا عامل تھا [illegible] یحییٰ [illegible] بیت المال میں جو کچھ تھا لے لیا [illegible] قید خانے کھول دیے اور لوگ اس میں قید تھے سب کو نکال دیا [illegible] عبداللہ بن محمد [illegible] ان کے [illegible] اپنے ہمراہیوں کے [illegible] یحییٰ [illegible] جو [illegible] اور [illegible] سب [illegible] چلے گئے [illegible] کوفہ کی طرف [illegible] ایک جماعت [illegible] سے بھی [illegible] ایک جماعت [illegible] اور [illegible] کے بعد وہ [illegible] جماعت [illegible]

الحسین بن اسمٰعیل کی روانگی:

محمد بن عبداللہ ان سے لڑنے کے لیے الحسین بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن مصعب [illegible] اور [illegible] کی ایک جماعت [illegible] قاسم بن [illegible] اور عبدالرحمٰن بن الخطاب جو وجہ الفلس کے نام سے مشہور تھا اور [illegible] اور عبداللہ بن نصر بن حمزہ اور سعد الضبابی [illegible] سے احمد بن محمد بن الفضل اور ایک جماعت [illegible] سے ان کے ساتھ روانہ کی۔

حسین بن اسمٰعیل کا شاہی میں قیام:

حسین بن اسمٰعیل روانہ ہو گیا اور یحییٰ بن عمر کے مقابلے میں شاہی میں اس طرح ٹھہر گیا [illegible] اسمٰعیل اور ان کے [illegible] یحییٰ [illegible] ایک [illegible] حسین کے [illegible] یحییٰ [illegible] جانب چلے گئے [illegible] حسین [illegible] یحییٰ [illegible]

بھی [illegible]۔

[illegible] مشہور تھا [illegible] عبداللہ کی طرف سے [illegible] کے پاس [illegible] یحییٰ بن عمر کے [illegible] سب [illegible] یحییٰ بن عمر [illegible]۔

یحییٰ بن عمر کا کوفہ پر تسلط:

یحییٰ بن عمر کوفہ [illegible] عبدالرحمٰن بن الخطاب وجہ الفلس سے ان کی مڈبھیڑ ہوگئی [illegible] کے قریب [illegible] عبدالرحمٰن [illegible] شکست [illegible] کی طرف [illegible] حسین بن اسمٰعیل [illegible]

[illegible]

یحییٰ کی کوفہ میں جنگ کی تیاریاں:

[illegible]

زیدیہ کا حسین بن اسمٰعیل کی گرفتاری پر اصرار:

[illegible]

یحییٰ بن عمر کا قتل:

[illegible]

یحییٰ کے قتل کے بعد:

[illegible]

کہا ابوالعلیم کے ماموں ابوالحسین سے مذکور ہے کہ اس نے دیکھا کہ ایک شخص کی پشت میں نیزہ، وہ شخص پہچانا نہ تھا لوگوں نے ابوالحسین کی پشت میں نیزے کا زخم پایا، مقتولین کی کثرت کی وجہ سے یہ نہیں معلوم ہو سکتا تھا کہ کس نے ان کو قتل کیا۔

یحییٰ کے سر کی روانگی سامرا:

جب یہ سر محمد بن عبداللہ بن طاہر کے گھر پہنچایا گیا تو ایسے شخص کی تلاش ہوئی جو گوشت کو جدا کرے تاکہ آنکھ اور گردن و سر کے درمیان کا گوشت نکالے۔ یہ خبر سن کر قصاب بھاگ گئے جو قید خانوں میں قید تھے ایسا شخص تلاش کیا گیا جو یہ کام کرے۔ مگر سوائے ایک شخص کے جو نئے قید خانے کے کارندوں میں سے تھا اور جسے علی بن الخصعد کہا جاتا تھا کوئی دوسرا نہ ملا اس کو بھیجا اور آنکھیں نکالنے پر مقرر ہو گیا اور اس کا گوشت اپنے ہاتھ سے علیحدہ کر دیا، دماغ کے حصہ اور حلق اور گدی کو ایلوے کے روئی میں رکھ دیا۔ یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس کی پیشانی پر معلوم ہوتا تھا کہ تلوار کا زخم تھا۔ محمد بن عبداللہ بن طاہر نے اس کا سر جس دن اسے ملا تھا اس کے دوسرے دن مستعین کے پاس لے جانے کا حکم دیا اسے اپنے ہاتھ سے کھول لئے اور سرا کے باب العامہ پر نصب کرنے کو نکالا لوگ اس کے لیے جمع ہو گئے اور افسوس کرنے لگے۔

یحییٰ کے سر کی تشہیر:

نصب کرنے پر ابراہیم الدیرج مقرر کیا گیا۔ یہ ابراہیم بن اسحاق نائب تھا جب محمد بن عبداللہ نے اسے حکم دیا تھا اس نے تھوڑی دیر کے لیے نصب کر دیا پھر اتار لیا اور بغداد لوٹا دیا گیا۔ وہاں باب الجسر پر نصب کر دیا جائے مگر لوگوں کے کثرت سے جمع ہو جانے کی وجہ سے محمد بن عبداللہ کو یہ امر مناسب نظر نہ آیا۔ محمد بن عبداللہ سے بیان کیا گیا ہے وہ لوگ اسے لینے کے لیے جمع ہوئے تھے اس نے انہیں نصب نہ کیا اپنے گھر میں اسلحہ خانے کے ایک صندوق میں رکھ دیا۔

یحییٰ کے ساتھیوں کی اسیری اور رہائی:

الحسین بن اسماعیل نے قیدیوں اور ان لوگوں کے سر جو ابوالحسین کے ساتھ قتل کیے گئے تھے ایک شخص کے ہمراہ روانہ کر دیے جس کا نام معلوم نہیں تھا وہ اسحاق بن ابراہیم کے ساتھیوں میں سے تھا اس نے انہیں قید کیا اور یہی کچھ تھا اور یہ معاملہ تھا۔ مستعین کے حکم سے سب جدید قید خانے میں قید کر دیے گئے۔ محمد بن عبداللہ نے ان کے بارے میں یہ لکھا تھا کہ اس نے ان سب سے درگزر کی درخواست کی تھی۔ مستعین نے سب کی رہائی کا حکم دے دیا کہ تمام سر دفن کر دیے جائیں اور نصب نہ کیے جائیں۔ یہ باب الذہب کے ایک محل میں سب دفن کر دیے گئے۔

ابو ہاشم جعفری کا احتجاج:

بعض طاہریوں سے مذکور ہے کہ وہ اسی حالت میں محمد بن عبداللہ کی مجلس میں حاضر ہوا کہ یحییٰ بن عمر کے قتل کی اور فتح کی مبارک باد دی جا رہی تھی کہ بنی ہاشم، طالبین وغیرہ کی ایک جماعت بھی موجود تھی۔ لوگوں میں داؤد بن الہیثم ابو ہاشم الجعفری بھی آیا، اس نے لوگوں کو مبارک باد دیتے دیکھا تو کہا کہ اے امیر تجھے ایسے شخص کے قتل کی مبارک باد دی جا رہی ہے کہ اگر رسول اللہ ﷺ زندہ ہوتے تو آپ سے اس کی تعزیت کی جاتی۔ محمد بن عبداللہ نے کچھ جواب نہ دیا، ابو ہاشم جعفری یہ شعر پڑھتا ہوا چلا گیا۔ اشعار۔

[illegible]

[illegible] مستعین کی [illegible]

[illegible]

محمد بن عبداللہ بن طاہر پر مستعین کی نوازشات

[illegible]

محمد بن اوس کے بیٹوں کا جبر و تشدد

[illegible]

محمد بن اوس کا ظلم و ستم

[illegible]

سے مسلح اور صف بستہ ہوئے تھے یہ سب جو اس قسمت کی تلاش میں تھے جب اس نے ان مجمع سے آگے بڑھنا چاہا تو قتل کیا اور وہاں سے فرار ہو کر طبرستان چلا گیا۔

جابر بن ہارون۔ کے عمل کی مخالفت

یہ سارا قصہ یوں ہے کہ اس سے قبل جہاں ستان کے مقام پر ایک شخص کو جو محمد بن عبداللہ کا قاصد تھا جو وہاں کے ترکوں کی آنکھ پر قبضہ کرنے کے لیے جو گھوڑوں پر سوار ہو کر آیا تھا طبرستان کا جابر بن ہارون نے بھیجا کہ وہ سے لے آیا جب خالص صوافی علاقے تک جو لاوارث ہو گیا یعنی محمد بن عبداللہ نے جو ایک علاقہ تھا کر لینے تھے اس نے ان پر بھی قبضہ کر لیا اور اس کے متصل کی اراضی کو بھی قبضہ کر لیا جس سے لوگ خوف زدہ ہو گئے تھے وہ زمین جس کے قبضے کا اس نے ارادہ کیا تھا ان دونوں سرحدوں کے قریب تھی جن میں سے ایک کا نام کلار اور دوسری کا سالوس تھا اس علاقے میں ان دنوں دو شخص بہادری میں مشہور تھے جو کہ ان علاقے کے جس پر جابر نے قبضہ کیا تھا وہی دونوں تھے جو بیان کیے جاتے تھے لوگوں کو کھلانے والے اور جو ان کے پاس آتے ان پر احسان کرنے میں مشہور تھے ایک کا نام محمد اور دوسرے کا جعفر تھا دونوں رستم کے بیٹے اور بھائی بھائی تھے ان دونوں نے جابر بن ہارون کے فعل کو برا جانا اور اس سے انکار کیا ان اطراف کے لوگ رستم کے ان دونوں بیٹوں کی اطاعت کی جاتی تھی دونوں نے اس کے جابر بن ہارون کو اس زمین پر قبضے سے روک دیا کیونکہ اس علاقے کے باشندوں کے فائدے کے لیے تھی اور اس زمین میں اہل علاقہ کی جانب سے مالک نے بطور ہبہ محمد بن عبداللہ کو دی تھی اپنے قریب جو دوسرے لوگ تھے وہ ان دونوں کی اطاعت کرتے تھے ان سب لوگوں نے ان دونوں کے ساتھ ہو گئے۔

جابر بن ہارون کا فرار

جابر بن ہارون نصرانی اپنی جان کے خوف سے بھاگ کر سلیمان بن عبداللہ بن طاہر کے پاس چلا گیا اور محمد و جعفر فرزندان رستم اور ان لوگوں نے جو ان کے ساتھ جابر کو بھگا چکے تھے اس زمین پر کسی دوسرے نے قبضہ کر لیا جس پر محمد اس کے بعد کے خطرات سے یقین کر بیٹھے اس لیے کہ پورے طبرستان کا والی سلیمان بن عبداللہ تھا اور وہ محمد بن عبداللہ کا بھائی تھا محمد بن طاہر بن عبداللہ کا چچا تھا اور اس وقت پورے مشرق اور رے اور خراسان و طبرستان پر مسلط تھا۔

دیلمیوں سے ایفائے عہد کا مطالبہ:

جب تمام قوم میں اس (شرارت) کا یقین کر لیا تو اپنے دیلم کے پڑوسیوں کے پاس قاصد بھیجے اور انہیں اس وعدے عہد کی یاد دلائی جو ان کے اور ان کے درمیان ہوا تھا کہ ان کیا تھا محمد بن اوس نے خیانت و قتل و تعدی کا جو طریقہ اختیار کیا اس امر کا اندیشہ ہے کہ وہ ان کے ساتھ بھی ویسا ہی کرے جیسا کہ ہمارے ساتھ کیا انہوں نے ان سے اعانت کی درخواست کی اہل دیلم نے ان لوگوں کو اس امر سے آگاہ کیا کہ تمام اطراف کی زمینوں اور شہروں پر جو ان کی زمین کے متصل ہیں ان کے والی بمعرفت آل طاہر کے عامل ہیں اور یا ان کے عامل ہیں جو آل طاہر کی مدد کرتے ہیں جن کے وہ ان کی مدد کے محتاج ہیں ہمیں درخواست اعانت کی ضرورت ہے ان سے کی یہ ان کے پیچھے کوئی طریقہ نہیں ہے جس سے اس کے کہ ان سے اس امر کا خوف زائل کیا جائے کہ جب وہ سلیمان بن عبداللہ کے عمل کے ساتھ لڑائی میں مشغول ہوں گے تو وہ لوگ ان کی پشت کی جانب سے حملہ کر دیں گے۔

دیلمیوں کا اہل کلار و سالوس سے معاہدہ:

ان لوگوں نے خصوصیت سے دیلمیوں اور ان کے ہمسایوں سے جنگ کے لیے مدد کی درخواست کی انھیں تو یاد تھا وہ اس امر کے انتظام سے غافل نہیں رہتے تھے یہاں تک کہ وہ لوگ ان سے مطمئن ہو گئے تھے انھیں مرغوب تھا جس نے ان کی درخواست کو قبول کیا ان لوگوں نے ان سے اور اہل کلار و سالوس سے ملنا جلنا شروع کیا اور دیلم کے سردار جو شخص ان سے خاص تعلق رکھتا تھا اس نے اس جنگ میں ایک دوسرے کی مدد کرنے کا معاہدہ کر لیا۔

الحسن بن زید:

قریب ابن محمد الجعفری نے جیسا کہ بیان کیا گیا ان طالبیوں میں سے تھا جو اس زمانے میں طبرستان میں مقیم تھے ایک صاحب کے پاس جن کا نام محمد بن ابراہیم تھا قاصد بھیجا اور بیعت کرنے کے لیے انھیں بلاتے تھے مگر انھوں نے انکار کیا اور کہا کہ میں تمہیں اپنے میں سے ایک ایسے شخص کا پتہ دیتا ہوں جو اس کام کے لیے جس کے لیے تم نے بلایا ہے وہ مجھ سے زیادہ مضبوط ہے وہ پہاڑوں ہے کہ الحسن بن زید رے میں ان کے مکان کا پتہ دیا۔

الحسن بن زید کو طبرستان آنے کی دعوت:

اس قاصد نے رے کی قوم سے کہا: جسے محمد بن ابراہیم نے بھیجا تھا اپنے ساتھ طبرستان چلنے کی دعوت دے۔ حسن بن زید ان کے پاس آئے اور دیلم اور اہل کلار و سالوس اور رویان والوں نے ان کی بیعت اور سلیمان بن عبداللہ کے قتال پر متحد ہو گئے جب حسن بن زید ان کے پاس آئے تو دونوں نے تمام دیلم اور فوج سرحدی ایک جماعت اور رویان کے دیلم کے سالار تمام اور وہسودان بن جستان نے اور اہل رویان میں سے عبداللہ بن ونداامید نے کہ ان کے خیال میں پرہیزگار عبادت گزار بھی تھے تمام ان لوگوں کو ملا کر جو ان پر جنگ تھی یہ لوگ ابن اوس اور سلیمان بن عبداللہ سے لڑے اور وہ دونوں شہر ساریہ میں تھے۔

حسن بن زید کی بیعت:

حسن بن زید کے لوگوں کی اس جماعت کے ساتھ جن لوگوں نے بیعت کی تھی وہ محمد بن تھا جس کا نام محمد تھا جب حسن بن زید کے ظہور کی خبر پہنچی تو طبرستان کے پہاڑوں کے لوگ مصمغان ونداامید کی جعفر بن نکل ان لوگوں کے جو کے رہنے والے تھے سب حسن کے شامل ہو گئے اہل کلار و سالوس کے شامل ہونے کا سبب یہ تھا کہ اس زمانے میں ان کا مالک اپنے بھائی اور اپنے ساتھیوں کو سے الگ ہوئے حسن بن زید کی جماعت میں اور یہاں تک کہ دونوں کے درمیان بعض حالات میں صلح تھی اور آپس میں محبت اور سسرالی رشتہ داری بھی تھی اپنے اس فعل سے وہ حسن بن زید اور ان کے ساتھیوں کے معاملے کو روکنا چاہتا تھا۔

حسن بن زید کی آمل پر فوج کشی:

حسن بن زید اور ان کے ساتھ ان سرداروں نے جو ان اطراف والوں میں سے تھے شہر آمل کا رخ کیا جو طبرستان کے شہروں میں سب سے پہلا شہر ہے جو کلار و سالوس کے پہاڑ سے متصل ہے ابن اوس شہر ساریہ سے مدافعت کے ارادے سے

[illegible] حسن بن زید [illegible] جنگ [illegible]

ساریہ پر قبضہ:

بیان کیا گیا ہے کہ حسن بن زید آمل میں چند روز مقیم رہے [illegible] اپنے ہمراہیوں کے [illegible] سلیمان بن عبداللہ [illegible] ساریہ کی طرف جنگ کے لیے [illegible] سلیمان اور ان کے ساتھی اپنے لشکروں سے نکل آئے [illegible] حسن بن زید کے لشکر [illegible] سلیمان بن عبداللہ [illegible] جان بچانے کے [illegible]

سلیمان بن عبداللہ کا فرار:

[illegible] کی ایک جماعت نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ سلیمان بن عبداللہ بھاگ گیا [illegible] اپنے اہل و عیال و اسباب [illegible] حسن بن زید اور ان کے ساتھی غالب آ گئے [illegible] سلیمان [illegible] حسن بن زید نے ان کے لیے ایک [illegible] سلیمان کے پاس [illegible] مال سلیمان کے ساتھیوں کا تھا حسن بن زید کے ساتھیوں نے لوٹ لیا۔

حسن بن زید کا طبرستان پر تسلط:

حسن بن زید [illegible] سلیمان بن عبداللہ [illegible] ایک لشکر [illegible] ایک شخص [illegible] حسن بن زید کے لیے طبرستان کے ساتھ [illegible]

اسمٰعیل بن فراشہ کی روانگی ہمدان:

مستعین [illegible] حسن بن زید کے لشکر [illegible] محمد بن طاہر بن عبداللہ [illegible]

حالانکہ ان کے آدمی ان کے مقابلہ میں بہت تھوڑے تھے اور بیان کیا گیا ہے کہ جب محمد بن جعفر ان کے ہاتھ میں گرفتار ہو گیا تو بیان کیا گیا ہے کہ اس نے ان سے بیعت کا وعدہ کر لیا اس لیے انہوں نے اسے رہا کر دیا۔

محمد بن جعفر اور محمد بن میکال کی جنگ

محمد بن جعفر ان کے ہاتھ سے رہائی پا کر جب ... آیا تو محمد بن میکال جو شاہ بن میکال کا بھائی تھا آ گیا۔ اس کے ساتھ ... جو ... اس کی طرف روانہ کیا گیا تھا اور ... جعفر ... بھائی ... محمد بن جعفر سے جنگ کی ... اس کے ... اس کے ساتھیوں کو شکست ہو گئی اور ... محمد بن میکال ان کے ... ایک شخص ... اس کے بعد محمد بن میکال ان کے ہاتھ سے قتل ہو گیا ... محمد بن میکال اور اس کے ... محمد بن میکال ... کی طرف ... اور ... اس کے ... قتل کر دیا اور محمد بن میکال ... کے قبضہ میں آ گیا۔

محمد بن علی اور احمد بن عیسیٰ کی جنگ:

محمد بن میکال کے قتل کے بعد اسی سال ... رے ... اس پر احمد بن عیسیٰ بن علی بن حسین الصغیر بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم اور ادریس بن موسیٰ بن عبداللہ بن موسیٰ بن عبداللہ بن حسن بن علی بن ابی طالب ... احمد بن عیسیٰ نے ... رے پر ... اور آل محمد کی دعوت دی محمد بن علی بن طاہر سے جنگ کی ... احمد بن عیسیٰ نے شکست دی اور وہ قزوین چلا گیا۔

جعفر بن عبدالواحد کی جلاوطنی:

اسی سال جعفر بن عبدالواحد پر عتاب ہوا اس لیے کہ انہوں نے شاکریہ کو ... وصیف نے ان کی شکایت کی ... اور ربیع الاول ۲۵۰ھ میں وہ بصرے کی طرف جلاوطن کر دیے گئے۔

متفرق واقعات:

اسی سال ... سے ... شراب اور ... کے ... کر دیئے گئے۔

اسی سال حسن بن افشین قید سے نکالا گیا۔

ذی الحجہ میں ... جعفر بن فضل بن عیسیٰ بن موسیٰ المعروف بہ بشاشات ... مکہ کے ... بنا دیا گیا۔

اسی سال اہل حمص نے اور قبیلہ کلب کی ایک جماعت نے جس کا سردار عطیف بن نعمہ الکلبی تھا فضل بن قارن پر جو ان کا عامل تھا حملہ کیا اور اسے قتل کر دیا۔ جب ... مستعین نے موسیٰ بن بغا الکبیر کو ان کی طرف روانہ کیا ... رجب ۲۵۰ھ ... جب وہ حمص کے قریب ہوا تو اہل حمص نے رستن کے درمیان اس سے مقابلہ کیا ... اور انہیں شکست دی اور حمص فتح کر لیا ... اس نے ... آگ لگا دی ... ایک جماعت کو قید کر لیا ... عطیف ... بدوؤں میں شامل ہو گیا تھا۔

اسی سال ... ۲۲ رمضان ... جعفر بن احمد بن عمار قاضی کی وفات ہوئی۔

اسی سال احمد بن عبدالکریم الجوادی ... قاضی بصرہ کی وفات ہوئی۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

امیر حج [illegible]

[illegible]

۲۵۱ھ کے واقعات

[illegible] اور وصیف میں مصالحت:

[illegible]

باغر ترکی کے خلاف شکایت:

[illegible]

[illegible] بن یعقوب [illegible]:

[illegible]

[illegible]

[illegible] میں مصالحت:

[illegible]

مستعین کے خلاف سازش:

[illegible]

بغا اور وصیف کی غلطی:

[illegible]

بغا کی گرفتاری:

[illegible]

کے ہم نوا ترکوں نے ان کا انکار کیا تھا اور سب ضرورت جب تک [illegible] جب ہر ایک قسم کی قید رہتے تھے پر سب نے مخالفت کی انھوں نے باغر کو بلا لیا اور [illegible] بغا کے قریب [illegible] مستعین سے [illegible] کے قتل کی سازش [illegible] تھا اس نے وصیف اور بغا کے پاس پہنچ کر [illegible] اس کی طرف سے جا کر [illegible] باغر کو گرفتار کر کے قید کر دیا۔

باغر کا قتل

پھر باغر [illegible] اور [illegible] ترکوں نے [illegible] تو انھوں نے [illegible] پر [illegible] اس کی [illegible] نے [illegible] اور [illegible] اس پر حملہ کیا اور اس کو [illegible] اس وقت [illegible] وصیف اور بغا [illegible] وصیف کی [illegible] تھا قتل کر دیا اور باغر کو قتل کر دیا گیا [illegible] سے [illegible] باغر کے پاس آیا [illegible] نے [illegible] کہ [illegible] یہاں تک کہ [illegible] ہو گیا [illegible] مستعین [illegible] معلوم ہو [illegible] وصیف اور بغا [illegible] ہوئے [illegible] وصیف کے گھر گئے [illegible] اور [illegible] جو [illegible] وصیف اور بغا [illegible] سب سے [illegible] جا [illegible] مقابلے پر [illegible] باغر کا سر ان کے پاس پھینک دیا گیا۔

بلوائیوں کا ہنگامہ و پسپائی

بلوائی ترکوں تک اس کے قتل کی خبر پہنچی تو وہ ہنگامے پر اتر آئے یہاں تک کہ [illegible] مستعین اور بغا اور وصیف چلے گئے وصیف نے [illegible] ایک [illegible] اور [illegible] کو [illegible] جو [illegible] بلوائیوں کے مقابلے میں روانہ کر دیا [illegible] ضرورت کے لیے [illegible] سے [illegible] کام [illegible] نے [illegible] سے [illegible] ان کے [illegible] سے [illegible] ان [illegible] ربیع الاول [illegible]

جو [illegible] سے [illegible] وصیف کا [illegible] جو [illegible] ان لوگوں نے [illegible] کے [illegible] ان سے [illegible] کے لیے [illegible] گیا تھا ان لوگوں نے [illegible] مستعین اور بغا اور وصیف بغداد چلے گئے [illegible] پریشان ہوئے اور [illegible] ہو گئے۔

ترکوں کی لوٹ مار

جب مستعین کے چلے جانے کی خبر [illegible] کی تو ترک [illegible] دلیل بن یعقوب کے مکانوں کی طرف [illegible] کے [illegible] کے قریب رہتے تھے ان کے [illegible] کے مکانوں کی طرف گئے اور ان مکانوں میں جو [illegible] لوٹ لیا [illegible] اور [illegible] وہاں [illegible] پر قابو پا لیا [illegible] کے [illegible] آپ [illegible] بن [illegible] نصرانی نے [illegible] سے [illegible] کی [illegible] اس نے [illegible] اور ان کے [illegible] نے بھی [illegible] نے [illegible] سے [illegible] ابراہیم بن [illegible] نصرانی کے [illegible] اور [illegible] انھوں نے انھیں [illegible] سے [illegible]

باغر کے قتل کے متعلق اشعار

باغر کے قتل اور [illegible] کے بارے میں [illegible] کی وجہ سے [illegible] بعض شعرا نے جو شعر کہے ان [illegible] ان میں

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ابن زمرک کی وفات:

[illegible]

"[illegible]"

[illegible]

* * *

باب ۴

خلیفہ المستعین باللہ کی معزولی

نیا سن شروع ہوا تو بغداد اور سامرا کے حالات [illegible] ان میں سے جو لوگ سامرا میں تھے انہوں نے معتز سے بیعت کر لی اور جو لوگ بغداد میں تھے وہ مستعین کی وفا و بیعت پر قائم رہے۔

مستعین کا بغداد میں قیام:

محرم میں مستعین اور شاہک خادم اور وصیف اور بغا اور احمد بن صالح بن شیرزاد کاتب بغداد آئے۔ یہاں پہنچے تو یہاں ان کی آمد تین گھنٹے دن گزرنے کے بعد یوم چہار شنبہ یا بقول بعض [illegible] محرم کو ہوئی تھی۔ جب مستعین [illegible] آیا تو محمد بن عبداللہ بن طاہر کے گھر میں اترا، وصیف کو [illegible] دیا گیا یا جو [illegible] مشہور تھا [illegible] مستعین نے دریافت کیا [illegible] کے لئے سرداران لشکر جائے، جعفر خیاط اور سلیمان بن یحییٰ بن معاذ کے مکانوں میں [illegible] اور ہاشم کے خاندان [illegible] ان کے بعد ترک سرداروں میں سے جو وصیف کے طرفدار تھے کلباتکین اور [illegible] ترک اور ابن [illegible] ان میں سے جو بغا کے طرفداروں میں تھے۔ [illegible] جو خدمت کے لئے دوسروں سے [illegible] کے رہنے کے جیسا کہ بیان کیا گیا ہے وصیف اور بغا نے ان کے آنے سے پہلے ان کے پاس ایک قاصد بھیج کر بتا دیا تھا کہ جب بغداد پہنچیں تو [illegible] محمد بن عبداللہ بن طاہر کے مکان کے سامنے جزیرے کی طرف [illegible] سے [illegible] لوگ ان کے آنے سے [illegible] انہوں نے [illegible] جزیرے کی طرف ہو کر اپنی سواریوں سے اتر پڑے۔ کشتیاں آ گئیں ان میں بیٹھ کر دریا عبور کیا۔

ترکوں کی مستعین سے معذرت خواہی:

کلباتکین اور بایکباک اور [illegible] خلافت کے سردار اور [illegible] دریا کے جنوب کی طرف جہاں مستعین کے [illegible] پہنچے۔ انہوں نے اس کے سامنے اپنے آپ کو ڈال دیا۔ اپنے پٹکے عاجزی اور ذلت ظاہر کرنے کے لئے گردنوں میں ڈال لئے اور مستعین سے گڑگڑا کر معافی مانگی اور [illegible] راضی ہو جانے کی درخواست کی۔

مستعین نے جواب دیا: تم لوگ اہل بغاوت و [illegible] ہو اور مستقل طور پر فتنوں کے [illegible] ہوئے ہو [illegible] تم لوگوں نے اپنے لڑکوں کے بارے میں مجھ سے جو درخواست کی تھی [illegible] نے ان کو مہربانی کے ساتھ شامل کر دیا اور قریب دو ہزار نئے لڑکوں کے بارے میں تمہاری درخواست پر [illegible] ان کو [illegible] میں شامل کرنے کا حکم دیا گیا، قریب [illegible] کے بارے میں [illegible] تمہاری درخواست منظور کی۔ میں نے تمہاری ہر بات [illegible] جو [illegible] آپ [illegible] خواہش [illegible]

[illegible] ہم [illegible] اور [illegible] میں [illegible] ہیں [illegible]
تک ہم نے [illegible] اور امیر مستعین [illegible] معافی اور اپنی غرض سے [illegible] ہیں۔

باکباک کی اہانت:

مستعین نے [illegible] آپ [illegible] معاف [illegible] کی طرف [illegible] مستعین [illegible] ہوئے اور [illegible] ہو گئے۔

مستعین کے خلاف ترکوں کی کارروائی:

مستعین [illegible] ترک [illegible] تمہارے [illegible] مستعین [illegible] معتز [illegible] بیعت [illegible] چلے گئے۔

معتز کی بیعت:

اسی دن معتز [illegible] بیعت [illegible] مستعین [illegible] تھا اور [illegible] مستعین نے بیت المال [illegible] تھا۔

عقد بیعت:

[illegible] بیعت کی [illegible] مضمون یہ تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم [illegible] المعتز باللہ [illegible] مستعین [illegible]

کے حق و عہد کا پورا کرنا تم پر فرض ہے۔ جس میں نہ تمہیں کوئی شک ہے نہ شبہ ہے نہ کسی طرف میلان ہے اور نہ تمہیں کوئی شبہ ہے (اور بیعت کرتے ہو) (اس بات پر تم نے اپنے ظاہر اور باطن پر اور دوستی اور رضامندی اور اس عہد پر کہ بیعت تم پر ہے اور تمہاری خوشی سے ظاہر میں بھی، مخفی میں بھی، خوشی میں بھی، ناخوشی میں بھی کہ جب تک اللہ کے بندے ابو عبداللہ المعتز باللہ امیر المومنین جو تمہارے امام ہیں کے اپنے دوستوں سے دوستی کرنے کے متعلق اور اپنے دشمنوں سے دشمنی کرنے کے متعلق خواہ وہ خاص لوگوں میں سے ہوں یا عام لوگوں میں سے قریب والے ہوں یا دور کے ہوں (تو ان سے محبت کرو گے اور بیزار ہو گے) اس طرح ہے کہ اس کی بیعت اور اللہ کے عہد و ذمہ داری سے مخلصانہ طریقہ سے ہو جیسے تمہارے باطن اس طرح ہیں جیسے تمہاری زبانوں کے ہو گئے ہیں اس بیعت کو اپنے اوپر لیتے اور اسے اپنی گردنوں میں پورے طور پر خوشی اور رغبت اور قلوب اور خواہشوں اور نیتوں کی سچائی سے مضبوط کر لینے کے بعد تم لوگ بھی اس امر سے راضی ہو گئے ہیں کہ امیر المومنین راضی ہو گئے اور (بیعت کرتے ہو) کہ امام المعتز باللہ ہی دراصل امیر المومنین کے لئے مسلمانوں کی جانب سے عہد لیا ہے اور اس امر پر بیعت کرتے ہو کہ کبھی اس امر کے توڑنے کی کوشش نہ کرو گے جو تم پر عائد کیا گیا اور اس امر پر کہ کوئی چیز نہ اس تمہیں اخلاص اور دوستی سے ہٹائے گی اور نہ اس امر پر کہ تم اس میں تغیر کرو گے اور نہ توڑو گے اور نہ رجوع کرنے والے تم میں سے کوئی بیعت سے رجوع کرے گا اور نہ اپنے قول سے خلاف اتفاق کرے گا اور اس امر پر کہ یہ بیعت تم نے اپنی زبان سے کی اور دل سے اس کا عہد کیا اور اس کی نیت جو کی ہے اس پر اللہ تعالیٰ گواہ ہے کہ تمہارے قلوب نے اس کے اختیار کرنے پر اور اس پر بھروسہ کرنے پر اور اس ذمہ داری کے پورا کرنے پر جو اس بیعت میں اللہ کی طرف سے ہے اور تمہارے اخلاص پر بیعت کی نصرت اور اس بیعت کی دوستی کے متعلق کہ اس میں تمہاری جانب سے کوئی نفاق کی آمیزش ہے اور نہ دھوکا ہے اور نہ کوئی بات کی بنا پر ہے تاکہ تم اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملو کہ تم اس کے عہد کو پورا کرنے والے ہو اپنے اوپر اس کے حق کو ادا کرنے والوں میں سے ہو نہ شک میں پڑنے والوں میں اور عہد شکنی کرنے والوں میں سے جو لوگ تم میں سے امیر المومنین سے ان کی خلافت کی اور ان کے بعد اور امیر المومنین ان امام مؤید باللہ سے ان کی ولی عہدی کی بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی کی بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے پس جو شخص عہد شکنی کرے گا وہ صرف اپنی ہی جان پر عہد شکنی کرے گا اور جو اسے پورا کرے گا جس کا اس نے اللہ سے عہد کیا ہے تو عنقریب اللہ تعالیٰ اسے اجر عظیم عطا کرے گا۔ تم اس بیعت کو مضبوط پکڑو اور اسے جسے اس بیعت نے تمہاری گردنوں میں مضبوط کر دیا اور اس پر تم نے اپنے ہاتھ دئیے ہیں اور اللہ کے عہد کو مضبوط پکڑو، کیونکہ اللہ کے عہد کا تم سے مواخذہ ہو گا اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذمہ داری و مضبوطی کے ساتھ قائم رہو۔ جس امر کا تم سے عہد لیا ہے اللہ تعالیٰ نے سچا انبیاء اور مرسلین اور اپنے کسی بندے سے لئے ہیں ویسے ہی اس بیعت میں تم سے لئے گئے ہیں۔ تم بدلو گے نہیں اور نہ کسی اور طرف پھیرو گے تم نے جس امر پر اللہ سے عہد کیا ہے اسے اسی طرح مضبوط رکھو گے جس طرح اس نے اپنی طاعت کرنے والوں اور اہل وفا اور اہل عہد اپنی وفا کو مضبوط پکڑتے ہیں تو تمہیں کوئی خواہش نفسانی اس سے ہٹا نہ سکے گی اور نہ رغبت نہ کوئی تغیر۔ تم اسی تمہارے قلوب کی ہدایت سے کج نہیں کر سکے گی اور تم اس معاملہ میں اپنی جان اور کوشش صرف کرتے رہو گے دین اور اطاعت کا اور اس عہد کی وفا کا حق جو تم نے اپنے اوپر لیا ہے اسے مقدم رکھو گے خدا تعالیٰ تم سے اس بیعت میں سوائے وفا کے اور کچھ قبول نہ کرے گا۔

تم میں سے جس شخص نے امیر المومنین اور ان کے ولی عہد مؤید باللہ اور امیر المومنین سے اس شرط پر بیعت کی جس کی تم سے لی گئی

[illegible]

ابو احمد بن الرشید کا بیعت کرنے سے انکار:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عمال کو بغداد خراج بھیجنے کا حکم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اسعد بن داؤد کا سامرا سے فرار:

[illegible]

ابو احمد بن متوکل کی سپہ سالاری:

[illegible]

ابو احمد کی عکبرا میں آمد:

[illegible]

الحسن بن الافشین کا باب الشماسیہ پر تقرر:

[illegible]

[illegible]

ابو احمد نے جو کیا اچھا ہی کیا اور کیا اچھا نہ کیا رہے۔

محمد بن عبداللہ کے جاسوس کی اطلاع:

ابو احمد باب الشماسیہ پہنچا تو مستعین نے حسین بن اسمٰعیل کو باب الشماسیہ کا والی بنا کر سرداروں کو اس کے ماتحت کر دیا۔ زمانہ جنگ میں وہ وہاں رہے یہاں تک کہ اس کا تبادلہ کر دیا گیا۔ پھر اس کی جگہ ابراہیم بن اسحاق بن ابراہیم کو والی بنایا گیا۔ ۳ صفر کو محمد بن عبداللہ کا جاسوس اس کے پاس آیا۔ کہ ابو احمد نے ایک جماعت کو تیار کیا ہے۔ جو بغداد کے دونوں طرف سے بازاروں کے سائبانوں میں آگ لگانے کی دھمکی دے رہی ہے وہ سائبان ڈھا دیے گئے۔

ابن میکال اور حسین کی پیش قدمی:

مذکور ہے کہ محمد بن عبداللہ نے محمد بن موسیٰ منجم اور حسین بن اسمٰعیل کو اس لیے کہ وہ جانب غربی سے نکلیں اور والا تک چلے جائیں یہاں تک کہ ابو احمد کے لشکر تک پہنچ کر اس کی خبر لیں جو اس کے لشکر میں تھے آدمی بھیجا۔ محمد بن موسیٰ نے خیال کیا کہ وہ سو آدمی بھی ہیں گے جن کے ہمراہ ایک ہزار بچے ہیں۔ جب ۱۰ صفر دو شنبہ کا دن ہوا تو ترکی لشکر کے مقدمۃ الجیش باب الشماسیہ کے قریب ٹھہر گئے۔ محمد بن عبداللہ نے حسین بن اسمٰعیل اور شاہ بن میکال اور بندار طبری کو مع ان کے ہمراہیوں کے بھیجا اور اس نے بھی ان سے جنگ کرنے کا ارادہ کر لیا۔ شاہ ان کے پاس واپس آیا اور اسے بتایا کہ وہ اپنے ساتھیوں کی ہمراہی میں باب الشماسیہ پہنچا تو جب ترکوں نے شاہ اور بندار سے بچتے ہوئے ان کی طرف توجہ کی تو اپنی چھاؤنی کی طرف واپس گئے۔ شاہ اور حسین واپس آ گئے اور محمد نے اس دن کی روانگی ترک کر دی۔

محمد بن عبداللہ کی امان کی پیشکش:

جب ۱۲ صفر سہ شنبہ ہوا تو محمد بن عبداللہ نے القطیعہ کی جانب لشکر بھیجنے کا ارادہ کیا۔ کہ ترکوں کو مرعوب کرے۔ وصیف اور بغا بھی زرہ پہن کر اس کے ہمراہ سوار ہوئے۔ محمد زرہ پہنے ہوئے تھا۔ سینے کا حصہ طبری زرہ کا تھا۔ اور اس پر لوہے کی کلاہ تھی۔ اپنے ہمراہ فقہاء اور قضاۃ کو بھی لے گیا۔ اور یہ ارادہ کیا تھا کہ انہیں زیادہ دیر تک ہمرکاب رکھے اور ان پر اصرار کرے کہ نافرمانی کرنے سے باز آنے کی دعوت دے۔ کہلا بھیجا کہ انہیں اس شرط پر امان ہے کہ ابو عبداللہ مستعین کے بعد ولی عہد ہو جائے۔ اگر وہ امان قبول کر لیں (تو ٹھیک) ورنہ ۱۴ صفر یوم چہارشنبہ کی صبح کو ان سے قتال کرے گا۔ پھر باب قطربل کی طرف گیا اور وصیف اور بغا دجلے کے کنارے ٹھہر گئے۔ لوگوں کی کثرت کی وجہ سے آگے بڑھنا ممکن نہ رہا۔ محمد بن راشد مغربی نے دجلے کی غربی جانب سے ان کا مقابلہ کیا۔ پھر محمد واپس ہو گیا۔

علک القائد کا سنگباری کا حکم:

جب دوسرا دن ہوا تو عبدالرحمٰن بن الخطاب وجہ الفلس اور علک القائد اور ان کے ساتھ کے دوسرے سرداروں کے قاصد ان کے پاس یہ کہنے آئے کہ ہماری جماعت ان کے قریب ہوئی اور وہ اپنے لشکر کی طرف جو شماسیہ کے دریا کے کنارے کی زمین پر تھی لوٹ گئے۔ محمد نے ان کے پاس قاصد بھیجا کہ تم جنگ کی ابتداء نہ کرنا۔ اگر وہ تم سے جنگ کریں تو تم ان سے جنگ نہ کرنا اور آج مدافعت کرنا۔ ترکوں کے لشکر سے بارہ سوار باب الشماسیہ پر آ کر اس دروازے کے قریب ٹھہر گئے۔ اور دروازے والوں کو گالی

[illegible]

[illegible]

فرنگیوں اور ترکوں کے معرکے

[illegible]

ترکوں کے خلاف فوجی دستوں کی روانگی

[illegible]

عبداللہ بن محمود کی پسپائی:

شب دو شنبہ [illegible] ترکوں کی ایک جماعت نہروان پہنچی۔ ان ترکوں کو ایک جماعت [illegible] جو عبداللہ بن محمود کے ساتھ تھے۔ یہ لوگ [illegible] شکست خوردہ [illegible] اور جو بچ گئے [illegible] آدمی قتل ہو گئے۔ ان ترکوں نے [illegible] اور پھر [illegible] کے [illegible] آئے تھے [illegible] لشکر نے [illegible] سامرا پہنچے۔

اسمٰعیل بن فراشہ کی علیحدگی:

[illegible] چند آدمیوں کے [illegible] خراسان [illegible] کے آگے [illegible] ہو گئے۔ بعد [illegible] خراسان [illegible] بھیجا گیا تھا [illegible] آگئے [illegible] کے ساتھیوں [illegible] کر دیا گیا۔

معتز نے ایک لشکر ترکوں اور مغربیوں [illegible] کی طرف بھیجا [illegible] مغربیوں [illegible] بغداد کے [illegible] پہنچ گئے [illegible] اور [illegible] کے درمیان اپنے لشکر کو [illegible] دیا۔ یہ [illegible] تھا۔

ابواحمد اور بصریوں کی جنگ:

[illegible] محمد بن عبداللہ بن طاہر نے [illegible] باب الشماسیہ سے [illegible] ان کی پیادہ وسوار جماعت [illegible] کے ہمراہ ان کے مقابلے میں صف بستہ ہو گئے [illegible] جنگ جاری [illegible] باب القطیعہ [illegible] سب نے [illegible] حملہ کیا۔ انہوں نے ترکوں اور مغربیوں [illegible] جنگل کی جانب بھگا [illegible] ان [illegible] خالد بن عمران نے [illegible] ان پر حملہ [illegible] پیچھے ہٹے تھے ان ترکوں نے ابواحمد [illegible] اسباب [illegible] اور سامان [illegible] سب [illegible] انہوں نے اپنے آپ [illegible] ابواحمد کے لشکر [illegible] کشتیاں [illegible] دیئے گئے [illegible] پر نصب کر دیئے گئے۔

ترکوں کی شکست:

محمد بن ابی عون نے [illegible] معیت میں [illegible] تھے۔ [illegible] کشتیاں [illegible] ابواحمد کے [illegible] باب القطیعہ [illegible] شکست [illegible] باب القطیعہ [illegible] قتل [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جس وقت کہ اللہ کے دشمنوں نے دین کے علامات مٹانے کے لیے [illegible] تو آپ نے ان سے جنگ کی تیاری کی۔ جب تو اس نے اللہ کے اور اس کے خلیفہ کے حق کو اس سے دفاع کرتے اور مارقوں [illegible] سے جہاد پر قائم رہو [illegible] جسے تو اپنی رائے اور غور سے واجب پائے [illegible] قرب الٰہی [illegible] حق میں اپنی جان [illegible] تو جب اللہ تعالیٰ امیرالمومنین [illegible] یہاں تک کہ [illegible] بیٹے [illegible] کے قبضہ سے [illegible]۔

امیرالمومنین کے اس فرمان سے تم واقف ہو چکے جو تمہارے پاس اس واقعہ کے متعلق آیا تھا کہ اس گمراہ فرقے نے اس واقعہ کو پیدا کیا جو صراط مستقیم الٰہی سے گمراہ ہے اس کے دین کی پناہ سے جدا ہے۔ اللہ اور اس کے خلیفہ کی ان نعمتوں کا منکر ہے جو اس کے پاس تھیں امت کی جماعت میں جدائی ڈالنے والا ہے۔ جس کے انتظام کو اللہ نے اپنی خلافت سے جمع کر دیا ہے۔ اور اتحاد کے بعد اس کے تفرقہ کرنے کے لیے سعی و کوشش کرنے والا ہے۔ جو اپنی بیعت کو توڑنے والا ہے جو اپنی گردن سے اسلام کی رسی کو نکالنے والا ہے۔ یہ آوارہ اور دھوکا باز ترک ہیں انہوں نے ایک لڑکے کو امداد دینے کی حرکت کی جو ابو عبداللہ بن متوکل مشہور ہے۔ یہ حرکت امیرالمومنین کے مدینۃ السلام چلے جانے کے بعد سرزد ہوئی۔ حالانکہ امیرالمومنین کے حق خلافت پر قائم رہنا ان کا [illegible] خیانت ہے جس کا امیرالمومنین نے مقابلہ کیا مگر ان کے معاملے میں تحمل اختیار فرمایا۔ ان بیعت توڑنے والوں نے جب اپنی بد عہدیوں اور سرکشی کی انتہا کر دی [illegible] جو گمراہی کے گڑھوں میں سے تھے کی موافقت کرنی چاہی اور ان پر ایک ایسے شخص کو رئیس بنایا جو ابو احمد بن المتوکل مشہور ہے۔ یہ لوگ مدینۃ السلام (بغداد) کی جانب [illegible] بغاوت اور اقتدار کا اعلان کرتے ہوئے اور سرکشی اور اصرار ظاہر کرتے ہوئے روانہ ہوئے۔ امیرالمومنین نے انہیں مہلت دی اور ان پر مہربانی کرتے ہوئے وسعت دی۔ ایک فرمان کا حکم دیا۔ جس میں انہیں ہدایت کی اور جو بیعت وہ کر چکے تھے یاد دلائی گئی تھی۔ اللہ کا حق جو ان پر ہے اور اس معاملے میں جو امیرالمومنین کا حق ہے انہیں سمجھایا گیا تھا کہ اس بیعت سے ان کا نکلنا جس میں وہ خوشی سے داخل ہوئے تھے۔ اللہ کے دین سے نکلنا ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے علیحدہ ہو جانا ہے اپنی گردنوں اور خونوں کو بچانے [illegible] ان کے اس بیعت [illegible] میں دین کی سلامتی [illegible] نعمت کی بقا ہے۔ [illegible] مخالفت [illegible] ان کی جانب سے جو مصیبت پہنچی [illegible] کے عوض میں [illegible] کے عطایا اور بلند ترین مراتب [illegible] کے ساتھ انہیں مخصوص کرنے اور مجلس میں انہیں سب سے آگے رکھنے کا حکم نافذ فرمایا۔ لیکن جب ان کی سرکشی بڑھ گئی تو امیرالمومنین نے اپنے خیر خواہ امین اور ثقہ [illegible] محمد بن عبداللہ کو ان کے معاملات کے درست کرنے اور انہیں حق کی طرف بلانے کے لیے مقرر کیا [illegible] اس کی طرف رجوع کریں اگر ان کی سرکشی باقی رہے اور وہ اپنی گمراہی میں بغاوت کرتے رہیں تو ان سے جنگ کرے۔

محمد بن عبداللہ نے ان سرکشوں کو مہلت دینے سمجھانے اور ہدایت کرنے میں دیر کی حالانکہ اس مدت میں یہ لوگ [illegible] بلاد [illegible] کی ان کی عورتوں پر ظلم کرنے کی اور ان کے اموال لوٹنے کی دھمکی دینے میں [illegible] قتل اس کے [illegible] ہاتھوں پر جنہیں اہل ترک استعمال کرتے ہیں [illegible] تھی۔ جب انہیں اپنے [illegible] کا امکان ہوتا تھا تو اس طرف جھک پڑتے تھے۔ جس آبادی پر گزرتے ویران کر دیتے جو مسلم یا غیر مسلم عورت ملتی اسے

حوالے کئے جو [illegible] مسلمان لشکر [illegible] قتل کر دیتے [illegible] یہاں تک کہ بہت سے لوگ ان [illegible] اپنے مقامات [illegible] چلے گئے اور امیر المومنین [illegible] کے پاس [illegible] امیر المومنین [illegible] مسلمانوں [illegible] کی حفاظت کرتے [illegible] مسلمانوں [illegible] انہوں نے جنگ سے [illegible] قریب آ گئے۔

محمد بن [illegible] امیر المومنین نے جب [illegible] کے ان سب [illegible] اللہ [illegible] اطاعت [illegible] کے مقابلے میں [illegible] (قدید) [illegible] کی حفاظت [illegible] کے قریب تھی اور جنگ سے [illegible] جنگ شروع کر دی [illegible] زیادتی کرتے [illegible] اللہ [illegible] قدرت [illegible] کے راستے کے خلاف [illegible] اور ان کے احکام [illegible] اہل حق کے [illegible] ہو چکے۔

[illegible] انہوں نے [illegible] بیان کرتے تھے [illegible] اللہ [illegible] جنگ شروع کر دی [illegible] جنگ شروع [illegible] اللہ سے ان کے مقابلے میں مدد مانگی اللہ کے [illegible] قتل کر دیا [illegible] بہت زیادہ [illegible] اللہ کے اور اللہ کے دین کے دشمنوں نے دیکھا کہ ان کے گمان جھوٹے [illegible] اور [illegible] دشمنوں کے مقابلے میں مشغول [illegible] ان لوگوں کو مقرر کر دیا [illegible] دشمنوں کے [illegible] دروازوں میں سے ہر دروازے پر ایک مرد [illegible] مقرر کر دیا [illegible]

[illegible]

[illegible]

نہروان کی تباہی

[illegible]

[illegible]

محمد بن خالد کی شکست و مراجعت

[illegible]

محمد بن عبداللہ کا قتل

[illegible]

محافظ باب الشامیہ کا قتل:

[illegible]

[illegible] پکڑ کر یہاں تک کہ جب [illegible] ہو گئے تو [illegible] ان سے ہاتھ اٹھا لیا گیا۔

الدرقان کا قتل

۲۴ صفر شب جمعہ کو ترکوں کی ایک جماعت باب [illegible] پر آئی [illegible] باب الشماسیہ [illegible] سے نکل کر [illegible] الدرقان ترکی [illegible] تھا۔ کچھ دن ترکوں کے ساتھ باب الشماسیہ [illegible] اس پر [illegible] پتھر پھینکا گیا [illegible] کے سینے پر لگا [illegible] لاش [illegible] گئی۔ یحییٰ بن اسحاق کا [illegible] مغربی [illegible] بیان کیا کہ وہ علی بن الدرقان کے پہلو میں تھا۔ [illegible] اس پر ایک تیر آیا [illegible] لگا۔ پھر ایک پتھر لگا جس سے اس کا سر [illegible] لایا گیا۔

علی بن حسین کا بیان:

علی بن حسین راوی ہے [illegible] منجنیق چلانے والوں کی ایک جماعت باب الشماسیہ کی دیوار پر تھی۔ ایک مغربی اس دروازے کے قریب [illegible] میں نے ایک تیر نکال کر [illegible] نیچے [illegible] اس دروازے سے ایک جماعت نکلی جس نے اسے مصلوب کی طرح لٹکا دیا [illegible] مغربی [illegible] گئے۔

تجار کی ابراہیم موید سے شکایت:

بیان کیا گیا ہے کہ [illegible] ترکوں کی [illegible] معتز کی حکومت میں [illegible] انہوں نے زیور اور [illegible] لوٹ لیا۔ [illegible] معتز کے بھائی ابراہیم موید کے پاس جمع ہو کر [illegible] حکومت کی حفاظت میں تھا [illegible] حکومت [illegible] اپنے گھروں کو لوٹ جائے۔

معتز [illegible] طرطوس کی آمد:

[illegible] ۲۲ [illegible] جن کے لیے [illegible] کیا گیا تھا [illegible] اہل طرطوس [illegible] آئے [illegible] معتز کی بیعت [illegible] اور [illegible] بیان کیا [illegible] مستعین [illegible] معتز [illegible] کیا گیا۔ [illegible] وہ [illegible] کرتے تھے [illegible] میں [illegible] گیا تھا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

محمد بن جعفر کی گرفتاری

[illegible]

تھے یہ وہی ہیں جو باب الکرخ کی لڑائی کے وقت نکلے تھے اور جو طبرستان میں ہیں وہ الحسن بن زید بن محمد بن اسمٰعیل بن زید بن الحسن بن علی بن ابی طالب ہیں (رحمۃ اللہ علیہم و رضوانہ) اسی سال موسیٰ بن عبداللہ الحسنی کے بھانجے یوسف بن اسمٰعیل علوی نے خروج کیا۔

عیاروں میں اسلحہ کی تقسیم:

اسی سال ربیع الاول میں محمد بن عبداللہ نے یہ حکم دیا کہ بغداد کے عیاروں کے لیے کافر کوب (ہتھیار) بنائے جائیں اس میں آہنی میخیں لگائی جائیں مظفر بن سیسل کے گھر میں یہ کام ہوا وہ لوگ جنگ میں بغیر ہتھیار آ جاتے تھے۔ دشمن کو اینٹوں سے مارا کرتے تھے منادی کو حکم دیا تو اس نے منادی کی کہ جو شخص ہتھیار لینا چاہے وہ دار المظفر میں حاضر ہو ہر طرف کے عیار وہاں پہنچ گئے وہ ہتھیار ان میں تقسیم کر دیئے گئے اور ان کے نام لکھ دیئے گئے ان پر ایک شخص کو نگران بنایا گیا جس کا نام ینتویہ اور کنیت ابوجعفر تھی۔ کچھ اور لوگ بھی تھے جن میں ایک دونل دوسرے کو دمحان تیسرے کو ابو نملہ اور چوتھے کو ابو عصارہ کہا جاتا تھا ان میں سے ہر ایک کے تحت عریف اور کوئی عہدے دار قائم کیے اور ان کے ذمہ یہ بات فرض کی کہ عیاروں پر سردار ہیں یہاں تک کہ یہ فتنہ ختم ہو گیا۔ جب عیاروں کو کافر کوب دے دیے گئے تو وہ بغداد کے دروازوں پر نکل گئے ترکوں اور ان کے پیروی کرنے والوں میں سے قریب پچاس آدمیوں کو انہوں نے قتل کر ڈالا اور ان کے علاوہ آدمی قتل ہوئے ان میں سے پانچ سو تیر انداز نکالے گئے انہوں نے ترکوں سے دو جھنڈے اور دو چھتریاں لے لیں۔

ابن قیس کی ترکوں سے جھڑپ:

اسی سال بحریہ بن قیس کی علاقہ بزوغی میں ترکوں کی ایک جماعت سے جنگ ہوئی اس نے اور محمد بن ابی عون وغیرہ نے ان کا مقابلہ کیا ترکوں میں سے انہوں نے سات گرفتار اور تین قتل کیے بعض ان میں سے اپنی جان لے کر بھاگے پھر بعض ڈوب گئے اور بعض بچ گئے۔

احمد بن صالح کا بیان:

احمد بن صالح بن شیرزاد سے مذکور ہے کہ اس نے قیدیوں میں سے ایک شخص سے اس جماعت کی تعداد دریافت کی جس کا بحریہ نے مقابلہ کیا تھا اس نے کہا ہم لوگ چالیس آدمی تھے۔ ہم لوگوں نے بحریہ اور اس کے ہمراہیوں سے فتح کے وقت مقابلہ کیا ہمارے تین آدمی مارے گئے تین غرق ہوئے آٹھ قید ہو گئے اور باقی بچ گئے نال اوتاکا وردان بن شعیب کا بھائی تھا۔ وہ ارتاباز شخص کو بھاو اور بحریہ اور عبداللہ بن نصر بن حمزہ کے لشکر نے اطمینان سے رات ہو کر قطربل میں قیام کیا۔

ینتویہ کا ترکوں پر حملہ:

جیسا کہ مذکور ہے ینتویہ اور اس کے ساتھ والے عیار انہیں ایام میں کسی دن باب قطربل سے نکلے ترکوں کو ہٹاتے ہوئے روانہ ہوئے یہاں تک کہ قطربل سے بڑھ گئے ان کے مقابلے کے لیے ترکوں میں سے جو شخص کشتی میں سوار ہوا تھا وہ تیر چلاتا ہوا ان میں سے ایک آدمی کو قتل اور دو کو زخمی کر دیا عیار ایک دم سے اس پر پتھر مارنے لگے سب کو زخمی کر دیا وہ لوگ اپنی چھاؤنی واپس چلے گئے ینتویہ رات کو طاہر کے گھر میں آ کر ٹھہر گیا کہ وہ لوگ پیدل جنگ کرتے اور کسی دن جھنڈے سے نکل پہچانے گئے۔ اور ان کے لیے پانچ سو درہم کا حکم دیا گیا۔

مزاحم بن خاقان کی بغداد میں آمد:

۱۳ ربیع الاول کو علاقہ رقہ سے مزاحم بن خاقان آیا اس نے سرداروں اور فوج کی جماعت دیکھی تو پہلے ملاقات کا حکم دیا

دو ہزار سواری اور ترک و مغربی جوان کے ساتھ تھے سب ان کے ہمراہ آئے قریب تھا کہ یہ جزیرہ دل کے تھے ہمراہ ہر قسم کے آلات حرب تھے۔ عمر بن محمد تاش اسی طرح بغداد میں داخل ہوا کہ دست بدست سپاہیوں کے رستے بچ بچا کر عبید اللہ بن عبداللہ بن طاہر بھاگ کر باب پر تب اور جہاں ان کے پیچھے تھا۔ ان نمایاں حرکات اور آثار کے ساتھ جب وہ پہنچا تو اسے سرخ خلعت دیئے گئے ایک تلوار ان کے گلے میں ڈال دی گئی اس کے دونوں جانب میں سے ہر ایک کو چار پانچ خلعت دیئے گئے حکم دیا گیا کہ ان کے لئے تین جزیرہ آدمیوں پر دو دو سوار مقرر کئے جائیں۔

محمد بن عبداللہ کا حملہ و مراجعت:

معتز نے موسیٰ بن اشناس اور اس کے ہمراہ حاتم بن داؤد بن جبر کو تین ہزار سوار دے کر روانہ کیا اس نے غربی جانب باب قطربل پر پڑاؤ کیا۔ ابواحمد کے لشکر کے مقابل لشکر جمع کر دیا۔ ایک شخص جو دوسوں میں سے پر مشہور تھا ایک دوسرے گدھے پر نکلا ان کے ساتھ سواری اور ہتھیار تھے۔ دوسرا شخص نکلا جس کی کنیت ابوالعظم تھی اور عقربی مشہور تھا چند دیہاتیوں کے ہمراہ جن کے ساتھ کھلے ہوئے ہتھیار اور ڈھالیں تھیں تلواریں اور چھریاں ان کے ہاتھوں میں تھیں یا ہاتھ میں کا قریب سے تھے۔ حملہ کرنے والا لشکر بغداد کی غربی جانب کے قریب ہو گیا محمد بن عبداللہ کے ہمراہ چودہ سوار تھے۔ ان کی فوج سوار ہو گئی تاتاریوں میں سے تلوار کی تیز نکل گئی ابواحمد کے لشکر کے مقابل پہنچی پانی میں ان دونوں کے درمیان ایک خندق حائل تھی۔ جو ابواحمد کے لشکر میں سے جنگ ہوتی تھی وہ پیادہ آدمی تھے اور سب آگئے یہاں تک کہ مشکل تھا۔ ابواحمد کے لشکر کے کشتی والے کشتی میں سوار ہو کر ان کی طرف آئے دونوں کے درمیان جنگ ہونے لگی عربوں نے چند کشتی والے گرفتار کر لئے جن میں جنگ کرنے والے اور وہ بھی تھے۔ ان سے تاوان لیا گیا۔

محمد بن ابی عون کے خلاف احتجاج:

محمد بن عبداللہ واپس آگیا۔ ابن ابی عون کو حکم دیا گیا کہ وہ لوگوں کو واپس کر دے۔ ابن ابی عون تماشائیوں اور عوام کی طرف متوجہ ہوا جنہیں واپس کرنا چاہتا تھا انہیں سخت سست کہا گالیاں دیں انہوں نے بھی اسے گالیاں دیں۔ اس نے ان میں سے ایک آدمی کو مارا جو مر گیا عوام نے اس پر حملہ کر دیا مگر وہ ان کے ہاتھ سے بچ کر نکل گیا۔ بغداد کے چار کشتی والے پیچھے رہ گئے تھے جب ابن ابی عون عوام سے شکست کھا کر واپس ہو رہا تھا تو ابواحمد کے لشکر والوں نے کشتی والوں کو پکڑا انہوں نے ان کی تلاش میں کشتی لے لی اور انہیں گرفتار کر لیا ایک کشتی کو جلا دیا جس میں اہل بغداد کا معاملہ تھا اور پھر یہ خبر عوام کو پہنچی عوام محمد بن ابی عون کے گھر گئے کہا کہ اے امیر تم نے ابن ابی عون کو ذمہ داری دی ہے اس کی خدمت کی ہے اور انہیں شکست دے دی ہے اس کے خوف ہونے کے بارے میں محمد بن عبداللہ سے گفتگو کی اور نقل کیا۔ محمد بن عبداللہ نے مظفر بن جبل کو اس کے آدمیوں کی ایک جماعت کے ساتھ روانہ کیا کہ وہ عوام کو واپس کر دے انہیں ابن ابی عون کے معاملہ میں کچھ لینے سے روکے اور اعلان کر دے کہ اس کا کام اس کے بجائے یہ خدمت اپنے بھائی عبیداللہ بن عبداللہ کے سپرد کر دی ہے۔ مظفر گیا اور لوگوں کو محمد بن ابی عون کے گھر سے واپس کیا۔

ابوالساج کی ترکوں سے جنگ:

۵ ذی الحجہ منگل کو سامرا سے بغداد آنے والا ترکی لشکر ابن طاہر نے اپنے سرداروں میں سے چند

[illegible]

اسد بن داؤد کی ہمت قوی:

[illegible]

ایک نابالغ لڑکے کی تلوار اندازی:

[illegible]

ایک نوجوان کی شجاعت:

[illegible]

تھیں سب نے سب ان پر اور لڑکے پر حملہ کر دیے گئے۔ دیوار کے قریب آ گئے اور ان سے اپنے بچاؤ [illegible] ان کے دونوں بھی ان کے پیچھے گھس گئے اور ان سے [illegible] شرقی جانب تیر کے ذریعہ نکل گیا [illegible] وہاں [illegible] اور لوگوں نے بھی تکبیر کہی۔ غرض سب [illegible] ان کے قریب تک پہنچ گئے۔

عبیداللہ بن عبداللہ کی روایت:

بیان کیا گیا ہے کہ عبیداللہ بن عبداللہ سے [illegible] سرداروں [illegible] ایک طرف [illegible] لوگ جنگ کے لئے روانہ ہو گئے۔ اس نے دروازے کی طرف چلنے کا [illegible] باب قطربل کی حفاظت پر مقرر تھا [illegible] وہاں بھی سے [illegible] شکست کھانے کے بعد دروازے [illegible] معرکہ جنگ گرم ہو [illegible] آخر کو شکست ہوئی۔

اسد بن داؤد کا قتل:

اسد بن داؤد [illegible] یہاں تک کہ قتل کر دیا گیا۔ اپنے ہاتھ سے اس نے تین آدمی مارے تھے۔ [illegible] اس کے گلے میں لگا۔ اس نے پشت پھیری [illegible] اس کا سر [illegible] ایک [illegible] بھی قتل ہو گیا تھا۔ شکست کھا کر بھاگنے والوں پر [illegible] شخص کے لئے سے بھی زیادہ سخت تھا۔

قیدیوں کی سامرا میں آمد:

بیان کیا گیا ہے کہ [illegible] قیدی [illegible] جب سامرا کے قریب پہنچے [illegible] یہ حکم دیا گیا کہ قیدیوں [illegible] اور ان کی [illegible] بلند [illegible] کے دل [illegible] اس نے [illegible] قیدیوں کے متعلق حکم دیا۔ سب قتل کر دیئے گئے۔

ابن محمد بن خضر کا قتل:

قیدیوں میں محمد بن خضر [illegible] کا ایک بیٹا بھی تھا [illegible] ایک [illegible] آدمی [illegible] محمد بن خضر نے اپنے باپ کی [illegible] کے ساتھ [illegible]۔

ابو الساج کی آمد:

۱۶ ذی الحجہ [illegible] ابو الساج [illegible] کے ساتھ [illegible] سواروں کی ایک جماعت [illegible] ان کے ہمراہ [illegible] بغداد [illegible] اپنی صورت [illegible] آخر [illegible] ان کے ہمراہ [illegible] مختلف [illegible] دیئے گئے تھے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

محمد بن عبداللہ کا جواب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الحسن بن علی کی گرفتاری

[illegible]

جن میں ایک بڑی فوج مقیم تھی۔ یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ علی بن حفص کی نیابت پر مامور تھا۔ اس نے [illegible] کی۔

ابوالساج اور ابن فراشہ کی روانگی مدائن

ذکر ہے کہ ابوالساج اور اسمٰعیل بن فراشہ اور یحییٰ بن حفص کو جب مدائن کی طرف بھیجنے کے لئے منتخب کیا گیا تو ان لوگوں نے [illegible] بغداد میں لشکر جمع کیا اور [illegible] کے پاس سے [illegible] سوار ہو کر مدائن کی طرف روانہ ہوئے [illegible] تو پہنچ کر وہاں سے روانہ کئے گئے [illegible] سوار جماعت کے ساتھ [illegible] ہو گئے ان کے بعد [illegible] [illegible] ہے۔

انبار پر قبضہ:

جو کچھ بیان کیا گیا ہے یہ بھی ہے کہ [illegible] اور قریب کے اعراب بھی [illegible] کے لئے پھر انبار میں [illegible] پر قبضہ کر لیا۔

نجوبہ کے [illegible] ایک جماعت نے اس [illegible] کا ارادہ کیا ہے [illegible] کہ [illegible] انبار کی خندق میں کاٹ لیا پانی کی روانی سے خندق بھر گئی اور [illegible] کے جنگلوں میں بہہ گیا۔

جب نجوبہ پہنچ گیا۔ انبار سے متصل علاقہ ایک [illegible] بن گیا۔ پھر منتظم ہو کر امداد کے لئے لکھا تو رشید بن کاؤس [illegible] ابو الحسن [illegible] اس کے پاس جانے کی خواہش ظاہر کی۔ پانچ سو سوار [illegible] رشید کے ہمراہ تھے۔ وہ سب اس کے ہمراہ کئے گئے۔ روانہ ہو کر جب [illegible] ظاہر [illegible] سے آئے تھے [illegible] منتخب کئے گئے تھے [illegible] [illegible] کے ساتھ روانہ ہوئے۔

ابو نصر بن بغا کی کارگذاری:

[illegible] ابو نصر بن بغا [illegible] کے وقت [illegible] رشید [illegible] ابو نصر [illegible] رشید [illegible] کے ہمراہیوں پر [illegible] ایک جماعت قتل [illegible] رشید کے [illegible] اپنے ہتھیار [illegible] انھوں نے [illegible] جنگ [illegible] ان میں سے ایک جماعت قتل [illegible] رشید [illegible] سے [illegible] ہوئے۔

نجوبہ اور رشید کی مراجعت:

نجوبہ [illegible] اصحاب رشید [illegible] رشید [illegible] کے وقت [illegible] نجوبہ [illegible] رشید [illegible] ایک جماعت [illegible] نجوبہ [illegible] عبداللہ [illegible] کے وقت [illegible] رشید [illegible]

[illegible]

[illegible]

الحسین بن اسمٰعیل کی سپہ سالاری:

[illegible]

الحسین بن اسمٰعیل کی طلبی:

[illegible]

[illegible]

مقدمہ لشکر کی روانگی:

[illegible]

الحسین بن اسمٰعیل کی روانگی

[illegible]

ابن ابی دلف کو تیار رہنے کا حکم:

[illegible]

الحسین کی فوجی دستوں کی شکست

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ترکوں کا الحسین بن اسمٰعیل پر حملہ

[illegible]

الحسین کی شکست:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جس کی قیمت آٹھ ہزار دینار تھی‘ قریب چار ہزار دینار کا اپنے لیے اور تقریباً سو خچر الحسین کے رضاکار الحسین اور اس کے ہمراہیوں کے خیموں میں گھسے ہوئے تھے۔ وہ بھی بھاگنے والوں کے ساتھ بھاگے اور الیاسریہ پہنچ گئے۔ یہ روز لوٹ ابوالساج کے ہمراہیوں کے ساتھ ہوئی۔

الحسین بن اسمٰعیل کی الیاسریہ میں آمد:

الحسین اور شکست خوردہ لوگ ۲ جمادی الاول بروز چہارشنبہ کو الیاسریہ پہنچے۔ الحسین سے ایک تاجر جو ان لوگوں میں تھا جن کا مال اس کے لشکر میں لٹ گیا تھا۔ تاجر نے اسے دیکھ کر کہا: ’’سب تعریف خدا کے لیے ہے جس نے تیرا چہرا روشن کیا تو بارہ دن میں پستی سے بلندی کی طرف پہنچا اور ایک ہی دن میں بلندی سے پستی کی جانب واپس آ گیا‘‘۔ الحسین اسے ٹال گیا۔

ابوجعفر کی روایت:

ابوجعفر نے بیان کیا ہے کہ ان خبروں میں سے جو الحسین بن اسمٰعیل اور اس کے ساتھ کے ان لشکر والوں اور سرداروں کے متعلق ہمیں پہنچیں جنہیں محمد بن عبداللہ بن طاہر نے اسی سال الانبار اور اس کے متصل کے شہروں کا قصد کرنے والے ترکوں اور مغربیوں کی جنگ کے لیے بغداد سے روانہ کیا تھا۔ ایک خبر یہ ہے کہ جب الحسین شکست کھا کر آیا تو اس نے الیاسریہ میں ابن الخروری کے باغ میں قیام کیا دوسرے شکست خوردہ جو آئے وہ الیاسریہ کے غربی جانب ٹھہر گئے انہیں پل عبور کرنے سے روکا گیا۔

فوجیوں کے لیے اعلان:

الحسین کی فوج کے ان لشکر والوں میں جو بغداد میں آ گئے تھے۔ بغداد میں یہ منادی کی گئی کہ وہ الحسین سے اس کی چھاؤنی میں ملیں انہیں تین دن کی مہلت دی گئی اور یہ اعلان کیا گیا کہ ان میں سے جو شخص تین دن کے بعد بغداد پایا جائے گا اسے تین سو تازیانے مارے جائیں گے اور دفتر سے اس کا نام خارج کر دیا جائے گا۔ آخر وہ سب لوگ چلے گئے۔

جس شب میں الحسین آیا اسی شب میں خالد بن عمران کو یہ حکم ملا کہ وہ المحول میں اپنے ساتھیوں کا لشکر جمع کرے۔ اسی شب اس کے ساتھیوں کو جو السرح میں تھے۔ عطا کی رقمیں دے دی گئیں ان ساتھیوں کی جو المحول میں تھے اس سے قبل پانے کا اعلان کیا گیا۔ قدیم رضاکار جو ابوالحسین یحییٰ بن عمر کے جب سے کوفے میں بھرتی کیے گئے تھے پانچ سو تھے غلام کے عنوان والے قریب ایک ہزار کے تھے ان سب میں بھی یہی اعلان کیا گیا۔ سب لوگ ۷ جمادی الاول بروز پنجشنبہ کو وہاں جمع ہو گئے۔

الحسین کو الیاسریہ جانے کا حکم:

ابن طاہر نے اس شب کو جس میں الحسین پہنچا تھا‘ شاہ بن میکال کو یہ حکم دیا کہ وہ اس سے ملے اور اسے بغداد میں داخل ہونے سے روکے۔ شاہ اس سے راستے میں ملا۔ اسے ابن الخروری کے باغ میں واپس کر دیا۔ لوگ دن بھر باہم رہے۔ جب رات ہوئی تو ابن طاہر کے گھر گئے ابن طاہر نے ڈانٹا اور الیاسریہ میں واپس جانے کا حکم دیا کہ ان لشکروں کے ساتھ الانبار جائے جو وہاں بھیجے گئے تھے۔ الحسین اسی شب الیاسریہ چلا گیا۔ ابن طاہر نے لشکر والوں کو ایک مہینے کا قرض دینے کے لیے بیت المال سے درخواست کی تو ہزار دینار روانہ کیے گئے دیوان عطا اور دیوان عرض کے کاتب بھی تقسیم کے لیے الیاسریہ چلے گئے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الحمدوانی کے اشعار:

الحمدوانی نے [illegible] کے بارے میں یہ اشعار کہے

ترجمہ:

"اے [illegible] [illegible] سے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] حالانکہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ذلت و نقصان [illegible] [illegible] آ گیا۔ حالانکہ [illegible] [illegible] اضطراب [illegible] [illegible] ہے"۔

ابن خاقان اور دیگر امرائے معتصم کی اطاعت

اسی سال [illegible] [illegible] بغداد [illegible] [illegible] [illegible] ایک جماعت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بن [illegible] [illegible] [illegible] میں سے [illegible] بن [illegible] [illegible] یعقوب بن اسحاق [illegible] [illegible] [illegible] بن [illegible] [illegible] [illegible] کا ایک لڑکا [illegible] [illegible] سے علی اور محمد فرزندان [illegible] محمد بن ہارون بن [illegible] بن جعفر اور محمد بن سلیمان [illegible] بن علی کے فرزندوں میں تھے۔

آل ہارون بن معمر کے مکانات کا انہدام

اسی سال محمد بن خالد بن یزید [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] بن [illegible] کے درمیان [illegible] میں [illegible] [illegible] [illegible] میں جنگ ہوئی جس میں [illegible] کی بڑی جماعت قتل ہوئی محمد بن خالد بھاگ گیا۔ [illegible] نے اس کا سامان لوٹ لیا۔ [illegible] نے آل ہارون بن معمر کے مکانات منہدم کر دیے اور ان کے مردوں میں سے [illegible] قتل کر دیا۔

فتح مطمورہ:

اسی سال [illegible] [illegible] جنگ ہوئی جس کا بیان کیا گیا ہے کہ مطمورہ فتح ہوا۔ [illegible] [illegible] [illegible] کی ایک جماعت [illegible] ہوئی اس نے [illegible] المعتصم کو ایک [illegible] لکھا جس کی تاریخ [illegible] ۲۵ [illegible] تھی۔

[illegible] کی شکست:

اسی سال ۲۲۳ھ رجب [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] بن فراشہ [illegible] [illegible] کے درمیان علاقہ [illegible] میں جنگ ہوئی۔ [illegible] بن فراشہ نے [illegible] کو شکست دی۔ [illegible] نے ان کے ساتھیوں کی ایک جماعت کو قتل اور ایک جماعت کو قید [illegible]

بابک کا قتل:

اسی سال رجب میں جیسا کہ بیان کیا گیا ہے [illegible] [illegible] اور بابک کے درمیان [illegible] [illegible] جنگ ہوئی جس میں [illegible] نے بابک کو قتل کر دیا اس کے آدمیوں میں سے ایک جماعت کو قتل کر دیا اور ایک جماعت کو قید کر لیا۔ ایک جماعت [illegible] میں غرق ہو گئی۔

بنی ہاشم کا معتصم [illegible]:

اسی سال نصف رجب کو بغداد سے [illegible] بنی ہاشم جمع ہو کر [illegible] [illegible] کے مکان کے سامنے [illegible]

المستعین کو پکارنے اور محمد بن عبداللہ کو بری بری گالیاں دینے لگے: "ہماری تو معاش بند کر دی گئی ہیں اور مال بیت المال اغیار کو دیا جاتا ہے جو اس کے مستحق بھی نہیں۔ ہم لوگ بھوکے اور بے روزگار ہو رہے ہیں۔ ہمارے وظیفے ہمیں دیئے جائیں تو ٹھیک ہے ورنہ ہم لوگ دروازوں کو وا کر دیں گے اور انہیں کھول دیں گے تاکہ ترک اندر آ جائیں۔ بنی ہاشم کے بھی جو شہر بغداد میں ہیں کوئی شخص بھی ہماری مخالفت نہ کر سکے گا۔"

بنی ہاشم سے مصالحت کی کوشش:

کشتی پر شاہ بن میکال ان کے پاس آیا اور ان سے گفتگو کی، ان کی خوشامد کرتے ہوئے کہا کہ ان میں سے جن کی تنخواہ روک لی گئی ہے ان کے ہمراہ بھیج کر انہیں ابن طاہر کے پاس پہنچا دے۔ انہوں نے اس سے انکار کیا۔ اور سوائے محمد بن عبداللہ کو گالیاں دینے اور شور مچانے کے اور کسی بات پر راضی نہ ہوئے۔ شاہ ان کے پاس سے واپس چلا آیا۔ وہ لوگ رات کے قریب تک اسی حالت میں رہے۔ اس کے بعد واپس چلے گئے۔ دوسرے روز صبح ہوتے ہی محمد بن عبداللہ نے ان کے پاس کسی کو بھیجا اور وظیفہ کو دار الخلافت میں حاضر ہونے کو کہا۔ تاکہ ان سے گفتگو کرنے کا حکم دے۔ دار الخلافت کے محمد بن داؤد طوسی ان سے گفتگو کے لیے۔ محمد بن داؤد نے ان نے انہیں ایک مہینے کا وظیفہ دیا کہ یہ لے لیں اور وظیفہ کا اب سے زیادہ تکلیف نہ دیں۔ انہوں نے ایک مہینے کا وظیفہ لینے سے انکار کیا اور واپس چلے گئے۔

الحسین بن محمد بن حمزہ کا خروج:

اسی سال کوفے میں طالبیین میں سے ایک صاحب نکلے جن کا نام الحسین بن محمد بن حمزہ بن عبداللہ بن الحسین بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) تھا اپنی جماعت میں سے ایک شخص کو قائم مقام بنایا جن کا نام محمد بن جعفر بن الحسین بن حسن اور کنیت ابو احمد تھی۔ المستعین نے مزاحم بن خاقان ارطوج کو روانہ کیا۔ علوی نے کوفہ کے دیہات میں تین سو بنی اسد اور تین سو جو بدویوں میں سے آ ملے تھے۔ ان میں زیادہ تر لوگ صوفی تھے۔ کوفہ میں کوفے کا عامل احمد بن نصر بن مالک الخزاعی تھا، علوی نے احمد بن نصر کے ساتھیوں میں سے گیارہ آدمیوں کو قتل کر دیا۔ جن میں کوفے کے لشکر کے چار آدمی تھے احمد بن نصر ابن ہبیرہ کے قصر میں بھاگ گیا۔ پھر وہ ہشام بن ابی دلف کے پاس پہنچ گئے جو ابو دلف کے کسی دیہات کے قریب تھا جب مزاحم قریہ شاہی پہنچ تو اسے وہاں قیام کرنے کو لکھا گیا کہ وہ علوی کے پاس کسی ایسے شخص کو بھیجے جو ان کو سمجھا کر واپس لے آئے اس سے داؤد بن القاسم الجعفری کو روانہ کیا۔ اور جو مال کا حکم دیا۔ وہ روانہ ہوئے۔ جب مزاحم کو داؤد کی خبر نے میں دیر ہوئی تو قریہ شاہی سے کوفے چلا گیا۔ وہاں پہنچ کر علوی کا ارادہ کیا۔ مگر وہ بھاگ چکے تھے۔ شاہی میں ایک سردار کو روانہ کیا کہ تعاقب کا انتظام ان کے ذریعے کوفہ فتح کرنے کے اسباب لکھ بھیجا۔

اہل کوفہ کی سرکوبی:

مذکور ہے کہ اہل کوفہ نے مزاحم کے آنے کے وقت علوی کو اس کے قتال پر برانگیختہ کیا اور مدد دینے کا وعدہ کیا تھا۔ علوی فرات کے غربی جانب نکلے۔ مزاحم نے اپنے ایک سردار کو فرات کے شرقی جانب روانہ کرنے کا حکم دیا کہ کوفے کے پل کو عبور کرے۔ اس کے ہمراہ سردار اس کام کے لیے روانہ ہوا۔ مزاحم نے اپنے بعض ہمراہیوں کو یہ حکم دیا کہ قریہ شاہی میں فرات کے پایاب سے عبور کریں۔ ایک کشتی کی راہ آگے بڑھو اور اہل کوفہ سے جنگ کرو اور مقابلے کی صف بستہ ہو جائیں تو وہ روانہ ہوئے۔ مزاحم بھی ساتھ چلا جس نے فرات کو پار

طرح بھاگ گیا کہ اپنا اسباب اور اپنے بقیہ ساتھی پیچھے چھوڑ گیا۔ جب اہل کوفہ نے دشمن کو دیکھا تو جنگ شروع کر دی۔ مزاحم کا ایک سردار ان کے پاس پہنچ گیا تو اس نے ان کے پیچھے سے قتال شروع کر دیا اور مزاحم نے ان کے سامنے سے سب کے سب ان پر ٹوٹ پڑے ان میں سے کوئی نہ بچا۔

علویوں کی گرفتاری:

ابن الکرابی سے مذکور ہے کہ مزاحم کے کوفہ میں داخل ہونے سے قبل اس کے ساتھیوں میں سے تیرہ آدمی مقتول ہوئے تھے۔ کوفے کے صوفیوں میں سے تیرہ آدمی اور اعراب میں سے تین سو آدمی۔ مزاحم کوفہ میں داخل ہوا تو اس پر پتھر پھینکے گئے اس نے کوفہ کے دونوں جانب آگ لگا دی۔ سات بازار جلا دیئے۔ یہاں تک کہ آگ سبیع تک پہنچ گئی اس مکان پر جو عاقولی کی جس میں داعی تھے۔ پھر وہ فرار ہو گئے پھر گرفتار کر کے لائے گئے۔ ایک قصے میں ایک علوی کا نام لے کر بیان کیا گیا ہے کہ جتنے علوی کوفہ میں تھے سب قید کر لیے گئے اور بنی ہاشم بھی قید کر لیے گئے۔ وہ علوی انہیں میں سے تھے۔

ابو اسمٰعیل علوی کا بیان:

ابو اسمٰعیل علوی سے مذکور ہے کہ مزاحم نے کوفہ میں ایک ہزار مکان جلا دیئے۔ اس نے ان کے ایک آدمی کی لڑکی کو گرفتار کیا اور اسے بہت ذلیل کیا۔ مذکور ہے کہ مزاحم نے علوی کی بیٹیاں گرفتار کر لیں جن میں ایک آزاد عورت بھی تھی جو علوی کی بیوی تھی انہیں اس نے مسجد کے دروازے پر کھڑا کیا اور ان پر (نیلام کے لئے) بولی بولنے لگا۔

مزاحم کے نام المعتز کا فرمان:

اسی سال نصف رجب کو المعتز کی جانب سے مزاحم کے پاس ایک فرمان آیا جس میں اسے اپنے پاس آنے کا حکم دیا تھا اور اس سے وعدے کیے تھے۔ یہ معروف کرخی لے کر آیا تھا۔ مزاحم نے وہ فرمان اپنے ساتھیوں کو پڑھ کر سنایا۔ ترکوں فرغانیوں اور مغربیوں نے اسے قبول کر لیا۔ شاکریہ نے انکار کر دیا۔ مزاحم مطیع جماعت کے ساتھ المعتز کے پاس چلا گیا۔ وہ تقریباً چار سو آدمی کے تھے۔ یہ قاصد مزاحم سے پہلے سامرا آ گیا تھا۔ اسی نے اسے فرمان بھیجنے کا مشورہ دیا تھا۔ محمد بن [illegible] حسین بن اسمٰعیل کا منتظر تھا۔ جب حسین کو شکست ہوئی تو وہ بھی سامرا چلا گیا۔ المعتز نے کوفہ فتح کرنے پر مزاحم کو دس ہزار دینار اور پانچ خلعت اور ایک تلوار [illegible] دی تھی۔ یہ قاصد جب سے مزاحم کے پاس روانہ ہوا اس کا لشکر جو مزاحم کے ساتھ تھا راستے میں ملا۔ سب لوگ ایک ساتھ چلے گئے۔ ابن عبداللہ نے دروازے پر [illegible] اور مزاحم کے واقعات سے اس کو اطلاع دی۔ لشکر اور شاکریہ میں حسین بن یزید الحرانی، قائد مقام اور ہشام بن ابی دلف اور [illegible] قبیصہ ابوالسان بھی تھا۔ ابن طاہر نے یہ حکم دیا کہ ان میں سے ہر ایک کو تین تین خلعت دیئے جائیں۔

علویوں کا قزوین میں ظہور:

مذکور ہے کہ یحییٰ علوی کی [illegible] اسی سال ۱۰ جمادی الآخر میں قزوین میں ظاہر ہوئے تھے اعراب کی ایک جماعت ساتھ ہو گئی تھی ان کی وہ قوم بھی تھی جو یحییٰ بن عمر کے ساتھ تھی۔ ہشام بن ابی دلف اس سے جنگ میں آیا تھا تو علوی قریب پہنچ گیا دیلم کی ایک جماعت کے ساتھ ان پر ٹوٹ پڑے۔ ہشام نے شکست دی۔ ایک جماعت کو قتل کر دیا۔ تیس آدمیوں [illegible] کو قید کر لیا وہ دوسری

کو زخمی کر کے اس پر [illegible] پھر [illegible] نکلے تو [illegible] بغداد [illegible] ان میں سے [illegible] شخص [illegible] گئے جو ابوالحسین [illegible] میں سے تھے اور [illegible] کے [illegible] نے [illegible] کو [illegible] بعد [illegible] کیا [illegible] اور [illegible] مارے گئے

متفرق واقعات:

[illegible] جب [illegible] کے [illegible] جنگ کے متعلق تھا [illegible] مال [illegible] اور ایک شخص جس میں پانچ [illegible] تھے [illegible] ایک [illegible] گئی۔

اسی سال جیسا کہ بیان کیا گیا ہے [illegible] بن [illegible] کی ایک جماعت نے [illegible] کے [illegible] سے جنگ ہوئی جس میں [illegible] شکست [illegible] اور ان کی ایک جماعت قتل کر دی۔

اسی سال موسم [illegible] میں [illegible] ہوئی [illegible] بیان کیا گیا ہے [illegible] فتح حاصل ہوئی [illegible] کی جانب [illegible] ابوالحسین بن [illegible] کے [illegible] ایک جماعت قتل ہوئی۔ ابوالحسین بن [illegible] شکست ہوئی۔

باب خراسان کی جنگ:

ماہ شعبان [illegible] باب [illegible] ترکوں اور ابن طاہر کے ساتھیوں میں جنگ ہوئی [illegible] کا محافظ ابراہیم بن محمد بن حاتم [illegible] قوت [illegible] کے [illegible] فصیل میں [illegible] پھر [illegible] باب الانبار چلے گئے جہاں ابراہیم بن مصعب [illegible] تھے [illegible] انہوں نے ان سے [illegible] کی ایک جماعت قتل ہوئی اہل بغداد میں سے جو لوگ باب [illegible] تھے [illegible] باب الانبار [illegible] کے [illegible] باب [illegible] کے قریب [illegible] ان کے مقابلے میں [illegible]

بغا اور وصیف کی جنگ:

یہ واقعہ [illegible] بن طاہر [illegible] باب [illegible] مستعین [illegible] باب الانبار [illegible] بغا اور وصیف [illegible] باب [illegible] الحسین بن [illegible] باب الانبار [illegible] کی ایک جماعت قتل [illegible]

کے مگر ابن طاہر کے دروازے سے پہرہ دار کو ہٹا دیا۔ ان دروازوں پر لوگوں کی کثرت ترکوں سے زیادہ ہو گئی ان لوگوں نے ترکوں کو دفع کیا اور ان کی ایک جماعت کے مقتول ہونے کے بعد انہیں نکال دیا تھا۔ ترکوں کی جماعت کثیر کے ساتھ جب بغداد کی طرف نکلا تھا۔ اس نے ترکوں کو قتل پایا۔ ایک بڑی جماعت کو قتل کر ڈالا باقی لوگ بھاگ گئے اور اس دروازے سے نکل گئے۔

باب الشماسیہ کی جنگ:

بغا نے عصر تک برابر جنگ کرتا رہا انہیں شکست ہوئی وہ بھاگے بغا اس دروازے پر کھڑا رہا کہ باب الانبار واپس آیا اور ابن طاہر نے بھی جس کا انتظام کیا۔ دروازے کی چوکی کے بند کرنے کا حکم دیا اور اس دن باب الشماسیہ پر بھی نہایت شدید جنگ ہوئی تھی۔ جس میں فریقین کی جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔ بڑی جماعت قتل ہوئی اور بہت لوگ مجروح ہوئے اس دن جس نے ترکوں سے قتال کیا۔ جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔ یوسف بن یعقوب قومرہ تھا۔

المظفر بن سیسل کا استعفیٰ

اسی سال محمد بن عبداللہ نے المظفر بن سیسل کو حکم دیا کہ وہ الانبار میں لشکر جمع کرے۔ جمعیت فراہم کر کے وہ الکناسہ چلا گیا۔ اور الاشروسنی علاوہ اس نے فوج بھرتی کرنے کا حکم دیا۔ تاکہ رہنے کے آدمیوں کو اس کے ساتھ کر دے۔ کہ المظفر بھی انہیں کے ساتھ شامل ہو جائے۔ الکناسہ میں چھاؤنی قائم کرے دونوں کا حال ایک ہی رہے اور اس علاقے کا انتظام کرے دونوں ایک جگہ ایک زمانے تک رہے الاشروسنی نے مظفر کو حکم دیا کہ ترکوں کا حال دریافت کرے کہ ان کے معاملے میں جیسا مناسب سمجھے تدبیر کرے مظفر نے اس سے انکار کیا ہر ایک نے اپنے ساتھی کی شکایت لکھ بھیجی۔ اور مظفر نے لکھا کہ وہ الکناسہ کے قیام سے مستعفی ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ جنگ کا قائل نہیں ہے اس کا استعفا منظور ہو گیا اسے واپسی کا اذن دیا۔ گھر ہی میں رہنے کا حکم دے دیا گیا لشکر دے دیا۔ دونوں لشکر سب الاشروسنی کے سپرد کر دیئے گئے مظفر کے بہادروں کی جمعیت بھی اسی کے ساتھ شامل کر دی گئی اس علاقے کا وہ تنہا سردار رہ گیا۔

ہشام بن ابی دلف کی مراجعت بغداد:

اسی سال ماہ رمضان میں ہشام بن ابی دلف اور طرفین میں جنگ ہوئی کہ ان کے ہمراہی اسد کا بھی ایک آدمی تھا۔ انہوں نے قتال کیا جس میں مصریوں کے ساتھ سامنے سے جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔ تقریباً چالیس آدمی مارے گئے۔ دونوں جدا ہو گئے ہمدان سے چلے گئے اور معتز کے لئے وہاں کے باشندوں سے بیعت لے لی تھی ہشام بن ابی دلف بغداد چلا گیا۔

ابو الساج کا ترکوں پر حملہ:

اسی سال ماہ رمضان میں ترکوں اور ابو الساج کے درمیان علاقہ جرجرایا میں ایک جنگ ہوئی جس میں ابو الساج نے انہیں شکست دی ان کی ایک بڑی جماعت کو قتل کیا اور دوسری جماعت کو اسیر کر لیا۔

الاشروسنی کا قتل:

۲۹ رمضان کو اشروسنی قتل کر دیا گیا۔ اس کے قتل کا سبب یہ ہوا کہ ابو نصر بن بغا جب الانبار والوں کے قریب دیوار پر غالب آ گیا اور اس علاقے سے ابن طاہر کے لشکروں کو شکست دے کر وہاں سے ہٹا دیا تو اس نے اپنے لشکر اور اپنے آدمی جانب غربی

یعقوب کے اصطبل میں چھوڑ دیا۔ ابن جبیر وہ کے گھر کی طرف چلا گیا تھا۔ ابن طاہر کو جب یہ خبر ہوئی تب [illegible] قیس بھی تو گھر وہ جب وہ بلانے سے ہو گئے۔ جب غصہ ہو کر چلا گیا۔ ابن طاہر کو اس بات کی خبر ملی جو اہل انبار اور ترکوں کے درمیان ہوئی۔ بہت غمگین ہوا تھی۔ اس نے محمد بن ابو عون کے ساتھ نبان بھیجے اور انہیں اپنے ہمراہیوں کے ساتھ روانہ کیا محمد چلا اور انبار کو روانہ ہوا۔ وہ جب انبار آیا تو ترکوں کی آمد کے ساتھ ہی ان میں جنگ ہوئی وہ مرد آزمائی کی تھی۔ ان سے ترکوں نے قتال کیا۔ ابن طاہر کے آدمیوں کو شکست ہوئی وہاں جو سردار تھے ابو السنا ان سے مل گئے اور ترکوں نے ان کا تعاقب کیا۔ جب ابن طاہر کے آدمیوں کو بھاگتے دیکھا تو وہ بھی اپنے ساتھی اپنے ہمراہیوں کے ابو السنا کے پاس جانے کو بھاگا تو ترکوں نے اسے پا لیا اور قتل کر دیا۔

ابن القم اریزی کا بیان:

ابن القم اریزی کہتا ہے کہ ایک سردار قلاوز [illegible] جب میں اور ابو الحسین بن ہشام بغداد کے دروازے پر متعین تھے۔ مگر جب ساباط پر جنگ ہو رہی تھی۔ اس کے دروازے کے قریب مکان کی دیوار میں ایک روزن تھا ابن [illegible] نے غور سے دیکھا کہ بند کی اور سمت کی جانب سے اندر آئے ترک نکل کر دروازے سے نکل آئے اور ان کے ساتھی سے ترکوں نے خبر کیا لیکن ہم تیار تھے۔ سوار ہو کر ان پر جا پڑے۔ اور ہم بھی سوار ہیں۔ ترک ساحل پر جو سب تیار ہو کے کشتیوں پر بیٹھے۔ ان سے تھوڑی دیر ترکوں کی واقعہ کی خبر ہو کر [illegible] ان کے پاس جانے لگے اور ان سے جنگ کی۔ وہاں کا فرش جب تم نے کشتیوں میں سوار ہو کر ابن القم اریزی اس کے بعد وہ ایک کشتی تک پھیر دیا۔ یہاں ایک ترک کا روزن سے مرصع گھوڑا تھا۔ اس نے بھی اس طرف چلا گیا۔ ترکوں کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو گھوڑے سے اتر گئے انہوں نے بہ اہتمام کیا کہ جیسا کہ غصہ سے ہوئے اور گھوڑا بھی تھم سے یہاں لگا اپنے ہتھیار بھی پھینک دیے تھے۔ آخر شکست کھا گئے۔ ابن القم اریزی اور اس کے ساتھیوں سے ابن طاہر بہت خوش ہوا اور انہیں اپنے گھر میں بلا کر انعام دیا اور خلعتیں عطا کیں اور ہر ایک کو دینار عطا کیے اور کپڑے دیے اور ان کی تنخواہ میں اضافہ بھی کیا

محمد بن عبداللہ بن طاہر کا فوجی امراء کو مشورہ:

اسی سال محرم میں محمد بن عبداللہ بن طاہر نے جمعہ کے دن ان تمام سرداروں کو جمع کیا جو بغداد کے دروازوں پر متعین تھے۔ ان سب سے مخاطب ہو کر کہا کہ وہ جنگ جو تم پر لازم ہوئی ہے۔ ان سے کہا کہ امیر المومنین کی مرضی کے مطابق جان و مال دینے کا یقین دلا دیا۔ اس نے جب ان سے کہا تو سب نے اور المستعین کے پاس گئے کہ خلیفہ کو شکریہ ادا کرنے گئے ان سے بہت اچھی طرح اور ان کے ساتھ جواب دے اور انہوں نے اسے دعا دی المستعین نے ان لوگوں سے کہا کہ اے مرداران! اگر میں اپنی ذات یا اپنی حکومت کے لئے قتال کر رہا ہوں تو تم کو میرے ساتھ قتال کرنے کی ضرورت نہیں تمہارے دین اور تمہارے حرم کے لئے قتال کر رہا ہوں تم سے یہ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ترکوں اور ان کے مشیروں کو ہماری طرف سے تمہاری طرف پھیر دے لہٰذا تم پر غور کرنا واجب ہے اس بات کے قابل ہو کہ تم کو اختیار ہے۔ انہوں نے اچھا جواب دیا۔ اس نے انہیں جزائے خیر کی دعا دی اور اپنے مرکز پر چلے جانے کا حکم دیا اور وہ بھی چلے گئے۔

ترکوں اور اہل بغداد کی جنگ:

اسی سال ذیقعدہ کے پندرہ روز گزرنے کے بعد چہار شنبہ کو اہل بغداد اور ترکوں کی جنگ عظیم ہوئی جس میں انہوں نے ترکوں کو شکست

دی۔ اور ان کے لشکر کو لوٹ لیا۔ اس کا سبب یہ ہوا کہ بغداد کے دونوں جانب کے تمام دروازوں سے حملے کیے گئے اور منجنیق اور عرادے سامنے تمام دروازوں پر نصب کرا دیے گئے تھے اسی طرح چھوٹی چھوٹی کشتیاں دریا میں چھوڑ دی گئیں ان کشتیوں سے ترکی لشکر باہر نکل آیا۔ ابن طاہر ، بغا اور وصیف اس وقت دونوں فریق جنگ میں مشغول تھے اور جنگ بڑی شدت سے جاری تھی کہ نکل کر وہ سب باب القطیعہ گئے پھر جب یہ کشتی ہو گئی سب لشکر میں گئے اس طرح ایک خیمے میں جمع کیا جو اس کے لئے لگایا گیا تھا۔

ترکوں کی شکست وفرار:

بغداد کی ایک تیر انداز جماعت چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر سامنے آئی یہ ایسے تیر انداز تھے کہ جب چاہتے ایک ہی تیر سے کسی آدمی کو نشانہ بناتے اور قتل کر ڈالتے اس جماعت نے ترکوں کو شکست دی۔ اہل بغداد نے ان کا تعاقب کیا یہاں تک کہ ترک اپنے لشکر تک پہنچ گئے اہل بغداد نے ان کا بازار لوٹ لیا۔ ان کی کشتی کو جس کا نام الحدیدی تھا اور جو اہل بغداد پر ایک آفت تھی آگ لگا دی۔ جو اس میں تھے وہ ڈوب گئے ان کی دو جنگی کشتیاں بھی لے لیں ترک اس طرح پیچھے ہٹے کہ بھاگ گئے پھر پلٹ کر نہ دیکھا وصیف اور بغا جب کوئی مارا جاتا تو کہتے تھے کہ خدا کی قسم چھوڑ دیا گیا۔ اہل بغداد نے دور تک ان کا تعاقب کیا۔ ابو احمد بن المتوکل آرام سے اپنی جگہ ٹھہرا رہا تھا اور انہیں پکار رہا تھا کہ "اگر وہ لوٹ آئے تو ان کے لیے گھوڑے ہیں" یہ قوم سامرا تک ان کا تعاقب کرتے ہوئے چلی گئی اس دن بعض لوگ آگے آئے تمام سامنے آ کر مقتولین کے سر لے کر آ رہے تھے۔ محمد بن عبداللہ پر ایک سرمایہ لگا طوق پہنانے اور [illegible] پھر بہت ہو گئے۔ [illegible] غلام وصیف کے ہمراہ تھے ان کے چہرے پر [illegible] ایک تیر لگا اور آگ زدہ چیزوں سے دھواں بلند ہوا۔

الحسن بن الافشین کے جھنڈے ترکوں کے جھنڈوں کے ساتھ آگے آ گئے ایک سرخ جھنڈا تھا۔ [illegible] کے ایک غلام نے جھنڈا بدل کر بھول گیا تھا۔ لوگوں نے سرخ جھنڈا دیکھا اس کے پیچھے تھا۔ اسے دیکھا تو انہیں یہ وہم ہوا کہ ترک ان پر پلٹ پڑے عوام بھاگے جو لوگ آگے تھے انہوں نے یہ ارادہ کیا کہ تب کے غلام کو قتل کرے پھر واپس آ گیا۔ جھنڈا جب پلٹ دیا تو بھاگنے والے بھی پلٹ آئے ترک اپنے بھاگنے والوں کو چھوڑ کر بغداد کے بھاگ گئے کی خبر تو ہولی اور ان پر حملہ کر دیے۔

ابو السلاسل اور نصر سلہب کی جنگ:

اسی سن ابو السلاسل جو کہ وصیف کی جانب سے اہل مغربیوں کے ساتھ جنگ ہوئی اس کا سبب جیسا کہ بیان کیا گیا یہ ہوا کہ مغربیوں میں سے ایک شخص تھا جس کا نام نصر سلہب تھا۔ ایک مغربی جماعت کے ہمراہ ابو السلاسل [illegible] پیادہ وسوار آدمیوں کے ساتھ ان کی طرف روانہ ہوا جب یہ لوگ گئے تو وہ مغربی ایک دوسرے سے بھڑ پڑے ان میں سے نو آدمی قتل ہو گئے اور تیس آدمی قید۔ نصر سلہب بھاگ کر بچ گیا۔

اس جنگ کے بعد ابن طاہر اور ترکوں کے درمیان جنگ موقوف ہو گئی انہوں نے پھر جنگ نہ کی بیان کیا گیا ہے کہ اس کا سبب یہ ہوا کہ ابن طاہر اس کے قتل اور صلح کا حامی المعتز کا کاتب تھا۔ جب یہ واقعہ ہوا (مستعین و معتز) تو ابن طاہر سے نا پسندیدگی ظاہر کی گئی پھر اسے (معتز نے) لکھا تو اس نے بیان کیا کہ وہ ایسا کوئی کام نہ کرے گا جسے وہ ناپسند کرے۔

اہل بغداد کا محمد بن عبداللہ سے احتجاج:

اس کے بعد اہل بغداد کے دروازے بند کر دیئے گئے۔ تو انہیں یہ محاصرہ شاق گزرا۔ اور اسی سال ۱۲ ذیقعدہ یوم جمعہ کو بھوک بھوک چلانے لگے اور اس جزیرے گئے جو ابن طاہر کے گھر کی طرف ہے۔ ابن طاہر نے ان کے پاس کہلا بھیجا کہ تم لوگ اپنی جماعت میں سے میرے پاس پانچ مشائخ بھیجو۔ انہوں نے ان کو بھیجا جو اس کے پاس پہنچ گئے۔ ان سے کہا کہ بہت سے معاملات ایسے ہوتے ہیں جنہیں عوام الناس نہیں جانتے۔ میں بتا رہا ہوں مجھے امید ہے کہ میں لشکر میں عطا تقسیم کر کے انہیں تمہارے دشمن کے مقابلے میں لا دوں گا۔ مشائخ خوش ہو گئے اور بہتری کی بات کے قائل ہو گئے۔ عوام الناس اور تجار اس کے بعد اس جزیرے کی طرف لوٹے جو ابن طاہر کے گھر کے بالمقابل ہے سب چلانے لگے۔ اور اشیاء کی گرانی سے اپنی تکلیف کی شکایت کی۔ اس نے کسی کو ان کے پاس بھیجا جس نے انہیں تسکین دی وعدہ کیا اور انہیں امید دلائی۔ ابن طاہر نے صلح کے بارے میں المعتز کے پاس قاصد روانہ کیا۔ اہل بغداد کی حالت پریشان تھی۔

ابن طاہر اور ابو احمد میں مراسلت:

اسی سال نصف ذی قعدہ کو حماد بن اسحاق بن حماد بن زید بغداد آیا۔ اس کی جگہ ابو سعید الانصاری ابو احمد کے لشکر کو بطور ضمانت روانہ کیا گیا۔ حماد بن اسحاق ابن طاہر سے تنہائی میں ملا۔ یہ معلوم نہ ہو سکا کہ ان دونوں میں کیا گفتگو ہوئی۔ حماد ابو احمد کے لشکر کی طرف واپس ہوا۔ پھر حماد ابن طاہر کی طرف واپس آیا۔ ابن طاہر اور ابو احمد کے درمیان بذریعہ خط مراسلت جاری ہوئی۔

فوجیوں کا ابن طاہر سے مطالبہ:

۲۳ ذی قعدہ کو ابن طاہر نے ان تمام لوگوں کی رہائی کا حکم دیا۔ جو ابن طاہر کے خلاف ابو احمد کی اعانت کرنے کی وجہ سے قید کئے گئے تھے وہ سب رہا کر دیئے گئے۔ اس کے دوسرے دن پیادہ لشکر کی ایک جماعت اور بہت سے عوام الناس جمع ہو گئے۔ لشکر نے اپنی تنخواہیں مانگیں اور عوام نے اسباب معاش کی شکایت کی جس کی وجہ سے وہ تنگ تھے۔ سودے کی گرانی اور محاصرے کی شدت کی شکایت کی کہ یا تو نکل کر قتال کر یا ہمیں چھوڑ دے۔ اس نے ان سے بچ نکلنے یا صلح کا دروازہ کھولنے کا وعدہ کیا اور انہیں امید دلائی تو وہ لوگ واپس گئے۔

محافظ پل ابو مالک کا فرار:

۱۵ ذی قعدہ کو قید خانے اور پل اور اس کے گھر کا دروازہ جو جزیرہ پر تھا لشکر اور عام لوگوں سے بھر گیا۔ بہت آدمی جزیرے میں آ گئے۔ ابن طاہر کے آدمیوں نے کہ جزیرے میں مامور تھے ان لوگوں کو ہٹایا۔ وہ لوگ شرقی جانب پل کی طرف چلے گئے۔ عورتوں کا قید خانہ کھول دیا۔ جو عورتیں تھیں انہیں نکال دیا۔ یحییٰ بن ہرثمہ اور رشید طبری ان کے ہمراہ تھے۔ انہوں نے ان لوگوں کو مردوں کے قید خانے سے روکا۔ ابو مالک محافظ پل نے انہیں پل سے روکا۔ تو کسی نے اس کا سر زخمی کر دیا۔ اور اس کے ساتھیوں کے دو چار زخمی کر دیئے۔ ابو مالک اپنے گھر میں گھس گیا۔ اور انہیں وہیں چھوڑ دیا۔ پھر انہوں نے جو کچھ اس کی مجلس میں تھا سب لوٹ لیا۔ پھر یوں نے ان پر حملہ کر کے دروازوں سے نکال دیا۔ انہیں نکال کر دروازے بند کر لئے۔ پھر ان کی ایک جماعت نکلی۔ محمد بن ابی

تا ابن ابی عون کی کشتی ان کے پاس آیا۔ لشکر کے لئے سب نے چاہا۔ دونوں کو دکھا دیا۔ تو وہ لوگ اس بات پر راضی ہو گئے۔ ابن طاہر نے ابن جبار کے ساتھیوں کو اتنی ہی ان کی دو ماہ کی تنخواہ دی۔

ابن طاہر کے سرداروں کی معتز کی اطاعت:

تین دنوں میں ابو احمد نے پانچ کشتیاں آٹے، جو اور چاول سے لدی ہوئی ابن طاہر کو بھیجیں۔ جب یہ بات مشہور ہوا تو لوگوں نے مستعین کے معزول ہونے اور معتز کے بیعت لینے کے متعلق ابن طاہر کا خیال معلوم ہوا تو ابن طاہر نے اپنے سرداروں کو ابو احمد کے پاس روانہ کیا یہاں تک کہ انہوں نے معتز کے لئے اس سے بیعت کر لی ان میں سے ہر ایک کو چار چار خلعتیں دیئے گئے عام لوگوں کا کہنا یہ تھا۔ کہ یہ خلیفہ مستعین کے حکم سے ہوئی اور احمد کا ارادہ معلوم ہو گیا۔

رشید بن کاؤس کی معتز کی اطاعت:

جب جمعرات کا دن ہوا تو رشید بن کاؤس جو باب الشماسیہ کا محافظ تھا۔ سردار اسحاق بن عمر، محمد بن خزیمہ بن خازم اور عبداللہ بن محمود کے ساتھ نکل کر معتز کی طرف روانہ ہوا کہ ان کے ساتھ ہو جائے۔ تقریباً ایک ہزار سوار تھے مصلیٰ اور ... کی انہیں سلام کیا انہوں نے پہچانا اسے معانقہ کیا انہوں نے اطاعت کی۔ گھوڑے کی لگام پکڑ لی اور اب ان کے پیچھے ان کے بیٹے ہو گئے۔

اہل بغداد کا اجتماع:

جب دوسرے دن ہوا۔ تو رشید باب الشماسیہ پر لوگوں سے مخاطب ہوا کہ امیر المومنین ابو احمد تمہیں سلام کہتے ہیں۔ کہ جو شخص ہماری اطاعت میں داخل ہو گا اسے ہم اپنا مقرب بنا لیں گے اور جو ہمارے خلاف جنگ کرے گا تو وہ جانتا ہے اسے ہم نے کیا ... وہ قوم شرقی دروازہ پر اس طرح جمع ہو گئی اور اسے اور معتز کو ہر دو طرف سے گالیاں دیں۔ جب رشید نے ایسا کیا تو عام لوگوں کو ابن طاہر کا خیال معلوم ہو گیا۔ وہ سب جزیرہ کی طرف گئے۔ ابن طاہر کے مکان کے مقابل جب آئے تو پکارنے لگے۔ اور نہایت خراب گالیاں دینے لگے۔ اس کے دروازے کی طرف گئے وہاں بھی انہوں نے ایسا ہی کیا۔ خدام ان کی طرف نکلا اور انہیں جو کچھ وہ کر رہے تھے۔ اس سے منع کیا۔ جو کچھ وہ مستعین کی حمایت کر رہے تھے اس کی زیادت کی درخواست کی گئی۔ خدام دارالامارت کی طرف گئے۔ جس میں ... تھا۔ انہیں اور ان کے علاوہ ایک دوسری جماعت لوگوں کی تھی۔ وہ تقریباً تیس ہزار آدمی تھے۔ وہ ابن طاہر کے دروازے کی طرف گئے جو لوگ اس دروازے سے پہنچے تھے فتح مند ہوئے۔ ان کو انہوں نے دفع کر دیا۔ جو لوگ ان کو قتل کر رہے تھے یہاں تک کہ وہ ڈیوڑھی تک پہنچ گئے اندرونی دروازے کے جلانے کا ارادہ کیا مگر آگ نہ ملی ان لوگوں نے اس جزیرہ میں ساری رات اس طرح گزاری کہ گالیاں دیتے اور برا کہتے رہے۔

ابن شجاع البلخی کا بیان:

ابن شجاع البلخی سے مذکور ہے کہ میں امیر ابن طاہر کے پاس تھا۔ وہ مجھ سے باتیں کر رہا تھا۔ جو گالیاں اس کو دی جا رہی تھیں سن رہا تھا۔ یہاں تک کہ ان لوگوں نے اس کی ماں کا نام لیا تو وہ ہنسا اور کہا کہ اے ابو عبداللہ مجھے نہیں معلوم کہ انہیں میری ماں کا نام کیسے معلوم ہو گیا۔ ابو العباس عبداللہ بن طاہر کی بہت سی باندیاں تھیں۔ مگر ان کا نام کوئی نہیں جانتا تھا میں نے کہا کہ اے امیر میں نے تم

سے زیادہ وسیع اختیار کسی کو نہیں، پھر اس نے مجھے جواب دیا کہ اے ابو عبداللہ تم نے ان پر مہر سے زیادہ واثق اور محمود دیکھا۔ اس سے چارہ بھی نہیں۔

مستعین کی عوام کو یقین دہانی

جب صبح ہوئی تو وہ لوگ دروازے پر آ گئے اور چلانے لگے۔ پھر ابن طاہر مستعین کے پاس گیا اور درخواست کی کہ وہ ان کے سامنے آئے اور تسکین اور دلجوئی والے سے گفتگو کرے۔ مستعین دروازے کے اوپر سے ان کے سامنے آیا۔ اس کا لباس سیاہ تھا۔ ابن طاہر اس کے ایک طرف تھا۔ مستعین نے ان سے اللہ کی قسم کھا کر اس تہمت کی تکذیب کی جو ابن طاہر پر لوگوں کی تھی اور یہ کہا کہ میں بالکل عافیت میں ہوں، مجھ کو کوئی خوف نہیں ہے، معزول بھی نہیں کیا گیا۔ ان سے یہ وعدہ کیا کہ وہ کل جمعہ کو نکلے گا کہ انہیں نماز پڑھائے، عوام واپس ہو گئے۔

فوجی سرداروں کا مطالبہ:

جمعہ کا دن ہوا تو لوگ دوبارہ چلا چلا کر مستعین کو طلب کرنے لگے۔ بنی ابن جشیار کے گھوڑے لوٹ لئے جو پل کے شرقی دروازے پر ایک دیرینہ مقام میں تھے

جو کچھ ان کے مکان میں تھا سب لوٹ لیا گیا۔ وہ بھاگ گیا۔ دن چڑھے تک اسی طرح باہر کھڑے رہے۔ وصیف اور بغا اور ان کی اولاد اور موالی اور دونوں کے سردار اور مستعین کے ماموں آئے۔ سب لوگ دروازے کی طرف گئے۔ وصیف اور بغا اپنی خاص جماعت کے اندر چلے گئے مستعین کے۔ سب وصیف وغیرہ کے ہمراہ دیلمی تک گئے گھوڑوں سے پر سے اترے۔ ابن طاہر کو اطلاع دی گئی اس نے اترنے کی اجازت دی تو انہوں نے انکار کیا کہ ہم ان گھوڑوں کی پشت سے اترنے کا نہیں ہے جب تک ہم اور عوام یہ جان لیں کہ ہم کس حال پر ہوں گے۔ قاصد ان کے پاس بار بار آمد و رفت کرتے رہے اور وہ لوگ انکار کرتے رہے۔ محمد بن عبداللہ ان کے پاس گیا تب وہ ان سے اترے اور مستعین کے پاس پہنچے اور درخواست کی۔ انہوں نے اسے آگاہ کیا کہ لوگ سخت مضطرب ہیں انہیں صحت کے ساتھ معلوم ہوا ہے کہ تو مستعین کے معزول کرنے اور المعتز کی بیعت کے خیال میں ہے۔ سردار اس المعتز کی بیعت کے لئے روانہ ہیں۔ توقف رہانے کا ارادہ کر حکومت معتز کی قائم ہو جانے پر ترکوں اور مغربیوں کا بغداد میں داخل ہونے کا ڈر ہے اور جماعت دونوں میں سے جس پر غلبہ آ گیا اس پر اپنی مرضی کے مطابق حکومت کریں اور تمہاری وجہ سے تمام بغداد شک میں پڑ گئے اور اپنے خیف اور اموال اور اولاد اور اپنی جانوں کے خلاف تھے، انہوں نے خلیفہ کو عام میں لانے کی درخواست کی کہ اسے دیکھیں۔

مستعین کا دربار عام:

محمد بن عبداللہ نے ان کے قول کی صحت کو خوب جان لیا اور لوگوں کے کثرت اجتماع اور ان کی زیادہ زاری کی طرف نظر کی تو اس نے مستعین سے باہر نکلنے کی درخواست کی وہ دارالعامہ (دربار عام) کی طرف نکلا جس میں تمام لوگ داخل تھے۔ وہاں اس کے لیے ایک کرسی بچھائی گئی اس کے پاس لوگوں کی ایک جماعت کو پہنچایا گیا انہوں نے اسے دیکھا اور نکل کر اپنے پیچھے والوں کو خلیفہ کے بعافیت ہونے کی خبر دی مگر انہوں نے اس پر قناعت نہ کی جب خوب معلوم ہو گیا کہ بغیر نکلے ہوئے انہیں سکون نہ ہوگا۔ لوگوں کی

حکومت کی بھی معلوم ہو چکی تھی۔ تو یہ دونوں آئے۔ دروازہ والوں نے حکم سے بند کر دیا گیا۔ مستعین اور اس کے ماموں اور محمد بن موسیٰ منجم اور محمد بن عبداللہ دونوں دروازے کی طرف گئے جو دار العامہ کے مغرب اور ہتھیار کے خزانوں تک پہنچتا ہے۔ ان کے لئے مجلس کی اس جگہ پر جہاں محمد بن عبداللہ اور فتح بن سہل بیٹھا کرتا تھا منبر بچھائے گئے۔

مستعین کا نقل مکانی کا وعدہ:

مستعین لوگوں کے روبرو اس طرح آیا کہ قبائے سیاہ میں ملبوس تھا اور دوش پر رسول ﷺ کی ردائے مبارک تھی۔ ہاتھ میں عصا تھا۔ اس نے لوگوں سے گفتگو کی اور انہیں قسم دی اس چادر کے مالک (ﷺ) کا واسطہ دے کر وہ لوٹ کر واپس چلے جائیں کیونکہ میں ہر طرح محفوظ ہوں مجھے محمد بن عبداللہ کی جانب سے کوئی اندیشہ نہیں ہے۔ لوگوں نے اس سے سوار ہونے اور محمد بن عبداللہ کے مکان سے نکلنے کی درخواست کی اس لئے کہ انہیں محمد بن عبداللہ کی جانب سے اطمینان نہ تھا۔ اس نے بتایا کہ وہ اس کے مکان سے اپنی پھوپھی ام حبیب بنت رشید کے مکان پر منتقل ہونے کو تیار ہے۔ پہلے مکان کا وہ حصہ جس میں اس کی سکونت مناسب ہے اس کے لئے درست کر دیا جائے۔ اس کا مال و اسباب اور خزانہ اور تقریباً سارا جو کچھ محمد بن عبداللہ کے مکان میں ہے۔ منتقل کر دیا جائے۔ یہ سن کر اکثر لوگ واپس چلے گئے اہل بغداد کو سکون ہو گیا۔

اہل بغداد کی ابن طاہر سے معذرت:

اہل بغداد کو ابن طاہر پر بار بار ہجوم کرنا اور اسے بری باتیں سنانا ناگوار ہوا۔ ابن طاہر بغداد کے عہدہ داران معاون کے پاس آیا کہ جتنے اموات اور گھوڑے ان کے قائم مقام ہیں انہیں منع کریں۔ کہ وہ بھی وہاں سے منتقل ہو جائے۔ لوگوں نے بیان کیا کہ اس کا ارادہ تھا کہ مدائن کا قصد کرے۔ اس کے دروازے پر ایک جماعت مشائخ حربیہ اور باشندوں کے معززین کی جمع ہو گئی سب کے سب اس سے معذرت کر رہے تھے۔ اور ان لوگوں کے ناروا حرکات کے معاف کرنے کی درخواست کرتے تھے۔ کہ جو کچھ نادانوں نے کیا وہ محض اپنی جہالت کی وجہ سے کیا۔ جس میں مبتلا تھے۔ اور اس فاقے کی وجہ سے جس نے لوگوں کو مار رکھا تھا۔ بیان کیا گیا ہے کہ ابن طاہر نے انہیں نہایت عمدہ جواب دیا۔ پاکیزہ بات کہی ان کی تعریف کی اور جو کچھ ہوا تھا معاف کر دیا۔ ان کا اور ان کے نوجوانوں اور نادانوں کا (مصافحہ کے لئے) ہاتھ پکڑنے کو ان کی طرف بڑھا۔ ترک سفر کے متعلق ان کی بات مان لی۔ عہدہ داران معاون کو سواریاں روکنے کی ممانعت کر دی۔

مستعین کا رزق الخادم کے مکان میں قیام:

ذی الحجہ کے چند دن گزرنے کے بعد مستعین محمد بن عبداللہ کے مکان سے منتقل ہو گیا وہاں سے سوار ہو کر الرصافہ میں رزق الخادم کے مکان پر پہنچا جب ابن المعتصم کے مکان سے گزرا تو علی اس کی طرف نکلا اور اس سے اپنے یہاں اترنے کی درخواست کی اس نے اس سے بھی سوار ہونے کو کہا۔ جب رزق الخادم کے مکان پر پہنچا تو وہاں اتر گیا۔ جیسے کہ بیان کیا گیا۔ وہاں شام کو پہنچا مگر جس وقت وہاں پہنچ گیا تو لشکر کے ہر سوار کے لئے دس دس دینار اور ہر پیدل کے لئے پانچ پانچ دینار کا حکم دیا۔ مستعین کی سواری کے ساتھ ابن طاہر بھی اس طرح سوار ہوا کہ اپنے ہاتھ میں نیزہ لئے ہوئے اس کے آگے آگے چل رہا تھا۔ سردار اس کے پیچھے تھے بیان کیا گیا ہے کہ مستعین کے ہمراہ جس رات وہ رزق کے مکان پر منتقل ہوا۔ محمد بن عبداللہ نے ایک ثلث شب تک قیام کیا۔ پھر واپس آیا۔ صبح تک وصیف اور بغا اس سے رخصت ہو کر اپنے اپنے مکان چلے گئے۔

ابن طاہر کا عوام سے خطاب

جب اس خبر کی تصدیق ہو گئی کہ مستعین ابن طاہر کے مکان سے منتقل ہو چکا تھا تو لوگ اس معاملہ میں لگ گئے [illegible] اور [illegible] محمد بن طاہر [illegible] جب خوب رات ہو گئی تو ابن طاہر [illegible] کے [illegible] سامان سے تیار تھے [illegible] پیادہ فوج کے [illegible] [illegible] ابن طاہر [illegible] [illegible] مستعین کے پاس پہنچ گئے [illegible] روانہ کیا ان دونوں نے مستعین [illegible] پر مقرر کیا تھا۔

علی بن یحییٰ اور محمد بن عبداللہ میں سخت کلامی

مذکور ہے کہ جب مستعین [illegible] کے مکان سے منتقل ہو [illegible] سے منتقل ہو [illegible] جمعہ کے روز جب لوگوں کو ابن طاہر [illegible] [illegible] انھوں نے ابن طاہر [illegible] [illegible] اس جماعت [illegible] مستعین [illegible] مستعین نے معاملہ [illegible]

بیان کیا گیا ہے کہ علی بن یحییٰ ابن ابی منصور [illegible] نے اس معاملے میں محمد بن عبداللہ سے سخت کلامی کی [illegible] گالیاں دیں اور گرفتار کر لیا۔

سعید بن حمید کا بیان:

سعید بن حمید سے مذکور ہے کہ [illegible] اور [illegible] بن [illegible] اور عبیداللہ بن یحییٰ ابن طاہر سے تنہائی میں [illegible] باتیں کرتے رہے۔ [illegible] کے پاس کوئی بڑی جماعت ہوتی تھی [illegible] ابن طاہر [illegible] مستعین [illegible] تھا [illegible] تو ان کے ساتھ [illegible] ان سے گفتگو [illegible] ہوا کرتی تھی۔

انھی میں سے ایک کا بیان ہے کہ میں نے ایک دن سعید بن حمید سے کہا کہ [illegible] مستعین کی ابتدائی خلافت میں [illegible] اس نے جواب دیا [illegible] یہاں تک کہ اس جماعت کے کاتب [illegible] [illegible] جب کہ انھوں نے اس سے [illegible]

احمد بن یحییٰ کی مستعین کے خلاف شکایت:

[illegible]

عبیداللہ بن یحییٰ کی مخالفت:

[illegible]

مستعین کی امامت نماز:

[illegible]

مستعین اور محمد بن عبداللہ کی گفتگو:

[illegible]

محمد بن عبداللہ کی مراجعت:

[illegible]

[illegible]

ابن طاہر اور ابو احمد کی گفتگو:

[illegible]

[illegible]

امرا کو عہدے عطا کرنے کے وعدے:

بیان کیا گیا ہے کہ [illegible]

مستعین کا معزول ہونے سے انکار:

بیان کیا گیا ہے [illegible]

[illegible]

ابن طاہر کا مستعین کو مشورہ:

[illegible]

تھے مگر خدا کی قسم اگر تو نے اسے اس طرح پارہ پارہ کر دیا۔ کہ وہ جڑ نہ سکے۔ ہمارا اس میں تو نے کوئی بھلائی نہ چھوڑی تو تیرے لیے خطرہ ہے۔ پھر جب المستعین نے اپنی حکومت کا ضعف اور اپنے مددگاروں کی ترک نصرت دیکھی تو اس نے معزولی کو قبول کر لیا۔

مستعین کا مطالبہ:

۸ ذی الحجہ کو جمعہ کا دن ہوا تو ابن طاہر نے محمد بن ابراہیم بن جعفر الاصغر ابو ابن الکصہ اور الکلبی کو موسیٰ بن صالح بن شیخ کو ابو سعید الانصاری کو احمد بن اسرائیل کو محمد بن موسیٰ المنجم کو ابو احمد بن المتوکل کے پاس بھیجا کہ وہ خط پہنچا دیں جو ان اشیاء کے متعلق ہے۔ جو المستعین نے خلافت سے اپنے معزول کرنے تک چاہی ہیں۔ ان لوگوں نے وہ خط پہنچا دیا۔ ابو احمد نے جو کچھ اس نے طلب کیا تھا۔ قبول کر لیا۔ اور یہ جواب لکھا کہ "ان کو مدینہ رسول خدا ﷺ میں جاگیر دی جائے گی۔ اور ان کی آمد و رفت مکہ سے مدینہ اور مدینہ سے مکہ تک ہو سکے گی"۔

ابن طاہر نے یہ جواب پہنچا دیا۔ مگر المستعین نے اس پر شہادت کی اصرار کیا۔ کہ ان کا مطالبہ بدستور المعتز تک پہنچا دیا جائے تاکہ المعتز اپنے قلم سے اس کی منظوری لکھیں۔ ابن طاہر یہ درخواست لے کر روانہ ہو گیا۔

مستعین کی معزولی قبول کرنے کی وجہ:

المستعین کا معزولی کو قبول کر لینے کا سبب جیسا کہ بیان کیا گیا۔ یہ ہوا کہ ابن طاہر، وصیف اور بغا نے اس معاملے میں اس سے گفتگو کی اور اس کو مشورہ دیا۔ تو اس نے انہیں سخت جواب دیا۔ وصیف نے کہا کہ "تو نے ہمیں باغر کے قتل کا حکم دیا۔ ہم نے ارتکاب کیا اور تو ہی نے ہمارے سامنے اتامش کا قتل پیش کیا۔ تو اب کہتا ہے کہ ہم تیرے خیر خواہ نہیں"۔ یہ لوگ مستعین کو برابر خوف دلاتے رہے اور حیلہ سازی کرتے رہے۔

محمد بن عبد اللہ نے اس سے کہا تو نے مجھ سے یہ کہا تھا۔ کہ ہماری حالت درست نہیں ہو سکتی مگر اس کے کہ ہم دونوں (وصیف و بغا) سے راحت حاصل کر لیں" (یعنی دونوں کو قتل کر دیں) پھر جب ان سب کی گفتگو ختم ہو گئی تو اس نے ان کی جانب سے معزولی کا یقین کر لیا اور شرائط اپنے لئے مناسب سمجھیں لکھ دیں۔ یہ واقعہ ۱۱ ذی الحجہ کا ہے۔

فوجی سرداروں کی طلبی:

جب ۱۲ ذی الحجہ یوم شنبہ ہوا تو محمد بن عبد اللہ رصافہ گیا اور تمام قاضی اور فقہا ایک ایک کر کے المستعین کے پاس لائے گئے انہیں اس امر کا گواہ بنایا کہ اس نے اپنا معاملہ محمد بن عبد اللہ کے سپرد کر دیا ہے۔ اس کے پاس دربانوں اور خادموں کو لے گیا۔ اس سے جواہر خلافت لے لیا۔ اس کے پاس ٹھیرا رہا یہاں تک کہ رات کا ایک حصہ گزر گیا۔ صبح اس طرح ہوئی کہ لوگ مختلف قسم کی خوفناک خبریں مشہور کر رہے تھے۔ ابن طاہر نے اپنے سرداروں کو خط لکھا کہ ہر سردار اپنے دس دس باجماعت ساتھیوں کو لے کر اس کے پاس آئے۔ وہ لوگ اس کے پاس آئے تو انہیں انعام دے گیا۔ امید دلائی کہ میں نے جو کچھ کیا اس سے میرا مقصد تم لوگوں کی بہتری اور سلامتی ہے۔ خون ریزی بند کرنا۔

مستعین و ابن طاہر کی شرائط:

المعتز کے حضور میں ان شرائط کو لے جانے کے لئے ایک جماعت کو تیار کیا۔ جو اس نے المستعین کے لئے اور اپنے لئے اور اپنے سرداروں کے لئے قرار دیا تھا۔ مدعا یہ تھا۔ کہ اس معاملے میں المعتز اپنے قلم سے فرمان جاری کرے۔ وہ لوگ المعتز کے پاس

تھا مستعین اور ابن طاہر نے اس تحریر اقرار پر اپنے اپنے دستخط ثبت کر دیئے۔ معتز نے سب کی منظوری کا فرمان اپنے قلم سے لکھ دیا۔ سب لوگ خوش ہو گئے معتز نے قاصدوں کو رخصت کیا، سب کو انعامات دیئے اور وہ لوگ بغیر [illegible] اپنے اپنے مرتبہ کے [illegible] چلے گئے۔ ان کے ہمراہ اپنے پاس سے ایک جماعت مستعین سے اپنی بیعت لینے کے لئے روانہ کیا۔ اور اسحاق کے لئے [illegible] الشرطہ کا تقرر کیا۔ سعید بن صالح کے ساتھ مستعین کی ماں اور ان کی بیٹی اور کنیزیں بغداد سے [illegible] گئے۔ دوران سفر میں مستعین سے بعض چیزیں لے لی گئیں۔ معتز نے یہاں سے روانگی کے بعد محرم ۲۵۲ھ کو سامرا پہنچے۔

متفرق واقعات:

مذکورہ بالا معتز کے قاصد جب ابن طاہر کے پاس پہنچے تو ابن طاہر نے کہا کہ مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ [illegible] مستعین کو واسط بھیج دیا جائے یا محمد بن ابی الواثق کے مکان کو [illegible] معتز کی بیعت کرنے والے آپ کو [illegible] سے علیحدہ کر دیا جائے۔

اسی سال ماہ ربیع الاول میں کوکبی کا قزوین و زنجان میں ظہور ہوا۔ انہوں نے وہاں سے آل طاہر کو نکال دیا۔ کوکبی کا نام الحسین تھا ابن احمد بن اسمٰعیل ابن محمد بن اسمٰعیل الارقط بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم

اسی سال بنی عقیل نے جدہ کے راستے میں بغاوت کی۔ ابو جعفر بشاشات نے ان سے جنگ کی اہل مکہ کے تقریباً تین سو آدمی مارے گئے۔ راستے کی آمد و رفت بند ہو گئی۔ ایک شخص یہ کہتا تھا

"مجھ پر دو کپڑے ہیں حالانکہ میری ماں برہنہ ہے اے امام زادے! ان میں ایک کپڑا میرے لئے نازل کر دے۔"

جب بنی عقیل نے جدہ کا راستہ روک دیا تو مکہ میں سخت گرانی ہو گئی۔ اعراب نے دیہات کو لوٹ لیا۔

اسمٰعیل بن یوسف کا ظہور:

اس سال ماہ ربیع الاول میں اسمٰعیل بن یوسف بن ابراہیم بن عبداللہ بن الحسن بن الحسن بن علی بن ابی طالب (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کا مکہ میں ظہور ہوا۔ مکہ کا والی جعفر بن الفضل بن عیسیٰ بن موسیٰ بھاگ گیا۔ اسمٰعیل بن یوسف نے جعفر کا مکان اور اس کے رفقا کے گھر لوٹ لئے اور اہل مکہ کی ایک جماعت کو قتل کر دیا۔ جو مال نہر کی مرمت کے لئے لایا گیا تھا وہ اور جو کچھ کعبہ اور اس کے خزانوں میں تھا سونا چاندی اور خوشبو اور غلاف کعبہ لے لیا۔ لوگوں سے تقریباً دو لاکھ دینار لے لئے اور مکہ کو لوٹ کر اس کے بعض حصوں کو جلا دیا۔ وہاں سے پچاس دن کے بعد نکل کر مدینہ چلا گیا۔ عامل مدینہ علی بن الحسین بن اسمٰعیل اس کے خوف کے مارے چھپ گیا۔

مکہ کا محاصرہ:

اسمٰعیل رجب میں مکہ واپس آیا۔ شہر کا محاصرہ کر لیا۔ باشندے بھوک اور پیاس سے مرنے لگے۔ اور روٹی کی قیمت ایک درہم میں تین اوقیہ، گوشت چار درہم میں ایک رطل اور ایک صراحی پانی تین درہم کو ملنے لگا۔ اہل مکہ کو بڑی مصیبت [illegible] ۵۷ دن کے قیام کے بعد جدہ چلا گیا۔ [illegible] تاجروں کی رسد اور کشتی والوں سے ان کا سامان چھین لیا اور جو اناج [illegible] پہنچا اسمٰعیل بن یوسف موقف (میدان عرفات) میں آیا۔ یہ یوم عرفہ (۹ ذی الحجہ) تھا۔ موقف میں محمد بن احمد بن عیسیٰ بن المنصور ملقب بہ کعب البقر اور عیسیٰ بن محمد المخزومی سالار فوج مکہ تھے۔ معتز نے ان دونوں کو وہاں روانہ کیا تھا۔ اسمٰعیل نے ان سے قتال کیا جس میں تقریباً گیارہ سو حاجی مقتول ہوئے۔ لوگوں کا مال چھین لیا گیا۔ اور وہ مکہ کی طرف بھاگے اور عرفات میں نہ رات کو ٹھہرے نہ دن کو۔ اسمٰعیل اور اس کے ساتھی ٹھہرے رہے پھر وہ جدہ واپس آئے اور وہاں کے مال کو فنا کر دیے۔

باب ۵

خلیفہ المعتز باللہ

۲۵۲ھ کے واقعات

مستعین باللہ کی معزولی

[illegible]

[illegible]

مستعین کی خلیفہ معتز کی بیعت

[illegible]

مستعین کا معتز کے نام خط

[illegible]

عبداللہ غلام ہوں اور امیر المومنین کے ہاتھ بکا ہے جو امیر المومنین کا فرمانبردار ہے"۔

المستعین کو مکہ جانے سے روک دیا گیا۔ اس نے بصرے میں ٹھہرنا پسند کیا۔ سعید بن حمید سے مذکور ہے کہ محمد بن موسیٰ بن شاکر نے کہا کہ بصرہ ایک وبائی مقام ہے تو نے وہاں اترنا کیسے پسند کر لیا۔ المستعین نے جواب دیا کہ وہ زیادہ وبائی ہے یا ترک خلافت۔

متوکل کی باندیوں سے مستعین کی علیحدگی:

مذکور ہے کہ قرب جو بہت بڑی باندی تھی المستعین کے پاس المعتز کا پیام لائی جس میں یہ درخواست تھی کہ المستعین المتوکل کی ان تینوں باندیوں سے علیحدہ ہو جائے جن سے المستعین نے عقد کر لیا تھا۔ وہ ان سے علیحدہ ہو گیا۔ اور ان کا معاملہ انہی کے سپرد کر دیا۔ اس کے پاس جواہرات کی دو انگوٹھیاں تھیں۔ جن میں سے ایک کا نام البرج تھا۔ اور دوسری الجبل۔ محمد بن عبداللہ نے (ان دونوں کے لئے) المعتز کی خواص قرب کی ایک جماعت کو بھیجا اس نے وہ دونوں انگوٹھیاں انہیں دے دیں وہ لوگ انہیں محمد بن عبداللہ کے پاس لے آئے۔ محمد بن عبداللہ نے انہیں المعتز کے پاس روانہ کر دیا۔

۶ محرم کو جیسا کہ بیان کیا گیا بغداد میں دو سو سے زائد کشتیاں آئیں جن میں مختلف اقسام کا مال تجارت اور بہت سی بکریاں تھیں۔

مستعین کی روانگی واسط:

المستعین کو محمد بن مظفر بن سیسل اور ابن ابی حفصہ کے ہمراہ تقریباً چار سو سوار و پیادہ فوج کے ساتھ واسط روانہ کر دیا گیا۔ اس کے بعد عیسیٰ بن فرخان شاہ اور قرب ابن طاہر کے پاس آئے کہ وہ یاقوت جو نشان خلافت ہے احمد بن محمد نے اپنے پاس رکھ لیا ہے ابن طاہر نے الحسین بن اسمٰعیل کو (احمد بن محمد کے پاس اس یاقوت کے لئے) بھیجا اس نے وہ یاقوت اسے نکال کر دے دیا۔ دیکھا کہ وہ ایک قیمتی یاقوت ہے۔ جو چار انگل چوڑا اور چار انگل لمبا ہے اور اس پر اس کا نام لکھا ہوا ہے قرب کو یاقوت دے دیا گیا جو اسے المعتز کے پاس لے گئی۔

احمد بن اسرائیل کی وزارت:

المعتز نے احمد بن اسرائیل کو وزیر بنایا خلعت دیا اور اس کے سر پر تاج رکھا۔ اسی سال ۱۲ محرم یوم شنبہ کو ابو احمد سامرا روانہ ہوا محمد بن عبداللہ اور الحسن ابن مخلد نے اس کی مشایعت کی۔ اس نے محمد بن عبداللہ کو پانچ خلعت دیئے۔ اور ایک تلوار۔ محمد بن عبداللہ دربار سے واپس آیا۔

عوام پر مستعین کی معزولی کا اثر:

بعض شعراء نے مستعین کی معزولی کے بارے میں نظمیں کہیں:

نظم

احمد بن محمد کی خلافت چھین لی گئی۔
عنقریب اس کو قتل کر دیا جائے گا۔ یا اسے معزول کر دیا جائے گا۔
اس کے باپ کی اولاد کی سلطنت اس طرح زائل ہوتی ہے۔
کہ ان میں سے ایسا کوئی نظر نہیں آتا جو بادشاہ ہو کر اس سے فائدہ حاصل کرے۔

خدا رحم کرے آپ پر اے ابو موسیٰ بے شک تمہارا زمانہ تم نے اپنی دنیا میں پیوند لگایا۔   اپنی رعیت کے حق میں ایک گنہگار زمانہ ہے۔ جس سے تمہاری حیات الگ شکست ہو گئی کہ اس میں پیوند نہیں لگ سکتا۔

بعض اہل بغداد نے حسب ذیل اشعار کہے۔

میں تجھے فراق سے ملول دیکھتا ہوں۔   اس لئے کہ امام کی سلطنت اس طرح ہوئی کہ وہ معزول کر کے نکال دیا گیا تھا۔

امام ایسا تھا کہ سارا زمانہ جس کی وجہ سے خوشی سے ہنستا تھا۔   طالب بہار کے لئے وہ بہار تھا۔

اے بد بخت اس آفاق کو گردش روزگار سے غافل نہ ہو۔   بے شک زمانہ ہی بھول کا انتظار کر رہا ہے۔

خلافت کا لباس پہنا اور زمانے اس نے اس طرح پیدا کر دیا ہے   تمام سلطانوں کے معاملات کا فیصلہ کرتا ہے۔

زمانے کے ہاتھ نے اسے جنگ میں مشغول کر کے اس پر ظلم کیا۔   حالانکہ وہ جنگ سے دور تھا۔

ترک سرکشی کی وجہ سے اس سے پوشیدہ ہو گئے۔   تو وہ اس حالت میں ہو گیا کہ اس کا خوف جاتا رہا کہ بے خوف ہونے لگا۔

دنیا نے ان پر حسد کیا انہوں نے اس پر حملہ کیا۔ قدرت نے اسے مراتب عالیہ سے ہٹا دیا۔   پوشیدہ لشکر کے ہاتھوں نے مروان کا خون لے لیا وہ واسط میں اس طرح مقیم ہو گیا کہ اب واپسی کا خیال بھی کر سکتا۔

ان لوگوں نے اس کے ساتھ بے وفائی بھی کی مکاری بھی کی خیانت بھی کی۔   حالانکہ وہ بستر سے لگا رہا اور عبادت ثواب سجدہ کرتا رہا۔

ان لوگوں نے ہر طرف سے بغداد کا محاصرہ کر لیا۔   حالانکہ وہ اس کے مطیع تھے۔ اس کے قبل جب کہ وہ محفوظ تھا۔

اگر خود اس نے جنگ بھڑکائی ہوتی۔   وہ جنگ کی ملاقات کے لئے زرہ پہن لیتا۔

یہاں تک کہ وہ اپنے پوشیدہ لشکر کو پوشیدہ لشکر سے ٹکرا دیتا۔   پھر وہ جنگ کی ملاقات کے لئے زرہ پہن لیتا۔

یہاں تک کہ وہ اپنے پوشیدہ لشکر کو پوشیدہ لشکر سے ٹکرا دیتا۔   پھر وہ جنگ کا ارادہ کرتا تو وہ بھڑک جاتا۔

تو وہ اس حالت میں ہوتا کہ زمانے کے فریب پر وہ محروم نہ ہوتا جس کو زمانے کا فریب شرمندہ کر سکتا۔   اور جب کہ لوگوں نے اس سے بے وفائی کی تو گھبرا جاتا۔

لیکن اس نے دوست کی رائے کو اپنی مرضی بنا دی۔   اور بدعہدی کرنے والوں کی بات کا قرض دار۔

سلطنت کا ایسے بادشاہ کے لئے تقرر نہیں رہتا۔   جو دوست کی رائے کو ضائع کر دیتا ہو۔

[illegible]

[illegible] مروان کے اشعار:

[illegible]

المعتز کی مدح میں اشعار

المستعین کی معزولی کے بعد المعتز کی مدح میں کہا ہے

دنیا اپنی حالت پر واپس آ گئی۔
اور اللہ نے اس کے آنے سے بگڑی صورت درست کر دی۔

کہو: تباہی کے لئے اللہ نے تجھے کافی کر دیا۔
دنیا کے حملوں کی شدت نہیں رہی۔

پہلے ایک جاہل اس کا مالک ہو گیا تھا
نہ جانتا تھا کہ جاہلوں کے ہاتھ صلاح نہیں کر سکتے

اس کی وجہ سے دنیا مقفل ہو گئی تھی۔
تو اس کے قفلوں کی کنجی ہو گیا۔

جب قفل اور دنیا کی [illegible] جاہل کے بعد
اپنا اپنے حالات کی طرف واپس آ گئی۔

وہ خلافت جس کے آپ اہل تھے۔
اللہ نے اس کا تمہیں تحفہ عطا فرمایا۔

مستحق خلافت کو اس کے حال پر لوٹا دیا۔
اور اللہ نے دنیا کو اس کے حال پر لوٹا دیا۔

وہ خلافت سب سے پہلے اس کی تھی۔
جو چیز اپنے مالک کو واپس کر دی جاتی ہے۔

تعداد کی [illegible] وہ (المستعین) کس کا [illegible] ہے۔
تو وہ اس کے بعض اعمال کا [illegible] ہے۔

اس نے سلطنت میں [illegible] کے بعد [illegible]۔
بعد ازاں گزرنے کے اس سے بچا لیا۔

جس کو اللہ نے اس کے مرنے کے لئے ایک دنیا سے برطرف کر دیا۔
جس نے دنیا کو [illegible] لے کے بعد [illegible] کر دیا۔

یا امت نے (کسی امت) اسے چھوڑ دی گئی تھی۔
کہ جب وہ امت اپنے زوال کے وقت میں تھی۔

سلطنت اور اس کے بازو (یعنی المعتز نے) سنبھال لی۔
اور جب وہ اس کے پہلوں نے (المستعین نے) سنبھالا تھا۔

جس ظلم کو ان لوگوں نے سوچا تھا اسے باطل کر دیا۔
تیرے [illegible] اور ان کے بہانوں کے پیچھے تھے۔

تو نے جس ظلم کو باطل کر دیا اس نے [illegible] آسانیاں کر دیں۔
کسی [illegible] نے [illegible] اس کے [illegible] کے [illegible] گئے۔

ولید بن عبید البحتری کے اشعار:

ابو الولید عبید البحتری نے المستعین کی معزولی اور المعتز کی مدح میں کہا ہے

ہر کام جس کے پاس ظلم کی لگام آئی۔
کہ وہ روشن ہو گئی۔ اور جب [illegible] ہو گئی۔

ہم نے [illegible] ہوئی چیز کو جو ایک [illegible] کے پاس تھی۔ واپس کر دیا۔ اس نے [illegible] حق دار [illegible]

[illegible] تعجب ہے کہ اس کی گردشوں [illegible]
اور [illegible] کی گردشوں اور [illegible] کے۔

تم سے [illegible] کھینچنے والا [illegible] امید کرے گا۔
پاس کے لانے کی [illegible] ہونے کی۔

کہ اس کے لئے [illegible] منتخب کیا جائے گا۔

تم صاحب نے خلافت کے حق کو [illegible] لیا۔
اس کے [illegible] اس کے [illegible] لے لی۔

[illegible] جب کہ اس پر چڑھے گا۔
یہ [illegible] لوگوں کے [illegible] تھے۔

وہ [illegible] [illegible] کی جو [illegible] اس کے پہلو پر [illegible] انتظار کرتا ہے۔ [illegible] کے وقت [illegible] ہے۔ اور اس پر [illegible] ہے۔

جب موجود و خرافات اپنے پیدا کرنے والے سے تو پھر پیدا نہیں کرتے۔
کہ آیا ملک کا چراغ روشن ہے یا گل ہو گیا۔

جب صبح کے وقت ترپالی اس کا انتظار کرتا ہے۔
تو اس کی تعریف میں کثرت ہو جاتی ہے ورنہ اس کی عیب گوئی میں بڑھ جاتا ہے۔

اس امر کی طرف اس نے قدم اٹھایا جس کا وہ اہل نہ تھا۔
لیکن انکار کی کوئی بات نہیں۔ جو قول ہوتا ہے وہ ایسے طور پر کہ وہ مشہور ہوتا ہے۔

تو کیا سمجھتا ہے کہ وہ سب اپنی جگہ ٹھیک ہیں۔
اور کیا سمجھتا ہے کہ ظلم تو جب کہ اس کے ساتھ اور دو ہیں۔

جب اعتدال جو آپ سے عزت پائے چاہے تو نہیں ہوتا کہ۔
اور عاجز کر دیا آپ نے اس شخص سے جس کا وہ طالب ہے

پھر آپ نے عصا کو پھینکا اس طرح کہ وہ دلیل تھا۔
اور آپ کے شانے نبی کریم ﷺ کی چادر مبارک سے پوشیدہ کر دیئے گئے تھے۔

مجھے بڑی مسرت ہوئی جب یہ کہا گیا کہ حج میں اس نے سامان روانہ کر دیئے ہیں۔ مشرق کی طرف اس کی کشتیاں دوڑا رہی ہیں۔

دھوکے کی تلاش میں جب وہ تمنا کرے۔
اس شخص کو جو بھلائی پہنچانے والا تھا یعنی جو اس دھوکے کو ملامت کرے۔

ان کے علاوہ وہ اشعار جمع کرتا ہے جو آپ کے پاس تھا۔
اور ایک پہلو میں اس طرح جمع ہوئی ہے کہ اس کا سبب قتل ہوتا ہے۔

میں والی حرام کی قسم کھاتا ہوں۔
اور وہاں کے تمام محترم پھر پھیلے میدانوں کی اور اس کی نشیب گزرگاہوں کی۔

کہ جب خلیفہ المعتز نے امت محمد ﷺ کو دیکھا۔
ایسے طریقے پر جس کا راستہ حق کی طرف جاتا ہے۔

اس نے اللہ کے دین کو درست کر دیا اس کے بعد کہ مٹ گئے تھے۔ جن میں اس کے نشان اور اس کے ستارے غروب ہو گئے تھے۔

وہ ملک کے فخر کی کو منا رہا یہاں تک کہ
اس کے مشرق و مغرب تمام کے تمام بھر گئے۔

ابو الساج کی بغداد میں آمد و مراجعت:

اسی سال ۲۴ محرم کو ابو الساج دیو داد بن دیو دست بغداد واپس آیا۔ محمد بن عبداللہ نے اسے ان دیہات کے معاملات پر مقرر کیا جن کی آب پاشی دریائے فرات سے ہوتی تھی ابو الساج نے اپنے نائب کو شیطے کی طرف بھیجا تھا اس نے اپنا جاسوس بھیجا اور ایک جماعت کو ان پر مقرر کئے کہ حجاج الحارث بن اسد کو پانچ سو سوار اور پیادوں کے ہمراہ روانہ کیا کہ وہ ان کے علاقے کی حفاظت کرے وہاں سے ترکوں اور مغربیوں کو نکال دے جو اس علاقے میں چھپ آئے تھے۔ اور چونکہ ترک بپ تھے ابو الساج بغداد سے ۲۴ ربیع الاول کو روانہ ہوا۔ اس کے ساتھی طساتیج الفرات میں اس سے جدا ہو گئے اور خود سرکے نکل میں اترا پھر کوفہ چلا گیا۔ ۱۲ محرم کو ابو احمد اپنی بھاوج سے واپس ہو کر سامرا آیا تو المعتز نے اسے دو سونے کی تلواریں دیں ایک اور جڑاؤ تلوار جس میں جواہرات جڑے ہوئے تھے۔ کرسی پر بٹھایا گیا اور چھ سردار اس کو بھی خلعت دیا گیا۔

شریح الحبشی کا قتل:

اسی سال شریح الحبشی قتل کیا گیا۔ اس کا سبب یہ ہوا کہ جس وقت صلح ہوئی تو یہ چند حبشیوں کے ساتھ بھاگ گیا۔ اور واسط

[illegible]

وصیف و بغا کے قتل کا منصوبہ:

[illegible]

وصیف و بغا کی ابن طاہر سے چالاکی

[illegible]

المؤید کی وصیف کے لئے سفارش:

[illegible]

[illegible]

وصیف و بغا کی طلبی

[illegible]

وصیف و بغا کی بغداد سے روانگی

[illegible]

وصیف و بغا کی بحالی

[illegible]

[illegible]

صالح بن الہیثم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(کرنے کے لئے) چلے جاتے تھے۔

اوباشوں کی غارت گری:

جمعہ کا دن ہوا تو ان کی بڑی جماعت جمع ہوئی انہوں نے شہر کا ارادہ کیا کہ امام کے پاس جائیں اور اسے نماز سے اور المعتز کے لئے دعا کرنے سے روکیں پوری تیاری کے ساتھ باب حرب کی سڑک سے روانہ ہوئے۔ باب الشام کی طرف پر باب المدینہ تک لوٹ لیا۔ ابوالقاسم بدمعاشوں کی تعداد دس سے ایک مسلح جماعت کو بڑی کوچے کے راستے پر پہنچا رہا تھا۔ کہ اچانک جو کوئی ان سے قتال کے لئے نکل آئے جب وہ باب المدینہ پہنچ گیا۔ تو ان کے ہمراہ بہت بڑی جماعت شہر میں داخل ہوگئی۔ لوگ دونوں دروازوں اور دونوں محرابوں کے درمیان گئے وہاں تھوڑی دیر قیام کیا۔ ایک جماعت جس میں تقریباً تین سو آدمی ہوں گے ہتھیار لے کر شہر کی جامع مسجد کے میدان کی طرف روانہ ہوئے ان کے ہمراہ عوام میں سے بھی بہت سی مخلوق داخل ہوگئی یہ لوگ جعفر بن العباس امام مسجد کے پاس گئے اور کہا کہ اسے نماز سے نہیں روکیں گے البتہ المعتز کے لئے دعا کرنے سے روکیں گے جعفر نے انہیں بتایا کہ وہ بیمار ہے نماز کے لئے نکلنے کی طاقت نہیں رکھتا تو لوگ اس کے پاس سے واپس آ گئے محمد بن مرزبان کے راستے کی طرف گئے وہ سڑک بند کر دی جو نو چوراہے (تقاطع) جاتی ہے سلیمان بن ابی جعفر کے دروازے پر ایک جماعت مقرر کر دی المدائنی کی سڑک پر پل کے ارادے سے روانہ ہوئے۔

لشکر اور شاکریہ سے ابن طاہر کے سرداروں کی جنگ:

ابن طاہر نے اپنے سرداروں کی جماعت ان کی جانب روانہ کی جن میں الحسین بن اسمعیل اور العباس بن قارن اور یحییٰ بن ہرثمہ اور عبداللہ بن ابی الفضل بھی سرداروں کی ایک جماعت کے ساتھ تھے پھر ان سے انہوں نے گفتگو کی نرمی سے دفع کیا ان پر لشکر اور شاکریہ نے حملہ کر دیا انہوں نے ابن طاہر کے سرداروں کی ایک جماعت کو مجروح کر دیا۔ ابن قارن اور یحییٰ اور عبداللہ بن یحییٰ کے مددگاروں میں سے ایک شامی آدمی کا جس کا نام سعد الصناعی تھا گھوڑا لے لیا ابوالسنا کو بھی زخمی کر دیا پل سے ہٹا کر باب عمرو بن مسعدہ تک پہنچا دیا جماعت کے لوگوں نے جو حربی جانب تھے جب یہ حال دیکھا کہ ان کے ساتھیوں نے ابن طاہر کے ساتھیوں کو پل سے ہٹا دیا تو تکبیر کہی اور شور مچا دیا پھر انہوں نے اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچنے کے ارادے سے حملہ کر دیا

ابن طاہر کے ساتھیوں پر یورش:

ابن طاہر نے ایک کشتی تیار کر رکھی تھی جس میں کانٹے اور پھانسیں تھے کہ اس میں آگ لگا کر پل کے بالائی حصے پر اسے ڈال دے اس حصے سے پل نے تمام کشتیوں میں آگ لگا دی پل کو منقطع کر دیا آگ کی شدت سے کشتی دوسری جانب گئی تو جانب غربی بہت سا مجمع عبور کر کے آ گیا۔ ابن طاہر کے ساتھیوں کو عمرو بن مسعدہ کے پیچھے سے دفع کر دیا اور ابن طاہر کے دروازہ تک پہنچ گئے تاکہ حیا اور لشکر عمرو بن مسعدہ کے پیچھے تک گیا ظہر تک فریقین کے قریب دس آدمی مقتول ہوئے ایک جماعت عوام اور بدمعاشوں کی کرتی کی کچہری کو بھی جو مجلس الشرطہ کے نام سے مشہور تھی پل کے غربی جانب ایک مکان میں تھی۔ جو بیت الرقوع کہلاتا تھا۔ اس کا دروازہ انہوں نے توڑ ڈالا جو کچھ تھا لوٹ لیا اس میں بہت قسم کا اسباب تھا۔ جدال و قتال میں انہوں نے کوئی چیز اس میں نہ چھوڑی سامان بھی کثیر تھا اور کثیر اشیاء بھی تھا ابن طاہر نے اپنی جماعت کی مضبوطی کی خاطر دونوں پل جلا دیے۔ نکلنے کو باب الجسر پر آ کر

سلیمان سے متصل یحییٰ ابن داؤد کی تھیں اس کے علم سے جو دوسری منزل تھی تاجروں کا مال کچھ جل گیا۔ اور مجلس صاحب لشکر کی دیواریں بھی منہدم ہو گئیں ڈاکو نے فریقین کو گھیر لیا۔ اس وقت عمر نے اس وقت نہایت بلند آواز سے تکبیر کہی پھر باب حرب یعنی کوفی کی طرف واپس گئے

تجار اور عوام سے ابن اسمٰعیل کا اظہار ناراضگی:

حسین بن اسمٰعیل سرداروں اور فوج کی ایک جماعت کے ہمراہ باب الشام کی طرف گیا۔ پھر تجار اور عوام کے پاس گیا۔ اور لشکر کی مدد نہ کرنے پر انہیں بہت ڈانٹا کہ "یہ لوگ تو ایک حرامی لونڈیوں (فوراً کہہ دوں) کے لئے لڑتے ہیں اور مفسد ہیں تم لوگ امیر کے بچے ہو تم پر امیر کی مدد واجب ہے۔ تمہیں سے طرف کون پیدا ہوا جیسے کہ یہ ان کے خلاف تم نے چپ سادھ لی اور کیوں تم نے گھر بیٹھے حالانکہ امیر تم سے تنگ رہا تھا"۔

ابو القاسم اور ابن الخلیل کا فرار:

شورش کرنے والے لشکری اپنے مقامات اور ٹھکانوں میں ٹھہر گئے اس دوسرے دن ثابت نے ایک جماعت اور تین کی اس نے اپنے تمام ساتھیوں کو جمع کیا۔ بعض کو بچے کہ رہتے اور بعض کو اس سڑک پر جو پل سے اس کے گھر کی طرف جاتی ہے بٹھا دیا۔ ثابت اور لوگ تھے انہیں اس اندیشے سے کہ لشکری کسی دن اس پر حملہ نہ کر دے بغرض مقابلہ جنگ کے لئے تیار کیا تھا۔ ان لوگوں کی واپسی تک جو ابی ابن دوسرے دنوں میں کہ ان کی واپسی کا اندیشہ تھا خوف میں رہا۔ بیان کیا گیا ہے کہ ان بد معاشوں میں دو آدمیوں نے اس سے امان کی درخواست کی۔ دونوں نے اپنے ساتھیوں کے امراء کی اسے اطلاع دی۔ اس نے ان دونوں کے لئے دو دو دینار کا حکم دیا۔ شاہ بن میکال اور حسین بن اسمٰعیل کو حکم دے کر خروج کے بعد اپنے اپنے ساتھیوں کی جماعت کے ہمراہ باب حرب جانے کا حکم دیا جانے کے بعد ان دونوں نے ابوالقاسم رئیس قوم اور ابن الخلیل کی تلاش میں جو محمد بن ابی عون کے ساتھیوں میں تھا حیلہ سازی کی یہ سب لوگ وہاں گئے ابوالقاسم اور ابن الخلیل دونوں ان آدمیوں کے ظاہر ہونے کے وقت جس کا ذکر ہو چکا تھا۔ اپنی جان کے خوف سے اسی طرح کسی کنارے چلے گئے تھے۔ چاشت کے وقت تک یہ ان دونوں سے مدافعت کرتے رہے تھے۔ شاہ اور حسین ان دونوں کی تلاش میں واپس ہو کر باب الشماسیہ کے ابن طاہر کے پل کی طرف گئے۔

ابن الخلیل کا خاتمہ:

مذکور ہے کہ قبل اس کے بچا معیہ کے پل تک پہنچیں ابن الخلیل دونوں کے سامنے آگیا۔ اور وہ ان دونوں پر شور مچانے لگا۔ فریقین ایک دوسرے کو للکارنے لگے ابن الخلیل نے چیلاں کر حملہ کر دیا۔ اس کے سب سے پہلے چند آدمی گئے ان لوگوں نے اس کا محاصرہ کر لیا وہ اپنی جماعت کے وسط میں تھا۔ شاہ کے ایک آدمی نے تیر مارا کہ سینے میں پیوست ہوا۔ وہ ہتھیار ڈال کر جانے کے بعد اس کے پیٹ میں تلوار بھونک دی اور اس حالت میں گھر پر لایا گیا۔ کسی قدر جان تھی کہ اسے لے کر ابن طاہر تک پہنچے تھے کہ مر گیا۔ شاہ نے دارالخلافت کی ڈیوڑھی کے متصل قید خانے میں لاش کے ڈال دینے کا حکم دیا کہ یہاں سے شرقی جانب بھیج دی جائے گی۔

عبداللہ بن المحرق کی گرفتاری:

عبداللہ بن المحرق اپنے گھر چلا گیا تھا اور وہاں سے کسی جگہ جا کر چھپ گیا تھا۔ اس کا پتہ بتا دیا گیا اور وہ گرفتار کر کے اس

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کہ ابو الہول کے بھائی کو المؤید نے یہ لقب عطا کیا تھا۔ [illegible] جب یہ [illegible] سامرا کی طرف روانہ کر دیا گیا اور بغداد میں اس [illegible] یہ بات پہنچی [illegible] اپنے [illegible] سے [illegible] کے متعلق [illegible] کے قتل کا قصد کر لیا۔

اسی سال ۲۲ رجب ۲۵۲ھ بقول بعض ۲۱ رجب کو ابراہیم بن متوکل المعروف بالمؤید کی وفات ہوئی۔

المؤید کی وفات:

مذکور ہے کہ ایک ترک عورت محمد بن راشد المغربی کے پاس آئی اور اسے خبر دی کہ ترک ابراہیم المؤید کو قید سے نکالنا چاہتے ہیں۔ محمد بن راشد سوار ہو کر المعتز کے پاس گیا اطلاع دی۔ اس نے موسیٰ بن بغا کو بلا کر دریافت کیا۔ موسیٰ نے انکار کیا۔ کہا کہ "امیر المومنین! یہ ابو احمد بن المتوکل کو نکالنا چاہتے ہیں تو وہ لوگ ان کے ساتھ اس انس کی وجہ سے جو انہیں جنگ میں پیدا ہو گیا تھا۔ لیکن المؤید کو نہیں"۔

جب ۲۲ رجب کی صبح ہوئی تو اس نے قاضیوں اور فقیہوں اور گواہوں اور معززین کو بلایا۔ ان کے روبرو ابراہیم المؤید کو اس طرح نکالا گیا کہ وہ مردہ تھا۔ اس پر کوئی اثر نہ تھا۔ اور نہ کوئی زخم اور اسے ان کی ماں اسحاق کے پاس جو ابو احمد کی بھی ماں تھی۔ ایک گدھے پر پہنچا دیا گیا اس کے ہمراہ کفن اور حنوط (عطر میت کی تیاری) دیا گیا۔ دفن کا حکم دیا گیا اور جس حجرے میں المؤید تھا اس میں ابو احمد کو تبدیل کر دیا گیا۔

المؤید کی وفات کے متعلق مختلف روایات:

مذکور ہے کہ المؤید نے ایک سمور کا لحاف اوڑھ لیا اس کے دونوں کنارے باندھ دیئے یہاں تک کہ مر گیا۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اسے برف کی سل پر بٹھایا گیا اور اس پر برف کی سل لادی گئی جس سے مر گیا۔

مستعین کی طلبی کا فرمان:

اسی سال شوال میں احمد بن محمد المستعین قتل کیا گیا۔ بیان کیا گیا ہے کہ المعتز نے جب المستعین کے قتل کا ارادہ کیا تو محمد بن عبداللہ بن طاہر کے پاس المستعین کو واپس کرنے کے متعلق اس کا فرمان آیا۔ اور اسے اپنے ملازم سیما خادم کے روانہ کرنے کا حکم دیا۔ دوسرا فرمان یہ خود لایا۔ جس میں منصور بن نصر بن حمزہ کے نام جو واسط کا عامل تھا۔ المستعین کو ان کے سپرد کرنے کے متعلق لکھا گیا تھا۔ المستعین وہیں مقیم تھا۔ اس پر ابن ابی خمیصہ، ابن المظفر، ابن [illegible] منصور بن نصر بن حمزہ اور صاحب البرید (محکمہ ڈاک کا افسر) نگران مقرر ہوئے تھے۔ تو انہیں المستعین کو ان کے سپرد کرنے کے متعلق لکھ دیا۔

مستعین کی القاطول میں آمد:

بیان کیا گیا۔ احمد بن طولون ترک ایک لشکر کے ساتھ روانہ ہوا اور ۲۰ رمضان کو المستعین کو اس سے نکال لایا اور ۳ شوال کو اسے القاطول پہنچایا۔ کہا گیا ہے کہ احمد بن طولون المستعین پر بطور نگران مقرر تھا اس لئے اس نے سعید بن صالح کو اس کے لے جانے کے لئے روانہ کیا۔ سعید اس کے پاس گیا اور اسے لے گیا۔

کہا گیا ہے کہ سعید نے سر من رای القاطول میں المستعین کو ابن طولون سے لیا یا پہلے ابن طولون ہی اسے وہاں تک لے گیا تھا اس کے متعلق روایات میں اختلاف ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ المستعین کو سعید نے القاطول میں قتل کیا۔ جس دن وہ قتل کیا گیا ہے اس کے دوسرے دن سعید نے المستعین کی [illegible] کو بلا کر ان سے اسے دفن کرا کر [illegible] کر لی۔

مستعین کے قتل کی مختلف روایات:

بعض اس کے خلاف یہ کہتے ہیں کہ المستعین کو سعید اور اس کے ساتھی پہلے قاطول لے گئے پھر سعید اسے ایک مکان میں لے گیا۔ جہاں اس پر اتنا عذاب کیا کہ وہ مر گیا۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ سعید مستعین کے ساتھ ایک کشتی میں سوار ہوا۔ [illegible] جہاں تک [illegible] مستعین کے پاؤں میں ایک پتھر باندھ کر دریا میں ڈال دیا۔ فضلان سے جو المستعین کے ساتھ تھا مذکور ہے کہ میں اس وقت اس کے ہمراہ تھا جب سعید نے اسے سامرا کے راستے میں اپنے ساتھ لے لیا تو جب وہ (المستعین) ایک نہر تک پہنچا تو اس نے [illegible] اور [illegible] کی۔ فضلان سے کہا کہ دیکھو یہ کون ہے۔ اگر یہ سعید ہے تو میں جان لوں گا کہ میری موت آ گئی۔ لشکر کے پہلے حصے کی طرف بڑھا اور ان سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ سعید حاجب ہے۔ [illegible] مستعین کے پاس میں واپس آیا اسے اطلاع دی اور وہ اسے خیمے میں ٹھہرایا۔ المستعین نے کہا "انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خدا کی قسم میری موت آ گئی"۔ فضلان نے کہا کہ جب سعید کا لشکر اس کے پاس ٹھہر گیا تو [illegible] اس کی [illegible] مارا اور پھر اسے ایک تلوار ماری۔ [illegible] چلایا اور اس کی ماں بھی چلائی پھر وہ مر گیا۔ تو تلوار اس کی ماں پر لگی اور وہ بھی اس کے ساتھ مقتول پڑا تھا۔ اور وہ عورت بھی مقتول پڑی تھی اور اس پر کوئی چیز نہ تھی۔ ہم نے ان پر [illegible] ڈالی یہاں تک کہ انہیں چھپا دیا۔ پھر ہم واپس آ گئے۔

اس وقت المعتز کے پاس اس کا سر لایا گیا۔ تو وہ شطرنج کھیل رہا تھا۔ اس سے کہا گیا کہ یہ معزول کا سر ہے کہا اسے وہیں رکھ دو جب کھیل چکا تو منگوایا اور دیکھا پھر اس کو دفن کرنے کا حکم دیا۔ اور سعید کے لئے پچاس ہزار درہم کا حکم دیا۔ اور وہ معونت بصرہ کا والی بنا دیا گیا۔

المستعین کے ایک غلام سے مذکور ہے کہ سعید جب مستعین کے سامنے آیا تو اسے مارا۔ اور ترکوں میں سے ایک شخص مقرر کیا کہ اسے قتل کرے۔ مستعین نے اس سے اتنی مہلت کی درخواست کی کہ دو رکعت نماز پڑھ لے۔ اس وقت وہ آپ کے پیچھے تھا۔ [illegible] اس نے قتل پر [illegible] درخواست کی کہ اس کے قتل سے پہلے [illegible] نے اس کے بیٹے کو لیا۔ جب اس نے دوسری رکعت کا سجدہ کیا تو اسے قتل کر دیا۔ سر کاٹ لیا۔ اور اسے [illegible] دفن کر دیا۔

محمد بن مروان کے مرثیے سے متعلق اشعار:

محمد بن مروان بن ابی الجنوب بن مروان بن ابی حفصہ نے الموید کے معاملے اور المعتز کی مدح میں حسب ذیل اشعار کہے

تو وہ ہے کہ جب دنیا پریشان ہوئی ہے تو مستحکم رہتا ہے۔ اے عزیز دنیا کی پریشانی کے وقت سنبھالنے والے۔
رحمت نے [illegible] تجھے تمام [illegible] کے۔ تیرے عدل کی وجہ سے دولت کو امید ہے کہ تو سالہا سال قائم رہے گا۔
البتہ تجھے اس کی جگہ میں مشغول پایا گیا جو [illegible] تھی۔ حالانکہ تیرا [illegible] اس [illegible] تھا [illegible]۔

تو بہادر سوار تھا کہ جس کی جنگ نے [illegible]
تو مرد تھا۔ [illegible] سے [illegible] کرنے والا نہ تھا۔
[illegible]
تو [illegible] ہو گئے تھے۔
[illegible]
[illegible]
جب اس نے اپنی موت سے پہلے [illegible]
تو [illegible] کی تمام [illegible] نے اس پر [illegible]
تجھے اس نے [illegible] تیرا [illegible] کی [illegible]
[illegible] تجھے تیرا [illegible] گیا۔
تو نے [illegible] اس کی حمایت کی۔
[illegible] کی وجہ سے تیری حمایت [illegible] ہے۔
[illegible] کسی بھائی نے بھائی کے ساتھ [illegible]
[illegible]
تو صبح والی جنگ میں مشغول تھا
اور [illegible] میں مشغول تھا۔ [illegible]
[illegible] صاحب [illegible] دیا ہوا تھا۔
اور [illegible] صاحب [illegible] تھا [illegible]
تو [illegible] اس کے [illegible] باپ سے [illegible] تھا۔
تو [illegible] تھا [illegible]
فتح شامی کے قریب اس کی شکست ہو گئی۔
مگر جب [illegible] کے قریب ہوا تو [illegible] ہو گئے۔
حالانکہ [illegible] تھا۔ جو [illegible] لوگوں کے لئے۔
جیسا [illegible] وقت [illegible] ہوتی تھی [illegible] اس طرح [illegible] ہو گیا۔
اس کی تمام [illegible] تھیں
[illegible] تو [illegible] کے پیچھے [illegible] تھا۔
وہ [illegible] کہاں [illegible] اس کے لئے [illegible] تھیں
جس طرح [illegible] اس وقت [illegible] ہے۔ جب [illegible] جائے۔
[illegible]
جیسا کہ [illegible]
[illegible] لوگوں کی [illegible] سے [illegible]
تو [illegible] اس کے [illegible] کرنے والا [illegible]
تو نے اسے اس کی [illegible] کے بعد ایک لقب دیا تھا۔
اور اللہ نے اس لقب [illegible] سے بدل دیا۔
تو نے اسے عزت کا لباس پہنایا تھا۔ [illegible] نے [illegible] دیا۔
اور اس نے اس کی [illegible] کے لئے اسے اس طرح تمام [illegible] سے [illegible] تھا۔
اپنی [illegible] میں تو نے اسے شریک کر لیا تھا۔
اس کے اعمال کی بدولت اللہ نے [illegible] سے نکال دیا۔
[illegible] سے [illegible] تھا۔
مگر تو نے [illegible] قطع [illegible]
[illegible] نے اس [illegible] میں [illegible] کے [illegible] دیا تھا۔
[illegible]

سے ظاہر ہوتا ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

مجلس شوریٰ

[illegible]

[illegible]

[illegible] امرائے دربار سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

1. [illegible]
2. [illegible]
3. [illegible]
4. [illegible]

[illegible]

1. [illegible]
2. [illegible]
3. [illegible]

دو خصلتیں یہ ہونا چاہئیں۔

❶ رعیت کے راستے سے دربان ہٹا دے اور نرمی برتے (تاکہ بے زبان لوگ اپنی فریاد پہنچا سکے)

❷ قوی اور ضعیف کے درمیان یکساں فیصلہ کرے۔

ایک خصلت یہ ہونا چاہیے۔

تمام امور میں بیدار رہنا اور آئندہ کا مکمل پختہ انتظام

جو گزر گیا اس کو بھلا دیا جائے۔

میں نے اپنے موالی یعنی آزاد کردہ غلاموں میں سے چند آدمیوں کا انتخاب کیا ہے۔ ایک ان میں سے مضبوط طبیعت والا اور اپنے ارادے کو پورا کرنے والا ہے کہ اسے نہ تو راحت مرغوب ہوتی ہے اور نہ کوئی تکلیف خائف کرتی ہے۔

دوسرا وہ ہے جو قوی ہے مگر زمانے سے بدل جاتا ہے

وہ شخص اس چیتے کے مثل ہے جو جنگل کی جھاڑی میں ہے کہ اگر اسے حرکت دی جائے تو حملہ کر دے اور اگر کاٹا جائے تو قتل کرے۔

اس کی جماعت تیار رہتی ہے۔ اور اس کا انتقام سخت ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ بہت زیادہ سخت غضب کے ساتھ وہ اپنے بہت تھوڑی تعداد کے لشکر کو جنگ میں ڈال دیتا ہے۔

وہ اس طرح طالب انتقام ہوتا ہے کہ اسے بڑے بڑے خوفناک لشکر عاجز نہیں کر سکتے۔

وہ ایسا بلند حوصلہ ہے کہ جسے وہ طلب کرے اسے پا لیتا ہے اور جو بھاگے اسے پکڑ لیتا ہے۔

جسے کہ بڑی بڑی جنگیں بھی زائل اور ختم نہیں کرتیں سے عاجز کر دیتی تھیں۔

اگر وعدہ کرے تو پورا کرے اور اگر وعید کرے تو معاف کرے۔

اگر لڑائی میں جواب دے اور زبان سے دھمکی دے تو اسے کر دکھایا۔

اس کا سایہ اس کے دوست کے لئے خوب پھیلتا ہے۔ اور اس کا خوف اس پر حملے کے وقت اس کی بہادری کی دلیل ہے۔

جو اس سے بازی لگاتا ہے اس سے بلند ہوتا ہے۔ اور جو اس کا ارادہ کرے اسے عاجز کر دیتا ہے۔

جو اس کے ساتھ چلے اسے تھکا دیتا ہے اور جو اس سے دوستی کرے اسے ہلاکت سے بچا لیتا ہے۔

معتز سے ایک درباری امیر کا خطاب

جماعت میں سے ایک شخص نے معتز سے عرض کی اے امیر المومنین اللہ تعالیٰ تجھ میں فضائل اور مفاخر جمع کر دے۔ تجھے میراث نبوت میں مخصوص فرمائے، حکمت کی باتیں تیری طرف ودیعت فرمائے کہ اس میں سے تیرا حصہ زیادہ کرے تیرے فہم میں وسعت پیدا کرے تیرا انتخاب پاکیزہ علوم اور معانی ذہن سے ظاہر کرے۔ تیرے بیان نے تیری مراد ظاہر کر دی اور تیرے فہم نے ادراک کر لیا۔ اے امیر المومنین واللہ تجھ پر پوشیدہ نہیں جسے تیری عقل نے گھیر لیا، واللہ میں بھی کہ مجھے دلی قدرت نے بہترین احسانات تجھ پر کئے بڑی بڑی مضبوط تیری تمثیل قابل ستائش تعریف کی خوبیت کی شرافت حکمت تیرا بیان ہر ایک گری

تھی اس لئے تو نے جو گمان کیا ہے وہ درست ہے۔ اور جو تم کہتا ہے وہ اتفاق ہے کہ اس میں کوئی عیب نہیں تو خدا کی قسم اے امیر المومنین فضائل میں بے نظیر اور زمانے بھر کا سردار ہے۔

جس کے پورے فضائل کو کوئی بیان نہیں کر سکتا اور نہ کوئی تعریف ان کی شرافت کے اندازہ کو مکمل کر سکتی ہے۔

امیر المومنین نے اپنے مددگاروں کے لئے عہدوں کا تقرر کیا۔ اور انہیں اپنے دشمنوں کے آگاہ کرنے کی خوشخبری عنایت فرمائی اور ان کے نفس و مال میں تصرف کرنے کی آزادی بخشی۔

محمد بن عبداللہ کا معتز کے نام خط:

جب محمد بن عبداللہ کو معتز کے متعلق تحریر کی خبر پہنچی تو اس نے ایک مراسلہ روانہ کیا جس کی نقل یہ ہے۔

اما بعد: تو اپنی نفسانی خواہش کی پیروی نے تجھے ہدایت کے راستے سے برگشتہ کر دیا۔ خلافت جس نے تمہیں [illegible] اگر تم لوگ حق کو اپنے اوپر مسلط رکھتے اور رائے کے مطابق اپنے امور فیصلہ کرتے تو حق تمہارے پاس ہوتا (عقل و ہوش کو) اپنا اور حیرت کے پردے تم سے دور ہو جاتے اب بھی اگر تم لوگ مصالحت کے لئے تیار ہو تو تمہارے خون محفوظ ہو جائیں گے۔ اور خلافت سے تعلق بھی رکھ سکو گے۔ امیر المومنین تمہارے ساتھ اچھا سلوک کریں گے اور اپنے [illegible] تمہارے لئے کھول دیں گے اور اسی طرح تمہاری [illegible] جاری رہیں گی۔ [illegible] تمہاری بدحالی کو تمہارے لئے (خوبصورت) حالات میں [illegible] تم پر حجت قائم کر دینے کے بعد اور تمہیں معذرت سے آگاہ کر دینے کے بعد اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی جنگ کا تمہیں اعلان ہے اگر لوٹ مار جاری رکھی لڑائی کی چنگاری بھڑک گئی [illegible] جنگ [illegible] میں آئی [illegible] جماعتوں کے [illegible] تیز کئے جو حق سے بھٹک گئے۔ قتال میں [illegible] بدلہ دیا گیا۔ مجاہدوں نے جنگ [illegible] نے بازی [illegible] کے لئے اس نے اپنی [illegible] ڈال دی [illegible] آگے پیچھے [illegible] اہل شجاعت اہل بغاوت سے بچ گئے۔ تو تمہیں ضرور [illegible] معلوم ہو جائے گا۔ کہ [illegible] موت کے [illegible] کرنے [illegible] وقت کوئی معذرت قبول نہیں ہوگی۔ اور نہ [illegible] قبول ہوگی۔ [illegible] اس کا عذر قبول کر لیا جائے گا۔ عنقریب تم لوگوں کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ وہ کیسے بھٹکے پھر رہے تھے"۔

محمد بن عبداللہ کو معتز کا جواب:

محمد بن عبداللہ کا خط معتز کو پہنچا تو انہوں نے جواب لکھا۔

"یا محمد تو نے حق کا [illegible] اور اپنی [illegible] ایسا خیال کیا جیسا کہ سراب کا میدان جسے پیاسا پانی سمجھ لیتا ہے۔ یہاں تک کہ جب اس کے پاس آتا ہے تو اسے کچھ نہیں پاتا اگر تو اپنی [illegible] عقل [illegible] تو تیرے لئے حسرت رہتی [illegible] شب کے [illegible] سے منقطع ہو جاتے لیکن تو حقیقت کی راہ سے ہٹ گیا اور پیچھے پاؤں پلٹ گیا اس لئے تیری مصیبت کی [illegible] کے اسباب جمع ہو گئے تو اس کے [illegible] میں مشغول ہو گیا اور تیرا [illegible] اس کے پاس آ گیا مثل اس شخص کے جس کی عقل کو شیاطین نے [illegible] اور [illegible] حیران چھوڑ گئے تیری عمر کی قسم [illegible] بھی تمہارے پاس ہے۔

اور [illegible] تمہارے [illegible] آنا [illegible] تیرے قریب [illegible] کہ [illegible] تیرے [illegible]

تو تجھ جو دولت ترکوں سے ملی۔ اور مجھے اس شخص سے شکایت کرنے لگی۔ یہ بڑی ندامت جینے کے لئے کافی ہے کہ جب وہ اس کے نے جنگل تو اس میں چھپے گا اور جب تاریک ہوگی تو نکلے گا۔ تیری یہ حالت ہو جائے گی کہ تو بری طرح ہلاکت میں پڑ جائے گا اور تو امید کے بدلے سے خائف [illegible] رہے۔ تو تیرے دوست اس تیرے لئے جب تم ہو گا۔ علیحدہ ہو گئے تیرے دوست اپنے لشکر کی شکل میں آ گئے ہیں مجھے اس سے کوئی پناہ نہیں ملے گی۔ [illegible] اور اب سے ہم وہی [illegible] ہیں جو تجھے ذلیل کریں گے۔ اور تو ذلت اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔ اگر تمہیں ہمت ہو تو ہم ہی سے امیر المومنین کے فرمان کا انتظار کرو۔ تو ہم لوگ تمہاری طرح چیتے پر حملہ کریں تو پانی کے بڑھاں تک پہنچ جائے اور تم کو اس حالت میں میدان میں داخل کرتے کہ وہ تنگ ہوگی اور تم تنگی کی بلندی کو پہنچ کر رہے ہو۔ اسے جانور اور ساتھیوں اور اولاد کو اپنا بنا لے۔ ہم نے تجھے نیکی سے پکارا ہے۔ اور ڈرایا۔ اگر تو نے بیعت کو قبول کر لیا تو کامیاب ہوگا۔ اور تو انکار کرے گا۔ اور ہم نے سرکشی کے بدلے کچھ دے دیا تو ہم تجھے نقصان پہنچائیں گے اور تم لوگ ندامت کی حالت میں صبح کرو گے"۔

مغربیوں اور ترکوں کی جنگ:

اسی سال یکم رجب کو مغربیوں اور ترکوں کے درمیان جنگ عظیم ہوئی۔ یہ اس لئے ہوئی کہ مغربیوں نے اس دن محمد بن راشد اور نصر بن سعید کے ہمراہ جمع ہو کر ترکوں پر [illegible] تھے۔ ان پر غالب آ گئے۔ انہیں وہاں سے نکال دیا۔ اور ان سے کہا کہ "ہر روز تم لوگ ایک خلیفہ کو قتل کرتے ہو۔ اور دوسرے کو معزول کرتے ہو اور وزیر کو قتل کرتے ہو۔"

ان لوگوں نے [illegible] پر حملہ کیا تھا۔ اسے مارا تھا۔ اور اس کا گھوڑا لے لیا تھا۔ جب مغربیوں نے ترکوں کو محل سے نکال دیا اور بیت المال پر غالب آ گئے۔ تو وہ پچاس گھوڑے لے لئے جن پر ترک سوار ہوا کرتے تھے۔ پھر ترک جمع ہوئے اور انہوں نے [illegible] انہیں بلا بھیجا۔ وہ لوگ اور مغربی مقابل ہو گئے مغربیوں میں سے ایک آدمی مارا گیا۔ مغربیوں نے اس قاتل کو پکڑ لیا۔ [illegible] مغربیوں کے مددگار ہو گئے ترک کمزور پڑ گئے۔ آخر مغربیوں کے مطیع ہو گئے۔ جعفر بن عبدالواحد نے فریقین کے درمیان صلح کرا دی۔ انہوں نے [illegible] صلح کی کہ "وہ اب کوئی نئی بات نہ کریں گے۔ اور ہر جگہ جہاں ایک فریق کی جانب سے بھی کوئی آدمی رہے گا"۔ [illegible] ایک [illegible] رہے۔

ابن فریدون کی جلاوطنی:

محمد بن راشد اور نصر بن سعید کے پاس مغربیوں کے جمع ہونے کی خبر ترکوں کو پہنچی تو سب [illegible] کے پاس جمع ہوئے اور اس سے کہا کہ "ہم ان دونوں سرداروں کی تلاش میں ہیں۔ اگر ہم ان دونوں پر کامیاب ہو گئے تو پھر کوئی [illegible]"۔ محمد بن راشد اور نصر بن سعید اس دن صبح سویرے سے تیار ہوئے تھے۔ جس دن ترکوں نے ان پر حملے کا ارادہ کیا تھا پھر وہ دونوں اپنے اپنے گھر واپس چلے گئے۔ بعد کو [illegible] کہ محمد بن راشد کے مکان گیا تھا محمد بن راشد اور نصر بن سعید [illegible] ان کے گھر [illegible] ترکوں کو [illegible] جب تک سکون نہ ہو تو دونوں اسی کے [illegible] پھر دونوں اپنی جماعت کے پاس [illegible] آ جائیں۔ ایک شخص نے [illegible] ترکوں کو ان دونوں کا [illegible] بتا دیا۔ کہا گیا ہے کہ ابن فریدون وہی شخص ہے جس نے اس [illegible] کو چھپایا تھا۔ جس نے [illegible] ترکوں نے ان دونوں کو پکڑ کر قتل کر دیا۔ [illegible]

پہنچی تو اس نے ابن ازہر کے قتل کا ارادہ کیا۔ اس معاملے میں اسے ناکام کیا گیا تو اس نے اسے بغداد جلاوطن کر دیا۔

ابن خلف العطار وغیرہ کی گرفتاری:

اس سال محمد بن علی بن خلف العطار اور آل ابی طالب کی ایک جماعت گرفتار کر کے بغداد سے سامرا بھیجی گئی ان میں ابو احمد محمد بن جعفر بن حسن بن جعفر بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) ان کے ہمراہ ابو ہاشم داؤد بن القاسم الجعفری کو بھی لایا گیا۔ یہ واقعہ اسی سال ۱۸ جون کا ہے۔

عبدالرحمن نائب ابوالساج کی آمد:

بیان کیا گیا ہے کہ اس کا سبب یہ تھا کہ ایک صاحب طالبیین میں سے نکلا اور زیدیہ کی ایک جماعت کے ساتھ بغداد سے کوفہ کی طرف روانہ ہوئے اس زمانے میں کوفہ اور اس کے مضافات ابوالساج کی ماتحتی میں تھے اور وہ ابن طاہر سے خوفزدہ تھا۔ کہ اس کی ولایت سے بھی تجاوز کر جائے اس غرض سے بغداد میں مقیم تھا جب ابن طاہر کو طالبی کی خبر پہنچی جو بغداد سے روانہ ہو کر کوفہ گئے تھے تو اس نے ابوالساج کو اپنی عمل داری کی طرف جانے کا حکم دیا۔ پہلے ابوالساج نے اپنے نائب عبدالرحمن کو کوفہ بھیجا۔ ابوالساج سے ابو ہاشم الجعفری نے بغداد کے طالبیوں کی ایک جماعت سے ملاقات کی طالبی کے متعلق گفتگو کی جو بغداد سے روانہ ہو کر کوفہ گئے تھے۔ ابوالساج نے ان سے کہا کہ لوگ ان سے پہلے بڑھ کر مجھ سے نکلے ہوئے ہیں اور تم انہیں نہ دیکھ پاؤ گے۔

کوفہ میں عبدالرحمن پر سنگ باری:

جب عبدالرحمن نائب ابوالساج کوفہ پہنچا تو اسے پتھر مارے گئے۔ لوگ مسجد میں جا کر یہ سمجھے کہ یہ علوی کی جنگ کے لئے آیا ہے۔ اس نے ان لوگوں سے کہا کہ میں عامل نہیں ہوں میں وہ شخص ہوں جو اعراب کی جنگ کے لئے روانہ ہوا ہوں اس کے بعد لوگ اس سے باز آ گئے اور وہ کوفہ میں مقیم ہو گیا۔

ابو احمد محمد بن جعفر طالبی کی گرفتاری:

ابو احمد محمد بن جعفر الطالبی جس کا میں نے ذکر کیا ہے یہ وہ صاحب تھے جو طالبیین کی ایک جماعت کے ساتھ (گرفتار کر کے) سامرا بھیجے گئے تھے کہ مزاحم بن خاقان علوی کو شکست دینے کے بعد ابو احمد کی جنگ کے لئے کوفہ روانہ کیا گیا تھا۔ جس کا ذکر اس کے اپنے مقام پر ہو چکا ہے۔ جیسا کہ مذکور ہے ابو احمد کوفہ کے علاقے میں پہنچ گیا اور لوگوں کو ستایا اور ان کا مال اور جائداد لے لی۔ ابوالساج کے نائب نے کوفہ میں قیام کیا تو وہ ابو احمد طالبی سے جا کر ملا پھر آیا۔ اور امان نامہ دیا کر کھانے پینے میں شریک کرنے کا فریب دے کر اسے ایک باغ میں لے گیا وہاں جا کر عبدالرحمن نے اپنے ساتھیوں کو تیار کر رکھا تھا علوی کو قید کر لیا اور رات کے وقت قید کر کے اندر آنے والے قیدیوں پر روانہ کر دیا۔ پھر ۲۲ تاریخ کو بغداد لے گئے محمد بن عبداللہ کے پاس لے گیا۔ اس نے اسے چند دن قید کر کے پھر سامرا روانہ کر دیا۔

آل ابی طالب کی طلبی:

محمد بن علی بن خلف العطار کے بھتیجے کے پاس حسن بن زید کے چند خطوط پائے گئے تھے ابن طاہر نے اس کی اطلاع معتز باللہ کو دی جو اعلان تھا طالبیین کی جماعت سے سامرا میں روانگی کے متعلق فرمان آیا۔ وہ سب لوگ اور ابو احمد اور ابو ہاشم الجعفری

اور علی بن عبداللہ بن عبداللہ بن حسن بن جعفر بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) رہا کر دیے گئے۔ یحییٰ بن عبید اللہ کے بارے میں لوگوں نے بیان کیا کہ صرف اپنے مکان پر سامرا میں رہنے کی اجازت چاہی تھی جو اسے دے دی گئی۔ بیان کیا گیا ہے کہ محمد بن عبداللہ نے ان سب کو ایک ایک ہزار درہم کا صلہ دیا اس لیے کہ انہوں نے تنگدستی کی اس سے شکایت کی تھی اور وہ اپنے گھر والوں کو رخصت کر آئے تھے۔

ابو احمد کی گرفتاری:

بیان کیا گیا ہے کہ ابو احمد کی گرفتاری کا سبب عرفہ بن الفرد یہ اور ابو الحسن بن داود بن عیسیٰ بن موسیٰ تھے۔ ان دونوں نے المعتز سے کہا کہ اگر تو محمد بن عبداللہ کو اور ابن الامام کو گرفتار کر لے گا تو وہ رکاوٹ نہیں بنے گا۔ بغداد سے گھوڑے کی ڈاک پر اسے طبرستان وہاں کی اصلاح حالت کے لیے بھیجا جاتا ہے۔ پھر جب وہ تیرے پاس آ جائے تو اس کے بارے میں تو اپنی رائے پر غور کر سکے گا۔ اسی بنا پر یہ گرفتاری ہوئی۔ کوئی اور دوسری بات نہیں پیش آئی۔

انتظام عدالت:

اس سال الحسن بن ابی الشوارب کو قاضی القضاۃ بنایا گیا۔ حالانکہ محمد بن عمران الضبی جو کہ المعتز کے عہد ولی عہدی کے اتالیق تھے چند آدمیوں کی المعتز سے سفارش کی تھی جن میں اہل علم اور اہل انصاف بھی تھے۔ المعتز نے ان کے لیے فرمان بھی لکھوا دیا۔ ان میں الخلنجی اور محمد بن ابراہیم بن الکردیہ اور عبد اللہ بن ہارون بن سلیمان بن ابی الشوارب مجلس میں پہنچ گئے۔ اور کہا کہ یہ لوگ ابن ابی داؤد کے اصحاب میں سے ہیں۔ اور عقیدۃً رافضی اور قدری اور زیدی اور جہمی ہیں۔ المعتز نے انہیں دور کر دینے اور بغداد سے نکال دینے کا حکم دیا۔ اور عوام نے اصحاب پر حملہ کر دیا اور دوسرے لوگ بغداد چلے گئے۔ الضبی صرف مظالم کی وجہ سے معزول کیا گیا۔

فوجی مصارف:

بیان کیا گیا ہے کہ اس سال ترکوں اور مغربیوں اور شاکریہ کی تنخواہوں کا اندازہ کیا گیا۔ جس مقدار کی انہیں ایک سال میں حاجت تھی وہ دو کروڑ دینار تھے۔ جو ساری سلطنت کی دو سال کی آمدنی تھی۔

ابو الساج کو روانگی کا حکم:

اسی سال ابو الساج مکے کے راستے کی طرف روانہ ہوا۔ اس کا سبب جیسا کہ بیان کیا گیا ہے یہ ہوا کہ جب وصیف کے معاملے کی تکمیل ہو گئی اور المعتز نے اپنی ہمراہ سے وہ ترک کر کے ابو الساج کو فرمان لکھا جس میں اسے مکے کے راستے کی طرف جانے کا حکم تھا کہ راستے کی اصلاح اور مرمت راستہ کے ساتھ ہو جائے۔ اس مقصد کے لیے ابو الساج کے پاس اتنا قرض روانہ کر دیا۔ جتنی اسے ضرورت تھی وہ تیاری کرے گا۔ محمد بن عبداللہ نے ایک خط لکھا جس میں یہ درخواست کی تھی کہ مکے کا راستہ اس کے سپرد کیا جائے اسے قبول کر لیا گیا پھر اس نے ابو الساج کو اپنی جانب سے روانہ کیا۔

متفرق واقعات:

ماہ ذی الحجہ میں عیسیٰ بن الشیخ بن السلیل مقام رملہ کا حاکم مقرر کیا گیا۔ اس نے اپنے نائب ابو المغرا کو وہاں روانہ کر دیا۔ کہا گیا ہے کہ اس نے اس عہدے کے لیے چالیس ہزار دینار دیے یا ان کی ذمہ داری لی۔

اسی سال وصیف نے عبدالعزیز بن ابی دلف کو الجبل کا والی بننے کو لکھا اور اسے خلعت بھیجا وہ اس کی جانب سے والی تھا۔

اسی سال ذی القعدہ میں محمد بن عمرو الشاری دیار ربیعہ میں قتل کیا گیا۔ جسے ایوب بن احمد کے نائب نے قتل کیا۔

اسی سال بکجور پر عتاب ہوا اور اس کے قید کرنے کا حکم دیا گیا۔ پھر جماعت قید بھی اور رہا کر دیا گیا۔ بعد ازاں مصر بھیج دیا گیا تو وہیں قید رہا۔

اسی سال ابن جعفر صاحب الدیلم نے احمد بن عیسیٰ العلوی اور الحسن بن احمد کوکبی کے ہمراہ رے پر ڈاکہ ڈالا قتل بھی کیے۔ اور لوگوں کو قید بھی کیا اس زمانے میں وہاں عبداللہ بن عزیز حاکم تھا۔ جو وہاں سے بھاگ گیا۔ اہل رے نے ان سے ایک ہزار درہم مال غنیمت پر صلح کر لی جب ادا کر دیئے تو ابن جعفر وہاں سے کوچ کر گئے۔

اور عبداللہ بن عزیز وہاں واپس آ گیا اس نے احمد بن عیسیٰ کو گرفتار کر کے نیشاپور روانہ کر دیا۔

اسی سال اسمٰعیل بن یوسف طالبی کی وفات ہوئی یہ وہی تھا جس نے مکہ میں جو کچھ کیا وہ کیا۔

امیر حج محمد بن احمد:

اس سال المعتز کی جانب سے محمد بن احمد بن عیسیٰ بن المنصور نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۵۳ھ کے واقعات

امارت الجبل پر ابن بغا کا تقرر:

منجملہ ان واقعات کے ۳ رجب کو المعتز کا موسیٰ بن بغا الکبیر کو الجبل کا حاکم مقرر کرنا ہے اس کے ہمراہ اس زمانے میں ترک یا ان کے مثل دو ہزار چار سو تینتالیس آدمی کا لشکر تھا جن میں سے مفلح کے ہمراہ گیارہ سو تیس آدمی تھے۔

اسی سال مفلح نے جو موسیٰ بن بغا کی فوج کے مقدمے پر تھا ۲۲ رجب کو عبدالعزیز بن ابی دلف پر چھاپہ مارا۔ عبدالعزیز تقریباً بیس ہزار بازاری جماعت کے ساتھ تھا۔ دونوں کی یہ جنگ جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔ ہمدان کے باہر تقریباً ایک میل کے فاصلے پر ہوئی مفلح نے اسے شکست دے کر تقریباً تین فرسخ تک بھگا دیا۔ مفلح کے لوگ قتل بھی کر رہے تھے اور قید بھی کر رہے تھے۔ پھر مفلح اور اس کے ہمراہی سلامت واپس آ گئے اس نے اسی روز اپنی فتح کا حال لکھ بھیجا۔

علاقہ کرج پر مفلح کی فوج کشی:

جب رمضان کا مہینہ ہوا تو مفلح نے کرج کی سمت کے لیے اپنا لشکر تیار کیا۔ دوران سفر میں دو گھاٹیاں ملیں عبدالعزیز نے ایک لشکر بھیجا جس میں چار ہزار آدمی تھے۔ پھر مفلح نے ان سے قتال کیا۔ پوشیدہ فوج نے گھاٹی سے نکل کر عبدالعزیز کے ساتھیوں پر حملہ کر دیا وہ بھاگے تو مفلح نے ان پر تلوار چلائی قتل اور قید کیا۔ عبدالعزیز اپنے ساتھیوں کی مدد کے لیے سامنے آیا تو وہ بھی ان کے بھاگنے کی وجہ سے بھاگا اور کرج چھوڑ کر اپنے ایک قلعے ذزّ میں چلا گیا جو کرج کے علاقے میں تھا۔ وہاں محصور ہو گیا۔ مفلح کرج میں داخل ہوا ابی دلف کی اولاد میں سے ایک جماعت کو گرفتار کر لیا۔ ان کی کچھ عورتیں بھی گرفتار کیں۔ جن میں کہا جاتا ہے کہ عبدالعزیز کی ماں بھی تھی انہوں نے سب کو رے کو روانہ کیا۔ مذکور ہے کہ اس نے بہت سے خچر اور حجر گھوڑی

[illegible]

بندار کی مظفر سے امداد طلبی:

جب اسے یہ خبر ملی تو وہیں سے ہو گیا جو الدسکرہ ہوتا ہوا آیا تھا اور مظفر کے پاس پہنچا۔ بندار اسی وقت مظفر کے پاس دوڑ گیا اور کہا کہ:

" وہ باغی کسی میدان کو دیکھ رہا ہے اور ہم لوگ ان کی راہ دیکھتے ہیں آپ کے ساتھ مل کر ان سے مقابلہ کریں "۔

مظفر نے جواب دیا کہ " اب دیر ہو گئی ہے۔ جاڑا اور سردی کی شدت بڑھنے لگی ہے کل یا پرسوں جب ہم تیار ہو جائیں گے تو ہم اس کا ارادہ کریں گے "۔

مگر بندار نے انکار کیا اور اس میدان میں بڑھ گیا کہ اس سے پہلے کہ مظفر کو فتح حاصل ہو جائے ہم مقابلہ کریں۔ اس کے اور باغیوں کے درمیان تین فرسخ کا فاصلہ تھا اور ان کے درمیان چار فرسخ کا فاصلہ تھا۔ بندار چل کر گیا۔ تہائی رات کے بعد مساور کو وہاں پہنچ گیا۔ اپنے گھوڑے سے اتر کر پیادہ ہو گیا۔ پھر سوار ہو کر چلا۔ رات تھوڑی باقی تھی کہ لشکر کے سامنے آ گیا۔ وہ لوگ نماز پڑھ رہے تھے اور تلاوت قرآن کر رہے تھے۔ بندار کے کسی ساتھی نے یہ مشورہ دیا کہ ان پر رات ہی میں حملہ کر دے جب کہ وہ غافل ہیں۔ اس نے انکار کیا " صبح کا اجالا ہونے دو میں انہیں اچھی طرح دیکھ لوں "۔

بندار کا باقی جماعت پر حملہ:

دو تین سو سوار تھے کہ ان کی خبر ملی۔ جب یہ لوگ قریب پہنچے تو وہ لوگ انہیں دیکھ کر لڑنے لگے۔ انہوں نے حملہ کیا اور سوار ہو گئے مگر صبح تک جنگ ہوتی رہی۔ دن نکلے جنگ شروع ہوئی۔ بندار کے تقریباً تین سو پیادہ اور سوار ساتھی تھے جن کے لئے حملہ کرنا صرف تیروں کی چال تھی۔ بندار نے اپنے میمنہ اور میسرہ کو تیار کیا خود قلب لشکر میں ٹھہرا۔ مساور اور اس کے ساتھیوں نے ان لوگوں پر حملہ کر دیا۔ بندار اور اس کے ساتھی تھے وہ اپنے لشکر گاہ اور شب کی قیام گاہ سے پیچھے ہٹ گئے۔ بندار اور اس کے ساتھی ان کے لشکر کی طرف بڑھے مگر انہوں نے ان پر دوبارہ تلواروں اور نیزوں سے حملہ کر دیا۔ یہ تعداد میں تقریباً سات سو تھے۔ پھر دونوں فریق لڑتے رہے باغی گھوڑے چھوڑ کر صرف پیدل ہو کر لڑنے پر اتر آئے۔ خوارج کے پچاس آدمی مقتول ہوئے اور بندار کے بہت سے آدمی مارے گئے۔

بندار کا قتل:

باغیوں نے ایک حملہ کیا جس میں تقریباً سو آدمی بندار کے گھیر لئے گئے وہ سو آدمی ان کے مقابلے میں کچھ دیر ٹھہرے رہے۔ پھر سب کے سب قتل کر دیئے گئے۔ بندار اور اس کے ہمراہی بھاگے اور لوگ انہیں ایک ایک جماعت میں گھیر کر قتل کرنے لگے۔ بندار نے بھاگنے کی کوشش کی مگر لوگ اس کی تلاش میں تھے۔ وہ اسے پکڑ کر ... مقام جنگ سے قریب چار فرسخ کے فاصلے پر پکڑا گیا اسے قتل کر دیا۔ اور سر نصب کر دیا۔ بندار کے ساتھیوں میں سے تقریباً پچاس آدمی بچ گئے یہ بھی کہا گیا ہے کہ تقریباً سو آدمی تھے جو خوارج کے ان لڑکوں میں مشغول ہونے کے جنہیں وہ چھوڑ گئے تھے۔ جنگ سے علیحدہ ہو گئے تھے۔

بندار کے قتل کی ابن طاہر کو اطلاع:

مظفر کو اس واقعہ کی خبر ملی وہ الدسکرہ میں مقیم تھا۔ وہاں سے اتار کر واپس ہو گیا۔ جب بغداد کے قریب تھا اس

کے قتل کی خبر محمد بن عبداللہ و عبید اللہ کو [illegible] پہنچی تو [illegible] ہے کہ ان کے محل میں ان کے لئے [illegible] آخر تک سب پر قبضہ کر لیا۔ مساور خارجی حلوان چلا گیا۔ وہاں کے لوگ اس کے مقابلے پر آ گئے اور اس سے قتال کیا اس نے چار سو آدمی قتل کر دیے انہوں نے بھی اس کے آدمیوں کی ایک جماعت قتل کر دی خراسان کے کچھ حاجی بھی مقتول ہوئے جو حلوان میں تھے۔ انہوں نے اہل حلوان کی اعانت کی تھی وہ واپس چلے گئے۔

وفات ابن طاہر:

۱۴ ذی قعدہ کی شب کو چاند گہن ہوا۔ سب تہ ہو گیا یہاں تک کہ کل ماہتاب غائب ہو گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ محمد بن عبداللہ بن طاہر کا اسی وقت انتقال ہوا جب چاند اپنے تمام کسوف میں تھا۔ وہ مرض جس میں ان کی وفات ہوئی ایک زخم تھا جو ان کے سر اور حلق میں پیدا ہو گیا تھا اس نے ان کا گلا بند کر دیا تھا۔ وہ زخم جو ان کے سر اور حلق میں تھا [illegible] تھیں جب مر گیا تو نماز جنازہ میں ان کے بھائی عبیداللہ اور بیٹے طاہر کے درمیان اختلاف ہوا بیٹے نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی بیان کیا گیا ہے کہ انہوں نے اپنی وصیت بھی کی تھی کہ عبیداللہ بن عبداللہ [illegible]۔ محمد بن عبداللہ کے غلاموں کے درمیان ایسا جھگڑا ہوا کہ ان لوگوں نے عبیداللہ پر تلوار تک کھینچ لی اسے پتھر مارے گئے بدمعاش اور عوام [illegible] آواز [illegible] اور غلام سب طاہر بن محمد بن عبداللہ بن طاہر کی طرف ہو گئے۔ وہ لوگ یہ پکارنے لگے یا طاہر یا منصور عبیداللہ [illegible] اپنے مکان چلا گیا جو سردار تھے محمد بن عبداللہ کے [illegible] اور اپنے اہل و عیال اس کے متعلقین [illegible] نے ان کے ساتھ ہو گئے۔ المعتز نے خلعت اور بغداد کی امارت عبیداللہ کو عنایت کی۔ بیان کیا گیا ہے۔ عبیداللہ نے اس خلعت کے لانے والے المعتز کے چوبدار کو [illegible] پچاس ہزار درہم کا حکم دیا۔

وثیقۂ نیابت:

اس خط کی نقل جو محمد بن عبداللہ نے اپنے بعد اپنے بھائی کو نائب بنانے کے متعلق اپنے عمال کو لکھا تھا

> "اما بعد! بے شک اللہ تعالیٰ نے موت کو ضروری اور یقینی بنا دیا۔ جو مخلوق باقی ہے اس پر بھی اسی طرح آنے والی ہے جس طرح گزرے ہوؤں پر آ گئی، پس بہتر ہے وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اس امر میں حصہ ملے۔ وہ اس امر کے آنے کے لئے تیار ہے جس کے بغیر چارہ نہیں جس سے کسی حالت میں پناہ نہیں۔ میرا یہ خط اس حالت میں ہے کہ میں ایک ایسے مرض میں مبتلا ہوں جس سے اللہ مجھ کو جو چاہتا ہے اور جس کی نا امیدی امید پر غالب آ گئی ہے اگر اللہ تعالیٰ اسے اچھا کر دے اور دور کر دے تو اس کی قدرت ہے۔ اور [illegible] ہے اور اگر میرے لئے بھی وہی موت پیش آ جائے جو [illegible] کا طریقہ ہے تو میں نے عبیداللہ بن عبداللہ مولیٰ امیر المومنین کو اپنا نائب بنایا جو میرا ایسا بھائی ہے جس پر میرا اعتماد ہے جو میرے طریقے اور انتظام کو اختیار کرے گا کہ میں امیر المومنین کی جانب سے جس کے انتظام میں تھا پورا اہتمام کیا یہ لکھا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے پاس امیر المومنین کا حکم آئے جس کے مطابق وہ عمل کرے اس کا اطلاع کر دی گئی اور ان امور کی تحریر [illegible] جس کے متعلق عبیداللہ نے احکام [illegible] جاری ہوں گے ۱۴ ذی قعدہ یوم پنج شنبہ ۲۵۳ھ کو لکھا گیا"۔

امیر حج عبداللہ بن محمد و متفرق واقعات:

اسی سال المعتز نے ابو احمد بن المتوکل کو واسط کی طرف جلاوطن کیا۔ پھر بصرہ پھر بغداد لوٹا دیا گیا اور جانب شرقی قصر دینار بن عبداللہ میں اتار دیا گیا۔

اسی سال علی بن المعتصم کو واسط جلاوطن کیا گیا پھر بغداد لوٹا دیا گیا۔ اسی سال مزاحم بن خاقان کو ذی الحجہ میں مصر میں وفات ہوئی۔ اسی سال عبداللہ بن محمد بن سلیمان الزینبی نے لوگوں کو حج کرایا۔

اسی سال ذی قعدہ میں محمد بن معاذ نے علاقہ ملطیہ سے مسلمانوں سے جنگ کی انہیں شکست ہوئی اور محمد بن معاذ قید ہوا۔

موسیٰ بن بغا اور الکوکبی طالبی کی جنگ:

اسی سال موسیٰ بن بغا اور الکوکبی الطالبی کو آخری ذی القعدہ ۲۵۳ھ کو قزوین سے ایک فرسخ پر مقابلہ ہوا موسیٰ نے الکوکبی کو شکست دے دی وہ الدیلم چلا گیا۔ اور موسیٰ قزوین میں آ گیا۔

مجھ سے ایک ایسے شخص نے بیان کیا جو اس جنگ میں موجود تھا کہ الکوکبی کے وہ ساتھی جو الدیلم کے تھے موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کے مقابلے پر آئے۔ تو انہوں نے اپنی ڈھالیں تھام لیں اور اپنی ڈھالیں موسیٰ کے ساتھیوں کے تیروں سے بچنے کے لیے اپنے منہ کے آگے کر لیں۔ جب موسیٰ نے یہ دیکھا کہ اس کے ہمراہیوں کے تیر ان لوگوں تک نہیں پہنچے اور وہ بھی دیکھا جو انہوں نے کیا تھا اس نے اس نفط کے تھیلے کے متعلق جو اس کے ہمراہ تھا۔ یہ حکم دیا کہ یہاں زمین پر پھینک دیا جائے جس پر دونوں فریق مقابلہ کر رہے تھے اپنے ساتھیوں کو ان کے مقابلے سے بھاگنے کا اور ان سے اپنی شکست ظاہر کرنے کا حکم دیا۔ ساتھیوں نے ایسا ہی کیا۔ الکوکبی اور اس کے ساتھی یہ سمجھے کہ یہ لوگ شکست کھا کر بھاگے ان لوگوں نے ان کا تعاقب کیا جب موسیٰ کو یہ معلوم ہوا کہ الکوکبی اور اس کے ساتھی نفط کے درمیان آ گئے تو اس نے آگ لگوا دی وہ مشتعل ہو گئی اور آگ لگ گئی الکوکبی کے ساتھیوں کے نیچے بھی آگ لگ گئی اور انہیں جلانے لگی۔ دوسرے لوگ بھاگ گئے۔

اسی سال ذی الحجہ میں مفلح ترکی نے مساور خارجی کا علاقہ جلولاء میں مقابلہ کیا مساور نے اسے شکست دی۔

۲۵۴ھ کے واقعات

بغا کے قتل کا سبب:

منجملہ ان کے بغا الشرابی کا قتل ہے۔

مذکور ہے کہ اس کے قتل کا سبب یہ ہوا کہ وہ المعتز کو بغداد جانے کے لیے ابھارا کرتا تھا المعتز اس سے انکار کرتا تھا۔ بغا اپنے خاص آدمی صالح بن وصیف کے ساتھ قعود بنت بغا کی شادی میں مشغول ہوا۔ صالح وصیف نے نصف ذی القعدہ کو اس سے نکاح کیا تھا المعتز رات کے وقت کہ اس کے ہمراہ احمد بن اسرائیل بھی تھا۔ کرخ سامرا کے لیے سوار ہوا۔

بغا اور بایکباک میں رنجش:

بایکباک کے اس سے ناراض ہونے کا سبب جیسا کہ بیان کیا گیا یہ ہوا کہ وہ دونوں پینے میں مشغول تھے کہ ایک نے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قتل بغا:

بغا واپس آیا اور پل کے [illegible] اور اس کی لاش جلا دی گئی۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن طاہر سے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جا رہا تھا وہیں بھاگ کر آ گئے تھے اور ان کے ہاں چھپ گئے تھے۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ساتھیوں میں سے چند آدمی پکڑے گئے اور قید خانے میں ڈال دیے۔

بغا کا منصوبہ:

کہا گیا ہے کہ بغا جب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] صالح بن وصیف کے مکان [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]۔

متفرق واقعات:

اسی سال ربیع الاول میں صالح بن وصیف نے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کو [illegible]۔

اسی سال بایکباک نے احمد بن طولون کو مصر کا صوبہ دار بنایا۔

اسی سال مفلح نے اہل قم پر حملہ کیا بہت بڑی جماعت قتل کر دی [illegible] [illegible] [illegible]۔

اسی سال ۲۶ جمادی الآخر دو شنبہ علی بن محمد بن علی بن موسیٰ الرضا کی وفات ہوئی۔ نماز جنازہ ابو احمد بن المتوکل نے اس سڑک پر پڑھائی جو ابو احمد کی طرف منسوب ہے وہ اپنے گھر میں دفن کیے گئے۔

اسی سال جمادی [illegible] چلا گیا۔

اسی سال رمضان میں [illegible] [illegible] [illegible] کی طرف [illegible] [illegible] اس نے [illegible] شکست دی اور اس کے ساتھیوں کی بہت بڑی جماعت کو قتل کر دیا۔

امیر حج علی بن الحسین:

اسی سال علی بن الحسین بن اسماعیل بن العباس بن محمد امیر حج تھے۔ انہی نے سب کو حج کرایا۔

* * *

۲۵۵ھ کے واقعات

مفلح کی طبرستان میں آمد

منجملہ ان واقعات کے مفلح کا طبرستان میں داخل ہونا ہے۔ وہ وہ جنگ ہے جو اس کے اور الحسن بن زید الطالبی کے درمیان ہوئی جس میں مفلح نے الحسن بن زید کو شکست دی۔ ابن زید دیلم چلے گئے۔ مفلح آمل میں داخل ہوا اور الحسن بن زید کے مکانات جلا دیئے اس کے بعد وہ الحسن بن زید کی تلاش میں دیلم کی طرف روانہ ہوا۔

علی بن الحسین کی یعقوب بن اللیث کے خلاف شکایت

اس سال بیرون کرمان یعقوب بن اللیث اور طوق بن المغلس کے درمیان جنگ ہوئی جس میں یعقوب نے طوق کو گرفتار کر لیا۔

بیان کیا گیا ہے کہ اس کا سبب یہ ہوا کہ علی بن الحسین بن قریش بن شبل نے خلافت میں ایک معروضہ بھیجا جس میں کرمان کا تذکرہ تھا۔ علی اس سے قبل آل طاہر کے عاملوں میں سے تھا۔ جو علاقے آل طاہر کے سپرد تھے۔ یہاں کی بدنظمی اور آل طاہر کی سستی و کمزوری کا اس معروضے میں ذکر تھا۔ یہ بھی لکھا تھا کہ یعقوب بن لیث سجستان میں آل طاہر پر غالب آ گیا۔ یعقوب نے فارس کا خراج بھیجنا خلافت میں ادا کرنے میں تاخیر کر دی ہے۔

علی و یعقوب کے نام فرمان خلافت:

کارکنان خلافت نے اس معروضے کے بعد ایک طرف تو علی کو کرمان کی ولایت کا حکم لکھ بھیجا دوسری جانب یعقوب کے پاس بھی عہد ولایت بھیج دیا اور یعقوب کو بھی اس کی ولایت کا حکم لکھ بھیجا۔ مقصد ایک کو دوسرے پر برانگیختہ کرنا تھا۔ کہ ان دونوں میں سے ہلاک ہونے والے کی فکر جائے۔ جب ایک ختم ہو جائے اور صرف دوسرے کی فکر رہ جائے۔ کیونکہ ان دونوں میں سے ہر ایک کے پاس ایک ایسا گروہ تھا جو سلطنت کی اطاعت سے باہر تھا۔

طوق بن المغلس کی کرمان میں آمد:

سلطنت نے جب ان دونوں کے ساتھ یہ معاملہ کیا تو یعقوب بن اللیث نے سجستان سے کرمان کے ارادے سے لشکر روانہ کیا علی بن الحسین نے اپنی جانب سے طوق بن المغلس کو روانہ کیا جسے یعقوب کی اور فارس کے لشکر عظیم کے ہمراہ اس کے کرمان کے قصد کی خبر پہنچ گئی تھی۔ طوق کرمان روانہ ہوا اور یعقوب سے پہلے پہنچ کر اس میں داخل ہو گیا۔ یعقوب سجستان کی جانب سے آتا ہوا کرمان کی ایک منزل تک پہنچ گیا۔

یعقوب کی احتیاطی تدبیر:

مجھ سے ایک ایسے شخص نے روایت کی جس نے بیان کیا کہ وہ ان دونوں کے حال کا مشاہدہ کر رہا تھا۔ کہ یعقوب اسی طرح اسی مقام پر مقیم رہا۔ جہاں اس نے کرمان سے ایک منزل پر قیام کیا تھا کہ تقریباً دو ماہ تک وہاں سے وہ کوچ نہیں کرتا تھا۔ طوق کے حالات کی جستجو کرتا تھا۔ جو شخص کرمان سے نکل کر اس کی طرف سے گزرتا تھا۔ وہ اس کا حال دریافت کرتا تھا کسی اپنے

شخص کو جو اس کے لشکر کی جانب سے کرمان کی طرف جانا چاہے گرفتار کرنے پر مقرر کر دیا تھا۔ نہ طوق اس کی طرف اور نہ وہ طوق کی طرف لشکر کشی کرتا تھا۔

طوق بن المغلس کی کم فہمی:

جب اسی طرح دونوں کی حالت کو بہت طول ہو گیا تو یعقوب نے اپنی چھاؤنی سے جانب خراسان اپنی روانگی ظاہر کی۔ ایک منزل چلا بھی گیا۔ طوق کو اس کی روانگی کی خبر پہنچی تو اس نے یہ خیال کیا کہ یعقوب کو اس کی جنگ کے متعلق کوئی بات معلوم ہوئی اور وہ کرمان کو اس کے اور علی بن الحسین کے لئے چھوڑ گیا۔ اسی دھن میں مگن ہو کر طوق نے آلات جنگ تو ایک طرف رکھ دیئے۔ اور شراب نوشی میں منہمک ہو گیا۔ دشمن کی بے پروائی کے وہم میں سامان لہو و لعب میں پڑ گیا۔

یعقوب بن اللیث کی پیش قدمی:

ادھر یعقوب کسی حال میں بھی غافل نہ تھا۔ تحقیق حال میں لگا رہتا تھا۔ اسے یہ خبر ملی کہ اس کی روانگی کے ساتھ ہی طوق نے جنگ کے سامان رکھ دیئے۔ اور شراب اور لہو و لعب میں مشغول ہو گیا یہ خبر سن کر یعقوب دوبارہ لوٹ پڑا۔ کرمان کی جانب ایک دن میں دو منزلیں طے کر لیں۔

کرمان کا محاصرہ:

طوق کو جو آخر روز تک دوپہر لہو و لعب اور شراب میں مشغول رہتا تھا سوائے اس غبار کے کچھ معلوم نہ ہوا۔ جو شہر کرمان کے باہر بلند ہو رہا تھا۔ جہاں وہ خود تھا باشندوں سے دریافت کیا کہ یہ غبار کیسا ہے۔ جواب دیا گیا کہ یہ شہر کے ان مواشی کا غبار ہے جو اپنے مالکوں کے پاس واپس آ رہے ہیں۔ طوق اس وقت تک اسی خیال میں رہا جب تک کہ سب نے اور حتی کہ یعقوب نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اسے گھیر نہ لیا۔ یعقوب نے اس کا اور اس کے ہمراہیوں کا محاصرہ کر لیا۔

طوق بن المغلس کی گرفتاری:

طوق کے ہمراہیوں جب ان کا محاصرہ کر لیا تو اپنی جان کی حفاظت کے ارادے سے نکل دیئے۔ یعقوب نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ان لوگوں کو راستہ دے دو۔ کہ نکل جائیں راستہ دے دیا گیا۔ وہ لوگ اپنے سامنے بھاگتے ہوئے بچ گئے۔ اور تمام اشیاء جو لشکر گاہ میں تھیں چھوڑ گئے۔ یعقوب نے طوق کو گرفتار کر لیا۔

ابن حماد البربری کا بیان

مجھ سے ابن حماد البربری نے بیان کیا کہ علی بن الحسین نے جس وقت طوق کو روانہ کیا تھا۔ اس کے ہمراہ بہت سے صندوق بھی روانہ کئے تھے۔ جن میں سے بعض میں سونے کے طوق اور کنگن تھے۔ کہ ان لوگوں کو پہنائے جائیں جو مصائب جنگ میں مبتلا ہو کے کامیاب ہوئے ہوں بعض میں مال تھا۔ کہ اس شخص کو دیا جائے۔ جو اس کا مستحق ہو بعض میں لوہے کے طوق اور بیڑیاں تھیں کہ انہیں مقید کیا جو یعقوب کے ساتھیوں میں سے گرفتار ہو۔

طوق بن المغلس کے اثاثہ کا جائزہ:

جب یعقوب نے طوق کو اور دوسرے لشکر کو جو اس کے ہمراہ تھے گرفتار کر لیا۔ تو طوق اور اس کے ساتھیوں کے مال اسباب

اور لاؤ لشکر ہتھیار [illegible] پر بھی قبضہ کر لیا۔ اور سب ان کے [illegible] جمع کر دیا گیا۔ جب [illegible] کے [illegible] ایک [illegible] کو [illegible] کا حکم دیا گیا تو [illegible] طوق تھے۔ [illegible] طوق [illegible] [illegible] طوق [illegible] [illegible] یعقوب نے کہا [illegible] طوق کے [illegible] [illegible] سب کے [illegible] [illegible]

یعقوب کی اپنے بہادروں پر نوازشات:

اور [illegible] کھولنے کا حکم دیا تو [illegible] طوق اور کنگن تھے۔ [illegible] طوق [illegible] [illegible] بہادری کی [illegible] یعقوب نے کہا [illegible] طوق اور [illegible] کنگن سے [illegible] اپنے ساتھیوں [illegible] یعقوب [illegible] طوق اور کنگن پہنا دیے۔ اسی طرح تمام [illegible] کو [illegible] سب کو [illegible] دیا۔

یعقوب بن لیث کا کرمان پر قبضہ:

یعقوب نے طوق کے ہاتھ [illegible] طوق [illegible] گردن میں [illegible] [illegible] یعقوب نے [illegible] [illegible] یعقوب [illegible] طوق [illegible] [illegible] اپنی [illegible] کا [illegible] تھا۔

جب یعقوب بن لیث طوق کے [illegible] کرمان میں داخل ہوا اور اس پر قبضہ کر [illegible] سجستان کے ساتھ کرمان بھی [illegible] میں داخل [illegible]

یعقوب بن اللیث کی [illegible] پیش قدمی

اسی سال یعقوب بن اللیث فارس میں داخل ہوا اور علی بن الحسین بن قریش کو گرفتار [illegible]

مجھ سے [illegible] نے بیان کیا [illegible] فارس [illegible] علی بن الحسین [illegible] طوق بن المغلس کے ساتھ یعقوب [illegible] کرمان [illegible] [illegible] یعقوب [illegible] فارس [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] کے متصل ہے [illegible] پانی [illegible] سے آ گیا۔ [illegible] کی۔ جس سے وہ [illegible] سے [illegible] کے لیے [illegible] کے درمیان [illegible] ہے۔ [illegible] کے [illegible] ہے۔ جب [illegible] کی [illegible] ہے۔ [illegible] سے [illegible] گئے۔ جب [illegible] تو [illegible] حالت میں [illegible] کے [illegible] کے [illegible] کے چلا جاتا۔

ابن حماد کا بیان

ابن حماد [illegible] ہے کہ یعقوب [illegible] کے [illegible] تک پہنچ گئے تو جب [illegible] اپنے ساتھیوں [illegible] ان [illegible] کے متصل تھا [illegible] ایک [illegible] کے [illegible] کے [illegible] ان کے [illegible] سے ایک [illegible] نے [illegible] کی طرف [illegible] محمد بن الحسین کے لشکر پر [illegible] کے [illegible] سے کہا [illegible] اپنے [illegible] ان کے [illegible] وہ [illegible] چلا گیا۔

یعقوب بن اللیث کی شکست فاش:

مقام مقصود پر جب [illegible] تو یعقوب اپنے ساتھیوں کے پاس واپسی کے ارادے سے لوٹ گیا۔ [illegible] ظہر کا وقت ہوا تو اپنے ساتھیوں [illegible] پہنچ گیا۔ [illegible] کے متصل ہے۔ ساتھیوں [illegible] حکم دیا [illegible] اپنے گھوڑوں [illegible] اس نے [illegible] مال اسباب بھی اتار لیا۔ یعقوب نے ایک صندوق کھلوایا [illegible] لوگوں [illegible] ایک [illegible] اس کے بعد [illegible] اپنے گھوڑوں پر سوار [illegible] اپنے ساتھیوں [illegible] محمد بن الحسین نے اپنے ساتھیوں کو تیار [illegible] کے راستے پر [illegible] کے درمیان [illegible] یعقوب کے [illegible] کے لیے [illegible] ان کے [illegible] سے [illegible] کے ساتھ [illegible] تھے۔

جب [illegible] کے [illegible] میں ڈال دیا۔ تو [illegible] پانی [illegible] جانے [illegible] یعقوب کے ساتھیوں نے [illegible] اپنے گھوڑوں کے پیچھے [illegible] اور اپنے ہاتھوں [illegible] سے [illegible] پیچھے ہٹ گئے۔ جب محمد بن الحسین نے [illegible] یعقوب [illegible] ساتھیوں کی طرف [illegible] پڑ گئے۔

محمد بن الحسین کی شکست:

[illegible] یعقوب کے [illegible] محمد بن الحسین کے ساتھیوں [illegible] کی [illegible] سے [illegible] کے [illegible] میں تھے۔ [illegible] کے [illegible] تھے۔ [illegible]

آنے کی اجازت دے دو اور آپ یعقوب کے لشکر اور خیمے کے درمیان گھس گئے تھے۔ اور علی کی جانب سے [illegible] نہیں آئے تھے۔ جنگ میں بھاگ جانے والے اپنے ساتھیوں کی شکست کی وجہ سے علی بن الحسین کو بھی شکست ہوئی۔

علی بن الحسین کی گرفتاری:

یعقوب کے ساتھی جھپٹے تو علی کو اس کے گھوڑے [illegible] سے [illegible] گرا دیا [illegible] ایک [illegible] گھوڑے سے گرا دیا [illegible] ایک [illegible] اس کے [illegible] پکڑ لیا اور [illegible] [illegible] اس کے پاس [illegible] اور [illegible] ہاتھ [illegible] یعقوب کے پاس بھیج دیا۔ جب وہ اس کے پاس لایا گیا تو اس نے [illegible] پہنانے کا حکم دیا اور [illegible] کے لشکر میں [illegible] سب سامان اور خیمے [illegible] تھے سب کو [illegible] کر دیا گیا۔

یعقوب کا شیراز میں قیام:

شام تک اسی مقام پر ٹھہرا رہا [illegible] طرف [illegible] جب رات آگئی تو وہاں سے [illegible] [illegible] اہل [illegible] [illegible] کے [illegible] سے [illegible] تھے [illegible] نے [illegible] کی [illegible] ان کے [illegible] سے علی بن الحسین اور اس کے ساتھیوں نے [illegible] کی طرف [illegible] [illegible] سے [illegible] خراج [illegible] اور [illegible] وصول کر لیا اور [illegible] کے ساتھ [illegible] تھے [illegible]

متفرق واقعات:

اسی سال یعقوب بن اللیث نے المعتز کو گھوڑے [illegible] اور [illegible] قیمتی تحفے بھیجے [illegible] اور [illegible] کے [illegible] کی [illegible] تھا [illegible] جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔ [illegible] خراسان سے [illegible] آئے [illegible] اور [illegible]

اس کے بعد یعقوب کے [illegible] نے [illegible] خلعت [illegible]

اسی سال مساور الشاری اور یارجوخ کے درمیان [illegible] ہوئی جس میں الشاری نے [illegible] شکست دی اور [illegible] کر ساتھ لوٹا گیا۔

اسی سال [illegible] المعلی بن ایوب کی وفات ہوئی۔

اسی سال صالح بن وصیف نے احمد بن اسرائیل، الحسن بن مخلد اور ابو نوح عیسیٰ بن ابراہیم کو گرفتار کیا اور [illegible] کے مال کا مطالبہ کیا۔

ابن اسرائیل کے خلاف صالح بن وصیف کی شکایت:

[illegible] کا سبب جیسا کہ بیان کیا گیا ہے [illegible] ان سب کو [illegible] نے [illegible] شراب پی تھی [illegible] اس دن [illegible] ابن اسرائیل ایک بڑی جماعت کے ساتھ [illegible] کی دولت [illegible] دربار [illegible] ابن مخلد قبیحہ (والدہ المعتز) کے [illegible] کا کاتب تھا۔ [illegible] میں حاضر ہوا المعتز [illegible] [illegible] کے [illegible] کی اجازت دی۔

صالح بن وصیف نے احمد بن اسرائیل پر حملہ کیا اور المعتز سے کہا کہ "اے امیر المومنین ترکوں کے لئے تنخواہ ہے اور نہ بیت المال میں مال۔ ابن اسرائیل اور اس کے ساتھی دنیا کے تمام مال لے گئے۔

احمد نے اسے جواب دیا کہ "اے نافرمان اے نافرمان کے بچے"

اس کے بعد وہ دونوں سوال و جواب کرتے رہے۔ یہاں تک کہ صالح بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ اس کے منہ پر پانی چھڑکا گیا یہ خبر اس کے ساتھیوں کو پہنچی جو دروازے پر کھڑے تھے انہوں نے ایک نعرہ لگایا۔ تلواریں نیام سے نکال لیں۔ اور شمشیر بدست المعتز کے حضور پہنچ گئے۔ جب المعتز نے یہ حال دیکھا تو اندر چلا گیا اور انہیں چھوڑ دیا۔

ابن اسرائیل ابن مخلد اور ابراہیم کی گرفتاری:

صالح بن وصیف نے ابن اسرائیل اور ابن مخلد اور عیسیٰ بن ابراہیم کو گرفتار کر لیا۔ انہیں بیڑیاں پہنا دیں اور لوہے سے جکڑ دیا۔ اور اپنے گھر لے گیا۔ ان لوگوں کے لے جانے سے قبل المعتز نے صالح سے کہا۔ کہ احمد کو مجھے دے دو کیونکہ وہ میرا کاتب ہے۔ اس نے مجھے فائدہ پہنچایا ہے۔ مگر صالح نے ایسا نہ کیا۔ اس نے ابن اسرائیل کو اتنا مارا کہ اس کے دانت ٹوٹ گئے۔ ابن مخلد کو پشت کے بل گرا دیا۔ اسے سو تازیانے مارے۔ عیسیٰ بن ابراہیم پچھنا لگانے والے کا بیٹا تھا۔ اسے اتنی ٹھوکریں ماری گئیں کہ دونوں کے پچھنے لگانے کے مقامات سے خون بہنے لگا انہیں اس وقت تک نہ چھوڑا گیا۔ جب تک کہ ان سے مال کی بہت بڑی مقدار کے رقعے نہ (لکھوا) لئے گئے۔ جس کی ان پر قید کر دی گئی۔

والدہ معتز کی ابن اسرائیل کے لئے سفارش:

ترکوں کی جماعت اس کام سے فارغ ہوئی کہ جعفر بن محمود کو لائیں۔ المعتز نے کہا کہ جعفر سے تو میرا کوئی غرض وابستہ ہے اور وہ میرا کوئی کام کرتا ہے۔ وہ لوگ چلے گئے۔ المعتز نے ابو صالح عبداللہ بن محمد بن یزداد المروزی کو بلا بھیجا وہ لایا گیا کہ وہ اسے وزیر بنائے۔ اسحاق بن منصور کو بلا بھیجا اسے بھی روانہ کر دیا گیا۔ قبیحہ (والدہ المعتز) نے ابن اسرائیل کے بارے میں صالح بن وصیف سے کہلا بھیجا کہ یا تو اسے المعتز کے پاس بھیج دے ورنہ اس کے بارے میں تیرے پاس سوار ہو کر آتی ہوں۔

ترکوں کا تنخواہ کا مطالبہ:

یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اس کا سبب یہ ہوا کہ ترکوں نے اپنی تنخواہوں کا مطالبہ کیا تھا۔ انہوں نے اسی کو اپنے معاملے کا سبب بنالیا۔ پیامبر ان کے اور ان لوگوں کے درمیان آمد و رفت کرتے رہے یہاں تک کہ ابونوح نے صالح بن وصیف سے کہا کہ تیری یہ تدبیر خلیفہ کے خلاف ہے (یعنی تو خلیفہ کی مخالفت کے لئے بہانہ تلاش کر رہا ہے) بوجہ شدت غضب کے صالح پر اسی وقت غشی طاری ہو گئی لوگوں نے اس کے منہ پر پانی چھڑکا۔ جب اسے افاقہ ہو گیا تو المعتز کے روبرو بڑی طویل گفتگو ہوتی رہی لوگ نماز کو چلے گئے۔ صالح تنہا المعتز کے پاس رہ گیا۔ وہ جماعت بالائی کی تھوڑی دیر ٹھہرنے پائے تھے کہ کمرے کے ایک کونے میں نکال دیئے گئے۔

ابن اسرائیل وغیرہ پر عتاب:

ابونوح اور ابن مخلد کو بلا کر ان کی تلواریں اور ٹوپیاں لے لی گئیں کپڑے پھاڑ ڈالے گئے ابن اسرائیل بھی ان دونوں میں مل گیا وہ بھی ان دونوں میں شامل کر دیا گیا۔ اس کی وجہ سے تین کی جماعت ہو گئی اس کے بعد انہیں ڈیوڑھی میں نکالا گیا اور

گھوڑوں اور خچروں پر سوار کرا دیا گیا۔ پھر ان سب کے پیچھے ایک ایک ترک بیٹھ گیا انہیں الجعفری کے راستے سے صالح کے مکان بھجوا دیا گیا۔ صالح ایک گھنٹے کے بعد واپس آیا ترک منتشر ہو کر واپس چلے گئے۔ جب اس واقعے کو چند روز ہو چکے تو ان میں سے ہر ایک کے پاؤں میں تیس تیس رطل (یعنی پندرہ پندرہ سیر) کا بوجھ اور گردنوں میں بھی زنجیریں ڈال دی گئیں ان سے مال کا مطالبہ کیا گیا۔ مگر ان لوگوں نے کچھ بھی قبول نہ کیا۔ معاملہ ختم نہ ہوا تھا کہ جب "کیا" ان کی اور ان کے عزیزوں کی جائداد و مکانات اور اموال کے قبضے پر متوجہ ہوئے اور ان کو "کمینہ خائن" کہلانے لگے۔

جعفر بن محمود الاسکندرانی کو حریم سے نکال کر بغداد کی طرف جلا وطن کر دیا گیا۔ (یعنی ملک بدر کر دیا گیا) اور رجب کو کوفہ میں عیسیٰ بن جعفر الحسنی اور علی بن زید الحسنی ظاہر ہوئے وہاں ان دونوں نے عبداللہ بن محمد بن داؤد بن عیسیٰ کو قتل کر دیا۔

المعتز کی اپنی والدہ سے امداد طلبی:

اسی سال ۲۷ رجب کو المعتز کو معزول کر دیا گیا اور ۲ شعبان کو اس کی موت ظاہر کی گئی۔

بیان کیا گیا ہے کہ اس کی معزولی کا سبب یہ ہوا کہ وہ کاتب جن کا حال ہم نے بیان کیا۔ جب ترکوں نے ان کے ساتھ وہ سلوک روا رکھا اور انہوں نے ان سے کسی چیز کا بھی اقرار نہ کیا۔ تو وہ لوگ اپنی تنخواہیں مانگنے المعتز کے پاس گئے۔ کہ ہماری تنخواہیں ہمیں دے دو کہ ہم صالح بن وصیف کو تیرے لیے قتل کر دیں۔ المعتز نے اپنی والدہ سے کہلا بھیجا کہ وہ اسے مال دے کہ ان کے حوالے کرے۔ والدہ نے کہلا بھیجا کہ میرے پاس کچھ نہیں ہے۔

المعتز کی معزولی پر اتفاق:

ترکوں نے اور سامرا کے لشکر نے جب یہ دیکھا کہ کاتب ان لوگوں کو کچھ دینے سے باز رہے اور انہوں نے بیت المال میں بھی کچھ نہ پایا۔ اور المعتز اور اس کی والدہ بھی انہیں کچھ عطا کرنے سے باز رہے تو ترکوں، فرغنیوں اور مغربیوں کی ایک بات ایک ہو گئی سب کے سب المعتز کے معزول کرنے پر متفق ہو گئے ۲۷ رجب کو اس کے پاس گئے۔

المعتز کا ملاقات سے گریز:

خلافت کے ایک ملازم نے جو ان لوگوں کے المعتز کے پاس جانے کے دن المعتز کے دیوان میں تحریر فرامین کے پاس تھا بیان کیا کہ اسے صرف الکرخ اور الدور کے باشندوں کی آواز نے ڈرا دیا۔ کہ صالح بن وصیف اور بایکباک اور محمد بن بغا عرف ابو نصر مسلح ہو کر آ گئے اور اس مقام پر بیٹھ گئے۔ جہاں المعتز بیٹھا کرتا تھا۔ انہوں نے کہلا بھیجا کہ ہمارے پاس آ جاؤ۔ جواب ملا کہ "میں نے دوا کھا رکھی ہے مسہل استعمال کی ہے جس سے بہت کمزور ہو گیا ہوں مجھ میں ضعف کی وجہ سے بات کرنے کی بھی طاقت نہیں اگر نہایت ضروری کام ہو تو تم میں سے کوئی میرے پاس آ کر مجھے اس سے آگاہ کر دے"۔

المعتز کی اہانت:

وہ یہ سمجھتا تھا کہ اس کی حکومت اپنے حال پر قائم ہے۔ کرخ اور دور کے باشندوں کی وہ جماعت اس کے پاس داخل ہوئی جو سرداروں کے نائب تھے۔ وہ لوگ اس کا پاؤں پکڑ کر (گھسیٹتے ہوئے) حجرے کے دروازے تک لائے۔ مجھے خیال آتا ہے کہ وہ لوگ اسے گرزوں سے مار بھی رہے تھے۔ وہ اس طرح نکلا کہ اس کا قمیص کئی جگہ سے پھٹا ہوا تھا۔ اور اس کے شانے پر خون کے نشان

تھے۔ انہوں نے اسے نہایت شدید گرمی کے وقت دار الخلافت کی دھوپ میں کھڑا کر دیا۔ میں اسے اسی حالت میں چھوڑ گیا کہ وہ اس مقام کی حرارت سے جہاں کھڑا کیا گیا تھا۔ اپنا قدم اٹھاتا اور دوسرا قدم دوسرے کے بعد اٹھاتا تھا۔ میں نے ان میں سے ایک کو دیکھا کہ اسے تھپڑ مار رہا تھا۔ اور وہ اپنے ہاتھ سے بچا رہا تھا۔ وہ لوگ یہ کہتے تھے کہ خلافت سے دست بردار ہو۔ انہوں نے اسے اس حجرے میں داخل کیا جو دروازے پر تھا۔ کہ پہلے اس حجرے میں موسیٰ بن بغا رہا کرتا تھا۔ ابن ابی الشوارب کو بلا بھیجا۔

المعتز کی معزولی:

ایک جماعت کے ساتھ انہوں نے اسے حاضر کیا۔ اس سے صالح اور اس کے ساتھیوں نے کہا کہ المعتز کا معزولی نامہ لکھو۔ اس نے کہا کہ میں اچھا نہیں لکھ سکتا۔ اس کے ہمراہ ایک اصفہانی تھا۔ اس نے کہا میں لکھ دوں گا۔ اس نے لکھا۔ سب نے اس پر شہادت دی اور چلے گئے۔

والدہ معتز کی نگرانی:

ابن ابی الشوارب نے صالح سے کہا کہ سب لوگ گواہ ہیں کہ اس کے لیے اور اس کی بہن کے اور اس کے بیٹے کے اور اس کی ماں کے لیے امان ہے۔ صالح نے اپنے ہاتھ (کے اشارے) سے کہا ہاں۔ انہوں نے اس محل پر اور اس کی ماں پر ایک عورت مقرر کر دی۔ جو اس کی اور ان کی نگرانی کرے۔

بیان کیا گیا ہے کہ قبیحہ (والدہ المعتز) نے اس مکان میں جہاں رہتی تھی ایک راستہ بنا لیا تھا۔ اس نے اور قرب (نامی) نے اور المعتز کی بہن نے حیلہ بنایا تھا۔ کہ اسی راستے سے نکلے۔ ان لوگوں نے اس کے تمام راستوں کو بند کر دیا تھا۔ جس دن سے انہوں نے المعتز کے ساتھ وہ کیا جو کیا لوگوں کو گذرنے سے روک دیا تھا۔ یہ دوشنبہ سے ۲۹ رجب روز شنبہ تک تھا۔

المعتز کا قتل:

مذکور ہے کہ جب وہ معزول کیا گیا تو اس شخص کے حوالے کیا گیا جو اس پر عذاب کرے۔ تین دن تک کھانا پانی بند کیا گیا۔ جب اس نے ایک گھونٹ پانی مانگا تو اس سے بھی انہوں نے روکا۔ پھر انہوں نے تہ خانے کو گچ کے چونے سے پختہ کر کے اس میں داخل کر کے دروازہ بند کر دیا۔ صبح کے وقت وہ مر گیا۔ اس کی وفات اسی سال ۲ شعبان کو ہوئی۔ جب وہ مر گیا تو انہوں نے بنی ہاشم کے سرداروں کو اس کی موت پر گواہ بنایا کہ وہ بالکل درست حالت میں ہے۔ اس کے جسم پر (قتل وغیرہ کا) کوئی نشان نہیں ہے (یعنی اپنی طبعی موت سے مرا ہے کسی نے اسے قتل نہیں کیا ہے) قصر الصوامع میں المنتصر کے ساتھ دفن کیا گیا۔

المعتز کی عمر، حلیہ اور مدت حکومت:

جس دن سے اس کی بیعت کی گئی اس کی خلافت کا زمانہ چار سال چھ ماہ اور تئیس دن ہوا۔ اس کی عمر کل چوبیس سال کی ہوئی۔ وہ گورے رنگ کا تھا۔ بال سیاہ اور گھنے تھے۔ آنکھیں اور چہرہ خوبصورت تھا۔ پیشانی تنگ تھی۔ دونوں رخسار سے سرخ تھے۔ جسم خوبصورت اور طویل تھا۔ اس کی ولادت سامرا میں ہوئی تھی۔

* * *

باب ۲

خلیفہ المہتدی باللہ

المہتدی کی بیعت:

اسی سال ۲۵۵ھ جب یوم چہار شنبہ کو محمد بن الواثق کی بیعت کی گئی اس کا نام المہتدی رکھا گیا۔ کنیت ابو عبداللہ تھی۔ اس کی والدہ ایک رومی عورت تھی جس کا نام قرب تھا۔

ایک ایسے شخص سے ذکر ہے جو ان لوگوں کے ساتھ مسجد میں موجود تھا کہ المہتدی الواثقی نے اس وقت تک کسی کی بیعت قبول نہ کی جب تک کہ المعتز لایا گیا اور اس نے اپنے آپ کو معزول کر دیا۔ اس نے جو کچھ اس کے سپرد تھا اس کے انتظام سے اپنی عاجزی ظاہر کی اور اسے محمد بن الواثق کے سپرد کرنے میں اپنی رغبت ظاہر کی۔ المعتز نے اپنا ہاتھ پھیلا دیا۔ اور محمد الواثقی سے بیعت کر لی۔ لوگوں نے ان کا نام المہتدی رکھ دیا۔ المہتدی پیچھے ہٹ گیا اور قبہ میں خاص لوگوں سے بیعت لی۔

المعتز کی معزولی کا رقعہ:

اپنی معزولی کے بارے میں المعتز کا رقعہ یہ تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ وہ تحریر ہے جس پر وہ لوگ گواہ ہیں جن کے نام اس کے آخر میں ثبت ہیں وہ اس امر کے گواہ ہیں کہ ابو عبداللہ بن امیر المؤمنین المتوکل علی اللہ نے بحالت تندرستی و سلامت عقل اپنے اختیار سے بغیر کسی جبر و اکراہ کے ان کو گواہ کیا اور انہیں اپنے اوپر گواہ بنایا کہ اس نے خلافت کے کام اور امور مسلمین کے انتظام پر جو اس کے سپرد کیا گیا تھا غور کیا تو معلوم ہوا کہ وہ اس کی صلاحیت نہیں رکھتا اور نہ وہ اس کے مناسب ہے خود وہ ان امور کے قیام سے عاجز ہے جو اس پر واجب ہیں اور وہ ان کے مقابلے میں کمزور ہے اس لئے اس نے اپنے آپ کو معزول کر دیا اور اس سے علیحدہ ہو گیا اسے اپنی گردن سے جدا کر دیا اور اپنے آپ کو اس سے جدا کر دیا۔ اپنے تمام دوستوں اور دوسروں کو ان کی گردنوں میں جو اس کی بیعت اور عہد و میثاق اور طلاق اور غلاموں کی آزادی اور صدقہ اور حج کی قسمیں تھیں ان سے اور تمام قسموں سے بری کر دیا۔ ان سب کو ان تمام امور سے آزاد کر دیا اور اپنی جانب سے بری ہو گیا اور خوشی سے کچھ بھی باقی نہیں رکھا۔ اسے یہ اچھی طرح معلوم ہو گیا ہے کہ اس کی اور تمام مسلمین کی صلاح اس کے خلافت سے نکل آنے اور اس سے علیحدہ ہو جانے میں ہے۔ ان تمام امور پر جو اس تحریر میں ذکر کئے گئے اور بیان کئے گئے گواہ بنایا تحریر پڑھنے کے بعد ان کو اور ان لوگوں کو جو اس تحریر میں ہیں اور تمام حاضرین کو پڑھ کر سنا دی اس میں جو مضمون تھا اسے کہ بعد اس کو سمجھ لینے کے اقرار کیا۔ یہ تحریر ۲۷ رجب یوم دوشنبہ ۲۵۵ھ کو ہوئی۔

المعتز نے اس پر دستخط کئے کہ "اس طرح کہا" ابو عبداللہ نے ان تمام امور کا جو اس تحریر میں ہیں اقرار کیا اور اپنے قلم سے لکھ دیا"۔ گواہوں نے اپنی شہادتیں اس طرح لکھیں کہ گواہ شد الحسن بن محمد و محمد بن یحییٰ و احمد بن جناب و یحییٰ بن زکریا بن ابی یعقوب الاصبہانی و عبداللہ بن محمد العامری و احمد بن الفضل بن یحییٰ و حماد بن اسحاق و عبداللہ بن محمد و ابراہیم بن محمد یہ شہادتیں ۱۲ رجب یوم دوشنبہ ۲۵۵ھ کو ہوئیں۔ اسی سال رجب کے آخر میں بغداد میں سلیمان بن عبداللہ بن طاہر اور عام لوگوں کا مقابلہ ہوا۔

شورش بغداد:

اس کا سبب یہ ہوا کہ محرم، جب یوم پنجشنبہ کو محمد بن ابو عون کا فرمان لوگوں سے اپنی بیعت لینے کے لیے سلیمان کے پاس بغداد میں آ پہنچا، ابو احمد بن المتوکل بھی تھا۔ اس کے بھائی المعتز نے جب وہ اپنے اخیافی (ماں شریک) بھائی المؤید سے ناراض ہوا تو اسے بغداد بھیج دیا تھا۔ جب شورش پسند جماعت نے بصرے میں جنگ کی تو اسے بغداد منتقل کر دیا تھا، وہیں تھا تو سلیمان بن عبداللہ بن طاہر نے جس کے سپرد اس زمانے میں بغداد کی پولیس تھی، اس کو بلا بھیجا۔ اس کے مکان پر مقرر کیا گیا۔ بغداد کے عوام اور اہل لشکر نے المعتز اور ابن الواثق کا حال سنا تو سلیمان کے دروازے پر جمع ہو گئے اور شور کرنے لگے آخر اس کے پاس سے واپس چلے گئے کہ ان سے یہ کہا گیا کہ ہمارے پاس ایسی خبر نہیں آئی جس سے ہمیں یہ معلوم ہو کہ اس کے ساتھ کیا برتاؤ کیا گیا۔ یہ شورش اسی قول پر جب ان سے پنجشنبہ کو کہا گیا تو جمعہ کا دن ہوا لوگوں نے دونوں مسجدوں میں نماز ادا کی اور دونوں میں المعتز کے لیے دعا کی۔

سلیمان بن عبداللہ بن طاہر سے اہل بغداد کا مطالبہ:

شنبہ کا دن ہوا تو لوگ پھر سلیمان کے مکان پر جمع ہوئے، ابو احمد کا نام پکارنے لگے اور اس کی بیعت کی دعوت دینے لگے۔ سلیمان سے اس کے مکان میں ملے اور درخواست کی کہ انہیں ابو احمد بن المتوکل کو دکھائے۔ ابو احمد کے حضور میں لائے گئے۔ اور ان سے وعدہ ہوا کہ کل تک ساتھ دیں۔ تو جو خواہش ہے اس کی تکمیل کی جائے گی۔ ابو احمد کی خلافت کی تائید کرنے کے بعد لوگ واپس چلے گئے۔

بار بار جو آیا ابو احمد ... مدینۃ السلام بغداد کے لشکر کے لیے تین ہزار دینار بھیجا تھا۔ بغداد کا لشکر ... چلا گیا۔ پھر اس نے شنبہ کو بغداد میں داخل ہونا چاہا تو لوگوں کو خبر پہنچی تو وہ شور کرنے لگے اور اسی طرف جمع ہو گئے ... یہ خبر پہنچی تو الیزدن واپس جا کے مقیم ہو گیا۔ اور سلطنت کو یہ واقعہ لکھ دیا۔ مراسلت جاری رہی آخر اس نے اہل بغداد کو کچھ مال روانہ کیا۔ جس سے وہ درست ہو گئے۔

۷ شعبان یوم پنجشنبہ کو المعتز کی سے عام لوگوں کی بیعت ہوئی۔

سلیمان بن عبداللہ بن طاہر کی مخالفت:

یوم جمعہ ۹ شعبان کو ایک فتنے کے بعد جس میں ایک جماعت قتل اور دجلے میں غرق ہوئی اور دوسری جماعت مجروح ہوئی اس کے لئے دعا کی گئی۔ ایک طبری کہتا ہے کہ جماعت سلیمان کے مکان کی حفاظت کر رہی تھی اس سے اہل بغداد نے دجلے کے راستے اور پل پر جنگ کی۔ اس کے بعد حکومت مستقیم ہو گئی اور ان لوگوں کو بھی سکون ہو گیا۔

قبیحہ والدہ المعتز:

اسی سال رمضان میں قبیحہ (والدہ المعتز) کا ترکوں سے مقابلہ ہوا۔ اس نے انہیں وہ تمام مال اور خزانے اور جواہر بتائے جو اس کے پاس تھے۔

بیان کیا گیا ہے کہ قبیحہ نے صالح کے قتل کا انتظام کیا تھا کہ ارکان سلطنت کی ایک جماعت کو جنہیں صالح نے مصیبت میں مبتلا کیا تھا۔ موافق بنا لیا، جب صالح نے انہیں مصیبت میں ڈالا اور قبیحہ کو یہ معلوم ہوا کہ جو مصیبت ان پر آئی اس کی وجہ سے وہ لوگ

[illegible]

قتیبہ کا فرار:

[illegible]

قتیبہ کی [illegible]

[illegible]

قتیبہ کی دولت کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

قتیبہ کا [illegible] قیام:

[illegible]

رہ گئی۔ ایک شخص سے مذکور ہے جس نے اس کے سامنے ٹہل کر اسے سنا کہ وہ بلند آواز سے اللہ تعالیٰ سے صالح بن وصیف کے لئے بددعا کرتی تھی کہ "اے اللہ تو صالح بن وصیف کو رسوا کر جیسے کہ اس نے میرا پردہ فاش کیا، میرے فرزند کو قتل کیا، میرے گروہ کو منتشر کیا۔ میرا مال لے لیا، مجھے میرے شہر سے جلاوطن کر دیا اور میرے ساتھ نہایت بدسلوکی کی" اور لوگ حج کر کے واپس ہو گئے۔ وہ مکہ میں روک لی گئی۔

قبیحہ کا المعتز کو رقم دینے سے انکار:

مذکور ہے کہ جب ترکوں نے شورش کی اور المعتز کو قتل کیا تو اس کے قتل سے پہلے انہوں نے اس بات پر کسی کے ذریعے سے اس سے پچاس ہزار دینار کا مطالبہ کرا بھیجا کہ وہ لوگ صالح کو قتل کر دیں گے اور اس کی حالت درست ہو جائے گی۔ المعتز نے اپنی ماں کے پاس کسی کو بھیجا کہ مجھے ان شورش انگیزوں کی طرف سے اپنی جان کا خوف ہے۔ والدہ نے صاف جواب دے دیا کہ میرے پاس کوئی مال نہیں ہے البتہ کچھ ہنڈیاں آئی ہیں لوگ انتظار کریں کہ ان کی رقم وصول ہو جائے تو ان کو دے دی جائے۔

صالح بن وصیف کی جوہری کو ہدایت:

المعتز قتل کر دیا گیا تو صالح نے ایک جوہری کو بلا بھیجا۔ جوہری کا بیان ہے کہ میں اسی حالت میں صالح کے پاس پہنچا کہ اس کے پاس احمد بن خاقان بھی تھا۔ اس نے احمد سے کہا کہ "تیرا برا ہو دیکھ تو سہی جس حالت میں ہیں"۔ ان لوگوں نے صالح کو گھیر رکھا تھا۔ اس سے مال کا مطالبہ کرتے تھے۔ اور اس کے پاس کچھ نہ تھا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ "مجھے یہ خبر ملی ہے کہ کسی ایسے مقام پر قبیحہ کا خزانہ ہے جہاں کا یہ شخص تجھے راستہ بتائے گا" اتفاقاً ایک آدمی اس کے سامنے موجود تھا۔ اس نے کہا "تو جا اور احمد بن خاقان کو بھی اپنے ہمراہ لے جا اگر تم لوگوں کو کچھ ملے تو اسے دیکھ کر مہر لگا کر احمد بن خاقان کے سپرد کر دینا اور اس کے ہمراہ میرے پاس آ جانا۔

قبیحہ کا خزانہ:

جوہری نے بیان کیا کہ میں جامع مسجد کے سامنے چبوتروں تک گیا تھا کہ وہ شخص مجھے ایک چھوٹے سے مکان کے پاس لایا جو آباد اور صاف ستھرا تھا۔ ہم اس میں داخل ہوئے۔ اس کی ہر جگہ ہم نے ڈھونڈا مگر کچھ نہ پایا۔ یہ امر احمد بن خاقان پر شاق گزرنے لگا وہ اس شخص کو ڈرانے اور دھمکانے اور سخت سست کہنے لگا۔ وہ شخص کلہاڑی لے کر اس مقام کی تلاش میں جہاں مال پوشیدہ تھا دیواروں پر مارنے لگا۔ اسی طرح کرتے کرتے کلہاڑی دیوار میں ایک ایسے مقام پر پڑی جس کی آواز سے اس نے یہ سمجھا کہ اس کے پیچھے کچھ ہے۔ اسے منہدم کیا تو پیچھے ایک دروازہ نکلا۔ ہم لوگ اسے کھول کر اندر داخل ہوئے۔ اس نے ہمیں ایک راستے تک پہنچایا۔ ہم ایک ایسے مکان میں پہنچے جو اس مکان کے نیچے تھا۔ جس میں ہم داخل ہوئے تھے۔ اس کی تعمیر بالکل ویسی ہی اور اوپر والے مکان کی سی تھی۔ ہم نے چبوتروں پر تھیلیوں میں مال پایا۔ جو تقریباً دس لاکھ دینار تھے۔ احمد اور اس کے ہمراہیوں نے ان میں سے بقدر تین لاکھ دینار کے لے لیے۔ ہمیں تین تھیلیاں ملیں ایک تھیلی میں بقدر ایک مکوک کے زمرد تھے (تقریباً ساڑھے پانچ سیر) ایسے زمرد تھے کہ میں نے ویسے متوکل کے پاس بھی نہیں دیکھے ایک تھیلی اس سے چھوٹی تھی جس میں نصف مکوک کے بڑے بڑے دانے تھے جن کے مثل خدا کی قسم میں نے متوکل کے پاس بھی نہیں دیکھے ایک تھیلی اس سے چھوٹی تھی جس میں بقدر [illegible] سرخ [illegible] کے

یہ تو سرخ تھے جس کا مثل میں نے نہیں دیکھا اور یہ گمان کیا کہ اس کا مثل دنیا میں نہ ہوگا۔ فروخت کے لئے میں نے سب کی قیمت اکٹھی تو تین لاکھ دینار ہوئی۔ ہم سب صالح کے پاس لے گئے جب تک اس نے دیکھا نہ تھا اس کو یقین نہ آتا تھا۔ یہاں تک کہ اس کے سامنے لایا گیا اور وہ اس پر مطلع ہوا۔ اس وقت اس نے کہا "خدا اس کو تباہ کرے اور (جو) کچھ کیا کہ اس نے اپنے بیٹے کو بچاس ہزار دینار کے لئے پیش کر دیا حالانکہ اس کے خزانوں میں سے صرف ایک خزانے میں اس قدر مال تھا"۔

محمد بن الواثق کی والدہ اس کی بیعت سے پہلے ہی انتقال کر چکی تھی۔ وہ المستعین کی زوجیت میں تھی۔ جب المستعین قتل کر دیا گیا تو المعتز نے اسے بھی اور بیگموں کے ساتھ قصر رصافہ میں کر دیا تھا۔ المہتدی جب والی خلافت ہوا تو اس نے ایک دن اپنے آزاد کردہ غلاموں کی جماعت میں بیان کیا کہ "میری تو ماں بھی نہیں ہے کہ خاص طور پر ضرورت ہو اور اپنے متعلقین کے لئے ایک روزینہ سالانہ کی حاجت ہو۔ میں اپنی ذات اور فرزند کے لئے صرف گزر اوقات بھر چاہتا ہوں۔ اس سے زیادہ میں صرف اپنے بھائیوں کے لئے چاہتا ہوں جنہیں تنگی نے گھیر لیا ہے"۔

احمد بن اسرائیل پر عتاب:

اسی سال ۲۵۵ھ ۱۷ رمضان کو احمد بن اسرائیل اور ابونوح قتل کئے گئے۔ اور سبب جس نے ان دونوں کو قتل تک پہنچایا ہم اس کے قبل بیان کر چکے ہیں اور وہ طریقہ قتل جس سے یہ دونوں قتل کئے گئے۔ اس کے متعلق مذکور ہے کہ صالح بن وصیف نے جب ان دونوں کے مال اور حسن بن مخلد کی دولت پر پورا قبضہ کر لیا۔ انہیں ضرب و قید کا عذاب دیا، دہکتے کوئلوں کی انگیٹھیاں ان کے قریب رکھ دیں اور ہر ایک سامان راحت کو ان سے روک دیا۔ حالانکہ وہ لوگ اپنی اسی حالت میں اس کے قبضے میں تھے۔ اس نے انہیں بڑے بڑے جرائم مثل خیانت، سلطنت کی تذلیل کے ارادے، تحریک فساد کے باقی رہنے کی خواہش اور عصائے مسلمین کے توڑنے کی کوشش کی طرف منسوب کیا تو المہتدی نے ان کے معاملات کے متعلق صالح سے کسی امر میں اختلاف نہ کیا اور نہ ان کے ساتھ اس کے اس برتاؤ کی موافقت کی جو اس نے برا سمجھا۔

حسن بن سلیمان کی ابن اسرائیل کو دھمکی:

۱۸ رمضان میں الحسن بن سلیمان الدوشابی کو ان لوگوں کے پاس بھیجا گیا کہ کچھ وصول کرنے کی ذمہ داری سے بغیر مختلف مال پر ان لوگوں کا قبضہ ہو۔ حسن بن سلیمان نے کہا کہ "احمد بن اسرائیل کو میرے سامنے لایا گیا۔ میں نے اس سے کہا کہ "او بدکردار تو یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے مہلت دے گا۔ اور امیر المومنین تیرے قتل کو ملتوی کر دیں گے۔ حالانکہ باوجود خیانت عظیمہ، نیت فاسد و ارادہ بد تو ہی فتنوں کا سبب ہے اور تو ان رعیت کی شب خرابی ہے کہ اس کے کثرت پیدا کرنا جس چیز کا مستحق ہو اور وہ عذاب ہے جیسا کہ تجھ سے پہلے کے لوگ مستوجب ہوئے اور قتل ہے کہ فی الحال، اور عذاب دائمی ہے آخرت میں اگر تو اللہ تعالیٰ سے معافی اور مہلت مانگنے پر اور اپنے امام سے درگزر اور صبر طلب کرنے پر تیار ہوا تو مال کے عوض جو تیرے پاس ہے اپنے دل میں اس مصیبت کے نازل ہونے کو موقع دے جس کا تو سچائی کے ساتھ مستحق ہے تو ہم درگزر کریں گے اور تیری سچائی معلوم ہو جائے گی تو اپنی جان سے سلامت رہے گا۔

ابن اسرائیل کی دولت کی پیشکش:

اس نے بیان کیا کہ "اس کے پاس کچھ نہیں ہے۔ اور اب وقت تک اس کے پاس کوئی مال یا جائیداد بھی نہیں چھوڑی گئی ہے"۔ میں نے

کوڑے لگائے اور حکم دیا کہ اسے دھوپ میں کھڑا کیا جائے [illegible] جا سکے۔ اگرچہ قریب تھا کہ میری تحریری [illegible] کی ناکامیابی ثابت ہو جائے کہ ان سے انہوں نے بڑی رقم کا اقرار کیا اس نے اس سے متعلق ان کا رقعہ لے لیا۔

حسن بن سلیمان کی ابو نوح پر سختی

اس کے بعد انہوں نے ابو نوح عیسیٰ بن ابراہیم کو بلایا اور ان سے کچھ [illegible] سے کہا کہ [illegible] میں اتفاق [illegible] کیا تو وجہ اس نے اپنے دین نصرانیت پر قائم رہ کر نام کو اسلام سے [illegible] مطالبات کا [illegible] ہے [illegible] نصرانیت پر اس سے زیادہ دلالت کرنے والی کوئی شے نہیں ہے کہ [illegible] پر قائم ہیں [illegible] اللہ نے اس کا خون حلال کر دیا ہے"۔

اس نے [illegible] قبول [illegible] کر دی۔

الحسن بن مخلد کی حالت

الحسن بن مخلد کہتے ہیں کہ جب اس سے [illegible] ایسے شخص سے [illegible] اس کے پاس [illegible] نے کہا [illegible] جب تلوار [illegible] بیٹھے [illegible] جیسے [illegible] نظر ہوا"۔

الحسن بن مخلد کی پیش کش [illegible]

میں نے [illegible] کہا کہ [illegible] قیمت [illegible] حسن بن [illegible] سے [illegible] بھی [illegible] کے سوال سے [illegible] کی۔

احمد بن اسرائیل اور ابو نوح کی ہلاکت:

جب ۲۷ رمضان [illegible] شنبہ [illegible] احمد بن اسرائیل اور ابو نوح عیسیٰ بن ابراہیم [illegible] باب العامہ [illegible] صالح بن وصیف [illegible] محمد بن [illegible] احمد بن اسرائیل کو کھڑا کیا [illegible] مارا جاتا تھا اور [illegible] ہو جاتا تھا۔ [illegible] اس کے بعد [illegible] ہلاک ہو جائے۔ [illegible] دونوں پانی [illegible] لائے گئے [illegible] کے سامنے تھی۔ احمد [illegible] کے مقام [illegible] مر گیا ابو نوح کے پاس جب لوگ پہنچے تو مر چکا تھا احمد [illegible] دونوں کے درمیان [illegible] ابو نوح اسی دن [illegible] مر گیا [illegible] حسن بن مخلد قید میں رہا۔

ایک حاضر الوقت شخص کا بیان ہے کہ میں نے حماد بن محمد بن حماد [illegible] کو اس حالت میں دیکھا کہ [illegible] سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

عبداللہ اور داؤد کی گرفتاری:

الحسن بن مخلد [illegible]

[illegible]

الحسن بن مخلد [illegible]

[illegible]

[illegible]

اسی سال ۱۲ رمضان [illegible]

[illegible]

[illegible]

کے نام بھی درج تھے اور سلیمان کو ان کے بارے کوئی حکم دیا گیا۔

ان لوگوں کے بارے میں قاعدہ یہ تھا کہ جو شخص ان کے امراء خراسان سے عراق آتا تھا تو اس کے لئے وہ اسحٰق کے ورثے کی جاگیر کے مال سے اخراجات مقرر کر دیا جاتا تھا جیسا کہ خراسان میں اس قسم کے لوگوں کا انتظام کیا جاتا تھا۔ یہ ادا شدہ خراسان کا مال دیا جاتا تھا کہ ان اداروں کو بیت المال سے ان کا عوض دے دیا جائے جو ان کے مال کی سے عراق میں ادا کیا جب سلیمان بن عبداللہ عراق آیا تو اس نے ان وعدوں کے بیت المال کو [illegible] عبیداللہ بن عبداللہ بن طاہر [illegible] گئے۔ [illegible] اپنے بھائی سلیمان بن عبداللہ کے آنے کی خبر معلوم ہوئی تو اس نے اپنے باپ دادا کے ورثہ سے جو کچھ ان کے بیت المال میں جمع تھا سب لے لیا [illegible] سب کچھ وصول کر کے جمع کیا اور روانہ ہو گیا۔ [illegible] کے شرقی جانب محلہ حربیہ میں مقیم ہو گیا اس کے بعد وہ [illegible] کی جانب چلا گیا۔

سلیمان بن عبداللہ کی پریشانی

سلیمان پر یہ بات بڑی شاق گزری اور [illegible] تنخواہوں کے مطالبے میں شورش برپا [illegible] سلیمان نے [illegible] المعتز کو لکھ بھیجا اور تنخواہوں کے لئے ان کے [illegible] آنے والوں کی مقدار بھی وصول کر دی۔ اس معاملے میں محمد بن عیسیٰ بن عبدالرحمٰن کاتب خراسانی نے اپنے کاتب کو [illegible] بہت گفتگو کے بعد اس حد تک [illegible] کہ ان کے نئے افراد کے عاملوں سے اس مال کا انتظام کر دیا گیا جس کو وصول کیا گیا تھا۔ باشندگان بغداد اور اطراف کی بعض [illegible] کی وجہ سے یہ بات بھی [illegible] کہ جب [illegible] امراء نے دونوں کے لئے کیا کافی ہے۔ اس لئے سلیمان کو کوئی مال وصول کرنا مناسب نہ معلوم ہوا۔ [illegible] اور فقراء [illegible] کے ساتھ آ گئے تو ان سے اور اس لشکر سے جس کو وہ مال دینے کا اندازہ کیا گیا تھا۔ وہ [illegible] دیا گیا وہ لوگ اس حقیقت حال پر جس میں ان کے لئے مضرت تھی واقف ہو گئے۔

سلیمان کے ساتھ آنے والے فقراء جب بغداد آئے تو اہل بغداد کے ساتھ بری طرح سلوک اختیار کیا اور ظلم کھلا [illegible] کرنے لگے۔ خواتین [illegible] اور بچوں پر بھی ظلم کرنے لگے۔ [illegible] سے عداوت کرنے لگے۔ یہ سب انہوں نے اپنے قرب کی وجہ سے کیا۔ اہل بغداد ان کے خلاف غیظ و غضب سے بھر گئے۔

سلیمان بن عبداللہ اور الحسین بن اسمٰعیل:

سلیمان بن عبداللہ الحسین بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن مصعب بن زریق پر اس کے تقرب کی وجہ سے [illegible] عبداللہ بن عبداللہ سے وابستہ تھا۔ [illegible] کی مدد و حمایت کی اور سلیمان اور اس کے افراد سے [illegible] ہونے کی وجہ سے [illegible] جب وہ [illegible] کی جانب سے لشکر [illegible] ہو جانے کے بعد بغداد واپس آیا [illegible] قید خانے میں [illegible] باب الشام کے [illegible] میں [illegible] کر دیا۔ الحسین بن اسمٰعیل نے [illegible] بغداد کے ان دونوں پلوں اور قطربل اور [illegible] اور ان بازار کے [illegible] کے حفاظت پر مامور [illegible] الحسین بن اسمٰعیل عبداللہ کی جانب سے [illegible] تھا۔

الحسین بن اسمٰعیل کے خاص آدمی سے بد سلوکی:

جب وہ حادثہ پیش آیا جو المعتز کی بیعت اور بغداد میں لشکر اور شاکریہ کے ہنگامے کے متعلق تھا۔ اور جن ایام میں جنگ

واقع ہوئی تو محمد [illegible] پر جو شیعہ تھے حملہ کر دیا [illegible] سلیمان کے مکان میں ضرب شدید کے [illegible] ان کو قتل [illegible] اور [illegible] باب الشام میں پہنچ گیا [illegible] حسین بن اسمعیل کے مخصوص لوگوں میں سے تھے یہ حادثہ پیش آیا تو حسین بن اسمعیل [illegible] سے زیادہ [illegible] ضرورت پڑی [illegible] ان کے [illegible] ساتھیوں نے [illegible] تقسیم کیا [illegible] میں سے ایک بڑی جماعت [illegible] محمد بن ابی عون کے ساتھ شامل ہو گئی۔

لشکر اور شاکریہ کا مطالبۂ زر:

بیان کیا گیا ہے کہ وہ لوگ جو محمد بن ابی عون کے ساتھ شامل ہو گئے تھے جب ان کے [illegible] سے پہنچے تو انہوں نے اپنے [illegible] میں سے ان لوگوں میں [illegible] تقسیم کر دیا [illegible] جب وہ لوگ حسین کے پاس آئے تو ابو عون نے [illegible] کوئی چیز [illegible] لشکر اور شاکریہ [illegible] مال کی طلب میں شور کرتے رہے [illegible] ان کے لیے اس بچی ہوئی رقم کے [illegible] تقسیم کرنے اور بیٹھے [illegible] سلیمان کے ساتھ [illegible] ان لوگوں کا [illegible] یہاں تک کہ ان لوگوں کے دل بھر گئے۔

قیدیوں کا جیل خانے سے فرار:

۱۳ رمضان بروز جمعہ لشکر اور شاکریہ کی ایک جماعت جمع ہوئی اور ان کے ہمراہ عوام کی بھی ایک جماعت تھی [illegible] باب الشام کے قید خانے گئے اس کا دروازہ توڑ ڈالا [illegible] قیدیوں [illegible] مریض اور [illegible] کوئی [illegible] ان کے [illegible] عبداللہ [illegible] جماعت بھی [illegible] کے ساتھ [illegible] بھی نکل [illegible] ان لوگوں [illegible] سلطنت کے [illegible] تھے۔ یہاں تک کہ ان کے قبضے میں [illegible]

[illegible] قید خانے کے دروازے [illegible] اور [illegible] تھا [illegible] سے کوئی سوار [illegible] اور [illegible] کوئی [illegible] مضبوط [illegible] اور [illegible] باب الشام کے قید خانے کا دروازہ [illegible] سے بند کر دیا گیا [illegible] میں سے کسی نے کوئی [illegible] قید خانے [illegible] کی وجہ سے [illegible] جانے۔

ابن ابی عون اور حسین بن اسمعیل میں تلخ کلامی:

[illegible] ابن ابی عون سے حسین بن اسمعیل کے بارے میں [illegible] کا [illegible] نے اپنے [illegible] کے لیے [illegible] تھا۔ اور حسین نے [illegible] اس معاملے میں ان دونوں میں سخت کلامی ہوئی [illegible]

چلا گیا۔ دوسرا دن ہوا تو محمد بن اوس صبح کے وقت سلیمان کے گھر گیا۔ الحسین بن اسمٰعیل، و شاہ بن میکال، غلام آزاد کردہ طاہر بھی صبح کے وقت گئے۔ دوسرے لوگ بھی سلیمان کے دروازے پر آ گئے۔ ابن اوس کے ساتھی اور آنے والے لوگ جزیرے کی طرف بڑھے۔ ابن اوس اور اس کا بیٹا بھی عبور کر کے ان کے پاس چلا گیا۔ لوگ آپس میں الجھ پڑے، چلانے لگے الحسین بن اسمٰعیل اور شاہ بن میکال اور جعفر بن جمیل اپنے ساتھیوں کے ہمراہ نکلے تو لوگ عوام کو پکارنے لگے کہ جو خوش ہوتا ہے وہ ہم سے مل جائے۔

الکبیر پر حملہ:

بیان کیا گیا ہے کہ عوام میں سے ایک لاکھ آدمی کی وقت دونوں پل کشتیوں کے ذریعے سے عبور کر گئے۔ لشکر اور رشتہ کرنے بھی مسلح ہو کر پہنچ گیا۔ سب سے پہلے لوگ جو وہ پہنچے تھے عمر بن مرثی کے باشندوں میں سے ایک شخص نے الکبیر فرزند محمد بن اوس پر حملہ کر دیا۔ اس کے نیزہ بھونک دیا اور گھوڑے سے گرا دیا۔ تلواروں سے گھیر لیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پاس سے بھاگے اور ان میں کسی نے پلٹ کر نہ دیکھا۔ اس زخمی کو چھین لیا گیا۔ ایک کشتی میں لاد کر سلیمان بن عبداللہ بن طاہر کے مکان لایا گیا۔ اور وہاں سے ڈال دیا گیا۔

الکبیر کے لئے سلیمان بن عبداللہ کا اظہار افسوس:

ایک حاضر الوقت شاہد کا بیان ہے کہ سلیمان نے جب اسے دیکھا تو آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا آئیں۔ اس کے لئے فرش بچھایا گیا اور اٹھا کر بٹھا دیا گیا۔ ابن اوس اپنے مکان چلا گیا۔ جیسا کہ الحسن بن صالح بن شیرزاد کے کسی مکان میں تذکرہ تھا۔ جو جعفر بن یحییٰ بن خالد بن برمک کے قتل کے قصے میں ہے۔

خونریزی:

اہل بغداد نے پیچھا کرنے میں بڑی کوشش کی۔ سردار بھی ان کے ساتھ تھے۔ یہاں تک کہ لوگ انہیں باب الحدید تک ان کے درمیان جنگ ہوئی۔ جس کی ابتدا دن چڑھے سے آخر میں ہوئی اور انتہا نماز بیچ کے غروب تک ہوئی۔ لوگ برابر تیر اندازی اور نیزہ بازی اور شمشیر زنی کرتے رہے۔ بازار قطوطا کے پڑوسیوں نے الحدود کے ملاحوں میں کشتی والوں نے ابن اوس کی مدد کی جنگ نے شدت اختیار کر لی۔

ابن اوس کا فرار:

اہل بغداد سلیمان کے گھر سے ابن اوس کی تلاش میں روانہ ہوئے انہوں نے بیان کیا کہ دربان اندر جا کر خبر کی تو اس نے ان لوگوں کو اپنے پاس آنے سے روک دیا۔ فوراً ابن اوس نے نہایت سخت قتال کیا۔ اسے بھی تیر اور نیزے کے زخم لگے وہ مع اپنے ساتھیوں کے بھاگا۔ شہر کی تحصیل کو اپنے گھر سے نکال لے گیا تھا۔ اہل بغداد اس کا تعاقب کرتے رہے۔ یہاں تک کہ باب الشماسیہ سے نکال دیا۔ لوگ ابن اوس کے مکان پر پہنچ گئے۔ جو کچھ اس میں تھا سب لوٹ لیا۔ بیان کیا گیا ہے کہ اس کا بیس لاکھ درہم کا مال لوٹا گیا۔ جو کچھ اندازہ کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ بیس لاکھ پچاس ہزار درہم اور تقریباً اس کے سوا جاگیر جن کا اخراج سو کا تھا۔ جو سوت کے ان کے تھے جن کو اونٹ کے بالوں کا تھا۔ کہا گیا کہ اس کا ایک شخص تھا طبرستان کے ایک فرش اور مقصورہ ریشم اور مطبوعات جن کی قیمت دس لاکھ درہم تھی۔ لوٹ لئے گئے لوگ واپس چلے گئے۔

اہل بغداد کا فقراء کے مکانوں پر حملہ:

شہر والے بہت سے سلیمان کے گھر میں گھسے تھے۔ ان کے ہمراہ لوٹ کا مال تھا۔ شور کر رہے تھے انہیں کوئی روکنے والا نہ تھا اور بھاگ گئے وہاں ابن اوس اس شب میں بچے ان ساتھیوں کے ہمراہ دروازہ سے نکل گئے تھے۔ شاکریہ میں رہے۔ اہل بغداد نے فقراء کے مکانوں پر بھی حملہ کر دیا تھا۔ ان کو بھی لوٹ لیا اور اسے بھی ستایا جو ان میں سے رہ گیا تھا۔ آخر اس جماعت میں جھگڑا پڑ گیا دوسرے روز ان کا پیچھا جاری تھا۔ پھر کوئی بغداد میں نہیں رہا۔ مذکور ہے کہ سلیمان نے اس رات کو ابن اوس کو کپڑے بھیجے تھے کھانا بھیجا بیان کیا جاتا ہے کہ محمد بن اوس نے اسے قبول کر لیا۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ واپس کر دیئے۔

الحسین بن اسمٰعیل کی شاہ بن میکال سے ملاقات:

دوسرے دن کی صبح ہوئی الحسین بن اسمٰعیل اور المظفر بن سیسل صبح کے وقت شاہ بن میکال کے مکان گئے۔ شاکریہ اور سردار بھی شاہ سے مل گئے تھے کہ لوگ سلیمان بن عبداللہ بن طاہر پر غضب ناک ہو کر چیں بجبیں تھے کہ سلیمان کا مکان خالی ہو گیا۔ سوائے ایک قلیل جماعت کے اس میں کوئی شخص نہ رہا۔ سلیمان نے محمد بن نصر بن حمزہ بن مالک الخزاعی کے ہمراہ جو قوم کے عقیدے سے واقف نہ تھا۔ پیام بھیجا جس میں ان کے عمر و خلل کے برے نتائج سے آگاہ کیا تھا جس کا ارتکاب انہوں نے محمد بن اوس کے ساتھ کیا۔ گروہ لوگ اس بات سے آگاہ کر دیتے جو انہیں ناگوار تھی۔ تو وہ اس معاملے میں پیش قدمی کرتا اور ان ارتکاب کی ضرورت ہی نہ پڑتی“۔

شاکریہ کا احتجاج:

شاکریہ جو شاہ کے مکان میں تھے۔ شور کرنے لگے کہ ”ہم لوگ اس کے پاس کے ہمراہیوں کے ساتھ رہنے پر راضی نہیں ہیں۔ اور ان فقراء کے ساتھ جو اس سے مل گئے ہیں۔ اگر اس بات پر مجبور کیا گیا تو اس سے جدا ہو جائیں گے اور اس کو معزول کر دیں گے۔ وہ انہیں اس کے حوالے کر دے گا“۔ شاہ بن میکال اور الحسین بن اسمٰعیل اور المظفر بن سیسل نے قوم کی ناگواری کو بیان کر دیا۔ قاصد یہ جواب لے کر سلیمان کے پاس گیا۔ تو اس نے ہمراہ سے وابستہ کیا اور ان سے وعدہ لیا کہ ”میں تم لوگوں کی بات اور ذمہ داری پر بغیر تمہاری قسم اور عہد کے بھروسہ کرتا ہوں“۔ اس کے بعد وہ چلے گئے۔

سلیمان کی محمد بن اوس سے بیزاری:

بیان کیا گیا ہے کہ سلیمان محمد بن اوس کو اور وہ وحشیوں کو جو اس کے ساتھ تھے شاکریہ کی بے رغبتی اور ان کے خراب طریقوں کو جان کر برا سمجھتا رہا۔ اور خاص کر محمد بن اوس کے اس طریقہ پسند کرنے اور شروع کرنے کو جس نے مخالفت اور عداوت کی دعوت دی تھی اس کو خوب سوچ وہ اس میں خوب غور کیا یہاں تک کہ اس نے کہا کہ ”میں اپنی نماز تہجد کی قنوت میں یہ دعا مانگتا تھا کہ مجھے ابن اوس سے فرصت اور راحت دے“۔

محمد بن اوس کی روانگی:

اس کے بعد محمد بن علی بن طاہر کی طرف متوجہ ہوا اور اسے ابن اوس کے پاس جانے اور خراسان کی واپسی کا مشورہ دینے کا حکم دیا کہ اس کے بغداد واپس ہونے کی کوئی تدبیر نہیں ہے اور تمام امور پر حاکم بننے کی تمنا ان پر وہ سلیمان کی طرف سے حاکم تھا۔ جب یہ خبر ابن اوس کو پہنچی تو اس نے شاہیہ سے کوچ کیا۔ اور چلا گیا یہاں تک کہ نہروان گیا۔ وہاں چند روز مقیم رہا۔ ساتھی جو متفرق ہو

کے تھے [illegible] میں اترا [illegible] اور صالح بن [illegible] ایک غلام تھا جس نے آپ آپ کو ان کی خدمت کے لئے پیش کیا تھا اور [illegible] سے شکایت کی تھی اس نے جو چاہا تھا اس میں کامیابی [illegible]۔ محمد بن ادریس کی قیادت [illegible]

محمد بن [illegible] بن عبدالرحمٰن [illegible] میں مقیم تھا [illegible] اور [illegible] جب [illegible] انہوں نے [illegible] اور [illegible] اختیار کیا تو [illegible]۔

ایک بیٹے [illegible] سے [illegible] جس کے لئے [illegible] آخرت [illegible] کا خوف دلایا ان لوگوں نے [illegible] سے جواب دیا کہ "آخرت [illegible] جنگلوں اور بیابانوں میں چھپ [illegible] جائے"۔

اس کے بعد [illegible] کے ساتھ [illegible] محمد بن المنتظر [illegible] اپنی [illegible] کے خوف سے [illegible]۔

محمد بن [illegible] کی جائداد کی [illegible]

محمد بن [illegible] کی جائداد [illegible] عذاب [illegible] کے خوف سے [illegible] بھاگ [illegible] یہاں تک کہ اس کے پاس [illegible] نکلا [illegible]۔

عاصم بن یونس کی لونڈی کا [illegible]:

[illegible] لونڈی [illegible] اس نے [illegible] ایک دن [illegible] ایک [illegible] اپنے کام میں مشغول ہو جائے"۔

لونڈی کی [illegible] سے درخواست:

لونڈی نے [illegible] کے لئے [illegible]۔

نوشری نے اس مشورے کو قبول کیے بغیر ہی کام شروع کر دیا ہے۔ نوشری اسی سال یعنی ذی القعدہ کے آخر میں موصل کا حاکم بنایا گیا تھا۔ موسیٰ بن مساور بن عبدالحمید الشاری کا جب خاتمہ ہو گیا تو اس کی جماعت کے ساتھ ابو عکرمہ اور اس کے خاتمے میں شریک تھا۔ اس کو مساور نے اور خراسان اور بعض جرجان اور طبرستان کے ان کناروں پر جو خراسان کے قریب ہیں غلبہ پا لیا تھا۔

متفرق واقعات:

اس سال المہتدی نے گانے والے قاضیوں، لڑکیوں اور گانے والیوں کو سامرا سے نکالنے کا حکم دے کر انہیں ان سے بغداد جلاوطن کر دیا۔ یہ اس کے بعد ہوا جو خلیفہ کی جانب سے اس کے فرزند پر بیعت خلافت کے ہونے سے قبل ہوا تھا۔

خلیفہ نے یہ بھی حکم دیا کہ درندے جو شاہی محل میں تھے اور شکاری کتے جو پلے ہوئے تھے اور لہو و لعب کے سامان جو بہت فراہم تھے ان سب کو تلف کر دیا جائے۔

خود دربار عام کرتا اور مظالم پیش ہوتے "تحقیق کی جاتی اور تفتیش ہوتی" پھر بھی اس کی خلافت بھی پریشانی میں گزری اور تمام اسلامی دنیا بھی پریشانی میں مبتلا رہی۔

اس سال موسیٰ بن بغا اور اس کے ہمراہی رے سے روانہ ہو کر شاہی لشکر سے جا ملے۔ مفلح نے طبرستان میں الحسن بن زید کو شکست دے کر دیلم کی طرف نکال دیا اور پھر خود دارالخلافہ (سامرا) چلا آیا۔

موسیٰ بن بغا کی طلبی:

اس کا سبب یہ ہوا کہ قبیحہ والدہ المعتز نے جب ترکوں کا اضطراب دیکھا اور ان کی حالت متغیر پائی تو قبیحہ اس حادثے سے جو اسے اور اس کے فرزند معتز کو پیش آیا، اس نے موسیٰ بن بغا کو اپنے پاس آنے کو لکھا تھا۔ موسیٰ نے اس کے پاس آنے کا ارادہ کیا۔ غرض اسی حالت میں پہنچا کہ مفلح طبرستان میں تھا۔ موسیٰ نے جو رے میں تھا۔ مفلح کو اپنے پاس واپس آنے کا حکم دیا تھا۔

مفلح کو مراجعت کا حکم:

بعض روایتوں نے جو طبرستان کے باشندے ہیں مجھ سے بیان کیا کہ موسیٰ کا خط مفلح کو اس حالت میں ملا کہ وہ الحسن بن زید العلوی کی تلاش میں دیلم کی جانب روانہ ہو چکا تھا جب اسے یہ خط پہنچا تو وہ اسی مقام پر پلٹنے کے ارادے سے واپس ہوا جہاں سے وہ روانہ ہوا تھا۔ یہ امر وہاں کے طبرستان کی اس جماعت کو شاق گزرا جو اس کے ہمراہ تھی۔ مفلح کے اپنے پاس آنے سے قبل الحسن بن زید کے مقابلے میں ان کی امید کافی ہوگی۔ اور وہ اپنے مکانوں اور وطنوں کو واپس ہو جائیں گے یہ امید ان لوگوں کو تھی کہ مفلح الحسن بن زید کے تعاقب پر تیار ہو رہا تھا۔ کہ جب وہ روانہ ہوا تو اس پر فتح پائے گا۔ اور یا اسے موت آ جائے گی۔

کہا کرتا تھا کہ "اگر میں دیلم کے سامنے میں اپنی ٹوپی پھینک دوں تو ان میں سے کسی کی یہ مجال نہیں کہ اس کے قریب جا سکے"۔ جب اس جماعت نے اس کی واپسی کو دیکھا کہ اسے الحسن بن زید کے تعاقب سے باز اور کسی دلیل نے روکا تھا تو جیسا کہ مجھ سے بیان کیا گیا ان لوگوں نے اس سے اس امر سے باز رہنے کا سبب دریافت کیا۔ جو وہ الحسن بن زید کے تعاقب کے لئے تیار کرتا تو مجھے اطلاع ملی کہ وہ لوگ اس سے گفتگو کرنے لگے اس کی یہ حالت تھی کہ اس کا دل گھبرا رہا تھا۔ جس نے ان کے ان خوشی کا اندازہ لگا لیا تھا نہیں کچھ جواب نہ دیتا تھا۔ جب وہ اس طرح ان میں سے یہ کہے کہ اس کے وصول ہونے کے بعد اپنے

یا مجھ سے اس وقت تک نہ رکھوں جب تک کہ اس کے پاس نہ پہنچ جاؤں۔ مجھے تمہارے معاملے کا رنج ہے مگر میری خلافت کی کوئی گنجائش نہیں"۔ موسیٰ کی وجہ سے ... سامرا جانے کی تیاری بھی نہ کرنے پایا تھا کہ المعتز کی ہلاکت اور اس کے بعد المہتدی کے حکومت پر قائم ہونے کا حال پہنچ گیا۔ اس نے اسے روانگی کے ارادے سے روک دیا کیونکہ اس سفر سے المعتز کے معاملے کا تدارک مقصود تھا اور وہ ختم ہو چکا تھا۔

مفلح کی رے میں آمد:

جب اسے المہتدی کی بیعت کا حکم پہنچا تو اس کے ساتھیوں نے پہلے تو اس سے انکار کیا پھر بیعت کر لی۔ اسی سال (۲۵۵ھ) ۳ رمضان کو ان کی بیعت کی خبر سامرا پہنچی۔ ان دنوں وہ موسیٰ کے لشکر میں تھے۔ یہ خبر کہ صالح بن وصیف نے ابن ... اور المعتز اور اس کی ماں کے اموال لوٹ لینے کی وجہ سے انہیں سامرا کے شوق نے بے تاب کیا۔ انہوں نے موسیٰ سے بڑا اصرار سامرا واپسی پر کیا۔ مفلح طبرستان کو الحسن بن زید پر چھوڑ کر رے میں موسیٰ کے پاس آ گیا۔

ابو شاکر سے مذکور ہے کہ "مجھے میرے بھتیجے نے بتایا کہ وہ مفلح سے رے میں ملا اور اس سے اس کی واپسی کا سبب دریافت کیا۔ اس نے بیان کیا کہ موالی نے قیام کرنے سے انکار کیا تھا۔ اور جب وہ لوگ واپس ہو جاتے تو مفلح کے قیام کی کوئی حاجت نہ تھی۔

اہلِ رے کی موسیٰ سے درخواست:

موسیٰ نے بدھ یکشنبہ کو رمضان ۲۵۵ھ کے چاند کے وقت ۲۵۶ھ کا خراج لینا شروع کیا تھا۔ یہ بیان کیا گیا ہے کہ یوم یکشنبہ کو اس نے تقریباً پانچ لاکھ درہم جمع کر لیے۔ اہلِ رے نے جمع ہو کر کہا "خدا امیر کو عزت دے۔ تو یہ گمان کرتا ہے کہ موالی اس لیے سامرا واپس جاتے ہیں کہ وہاں وہ زیادہ عطایا پائیں گے۔ حالانکہ تو اور تیرے ساتھی اس قوم کی جماعتوں سے زیادہ وسعت و کثرت میں ہیں۔ اس لیے اگر تو مناسب سمجھے تو اس سرحد کی حفاظت کر۔ دشمنوں کی مخالفت میں ہم تیرے مددگار ہیں اور ہمارے خراج میں جو ہمارے ذمے ہے اس میں سے جو تو اپنے ساتھیوں کے لیے ایک مقدار مقرر کر دے تو وہ تجھے ہم ادا کر دیں گے"۔

یہ درخواست قبول نہ ہوئی تو پھر انہوں نے کہا "خدا امیر کو عزت دے کہ جب امیر نے ہمارے شہروں کو چھوڑ دیا اور ہم سے واپس ہونے ہی کا ارادہ کر لیا تو ہم سے اس سال کا خراج لینے کے کیا معنی جس میں ہم نے اپنی زندگی بھی شروع نہیں کی اور ۲۵۵ھ کی اکثر آمدنی بھی امیر نے قرض لے لیا ہے اور ہمارے پاس کچھ نہیں۔ مگر امیر کے یہاں سے چلے جانے کے بعد ہمیں وہاں تک پہنچنا ممکن ہوگا"۔ مگر انہوں نے جو کچھ بیان کیا اور جو درخواست کی اس نے کسی پر بھی توجہ نہ دی۔

موسیٰ کے نام فرامین:

واپس ہونے کی خبر المہتدی کو پہنچی تو اس نے متعدد فرامین بھیجے جن کا کوئی اثر نہ ہوا۔ المہتدی نے جب دیکھا کہ رے سے موسیٰ روانہ ہو گیا۔ اور فرامین مخالفت کا لحاظ نہ کیا تو اس نے بنی ہاشم میں سے دو آدمیوں کو روانہ کیا جن میں سے ایک کا نام عبدالصمد بن موسیٰ تھا اور دوسرا ابو عیسیٰ یحییٰ بن اسحاق بن موسیٰ بن عیسیٰ بن علی بن عبداللہ بن عباس کے نام سے مشہور تھا۔ وہ دونوں

پر حملے کر دئیے۔ موجودہ حالات جنگ کی توثیق ہو گئی۔ باغیوں کے غلبے اور عراق و جبل میں ان کے پھیل جانے کا اندیشہ تھا۔ یہ صورت معلوم کرنے کے سوال کی ایک جماعت تھی۔ یہ دونوں صاحب روانہ ہو گئے۔ موسیٰ اور اس کے ساتھی آ گئے۔ صالح بن وصیف اس معاملے میں المہتدی کو اس کی واپسی کا ذمہ دار ٹھہراتا تھا۔ اسے مخالفت اور نافرمانی کی طرف منسوب کرتا تھا۔ لیکن المہتدی اس پر جھوٹا الزام تھا۔ اور اس کے قتل سے خدا سے براءت مانگتا تھا۔

موسیٰ کے رویہ پر المہتدی کا اظہار ناراضگی:

مذکور ہے کہ جب ہمدان کے نامہ بر (ابو سہل الحزی) کا خط موسیٰ کے وہاں سے چلا جانے کے متعلق المہتدی کے پاس آیا تو المہتدی نے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد کہا کہ ''اے اللہ میں تجھ سے براءت چاہتا ہوں موسیٰ بن بغا کے فعل سے اور اس کے سرحد میں خلل ڈالنے سے اور اس کے دشمن کو مباح کر دینے سے کیونکہ میں جو کچھ میرے اور اس کے درمیان ہے اس سے معذور ہوں۔ اے اللہ اس کے پیچھے تو پھیر دے جو مسلمانوں کے ساتھ جیسا کرے۔ اے اللہ مسلمانوں کے لشکر کی مدد کر وہ جہاں کہیں بھی ہوں۔ اے اللہ میں اپنی نیت اور ارادے سے پورا ساتھ دے رہا ہوں تو تیار ہوں جہاں مسلمان مغلوب ہوں۔ ان کا مددگار بن کر دشمنوں کی مدافعت کرنے کے لئے۔ اے اللہ مجھے میری نیت کا اجر دے کیونکہ ٹھیک مددگار مجھے نہیں ملے''۔ اس کے بعد اس کے آنسو گرنے لگے اور رونے لگا۔

المہتدی کے قاصدوں کی موسیٰ سے ملاقات:

المہتدی کی مجلس کے شاہد کا بیان ہے کہ سلیمان بن وہب نے آ کر کہا کہ ''کیا مجھے امیر المومنین اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ جو کچھ میں آپ سے سنتا ہوں وہ موسیٰ کو لکھ دوں۔'' کہا ہاں جو کچھ تو مجھ سے سنتا ہے لکھ دے اور اگر تو پھر بھی کم کر سکے تو کر دے۔ وہ دونوں قاصد موسیٰ کو راستے میں ملے اور وہ کچھ بھی کامیاب نہ ہوئے۔ سوار شور کرنے لگے قریب تھا کہ قاصدوں پر حملہ کر دیں۔

موسیٰ بن بغا کا عذر:

موسیٰ نے پیغام میں یہ عذر کیا کہ ''اس کے ہمراہی سوائے امیر المومنین کے دروازے پر حاضری دینے کے اور کوئی بات نہ مانتے تھے۔ بصورت مخالفت اسے اپنی جان کا اطمینان نہ ہوتا۔'' اسی اثناء میں وہ واقعات پیش آئے جو ان کے پاس آنے والے قاصدوں نے دیکھے تھے۔ پھر یہ جواب لے کر یہ واپس آ گئے۔ موسیٰ نے اپنے لشکر سے کوچ کیا اور اپنے ہمراہیوں کے ہمراہ ۲۳ محرم ۲۵۶ھ کو سامرا پہنچے۔

کنجور کی رہائی:

اسی سال (۲۵۵ھ) علی بن الحسین بن قریش نے کنجور کو چھوڑ دیا۔ المعتز کے زمانے میں وہ قید یا جلاوطن کر دیا گیا تھا۔ علی بن الحسین نے پہلے گرفتار کرنے کے بعد قید کر دیا تھا۔ جب علی بن الحسین نے یعقوب بن اللیث سے جنگ کا ارادہ کیا تو اسے قید سے نکالا اور سوار اور پیدل لشکر اس کے ماتحت کیا۔ جب لوگ علی بن الحسین کو چھوڑ کر بھاگ گئے تو کنجور اہواز کے علاقے میں چلا گیا۔ اس نے رام ہرمز کے علاقے میں ایک لشکر پیدا کر لیا۔ اس کے بعد ابن ابی دلف سے جنگ کی۔ اہواز میں اس کے پاس پہنچا۔ اس علاقے میں

[illegible] یوسف [illegible] اور [illegible] کی [illegible] طلاق [illegible] اس کے بعد موسیٰ کے لشکر میں شامل ہو گیا۔ جب موسیٰ [illegible] ہاشمی لشکر کے ہمراہ [illegible] الہادی کی جانب سے [illegible] مقید کر کے [illegible] دروازے پر پہنچے [illegible] ان سے [illegible] کی [illegible] تھے [illegible] میں [illegible] کے لیے [illegible] موسیٰ [illegible] اور [illegible] موسیٰ کے لشکر میں [illegible] موسیٰ [illegible] اور [illegible] نے [illegible] بھائی [illegible] کے [illegible] اسے [illegible] موسیٰ نے [illegible] کے سامنے [illegible] داخل ہونے [illegible] اسلام [illegible] کا انتظام [illegible] ہم [illegible] داخل ہوں گے [illegible] کے معاملے میں امیر المومنین کے حکم پر عمل کریں گے۔

* * *

باب ۷

صاحب الزنج کا خروج

محمد بن محمد علوی بصری:

اس سال (۲۵۵ھ) میں نصف شوال کو بصرے کے فرات میں ایک شخص ظاہر ہوا جس کا گمان یہ تھا کہ وہ علی بن محمد ہے یعنی ابن محمد بن علی بن عیسیٰ بن زید بن علی بن الحسین بن علی ابی طالب (رضی اللہ عنہم) زنجی اس کے ساتھ ہو گئے تھے جو زمین سے شورہ نکالتے تھے۔ وہ دجلہ کو عبور کر کے الدیناری میں اترا۔

اس کا نام و نسب جیسا کہ بیان کیا گیا علی بن محمد بن عبدالرحیم تھا۔ نسب اس کا عبدالقیس میں تھا اس کی ماں قرۃ بنت علی بن رحیب بن محمد بن حکیم بنی اسد بن خزیمہ میں سے تھی۔ وہ رے کے دیہات میں سے ایک گاؤں کا باشندہ تھا جس کا نام ورزنین تھا یہیں اس کی ولادت نشوونما ہوئی۔ خود اس کا بیان ہے کہ میرا دادا محمد بن حکیم اہل کوفہ میں سے ہے۔ جنہوں نے ہشام بن عبدالملک پر زید بن علی بن الحسین کے ساتھ خروج کیا تھا۔ جب زید رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو وہ بھاگ کر رے میں آ گیا۔ ورزنین میں جا اترا اور وہیں مقیم رہا۔ دادا عبدالرحیم عبدالقیس کے خاندان کا آدمی ہے جس کی ولادت طالقان میں ہوئی وہ عراق میں آ گیا اور وہیں قیام کر لیا ایک سندی جاریہ خریدی جس سے اس کا باپ محمد پیدا ہوا۔ یہ علی بن محمد ہے۔

علی بن محمد کا دعویٰ

یہ اس سے قبل المنتصر کی جماعت میں شامل تھا جن میں غانم الشطرنجی اور سعید صغیر اور بشر خادم تھے اس کی معاش کا ذریعہ یہی لوگ تھے صاحبان سلطنت و کاتبان حکومت کی ایک جماعت تھی جن کی وہ اپنے شعر میں مدح کرتا تھا اور ان سے عطیے کا خواستگار ہوتا تھا۔

سامرا سے ۲۴۹ھ میں بحرین چلا گیا۔ اور دعویٰ کیا کہ وہ علی بن محمد بن الفضل بن حسن بن عبیداللہ بن عباس بن علی بن ابی طالب ہے۔ ہجر میں لوگوں کو اپنی اطاعت کی دعوت دی۔ وہاں ایک بڑی جماعت نے اس کا اتباع کر لیا۔ ایک دوسری جماعت منکر رہی۔ اس کے سبب سے متبعین اور منکرین میں تعصب پیدا ہو گیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ فریقین میں جنگ ہوئی۔ کچھ مخالف مارے گئے اور کچھ موافق کام آ گئے۔

اہل بحرین کی علی بن محمد کی اطاعت:

جب یہ حادثہ ہو گیا تو وہاں سے الاحساء چلا گیا۔ اور بنی تمیم کے ایک قبیلے سے پھر بنی سعد سے جنہیں بنو الشماس کہا جاتا ہے احساء میں اس کا قیام ہو گیا اہل بحرین نے جیسا کہ بیان کیا گیا ہے اپنی طرف سے اسے بمنزلہ پیغمبر مان لیا تھا۔ یہاں تک کہ وہاں اس کے لیے خراج جمع کیا گیا اور ان کے درمیان اس کا حکم جاری ہو گیا۔ اس کے سبب سے ان لوگوں نے سلطنت کے متعلقین سے جنگ کی۔ اس نے ان کی ایک جماعت کثیر سے بدسلوکی کی جس سے وہ لوگ اس سے برگشتہ ہو گئے تو وہ بادیہ چلا گیا۔

کیا۔ پھر [illegible] ایک جماعت اس کے ہمراہ ہو گئی جس میں [illegible] سے بھی [illegible] کا [illegible] بن ابی طالب بھی ساتھ ہو گئے۔ [illegible] ایک حبشی غلام [illegible] اس کے ہمراہ تھا۔

علی بن محمد کا البادیہ کے قبائل میں قیام:

بادیہ میں ایک قبیلے سے دوسرے قبیلے میں منتقل ہوتا رہا [illegible] زمانہ میں [illegible] آیات [illegible] قرآن [illegible] الفاظ اور [illegible]

اس نے [illegible] ایک جماعت [illegible] میرے ساتھ [illegible] کیا [illegible] ہے۔

عربوں کی علی بن محمد سے بیزاری:

اس نے [illegible] بادیہ [illegible] ایک جماعت [illegible] اس کے اصحاب [illegible] اس کی جماعت سے علیحدہ ہو گئے۔

اہل بحرین کی علی بن محمد سے بدظنی:

عرب اس سے جدا ہو گئے [illegible] بحرین [illegible] سے [illegible] تھے۔

علی بن محمد کی بصرہ میں آمد و فرار:

بصرہ میں [illegible] بصرہ کے [illegible] کے ساتھ [illegible] اصحاب میں سے [illegible] بن محمد [illegible] تھے [illegible]

اس کی دعوت دی مگر شہر والوں میں سے کسی نے قبول نہ کیا۔ لشکر ان کی جانب لوٹا تو وہ لوگ منتشر ہو گئے۔ اور ان میں سے کسی پر کامیابی نہ ہوئی۔ وہ بصرے سے نکل کر بھاگا۔ ابن رجاء نے اس کی تلاش کی مگر پا نہ سکا۔

اہل بصرہ کی ایک جماعت کی گرفتاری:

ابن رجاء کو اس کی جانب اہل بصرہ کی ایک جماعت کے میلان کی خبر دی گئی تو اس نے انہیں گرفتار کر کے قید کر دیا۔ جو لوگ قید ہوئے ان میں یحییٰ بن ابی ثعلب محمد بن الحسن الایادی صاحب الزنج کا بیٹا علی بن محمد الاکبر اس کی بیوی کے بیٹے کی ماں تھی۔ ساتھ ایک بیٹی بھی تھی کہ اسی ماں کے بطن سے پیدا ہوئی تھی اور ایک حاملہ جاریہ تھی ان سب کو اس نے قید کر دیا۔

علی بن محمد کی گرفتاری و رہائی:

علوی مذکور اپنی ضرورت سے بغداد کے ارادے سے روانہ ہوا اس کے ہمراہ محمد بن مسلم اور یحییٰ بن محمد اور سلیمان بن جامع اور یحییٰ القرشی تھے۔ البطیحہ پہنچے تو باہلیین کا ایک مولیٰ عمیر بن عمار جو بطیحہ کا حاکم تھا انہیں دیکھ کر کھٹک گیا اس نے انہیں گرفتار کر لیا اور محمد بن ابی عون کے پاس لے گیا جو واسط میں حاکم تھا۔ اس نے ابن ابی عون سے کوئی حیلہ کیا یہاں تک کہ مع اپنے اصحاب کے اس کے ہاتھ سے رہا ہو کر مدینۃ السلام چلا گیا اور وہیں ایک سال مقیم رہا۔ وہاں اپنے کو احمد بن عیسیٰ بن زید کی طرف منسوب کیا۔ وہ یہ گمان کرتا تھا کہ اس کے وہاں کے قیام کے لیے کچھ آیات ظاہر ہوئی ہیں۔ اپنے اصحاب کے دلوں کا حال جانتا ہے۔ ان میں سے ہر شخص جو کچھ کرتا ہے وہ بھی جانتا ہے۔ اس نے اپنے رب سے ایک ایسی نشانی طلب کی جو حقیقت حال بتا دے۔ تو اس نے ایک تحریر دیکھی جو اس کے لیے لکھی جاتی ہے اور وہ اسے ایک دیوار پر دیکھتا ہے۔ مگر کسی شخص کو وہ لکھتے نہیں دیکھتا۔

علی بن محمد کا مدینۃ السلام میں قیام:

اس کے بعض تبعین سے مذکور ہے کہ مدینۃ السلام کے زمانہ قیام میں ایک جماعت اس کی جانب مائل ہوئی جن میں جعفر بن محمد الصوحانی جو زید بن صوحان کی طرف منسوب تھا اور محمد بن القاسم اور یحییٰ بن عبدالرحمن بن خاقان کے دو غلام مشرق و رفیق تھے۔ اس نے مشرق کا نام حمزہ رکھا۔ کنیت ابوالفضل رکھی۔ یہ پورا سال مدینۃ السلام ہی میں گزرا۔ یہاں تک کہ محمد بن رجاء بصرے سے معزول کر دیا گیا۔ وہاں سے نکلا تو البلالیہ والسعدیہ کے فتنے کے مرتکبوں نے ہنگامہ برپا کر دیا۔ قید خانے کھول دیے گئے اور جو لوگ ان میں تھے انہیں آزاد کر دیا۔ اس کے اصحاب بھی رہا ہونے والوں میں رہا ہو گئے۔

علی بن محمد کی مراجعت بصرہ

جب اسے اپنے اصحاب کی رہائی کی خبر ملی تو بصرہ روانہ ہو گیا۔ وہاں اس کی واپسی رمضان ۲۵۵ھ میں ہوئی۔ اس کے ہمراہ علی بن ابان بھی تھا۔ جو اس سے جب ملا جب وہ مدینۃ السلام میں تھا اور یحییٰ بن محمد اور محمد بن مسلم اور سلیمان بن جامع اور یحییٰ بن عبدالرحمن کے دونوں غلام مشرق و رفیق بھی تھے ان چھ آدمیوں کے پاس لشکر کا ایک شخص آیا کرتا تھا جس کی کنیت ابو یعقوب تھی اور اس نے اس کے بعد اپنا لقب جربان رکھا تھا۔ یہ سب لوگ پل پر سے جاتے جاتے ایک محل میں اترے جو قصر القرشی کے نام سے مشہور اور نہر کے کنارے بنا تھا۔ موسیٰ بن المنجم کی اولاد نے نہر کھدوائی تھی۔ عمود بن منجم کے نام سے اس کی شہرت تھی۔ اس نے یہ

ظاہر کیا کہ وہ شخص اس کی بیع میں الواثق کے فرزند کا وکیل ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ ان کو فرزند واثق کے وکیل کے نام سے ان کو طلب کریں۔ آخر وہ ایسا مقیم ہو گیا۔

ریحان بن صالح سے علی بن محمد کی گفتگو:

شورجی (شورہ ساز) غلاموں کی جماعت میں ایک ریحان بن صالح بھی تھا جو پہلے حبشیت میں رہ چکا تھا اس کا بیان ہے کہ میں نے اپنے آقا کے غلاموں پر مقرر تھا بصرے سے آٹا لے جاتا تھا اور ان میں تقسیم کر دیتا تھا حسب معمول ایک مرتبہ جاتے ہوئے میں اس (علوی) کے پاس سے گزرا۔ یہ اس وقت کی بات ہے کہ قصر القرشی میں وہ مقیم تھا

مجھے اس کے آدمیوں نے پکڑا اور اس کے پاس لے گئے اور حکم دیا کہ میں اسے امیر المومنین کہہ کر سلام کروں۔ میں نے ایسا ہی کیا۔

پوچھا کہاں سے آ رہے ہو؟ کہا بصرے سے۔

پوچھا ہمارے متعلق بصرے میں کوئی خبر سنی ہے؟ میں نے کہا نہیں۔

پوچھا الزینبی کی کیا خبر ہے۔ میں نے کہا مجھے اس کا علم نہیں۔

پوچھا بلالیہ اور سعدیہ کی خبر؟ میں نے کہا ان سے بھی بے خبر ہوں۔

شورجی غلاموں کے حالات دریافت کیے کہ ان میں سے ہر غلام کو کتنا ستو کس قدر آٹا اور کتنی کھجوریں ملتی ہیں کتنے آزاد اور غلام کام کرتے ہیں؟ یہ سب باتیں میں نے بتا دیں۔

علی بن محمد کی ریحان کو افسری کی پیشکش:

اس نے مجھے اپنے طریقے کی دعوت دی۔ میں نے اسے قبول کر لیا تو مجھ سے کہا کہ جن غلاموں پر تو قابو پائے انہیں بہلا کر میرے پاس لے آ۔

وعدہ کیا کہ جن غلاموں کو بہلا کے اس کے پاس لاؤں گا سب کی افسری مجھ ہی کو ملے گی اور میرے ساتھ انعام و اکرام سے پیش آئے گا۔

قسم دی کہ میں اس کے مقام کی کسی کو اطلاع نہ دوں۔ اور اس کے پاس واپس آ جاؤں۔ اس کے بعد مجھے راستہ کھول دیا۔ میں اس کے پاس آ گیا تو وہ میرے ساتھ ہی منزل مقصود پر آ گیا۔

علی بن محمد کا علم خروج:

اس دن شام اس سے جدا ہو کر دوسرے دن آیا تو میں نے اس طرح پایا کہ اس کے پاس یحییٰ بن عبد الرحمن کا غلام رفیق آ گیا ہے۔ جس کو اس نے اپنی کسی ضرورت سے بصرے بھیجا تھا۔ شبل بن سالم بھی تھا۔ جو دباغین (قیرہ ساز) غلاموں میں سے تھا۔ ایک ریشمی پھریرا لایا تھا جس کے تیار کرنے کا اسے حکم ملا تھا کہ اس کا جھنڈا بنائے اس پر جلی سرخی و سبز رنگ سے آیت لکھی۔

إن الله اشترى من المؤمنين أنفسهم وأموالهم بأن لهم الجنة يقاتلون في سبيل الله (اللہ تعالیٰ نے مومنین سے ان کی جان و مال کو جنت کے عوض مول لے لیا ہے وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں) اس آیت کے بعد اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھا اور کشتی کھینے کے بانس کے سرے میں اسے لٹکا دیا۔

غلاموں کی گرفتاری:

۲۸ رمضان شب شنبہ کو عصر کے وقت نکلا۔ قصر کے آخری حصے میں پہنچا تو شورہ سازوں میں سے ایک شخص عطار کے غلام سے جو اپنے کام پر جا رہے تھے قسم کے مطابق سب کے سب گرفتار کر لیے گئے۔ ان کا وکیل بھی ساتھ تھا۔ وہ بھی گرفتار کر لیا گیا۔ یہ سب پچاس غلام تھے۔ ان سے فارغ ہو کر اس مقام پر گیا جہاں السنائی (برگ سنا کے دواساز) کا کام کرتے تھے ان میں سے پانچ سو غلام گرفتار کر لیے ان میں ایک ابو حدید مشہور تھے۔ ان کے وکیل کو گرفتار کرنے کا حکم دیا جو انھیں کے ساتھ دست بستہ گرفتار کر لیا گیا۔ یہ غلام ایک نہر میں تھے جو نہر مکاثر کے نام سے مشہور تھی۔

یہاں سے موضع سیرانی گیا اور وہاں سے ڈیڑھ سو غلام گرفتار کیے جن میں زریق اور ابو الخنجر بھی تھا۔

موضع ابن عطاء گیا اور طریق ابو الاحمر اور راشد مغربی اور راشد قرماطی کو گرفتار کیا۔ ان کے ہمراہ اسی غلام بھی۔ موضع اسمعیل آیا جو موضع غلام سہل الطحان کے نام سے مشہور تھا۔

غلاموں سے علی بن محمد کے وعدے:

دن بھر یہی شغل میں لگا رہا۔ ہوتے ہوتے شورہ ساز غلاموں کی ایک بڑی جماعت ساتھ ہو گئی۔ اس جمعیت کو اس نے یکجا جمع کرنا چاہا۔ سب کو یکجا کر کے کھڑے ہو کر وعظ کہا۔ امید دلائی۔ وعدہ کیا کہ انھیں سردار بنائے گا مالک بنا دے گا۔ بڑی سخت سخت قسمیں کھائیں کہ ان سے بد عہدی نہ کرے گا۔ ان کی امداد میں لگا رہے گا۔ اور ہر طرح کی نیکیاں ان کے ساتھ کیا کرے گا۔

علی بن محمد کی غلاموں کے مالکوں کو دھمکی۔

آقاؤں کو بلا کر کہا کہ میرا ارادہ یہ ہے کہ تم لوگوں کی گردنیں مار دوں۔ اس لیے کہ تم ان غلاموں کے ساتھ برا برتاؤ کرتے ہو تم نے انھیں کمزور سمجھ لیا ہے۔ ان پر زبردستی قبضہ کیا ہے اور ان کے ساتھ وہ برا سلوک روا رکھا ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام کیا ہے ایسے کام پر ان کو مقرر کیا ہے جس کی وہ طاقت نہیں رکھتے۔ میرے اصحاب نے تم لوگوں کے بارے میں مجھ سے گفتگو کی ہے۔ اس لیے میں تم لوگوں سے کلام کرنا مناسب سمجھا۔

غلاموں کے آقاؤں کی پیشکش:

ان لوگوں نے جواب دیا کہ یہ سب غلام بھگوڑے ہیں۔ وہ تیرے پاس سے بھی بھاگ جائیں گے۔ نہ تیرے پاس رہیں گے نہ ہمارے پاس۔ اس لیے ہم سے مال لے لے اور انھیں ہمارے لیے رہا کر دے۔

اس نے ان کے غلاموں کو بلانے کا حکم دیا وہ کوڑے وغیرہ لائے گئے۔ ہر جماعت اپنے آقا اور اپنے وکیل کے سامنے لٹائی گئی۔ انھیں اس امر پر اپنی بیویوں کی طلاق کی قسم دی گئی کہ وہ کسی کو اس کا مقام نہ بتائیں گے اور نہ اس کے اصحاب کی تعداد، قسم کے بعد سب کو رہا کر دیا۔ وہ لوگ بصرے چلے گئے ایک غلام کا نام عبداللہ معروف بہ زریق تھا۔ اس نے جاتے جاتے نہر دجیل کو عبور کیا۔ شورہ سازوں کو ڈرایا کہ وہ اپنے غلاموں کی حفاظت کریں۔ وہاں پندرہ ہزار غلام تھے۔ ظہر و عصر کی نماز پڑھ کر چلا۔ دجیل پہنچ گیا پانی کی کشتیاں پائیں جو جزر کے ہوتے ہوئے دریا میں داخل ہوتی تھیں۔ انھیں سامنے کیا اور ان میں سوار ہو گیا اور اس کے اصحاب بھی سوار ہو گئے۔ دجیل کو عبور کر کے نہر میمون تک پہنچ گئے وہاں اس مسجد میں آئے جو نہر میمون کے وسط بازار میں تھی وہیں ٹھہر گیا۔

علی بن محمد کا خطبہ

روز جمعہ جب جمعہ کا وقت آیا تو علی نے [illegible] عبدالعزیز تک پہنچے۔ جب دن ہوا تو اس نے اپنے اصحاب میں نماز جمعہ کے لیے جمع ہونے کی منادی کرا دی۔ جب سب جمع ہو گئے اس نے [illegible] پڑھنا چاہا [illegible] نماز پڑھائی اور خطبہ پڑھا۔ [illegible] جس میں وہ مبتلا تھے۔ [illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible] کے ذریعے سے [illegible] ان کو [illegible] اللہ کا [illegible] نہ ہوں گے [illegible] پہنچنے تک۔ اس بات پر قسم بھی کھائی۔

خطبہ و نماز سے فارغ ہو کر جو لوگ [illegible] تھے [illegible] کی وجہ سے [illegible] تمہیں کچھ [illegible] ان لوگوں نے [illegible] جب ایک رات [illegible] ان کے اصحاب کی ایک جماعت [illegible] ایک جماعت کے [illegible] تھا۔ ان لوگوں نے انہیں [illegible] کی طرف نکال دیا۔ انہیں صاحب الزنج نے اپنے ہمراہ [illegible] اس نے [illegible] اور [illegible] کے ہمراہ [illegible] جانب [illegible] جا پہنچے۔

ابو صالح زنجی کی اطاعت:

بعدہ ایک شخص جس کا نام ابو صالح تھا اور قصیر کے لقب سے [illegible] تین سو زنجیوں [illegible] زنجی غلاموں کے [illegible] تھے جب ان کی تعداد زیادہ ہو گئی تو اپنے سرداروں [illegible] کوئی [illegible] اپنے [illegible] کر لیے گئے تھے۔

علی بن محمد کی جنگی تیاری

ابن ابی العون والی [illegible] الابلہ [illegible] اپنے [illegible] اپنے اصحاب [illegible] تھی۔ [illegible]

علی بن ابان کی المحمدیہ کی جانب روانگی

عصر و مغرب کے درمیان المحمدیہ کی طرف روانہ ہوا [illegible] ایک [illegible] معلوم [illegible]

بات [illegible] ہو نے پائی تھی کہ [illegible] اور [illegible] بتایا [illegible] کی بیعت ہو جاتے تھے اور [illegible] ہو جاتے [illegible] سے ہوتی تھی۔

شوریدہ سروں کی ایک جماعت کا قتل:

[illegible] تھا [illegible] کے [illegible] ہو جاتے [illegible] کے [illegible] گئے۔ [illegible] ایک شخص [illegible] جب [illegible] تھے۔ [illegible] کے [illegible] گئے اور [illegible] قتل [illegible] ایک جماعت [illegible] صاحب الزنج [illegible] تھا [illegible] کے [illegible] ہوتا تھا۔

صاحب الزنج کی گرفتاری:

صاحب الزنج [illegible] کے [illegible] ہوا [illegible] ایک شخص [illegible] ان کے [illegible] جواب دیا [illegible] ان کا [illegible] ہمارے حوالے کر دیں۔ حوالے کر دو [illegible] ہمارے [illegible] ان کا [illegible]

صاحب الزنج اور اہل کرخ:

چلتے چلتے [illegible] کے [illegible] آ گئے۔ [illegible] تمام [illegible] کے [illegible] ہوئے تھے [illegible] ان کو [illegible] اپنے [illegible] اپنے ساتھ [illegible] کی [illegible] کے وقت [illegible] ایک [illegible] گیا [illegible] اپنے ساتھیوں [illegible] کے انتظام کا حکم دیا [illegible] رات [illegible]

جب [illegible] ایک شخص نے [illegible] ایک مقام [illegible] کے نام سے [illegible] ایک [illegible] تھا

یحییٰ کی گرفتاری و [illegible]:

[illegible] کے پاس سے [illegible] کے [illegible] سے [illegible] کے [illegible] اس کے ساتھ [illegible] ایک شخص [illegible] نے [illegible] سے [illegible] نے

نکل کر روانہ ہوگیا۔ [illegible] ایک شخص کو بھیجا جس کا لقب [illegible] تھا۔ وہ ان کے [illegible] کے پاس لایا [illegible] سے ملا۔ تو اس نے کہا کہ میرے باپ [illegible] انہوں نے چھپا رکھا تھا۔ اس نے [illegible]

[illegible]

[illegible] ایک [illegible] عبدالرحمن کے غلام [illegible] پر حساب [illegible]

ایک [illegible] تھے [illegible] لوٹ لیا [illegible] ابو [illegible] صاحب الزنج نے [illegible] کے ہاتھ میں تلوار [illegible]

پہلی فتح:

بعد ازاں صاحب الزنج [illegible] پہنچ گئے ہیں۔ [illegible] یحییٰ بن محمد [illegible] سلیمان [illegible] ابو صالح [illegible] تھے۔ انہوں نے قوم [illegible] شکست [illegible] مقام پر [illegible] بھاگ گیا۔

محمد بن یحییٰ نے [illegible] دوسرے دن [illegible] ابو جعفر [illegible] چھپا [illegible]

چوبیس غلاموں کا قتل:

[illegible] ایک گاؤں [illegible] ایک غلام [illegible] قتل کر دیا گیا۔ ایک [illegible] گرفتار ہو گیا اور [illegible]

جبل الشیاطین۔

وہاں [illegible] کے نام سے مشہور [illegible] جنگل میں نکل گیا [illegible] ایک باغ [illegible] مشہور تھا۔ وہاں پہنچ کر [illegible] ساتھیوں [illegible] ٹھہرا دیا اور [illegible] کر دیا۔

صاحب الزنج کو مصالحت کی پیشکش:

وہاں سے [illegible] ایک شخص کی طرف [illegible] کا پیغام [illegible] محمد بن مسلم اور سلیمان بن جامع [illegible]

کے پاس آئے تو ان کے پیچھے ہو لیے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یہ پوچھ کر [illegible] ہے۔

[illegible]

زنجیوں کا فرار

[illegible]

صاحب الزنج کا غلاموں سے وعدہ:

[illegible]

[illegible]

سب لوگ خوش ہو گئے اور اسے دعائیں دیں۔

ابن ابی عون کا صاحب الزنج کے نام پیغام

[illegible]

جزا تیری طرف سے پہنچنا چاہیے کہ تو اس کے علاقے میں فساد کرے۔ اس کی جانب سے جو واسطہ تیرے ساتھ جو کچھ احسان ہو چکا ہے وہ ختم ہو گیا ہے۔

اس نے کہا کہ میں تم سے جنگ کرنے نہیں آیا۔ میں نے اپنے رفیقوں سے کہہ دیا کہ مجھے راستہ دے دیں کہ تمہارے پاس سے گزر جاؤں۔

عہد شکنی پر ملامت:

نمیر سے وہ جبل کی طرف نکلا۔ وہیں سے جو تھی کہ لشکر اس طرح آیا کہ اہل جعفریہ بھی مسلح تھے۔ ایک شخص بڑھا جس کی کنیت ابو یعقوب تھی اور جو بات میں مشہور تھا۔ ان سے کہا کہ اے اہل جعفریہ کیا تم نہیں جانتے کہ کیا کیا سخت حلف تم نے کیے تھے کہ ہم سے مزاحمت نہ کرو گے ہمارے خلاف کسی کی مدد نہ کرو گے۔ اور جب ہم میں سے کوئی شخص تمہارے پاس سے گزرے گا تو اس کی مدد کرو گے۔

جواب میں شور و فریاد کے ساتھ آوازیں بلند ہوئیں ان لوگوں نے تیر اور پتھر مارے۔

علی بن ابان کی جعفریہ میں آمد:

وہاں ایک گاؤں تھا جس میں تقریباً تیس کشتیاں تھیں جو بار برداری کے لیے لگائی جاتی ہیں۔ حسب الحکم یہ سب کشتیاں لے لی گئیں اور ان میں سے ایک ایک سے جوڑ کر تختے تیار کر لیے گئے جب کام کے قابل ہو گئے تو پانی میں چھوڑ دیے۔ زنگی آدھر سپاہی سوار ہو کر اس قوم سے جو جعفریہ کی تھی انہی لوگوں میں سے ایک شخص کا بیان ہے کہ کشتیوں کی کڑیوں کے تیرنے سے پہلے علی بن ابان عبور کر کے آیا۔ پھر لشکر اس طرح آیا کہ پہلے زنگی پار گئے، وہ نہر کے کنارے ہٹ گئے تھے۔ پھر ان لوگوں میں تو وہ لڑائی چھڑی کہ مخلوق کثیر مقتول ہوئی۔ قیدی لائے گئے جو بے دریغ قتل کر کے چھوڑ دیے گئے۔ ایک شور اور ساز و نظام جو ابو سلم الفارسی مشہور تھا۔ ان لوگوں کے پاس تھا بھیجا جو جعفریہ میں گھس گئے تھے کہ اس نے انہیں واپس کر دو اپنے ساتھی کی آزادی کی خبر دار۔ میں اس شخص سے بدلہ لوں گا اور جو اس گاؤں سے گھر لانے پائے گا کسی آدمی کو قید کرے گا۔ جو ایسا کرے گا تو اس کے لیے وہ سزا جائز ہو جائے گی۔

اہل جعفریہ کے حالات کی ابن ابی عون کو آگاہی:

نہر سیب کے مغربی جانب عبور کر گیا اور سامنے کی جانب زنگی گاؤں سے متصل ایک نہر پر تاب کے بڑھا تھا کہ پیچھے سے شور کی ایک آواز سنی جو وسط نہر سے آ رہی تھی پلٹ کر دیکھا کہ رئیس اور تکیری اور ابن ابی عون کے ساتھی پاس آ گئے انہیں اہل جعفریہ کا معلوم ہوا تو انہوں نے اپنے آپ کو ان پر ڈال دیا۔ جو کشتیاں تھیں ان کے ملاحوں اور جنگ آوروں کو گرفتار کر لیں کشتیوں کو مع ان لوگوں کے جو ان میں سوار تھے نکالا۔ جنگ آوروں کو بلا کر دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ رئیس اور ابن ابی عون کے ساتھی نے اس وقت تک کسی کو نہ چھوڑا کہ انہیں سوار تک کر لیا۔ گاؤں والوں نے رئیس کو برا کہا۔ اس سے وہ ابن ابی عون کے ساتھی سے بہت چڑے۔ اہل گاؤں کی سرداری کی وجہ سے اور سازوں نے اپنے غلاموں کی واپسی پر برقرار رہنے کا وعدہ کیا۔

اسیروں کا قتل:

تیری اور جیار کے سامنے جو دو غلام مشہور تھے ان کا حال پوچھا تو اس نے کہا کہ امیر کی توہین اب تک ان کے ہاتھ میں گرفتار ہے جام کے متعلق اس علاقے کے باشندوں نے بیان کیا کہ وہ ان کے علاقے میں چوری اور خون ریزی کیا کرتا تھا۔ اس لیے اس کی

گردن مار دی گئی اور لاش کو نہر ابوالاسد میں پھنکوا دیا گیا۔

جب اس نے حال معلوم کر لیا تو سب کی گردنیں مارنے کا حکم دیا سوائے ایک شخص کے سب کی گردنیں ماری گئیں۔ [illegible] یہ شخص جو بچ گیا اس کا نام محمد بن حسن ابن عبدی تھا اس نے [illegible] بطیحہ [illegible] پہنچا ہے [illegible] دریچہ [illegible] کشتیاں جلا دی گئیں اور رات [illegible] ایک [illegible] جو ابوالحسن بن محمد القمی کے نام سے مشہور تھی۔ اس پر ایک پل بنا ہوا تھا جو موضع جعفریہ اور المقلب کے درمیان واقع تھا۔

بنی عجل کی پیش کش و تعاون:

دیہات کے رہنے والوں میں سے بنی عجل کی ایک جماعت اس کے پاس آئی [illegible] سب اس کی دعوت میں لگا دیا۔ اس نے [illegible] ان کی حمایت کرنے کی ضمانت لے کر وہاں سے روانہ ہو کر ایک نہر پر آیا جو نہر [illegible] کے نام سے مشہور تھی [illegible] اس جنگل کے سردار تھا اس کے پاس [illegible] آ کر سلام کیا۔ دعا دی اور ان کی حیثیت کے مطابق عزت افزائی کی۔

ماندویہ یہودی اور صاحب الزنج:

ایک شخص خیبر کا یہودی آیا جس کا نام ماندویہ تھا اس کا ہاتھ چوما سجدہ کیا اور کہا کہ [illegible] شکرانہ [illegible] کے یہودی سے اس نے بہت سے مسائل دریافت کیے جن کے جواب اس نے دیے۔ اب یہ گمان ہوا کہ یہودی کو تورات میں میرا تذکرہ ملا ہے اور وہ میری رفاقت [illegible] (مسلمانوں سے لڑنا مناسب سمجھتا ہے)

جسمانی علامات دریافت کیں کہ وہ شخص جو نکلنے کے لیے مسلمانوں پر خروج کرے گا تورات میں اس کی جسمانی علامتیں کیا کیا مذکور ہیں یہودی نے وہ علامتیں بتائیں [illegible] اس خارجی کے جسم میں تھیں تو زنگی نے وہ علامتیں اپنے جسم پر دکھائیں یہودی نے پہچان لیں کہ [illegible] تورات میں مذکور ہیں پھر دونوں ایک جگہ [illegible] اور باتیں کرتے رہے۔

صاحب الزنج کے ساتھیوں کی غارت گری:

[illegible] اپنے [illegible] ساتھیوں کے لشکر سے علیحدہ رہتا تھا اس روز اپنے ساتھیوں میں سے کسی [illegible] لشکر کی حفاظت [illegible] کرتا تھا۔

آخر شب اس کے لشکر میں سے ایک شخص آیا [illegible] اور دیہات کے رہنے والے جو متصل ہیں [illegible] پاس آ گئے ہیں ان کے ہمراہ [illegible] ایک جماعت کے ہمراہ ہے۔ وہ لوگ اس شب نہر میمون کے پل کی طرف گئے۔ پل کو کاٹ [illegible] کی طرف رخ کیا [illegible] اور [illegible] کشتیوں میں [illegible] اپنے ساتھیوں [illegible] جب ان لوگوں نے [illegible] حال معلوم کرنے کے لیے ایک [illegible] اس نے ایک جماعت [illegible] میں آ کر [illegible] چھپ گئے تھے [illegible]

[illegible]

ریحان کا ... میں قیام:

[illegible]

علوی بصری کا ریحان کے نام پیغام:

[illegible]

قادسیہ و شیفیا کی ...:

[illegible]

علوی [illegible]

شراب نوشی کی ممانعت:

گاؤں سے عصر کے وقت نکلا اور اس شورہ زمین میں آیا جو [illegible] القیار کے نام سے مشہور ہے۔ مغرب کا وقت ہوا تو اس کے پاس جو ساتھیوں میں سے آدمی آیا اور یہ اطلاع دی کہ اس کے ساتھی ان شرابوں اور نبیذوں کے پینے میں مشغول ہو گئے ہیں جو انہوں نے تاجروں کے پاس پائی ہیں۔ احمد بن مہلم اور یحییٰ بن محمد کے ہمراہ ان کے پاس گیا اور انہیں آگاہ کیا کہ یہ چیزیں جائز نہیں ہیں۔ اس دن اس نے نبیذ کو حرام کر دیا اور ان سے کہا کہ تم لوگ ان لشکروں سے لڑو گے جن سے قتال کرو گے لہٰذا نبیذ کا پینا اور اس کا شغل ترک کر دو۔ انہوں نے اس کی یہ بات مان لی۔

علی بن ابان اور رمیس کی جنگ:

صبح ہوئی تو ایک حبشی غلام آیا جس کا نام قاقویہ تھا اس نے یہ خبر دی کہ رمیس کے ساتھ دجیل کے شرقی جانب پہنچ گئے ہیں اور دریا کے کنارے کی طرف نکلے ہیں۔ اس نے علی بن ابان کو بلا کر حکم دیا کہ دجیل عبور کرنے جائے اور ان لوگوں سے جنگ کرے۔ مشرق کی جانب کر کے اس سے اصطرلاب لیا آفتاب کا اندازہ کیا۔ اور وقت پر نظر کی اس کے بعد اس نہر کے پل پر گزرا جو [illegible] کے نام سے مشہور ہے لوگ اس کے پیچھے تھے۔ نہر کے شرقی جانب پہنچے تو لوگ علی بن ابان سے مل گئے رمیس اور عقیل کے ساتھیوں کو انہوں نے دریا کے کنارے [illegible] میں اس طرح کشتیوں میں سوار پایا کہ وہ تیر اندازی کر رہے تھے انہوں نے ان پر حملہ کر کے متفرق کر دیا دجیل کی غربی جانب سے ایک جماعت آئی جس نے کشتیوں کو کنارے کے قریب کر دیا زنگی دوڑے کشتیوں میں تھے یا قتل کر دیا۔ رمیس اور اس کے ساتھی نہر مدینی کی جانب بھاگے جو قرشی کے راستے میں ہے کچھ دلی کشتیوں کو اس طرح بے حرکت چھوڑ دیا گئے وہ گمان ہو رہا تھا کہ عقیل اور ابن ابی عون اس طرح دجلے کی جانب ہو گئے تھے کہ کسی طرف رخ نہ کر سکتے تھے۔

قاقویہ کی کارگزاری:

صاحب الزنج نے الرمیلا کی کشتیوں میں جو کچھ تھا اس کے نکالنے کا حکم دیا۔ قاقویہ ان کے اندر آ کر تلاش کرنے لگا تو ایک آدمی کو پایا جسے چھپنے سے نکالنا چاہا مگر اس نے انکار کیا۔ آدمی نے اس کو چھڑا لیا جس سے اس کی کلائی پر ایک ایسی ضرب لگائی کہ ایک رگ کٹ گئی۔ دوسرا وار پاؤں پر کیا اور ایک پٹھا کاٹ دیا۔ قاقویہ نے اس کی طرف بڑھ کر ایک ایسی ضرب لگائی کہ وہ گر پڑا اس کے بال پکڑ کے سر کاٹ لیا اور صاحب الزنج کے پاس لایا جس نے چند درہم انعام کے ساتھ یحییٰ بن محمد کو حکم دیا کہ اسے سو زنگیوں پر سردار بنا دے۔

صاحب الزنج ایک گاؤں کی طرف چلا گیا جو المغیثی کے نام سے مشہور تھا ان کے مقابل تھا زنگی جنہوں نے عقیل اور ابن ابی عون کے مراکب کا تعاقب کیا تھا وہ بھی آ گئے۔

ملاحوں کی گرفتاری:

اس نے ایک کشتی کو گرفتار کیا جس میں دو ملاح تھے۔ حال دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے ان کا تعاقب کیا تو انہوں نے اپنے آپ کو کنارے کی طرف ڈال دیا اور اس کشتی کو چھوڑ دیا تو ہم اسے لے آئے۔ اس نے ان دونوں ملاحوں سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ عقیل نے ان دونوں کو زبردستی اپنی فرماں برداری پر مجبور کیا اور اطاعت کے بدلے کے طور پر ان کی عورتوں کو قید

[illegible] تمام [illegible] کے ساتھ [illegible] تھے [illegible]۔

زنگیوں کی شکستوں کی ابتدا:

[illegible] اس [illegible] کے ساتھ [illegible] ہو گئے [illegible] تھیں۔ [illegible]

[illegible] گیا ہے۔

[illegible] کی [illegible]:

[illegible] کے [illegible] کے [illegible] تھا [illegible] اس کے [illegible] دیا گیا۔ [illegible]

[illegible] صاحب الزنج [illegible] تھے [illegible]

[illegible] تھے۔

زنگیوں کا اہواز پر حملہ:

[illegible] کے [illegible] سے [illegible] کے [illegible]

[illegible] کے [illegible] تھے۔ [illegible]

[illegible] اور [illegible]۔ [illegible]

[illegible] کے [illegible]

[illegible] سب [illegible]۔

[illegible]:

[illegible] صاحب الزنج [illegible]

[illegible]

[illegible] ایک [illegible]

[illegible]

[illegible] ایک [illegible]

[illegible]

[illegible] صاحب الزنج [illegible]۔

قاصد کا تمیم کی جنگی تیاریوں کا انکشاف:

میں نے اسے گرفتار کر لیا اور اس کے پاس لے گیا اس نے اس خط کو پڑھا اور زنگیوں اور ان چند لوگوں کو دریافت کیا جو اس کے ساتھ تھے۔ اس نے کہا کہ زنگیوں نے تیرے لیے ہتھیار اور اسلحہ اور سامان اور سامان جنگ تیار کیے ہیں اور لوگ مخلوق کثیر ہیں اور وہ تیرے منتظر ہیں کہ ان کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اس نے اس سے کہا کہ اپنی آواز پست کرو کہ غلام تیری خبر سے واقف نہ ہوں۔

راوی کہتا ہے کہ اس نے کہا کہ کون شخص اس لشکر کی سرداری کرے گا؟ اس نے جواب دیا ایک شخص جو ابو منصور کے نام سے مشہور ہے جو آزاد کیا گیا ہے اور وہ ہاشمیوں کا آزاد کردہ غلام ہے۔ پوچھا کیا تو نے ان کی جماعت دیکھی ہے اس نے کہا ہاں اور ان لوگوں نے ان کے باندھنے کے لیے جن پر وہ فتح پائیں گے رسیاں تیار کی ہیں۔ پھر اس نے اس مقام پر واپس پہنچ کر دیا۔

صاحب الزنج کی روانگی:

میرے زنجی علی بن ابان، محمد بن مسلم اور یحییٰ بن محمد کے پاس وہ بیان کیا ہے اور قتل کرتے لوٹتے یہاں تک کہ شیخ تک پہنچ گئی۔ اس کے بعد صاحب الزنج روانہ ہوا یہاں تک کہ اس نے ان لوگوں کو معلوم کر لیا۔ جب وہ ان کے پیچھے گئے اور بیر سوار اور پیادوں کی سمت وہاں تک پہنچے تو ایک جماعت اس کے سامنے آئی جو اس سے قتال کرنا چاہتی تھی اس نے علی بن ابان کو حکم دیا وہ ان کے پاس آیا اور انہیں شکست دی اور ان کے ہمراہ جو زنگی تھے ان سب کو گرفتار کر لیا۔

ریحان نے بیان کیا کہ میں نے خروج کرنے والے اپنے ساتھیوں سے کہا تھا کہ تم بہت لوگوں کو دیکھو گے یہ تم لوگوں کے معاملے کے مکمل ہونے کی علامت میں سے ہے تم لوگ اپنے ہاتھوں کو روکے رہو اور تمہارے پاس کچھ نہ رہ جائے جس سے اللہ تعالیٰ تمہاری تعداد کو بڑھا دے اس کے بعد وہ روانہ ہوا یہاں تک کہ پہنچ گیا اور اپنے ساتھیوں میں سے ایک جماعت کا لشکر کشتی اور لشکر کی تلاش میں روانہ کیا جو یہاں کی مغربی جانب النیل کے کنارے تھا ہم لوگ روانہ ہو گئے وہیں ہم نے کشتیوں کو پا لیا اور ان کے ساتھ مجاہدین کی ایک جماعت کو جنہوں نے کشتیوں کو روک لیا ہے جب ہم نے حملہ کیا تو کشتیوں کو چھوڑ دیا اور سمندر کو عبور کر کے جزیرہ کی طرف چلے گئے۔ ہم نے کشتیوں کو چلایا اور اس کے پاس پہنچا دیا۔ اس نے فرش کا حکم دیا جو اس کے لیے ایک بلند جگہ پر بچھا دیا گیا اور وہ بیٹھ گیا۔

حجاج کی گرفتاری:

کشتیوں میں ایک جماعت حجاج کی تھی جو بصرے کے راستے پر جانا چاہتے تھے وہ صبح سے غروب آفتاب تک ان سے باتیں کرتا رہا اور وہ لوگ اس کی ہر بات میں تصدیق کرتے رہے۔ اور کہنے لگے کہ اگر ہمارے پاس زادراہ ہوتا تو ہم لوگ ضرور تیرے ساتھ قیام کرتے۔ اس نے انہیں ان کی کشتیوں میں واپس کر دیا جب صبح ہوئی تو انہیں کشتیوں سے نکالا اور قسم لی کہ کسی کو اس کے ہمراہیوں کی تعداد نہ بتائیں گے اور اس کی حالت کو ان لوگوں سے مخفی رکھیں گے جو ان سے اس کے بارے میں دریافت کریں گے۔

حجاج کی رہائی:

ان لوگوں نے اپنے ساتھ کا ایک فرش اس کے روبرو پیش کیا چنانچہ اس نے اسے اپنے ساتھ کے فرش سے بدل دیا اور انہیں

اس امر پر قسم دی کہ ان کے ہمراہ کوئی سرکاری مال نہیں ہے اور نہ تجارت کا۔ انھوں نے کہا کہ ہمارے ساتھ شاہی ملازمین میں سے ایک آدمی ہے اس نے اس کے حاضر کرنے کا حکم دیا۔ وہ حاضر کیا گیا۔ اس نے قسم کھائی کہ وہ شاہی ملازمین میں سے نہیں ہے وہ ایک ایسا شخص ہے جس کے ساتھ جوتے ہیں کہ اس نے انھیں بصرہ لے جانے کا ارادہ کیا ہے۔ وہ کشتی والا بلایا گیا جس کی کشتی میں یہ شخص پایا گیا تھا اس نے اس کے لیے قسم کھائی کہ وہ بے شک (جوتے) کا تاجر ہے اس لیے اس نے اسے سوار کر لیا ہے۔ اس نے اسے چھوڑ دیا اور حاجی کو بھی رہا کر دیا وہ سب چلے گئے۔

حسین الصیدنانی سے جواب طلبی:

باشندگان سلیمانان بیان کے راستے پر اس موضع کے روبرو دجلہ کی شرقی جانب چل رہے تھے۔ اس کے ساتھیوں نے ان سے بات کی۔ ان میں حسین الصیدنانی بھی تھا۔ جو بصرے میں اس کے ساتھ رہا تھا وہ ان چار اشخاص میں سے ایک تھا جو مسجد عباد میں ظاہر ہوئے تھے۔ وہ شخص اس دن اس سے مل گیا۔ اس نے تعجب سے پوچھا کہ اس وقت تک تو نے کیوں دیر کی؟ صیدنانی نے معذرت کی کہ میں پوشیدہ تھا۔ جب یہ لشکر نکلا تو اس کے گروہ میں داخل ہو گیا۔

صاحب الزنج اور صیدنانی کی گفتگو:

کہا مجھے اس لشکر کا حال بتا کہ کون لوگ ہیں اور کتنی تعداد میں ہیں؟ اس نے کہا کہ میرے سامنے غلاموں میں سے بارہ سو مجاہد نکلے اور زنجی کے ساتھیوں میں سے ایک ہزار از بلالیہ اور سعدیہ میں سے تقریباً دو ہزار اور سواروں میں سے دو سوار۔ جب یہ لوگ الابلہ پہنچے تو ان کے اور وہاں کے باشندوں کے درمیان اختلاف ہو گیا ایک نے دوسرے پر لعنت کی۔ غلاموں نے محمد ابی عون کو گالیاں دیں میں نے شطان کے کنارے پر انھیں پیچھے چھوڑا ہے۔ میرا خیال ہے کہ وہ لوگ کل تک تجھ سے آ پہنچیں گے۔

کہا۔ جب وہ ہمارے پاس آئیں گے تو ان کا کیا کرنے کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا: ان کا ارادہ شط دبان سے سواروں کو داخل کرنے کا ہے۔ ان کے پیادے نہر کے دونوں کناروں سے تیرے پاس آئیں گے۔

فتح حجام کی پیش قدمی:

جب صبح ہوئی تو اس نے خبر رساں بھیجا کہ حال معلوم کرے تو وہ بڑھا۔ فتح اور صقر منتخب کیا کہ ان سے مزاحمت نہ کی جائے۔ خبر اس کے پاس واپس آیا۔ پھر جب اس نے دیر کی تو فتح حجام کو تین سو آدمیوں کے ساتھ روانہ کیا اور یحییٰ بن محمد کو سو آدمی بھیج کر حکم دیا کہ وہ دیبان کے بازار میں نکلے فتح اس کے پاس آیا اور خبر دی کہ قوم بہت بڑی جماعت کے ساتھ اس کی طرف آ رہی ہے انھوں نے نہر کے دونوں جانب کا راستہ اختیار کیا ہے۔ اس نے جبائی کو پوچھا تو کہا گیا کہ اب تک نہیں آیا۔ پھر کہا کہ ان کے سوار اب تک داخل نہیں ہوئے۔

فتح حجام کا قتل:

محمد بن سلم، وعلی بن ابان کو اس نے حکم دیا کہ وہ دونوں ان لوگوں کے لیے کمین گاہ میں بیٹھیں اور وہ خود ایک پہاڑ پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ جھنڈے اور آدمی نظر آئے لوگ اس نہر تک آ گئے جو ابوالعلاء بلخی کے نام سے مشہور ہے جو دجیل کا کنارہ ہے۔ اس نے زنجیوں کو حکم دیا انھوں نے تکبیر کی پھر ان پر حملہ کر دیا وہ دیر تک ان کے پاس پہنچ گئے۔ اس کے بعد غلاموں

[illegible]

بشیر قیسی اور ابو الکباش کا قتل

[illegible]

[illegible]

حسین الصیدنانی کا قتل:

[illegible]

جنگ نہر بیان:

[illegible]

دیے گئے تھے پھر ہم ایک جزیرہ میں جس میں بہت درختوں کے اور پودے ہوئے تھے جہاں ان کا مرکز تھا جو بہت چھوٹی تھی کہ ان کے پاس انہی کے بیٹوں میں سے ایک تھا میں نے اسے نہیں پہچانا مگر [illegible] آیا جو ان کے ساتھ تھا اس نے اسے پہچان کے مجھ سے کہا کہ یہ صاحب زنج کا بیٹا ہے کیونکہ تو نے اسے باقی رکھا ہے؟ [illegible] اس کی گردن مار دی۔

ابن ابی عون کا بیان:

صاحب الزنج نے اس دن [illegible] رات تک [illegible] جب صبح ہوئی تو اس نے [illegible] کے کنارے سے روانہ کیا جس نے آکے خبر دی کہ [illegible] میں دو کشتیاں ہیں [illegible] سے [illegible] جو مقام قتال کے راستے پر تھا اس نے [illegible] عصر کے بعد [illegible] تاکہ حال معلوم کرے جب مغرب کا وقت ہوا تو ان کے پاس [illegible] آیا جو اس کے بیٹے کا [illegible] تھا اور [illegible] جس کا نام عمر بن [illegible] ابوالعباس کی ماں کا شوہر تھا [illegible] ان دونوں کے [illegible] عمر نے اسے ابن ابی عون کا بیٹا [illegible] درخواست کی کہ [illegible] ان کے علاوہ [illegible] تھا کہ اس نے ان کے ساتھ [illegible] تکلیف [illegible] جان [illegible] کا حکم [illegible] سے [illegible] میں ان کے ساتھی [illegible] گئے۔

ابو دلف کی گرفتاری:

سلطان میں دو کشتیاں ایک [illegible] تک [illegible] تھا سے کشتیاں پکڑ لی گئیں ان میں جو [illegible] پائے گئے [illegible] گئے تھے اس نے لوگوں کو کشتیوں میں [illegible] کا حکم دیا مغرب کے وقت جب مد (پانی کا چڑھاؤ) آیا تو اس نے مجبور کیا [illegible] ساتھیوں سے [illegible] کے مقابل مجبور کیا [illegible] ہوگئی ابو دلف چھوٹ گیا اس کے ساتھ وہ کشتیاں تھیں جن [illegible] تھا جب صبح ہوئی تو ابو دلف اس کے پاس پہنچا اور بتایا کہ ہوا سے عمران [illegible] گاؤں والے [illegible] کے [illegible] ہوگئے [illegible] آگئے [illegible] پہنچے [illegible] قتال میں [illegible] گاؤں میں [illegible] پھیل گئے [illegible] انہوں نے [illegible] پائے [illegible] انہوں نے [illegible] کوئی [illegible] اس نے کہا کہ [illegible] تک [illegible] تیرے پاس [illegible] نے اسے چھوڑ دیا [illegible] آیا [illegible] حسب الحکم وہ گاؤں لوٹ لیا گیا۔

صاحب الزنج کی منذران میں غارت گری:

ریحان سے [illegible] نے کہا کہ صاحب زنج کو [illegible] سے ساتھ اس دن [illegible] تھا [illegible] اس کا ہاتھ ایک تیر سے [illegible] پر [illegible] تھا اس کا [illegible] حصہ [illegible] میں چھپا گیا اور مجھے میرے ہاتھ [illegible] کھینچنے لگا یہاں تک کہ میں نے اسے [illegible] کے لیے چھوڑ دیا اس کے بعد وہ [illegible] کے نہر کی طرف جب قتال کے [illegible] زنگی [illegible] پکڑ لیا [illegible] جماعت ان کے مقابلے پر [illegible] سلطان [illegible] وہ لوگ تھے [illegible] آگئے [illegible] کے قریب تھے سب کے سب مارے گئے [illegible] مد (پانی کے چڑھاؤ) کے وقت قتال کی [illegible] سے روانہ ہوا اس کے ساتھیوں نے نہر کے [illegible] منذران پہنچے تو گاؤں میں داخل ہو کر اسے لوٹ لیا یہاں زنگیوں کی ایک جماعت پکڑی [illegible] کے پاس سے آئے ان سے سب [illegible] سرداروں میں تقسیم کر دیا۔

محمد بن الربیعی اور صاحب الزنج کی گفتگو:

قتال کے پچھلے حصے میں تیر اندازوں [illegible] صاحب الزنج [illegible] جعفر [illegible] ہاشمی کے حوالے کر دیا گیا تو۔

[illegible] اور محمد بن مسلم کی گفتگو:

[illegible] صاحب الزنج [illegible] گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔

[illegible] صاحب الزنج [illegible]

[illegible] کی گرفتاری:

[illegible] صاحب الزنج کے ساتھیوں [illegible]

صاحب الزنج کی [illegible]

[illegible]

جب تک میں تم میں موجود ہوں [illegible] ان بلالی نوبیوں [illegible] کے لیے مستعد ہو گئے وہ رات انہوں نے وہیں بسر کی۔

زنجیوں کا ہتھیاروں کا مطالبہ

[illegible]

معرکہ نہر حرب

ریحان سے منقول ہے کہ میں بھی ان لوگوں سے تھا [illegible] جعفریہ میں پہنچ گئے [illegible] اور ان کے درمیان عصر سے آخر وقت تک جنگ جاری رہی [illegible] انہوں نے شکست کھائی [illegible] کے پاس لے آیا۔

شبل کا بیان ہے کہ ہم نے [illegible]

ابو اللیث محمد بن عبداللہ کی گرفتاری:

ریحان نے کہا کہ [illegible] صاحب زنج [illegible]

ابو اللیث القواریری و عیال کا قتل

[illegible] قتل کر دیا۔

محمد الازرق القواریری کی گرفتاری و رہائی:

محمد بن سلم آیا اور اس نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک [illegible] بصرہ [illegible] کے پیچھے [illegible] تھا۔

[illegible] بہت تھی۔

بصرہ میں داخلے کی ممانعت:

[illegible] علی بن ابان اور مشرق غلام [illegible]

معرکہ نہر کثیر:

[illegible]

صاحب الزنج کی روانگی [illegible]:

[illegible]

ٹھکانہ بتانے لگا اور اس مقام پر جا پہنچے وہ تب مٹی اور سجی تھا مچھلی کے ادھر ہی اس نے ساتھ [illegible] زبان سے کہا کہ میں اس کے [illegible] تھا [illegible] بہالا [illegible] نہر شیطان کی طرف غائب ہو گیا۔

صاحب الزنج کا اقرار:

محمد بن حسن نے کہا کہ میں نے صاحب الزنج کو بیان کرتے سنا کہ آغاز کے ابتدائی وقت میں میں نے اپنے آپ کو اس حالت میں دیکھا کہ اپنے ساتھیوں سے الگ ہو گیا تھا اور وہ مجھ سے بچھڑ گئے تھے [illegible] کے [illegible] میرے پاؤں میں ایک سخت درد تھا اور ایک ناسور تھا جس کی وجہ سے چلنا مشکل ہو گیا تھا [illegible] پیچھے رہ گیا [illegible] اس کے ساتھ چلنے کی طاقت تھی میرے ساتھ میری [illegible] اور میری تلوار تھی [illegible] میں [illegible] دونوں مجھ سے غائب ہو گئے میں نے اپنے پیچھے [illegible] ایک نے ہاتھ [illegible] کے ہاتھ میں [illegible] جب ان دونوں نے [illegible] میں خوب [illegible] کی طرف چلا تو وہ دونوں مجھ سے [illegible] اس مقام تک [illegible] ساتھیوں [illegible] تھا اور [illegible] جب انہوں نے مجھے دیکھا تو مطمئن ہو گئے۔

صاحب الزنج کا المحلی میں قیام:

ریحان نے کہا کہ پھر وہ اپنے ساتھیوں کو اس مقام کی طرف روانہ ہو کر لے آیا جو نہر شیطان کے قریب باب المحلی کے نام سے مشہور تھا، یہاں آ کر اس نے آدمیوں کو ہدایت کی کہ ان میں سے جو بہت سے بھاگ گئے تھے مگر کل تم اپنے تمام ساتھیوں میں سے ہر ایک مقدار [illegible] بجائے [illegible] جب پھر ہوئے تھے [illegible] اس نے [illegible] جب [illegible] بھاگنے والوں کے ساتھ [illegible] تو اس نے [illegible] غلام تھے ان سے دریافت کیا کہاں غائب رہا اس نے کہا کہ میں [illegible] کی طرف گیا تھا۔

ریحان کا بیان:

ریحان نے کہا کہ [illegible] معلوم [illegible] جب [illegible] کی [illegible] ایک دن [illegible] جو [illegible] تھے [illegible] ان کے [illegible] کامیاب ہو گئے تھے۔

دوسرے دن [illegible] اس نے اپنے ساتھیوں کے [illegible] ان کے پاس [illegible] تھے ریحان نے [illegible] والوں میں [illegible] تھا [illegible] بھاگ گئے تھے۔

محمد بن سلم کا قتل:

ریحان نے کہا کہ [illegible] دوسرے دن [illegible] اس نے ساتھ [illegible] تھے اس نے [illegible] سے [illegible] غلام [illegible] اور [illegible] پوچھا اس نے [illegible] دونوں بھاگنے والوں نے [illegible] تمام [illegible] محمد بن سلم [illegible] کے لیے [illegible] لوگوں کو نصیحت کرے [illegible] نے انہیں [illegible] اور [illegible] دیا

ہے محمد بن [illegible] اور ابراہیم بن [illegible] اور یحییٰ بن [illegible] سلیمان [illegible] تھے [illegible] کے [illegible] انہوں نے اس کی چوٹی پکڑ کر [illegible] اسے قتل کر دیا۔

الفضل بن عدی کی روایت

الفضل بن عدی نے کہا کہ [illegible] نے [illegible] الفضل بن [illegible] سے [illegible] نے [illegible] اور [illegible] کے [illegible] کے ساتھ [illegible] ۱۴۵ھ [illegible] ہوا۔

[illegible] کی روایت

محمد بن الحسن نے کہا کہ [illegible] نے بیان کیا کہ جب [illegible] کے لیے [illegible] کے [illegible] سے [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کے ساتھ [illegible] تھے اور [illegible] کے [illegible] ان کے ساتھ [illegible] تھے [illegible] کے بعد [illegible] اور [illegible] سے [illegible] ہوا تھا۔

[illegible] اور [illegible] کی روایت:

محمد بن الحسن نے کہا کہ [illegible] نے [illegible] اپنی طرف [illegible] کر دیا [illegible] نے [illegible] علی اور حسین [illegible] اپنے ساتھیوں [illegible] نے [illegible] کے ساتھ [illegible] اپنے ساتھیوں کے ساتھ [illegible] کے [illegible] اپنے ساتھیوں کے [illegible] دونوں جانب سے [illegible] اور لوگوں کو [illegible] کا حکم دیا۔

[illegible]

محمد بن الحسن نے [illegible] اپنے [illegible] سے [illegible] کہ [illegible] جب [illegible] کے سامنے [illegible] اور [illegible] نے ان کا

مقابلہ کر لیا تو ایک ایسا ہولناک امر دیکھا جس نے مجھے ڈرا دیا اور میرے سینے کو خوف اور بے قراری سے بھر دیا میں نے گھبرا کر دعا مانگی میرے ساتھیوں میں سے سوائے چند کے جن میں مصلح بھی تھا اور کوئی میرے ساتھ نہ تھا ہم میں سے کوئی ایسا نہ تھا کہ اس واقعے میں اس کے بگڑنے کا خیال نہ کیا گیا ہو مصلح کہتے تھے اس جماعت کی کثرت سے تعجب میں ڈالتا تھا میں اسے اشارہ کرنے لگا کہ دور کے جماعت میرے قریب آ گئی تو میں نے کہا کہ اے اللہ یہ تنگی کا وقت ہے تو ہی میری مدد کر میں نے سفید پرندوں کو دیکھا کہ اس جماعت کو انھوں نے گھیر لیا کام ختم کرنے نہ پایا تھا کہ ایک کشتی کو دیکھا کہ جو ان کے جوان اس میں تھے الٹ گئی اور وہ لوگ غرق ہو گئے کشتیاں ان کے پیچھے ہو گئیں میرے ساتھیوں نے قوم پر حملہ کیا تو وہ چلانے لگے دونوں پوشیدہ لشکر نہر کے دونوں جانب سے کشتیوں اور پیادہ لوگوں کے پیچھے نکلے اور سب کو مارنے لگے جو پیدلوں اور میدان کے والوں میں سے پشت پھیرتے تھے ایک گروہ غرق ہوا ایک گروہ قتل ہوا اور ایک گروہ ساحل کی طرف نجات کی طمع میں بھاگا تو اسے تلوار نے پا لیا جو ٹھہرا وہ قتل ہو گیا اور جو پانی کی طرف لوٹا وہ ڈوب گیا یا وہ لشکر جو نہر کے کنارے تھا اس نے کسی کو پناہ نہ دی وہ بھی ڈوب گئے اور قتل کیے گئے یہاں تک کہ اس جماعت کے اکثر لوگ ہلاک ہو گئے اور سوائے بھاگنے والے کے کسی نے ان میں سے نجات نہ پائی بصرے میں گم ہونے والوں کی کثرت ہو گئی ان کی عورتوں کی رونے کی آواز بلند ہوئی۔

یہی یوم الشذا ہے جس کا لوگوں نے ذکر کیا اور اس دن جس قدر قتل ہوا اسے بہت بڑا کہا۔

بنی ہاشم میں جو لوگ مقتول ہوئے ان میں جعفر بن سلیمان کی اولاد کی بھی ایک جماعت تھی چالیس مشہور تیر انداز مع مخلوق کثیر کے جن کے عدد کا شمار نہیں کیا جا سکتا۔

اہل بصرہ میں خوف و ہراس:

وہ خبیث واپس ہوا تمام سر اس کے لیے جمع کیے گئے مقتولین کے ورثاء کی ایک جماعت اس کے پاس گئی تو اس نے وہ سر ان پر پیش کر دیے جو انھوں نے پہچانے لے لیے اور جو سر اس کے پاس باقی رہ گئے جن کا کوئی مانگنے والا نہ آیا وہ اس نے ایک کشتی میں بھر کے اسے نہر ام حبیب سے جزر (پانی کے اتار) میں نکال دیا وہ کشتی بصرہ پہنچی اور اس ندی میں رک گئی جو شرعۃ القیار کے نام سے مشہور ہے لوگ ان سروں کے پاس آنے لگے اور ہر ایک کے سر کو اس کے ورثاء لینے لگے اس دن کے بعد وہ اللہ کا دشمن مضبوط ہو گیا اہل بصرہ کے دلوں میں اس کا رعب بیٹھ گیا اور وہ اس کی جنگ سے رک گئے۔

جو کچھ واقعہ تھا خلافت کو لکھا گیا اس نے جعلان ترکی کو اہل بصرہ کی مدد کے لیے روانہ کیا ابو الاحوص باہلی کو والی بنا کر ابلہ جانے کا حکم دیا جریح ترکی کو اس کا مددگار مقرر کیا۔

صاحب الزنج سے بصرہ میں داخل ہونے کی درخواست:

خبیث (صاحب الزنج) کے ساتھیوں نے اس واقعے کے بعد اس سے کہا کہ ہم نے بصرے کے لڑنے والوں کو قتل کر دیا اب کوئی سوائے کمزوروں کے باقی نہیں رہا جو حرکت بھی نہیں کر سکتے لہٰذا ہمیں بصرے میں داخل ہونے کی اجازت دیجیے اس نے انھیں منع کیا اور ان کی رائے کی مذمت کی کہا نہیں بلکہ اس سے دور رہو کیونکہ ہم نے انھیں ڈرا دیا ہے اور خوف دلا دیا ہے تم لوگ ان کی طرف سے مطمئن ہو گئے ہو لہٰذا مناسب رائے اب یہ ہے کہ ان کی جنگ ترک کرو یہاں تک کہ وہ خود ہی تمھیں تلاش کریں۔

صاحب الزنج کا سبخہ ابی قرہ میں قیام

خبیث اپنے ساتھیوں کو ایک شور زمین کی طرف لے گیا جس کا نام ابو قرہ ہے [illegible] کے قریب ہے [illegible] کہا یہ سبخہ ابی قرہ ہے [illegible] یہاں اس نے قیام کیا اور اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ یہاں جھونپڑیاں بنائیں [illegible] شور زمین [illegible] نہروں میں [illegible] اور [illegible] ساتھیوں [illegible] انہیں [illegible] پر حملہ کرتے تھے جو [illegible] قتل کرتا تھا ان کے مال لے لیتا تھا اور ان کے مویشی ہنکا لے جاتا تھا۔

[illegible] اس کے قریب تھے۔

الحسن بن محمد کی معزولی:

اسی سال (۲۵۵ھ) (۸۶۹ء) ذیقعدہ میں الحسن بن محمد بن ابی الشوارب قاضی کو معزول کیا گیا اور عبدالرحمٰن بن نائل البصری کو [illegible] سامرا کی قضائے سامرا سپرد کی گئی۔

امیر حج علی بن الحسن:

اس سال بھی علی بن الحسن بن اسماعیل بن العباس بن محمد ہی نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۵۶ھ کے واقعات

موسیٰ بن بغا کی سامرا میں آمد:

پھر اس نے موسیٰ بن بغا کا سامرا آنا، صالح بن وصیف کا اس کی آمد پر چھپنا اور ان سرداروں کا جو موسیٰ کے ساتھ تھے المہتدی کو محل سے یاجور کے گھر تک لے جانے کا واقعہ ہوا ہے۔

بیان کیا گیا ہے کہ ۱۲ ماہ محرم یوم دوشنبہ موسیٰ بن بغا کبیر اپنے ہمراہیوں کے ساتھ سامرا میں داخل ہوا جب وہ داخل ہوا تو حیر میں رک گیا اور اپنے ساتھیوں کو میمنہ میسرہ اور قلب میں ترتیب دے کر باب الحیر گیا [illegible] کے متصل ہے یہ وہ دن تھا جب المہتدی لوگوں کے مقدمات سننے کے لیے بیٹھا تھا اس روز وہ مظالم کے لیے [illegible] حضوری میں [illegible] تھا کہ موالی داخل ہوئے اور المہتدی کو یاجور کے گھر اٹھا لے گئے احمد بن المتوکل اسی مقام پر [illegible] اس کے پیچھے گیا پھر وہ [illegible] کے خیمے میں [illegible] کے اندر لے گیا یہاں تک کہ معاملہ ختم ہو گیا اور المہتدی کو واپس کر دیا گیا اس کے بعد آزاد کر دیا گیا۔

دارالخلافت کا [illegible] یہ حال تھا کہ اس واقعے سے چند روز قبل [illegible] ساتھیوں نے [illegible] لوگوں [illegible] اپنے گھروں [illegible] کہ موسیٰ کی آمد کے وقت وہ دارالخلافت اور خلیفہ پر غالب رہے [illegible] جب [illegible] تو وہ اپنے گھر [illegible] اور دارالخلافت کو خالی چھوڑ دیا۔

المہتدی کی گرفتاری:

موسیٰ اپنے لشکر کے ساتھ اس حالت میں دارالخلافت پہنچا کہ المہتدی مظالم کے لیے بیٹھا ہوا تھا اسے اس کے آنے کی

اعلان کر دی گئی تو وہ [illegible] دیا اجازت [illegible] ان کے [illegible] سب [illegible] حسین کی گفتگو جاری ہوئی تھی کہ [illegible] کے آنے کے دن ہوئی تھی جب بات [illegible] تو انہوں نے [illegible] تھا [illegible] دیا تھا [illegible] انہوں نے [illegible] کے [illegible] جب اتفاق سے باب [illegible] کے قریب [illegible] کے پاس پہنچے تو انہوں نے [illegible] کے گھر میں داخل کر دیا۔

موالی حسن سے ایک ایک شخص سے مذکور ہے [illegible] کے [illegible] تھا کہ ان میں سے بعض نے [illegible] کھانا کھا لے اور [illegible] صالح بن اسحاق [illegible] سے طلب [illegible] ان کا [illegible] خوف [illegible] لے گئے۔

العمری کا موسیٰ بن عیسیٰ سے احتجاج

ایک شخص سے مذکور ہے [illegible] العمری [illegible] موسیٰ سے کہا تھا کہ "[illegible] اس بات کا خوف کرو کیونکہ تم بہت بڑے امر کا ارتکاب کر رہے ہو"

موسیٰ نے اسے یہ جواب دیا: "ہم [illegible] جاتے ہیں [illegible] ہماری جانب سے تجھے کوئی ترکیب نہیں پہنچے گا"۔

میں نے اپنے دل میں کہا کہ [illegible] معتصم کی [illegible] قسم کھائی ہے۔

العمری سے عہد و پیمان:

وہ لوگ جب [illegible] کے تو اس سے اس امر کے عہد و پیمان لیے کہ وہ ان کے خلاف صالح کی طرف [illegible] ہوگا اس نے ایسا ہی کیا تو انہوں نے شب سہ شنبہ [illegible] ۱۶۹ھ کو ان کی بیعت [illegible] تو انہوں نے صالح سے کہا [illegible] تشریف لے آئے [illegible] نے ان کے پاس آنے کا وعدہ کیا

فرزندوں کے ایک شخص سے مذکور ہے کہ اس سے کہا [illegible] صالح بن اسحاق سے مطالبہ کرتے ہو؟

اس نے کہا [illegible] کے خون اور [illegible] کے مال اور [illegible] کے خون [illegible] کا مطالبہ ہے۔

وہ [illegible] باب [illegible] کے باہر [illegible] دروازے کے قریب اپنے [illegible] اور لشکر کے مضبوط کرنے پر متوجہ ہوگیا پھر جب شب چہار شنبہ ہوئی تو [illegible] چھپ گیا۔

حسین کے متعلق دوسری روایت:

[illegible] سے مذکور ہے [illegible] جب شب چہار شنبہ ہوئی تو ہم لوگ صالح کے پاس [illegible] اس نے [illegible] ہاتھ کہ تم [illegible] تقسیم کر دی جائیں [illegible] کے پاس حاضر تھا حکم دیا کہ حاضرین [illegible] کے [illegible] دیکھے [illegible] وقت [illegible] پایا [illegible] سے [illegible] امام [illegible] خاموش رہا [illegible] اور [illegible] چھوڑ دیا [illegible] حکم نہیں دیا [illegible] تھی۔

[illegible] کہا تھا کہ موسیٰ کے آنے سے پہلے صالح سے [illegible] تھا [illegible] سے [illegible]

بتایا یہاں تک کہ وہ جب ہماری طرف متوجہ ہوا تو ہم چھپ گئے اور شراب میں مشغول ہو گئے گویا کہ ہم خود اپنے ساتھ بیان کر رہے تھے اور ہم چپ ہو گئے جب وہ قاطول میں وارد ہوا۔

علی الصبح چہار شنبہ کی صبح کو یہ لوگ [illegible] کی طرف گیا تو اسے [illegible] اس نے اسے [illegible] اس کی پیشانی کی جانب سرزنش کی [illegible]۔

صالح اور سرداروں کی روپوشی:

وہ بڑے بڑے سردار لوگ جو اس شب میں صالح کے ساتھ مقیم تھے جہاں وہ روپوشیدہ ہوا یہ لوگ تھے طلمجور الصغیر [illegible] المؤید کا ساقی، محمد بن ترکش، القوش، النوشری، بڑے بڑے کاتبوں میں سے یہ لوگ تھے: ابو صالح عبداللہ بن محمد بن یزداد، عبداللہ بن منصور اور ابو الفرج۔

صالح کی عبداللہ بن منصور کو پیش کش:

۲۳ محرم چہار شنبہ اسی حالت میں گذری یعنی کہ صالح روپوشیدہ ہو گیا تھا، صبح کو ابو صالح یا جور کے گھر گیا اور عبداللہ بن منصور آیا، اس گھر میں سلیمان بن وہب کے ساتھ وہ داخل ہوا اور اسی طرح ان سے اپنا خلوص ظاہر کیا کہ اس کے پاس پانچ ہزار دینار کی ہنڈیاں ہیں، بیان کیا کہ صالح نے اس سے رقم کے اٹھانے کی خواہش کی تھی تو اس نے انکار کیا کہ حالات کسی ایک جگہ پر قرار ہو جائیں، اسی دن مجور کو خلعت دیا گیا کہ وہ صالح کے مکان کے انتظام اور اس کی تفتیش کا ذمہ دار ہو جائے، یا جور موسیٰ کا ساتھی آگیا اور الحسن بن مخلد کو صالح کے گھر کے اس مقام سے لایا جہاں وہ قید تھا۔

متفرق واقعات:

اسی روز اسی مہینے میں سلیمان بن عبداللہ بن طاہر کو مدینۃ السلام اور اس کے مضافات کا والی بنایا گیا اور اسے خلعت دی گئی، عبیداللہ بن عبداللہ بن طاہر کو جو خلعت دیا جاتا تھا اس سے بھی یہ تشریف بڑھ چڑھ کر تھی۔

اسی دن المہتدی کی انگوٹھی سے واپس لیا گیا اور عبداللہ بن محمد بن یزداد کو الحسن بن مخلد کے حوالے کیا گیا۔

اسی دن صالح کی نسبت منادی کرائی گئی۔

اسی سال ۲۲ صفر ۲۵۶ھ کو صالح بن وصیف قتل کیا گیا۔

صالح بن وصیف کا خط:

اس کا سبب یہ ہوا کہ جب ۲۶ محرم ۲۵۶ھ چہار شنبہ کا دن ہوا تو المہتدی نے ایک خط ظاہر کر کے بیان کیا کہ سیما الشرابی نے دعویٰ کیا کہ وہ ایک عورت اس مقام سے لائی جو قصر الحمر کے متصل ہے اور اسے کافور خادم کو دیا جو حرم پر مقرر ہے اور اس سے کہا کہ "اس میں نصیحت ہے اور میرا مکان فلاں مقام پر ہے"۔

اگر تمہیں میری ضرورت ہو تو مجھے وہاں سے بلا لینا اس نے وہ خط المہتدی کو پہنچا دیا جب اس خط کے متعلق اس سے بحث کی ضرورت ہوئی تو وہ اس مقام پر تلاش کی گئی جو اس نے بیان کیا تھا مگر وہ نہ ملی اور نہ اس کا کوئی حال معلوم ہوا، بیان کیا گیا ہے کہ المہتدی اس خط کے پاس پہنچ گیا اور اسے یہ معلوم ہوا کہ اسے کون ڈال گیا ہے غرض یہ کہ المہتدی نے سلیمان بن وہب بہت

سے موقع کے رو برو بلایا جس میں موسیٰ بن بغا مفلح بایکباک بابجور اور بکالبا وغیرہ تھے وہ خط سلیمان کو دے دیا اور اس سے پوچھا کہ تو یہ خط پہچانتا ہے؟ اس نے کہا ہاں یہ صالح بن وصیف کا خط ہے اس نے حکم دیا کہ ان کے سامنے پڑھے۔

خط میں صالح نے یہ ذکر کیا تھا کہ "وہ سامرا میں پوشیدہ ہے اور صرف اس لیے پوشیدہ ہوا ہے کہ طریق سلامت کو اختیار کرے اور صحت و عافیت کو سوائی پر فوقیت دے گا اور یہ خوف کرے کہ کہیں فوراً آپس میں جنگ چھڑ تو نہ جائے گی اور یہ ارادہ کر سکے کہ قوم اس حالت میں رات کو سوئے کہ جو کچھ اس باب میں بیان کیا گیا ہے وہ اس پر بصیرت کے اس مقام پر آ جائے جہاں وہ آنے والی ہے۔"

"اس کے بعد اس نے کاتبین کے مال کا ذکر کیا جو ان سے پہنچے کہ ان کا علم الحسن بن مخلد کو ہے اور وہ ان میں سے ایک ہے جو میرے قبضے میں ہے۔"

پھر اس کا ذکر تھا جسے یہاں پہنچایا اور وہ اس کی تقسیم کا ذمہ دار ہوا۔ قبیحہ کا جو معاملہ ہوا اس کا ذکر کیا "اس کا خط ابو صالح بن یزداد و صالح عطار کو ہے"۔ اس نے بعض امور بیان کیے جن میں بعض کی معذرت کی تھی اور بعض سے بحث کی تھی اور خاص کلام میں تھی اس کی ذاتی قوت پر دلالت کرتا تھا۔

صالح کے متعلق المہتدی کا اظہار ناراضگی:

جب سلیمان اس خط کے پڑھنے سے فارغ ہوا تو المہتدی نے اسے اپنے قول پر ملامت کی جس میں اس نے صلح و آشتی اور الفت و اتفاق پر برانگیختہ کیا تھا اور انھیں فرقت اور ایک کے دوسرے پر رقابت کرنے اور آپس کے بغض کو مکروہ بتایا تھا جس نے اس جماعت کو اس کی تہمت کی دعوت دی اور یہ کہ وہ صالح کے مرتبے کو جانتا ہے اور وہ اس کے نزدیک ان سب پر مقدم ہے۔ اس بارے میں ان کے درمیان کلام کثیر و گفتگو طویل ہوئی۔

المہتدی کو معزول کرنے کا منصوبہ:

۲۸ محرم ۲۵۶ھ یوم شنبہ کو سب کے سب قتل کے ارادے سے موسیٰ بن بغا کے مکان جا کر کرخ میں باتیں کرتے رہے یہ خبر المہتدی کو پہنچی۔ احمد بن خاقان واثقی سے مذکور ہے کہ میری جانب سے یہ خبر المہتدی کو پہنچی یہ اس سے ہے کہ میں نے بعض حاضرین مجلس کو یہ کہتے سنا کہ اس جماعت نے اسی شخص کے معزول کرنے پر اتفاق کر لیا ہے میں اس کے بھائی ابراہیم کے پاس گیا اسے یہ بتایا تو وہ اس کے پاس گیا اور میری جانب سے واقعات بیان کیے میں اسی روز رہا کہ امیر المومنین جلدی کر کے میری طرف سے انھیں یہ واقعہ بتا دیں واقعات اسے معلوم ہو گئے"۔

بکالبا اور بایکباک کا اختلاف:

بیان کیا گیا ہے کہ جب کہ انھوں نے بایکباک کے عزل کو اپنے لوازم کی خبر دی تو اس نے اسی مجلس میں ان سے کہا کہ "تم نے متوکل کے بیٹے کو قتل کر دیا حالانکہ وہ خوبصورت ہاتھ والا سخی نفس کا فاضل تھا اب تم اسے بھی قتل کرنا چاہتے ہو اور تم اس کے قتل کا ارادہ کرتے ہو حالانکہ وہ مسلمان ہے روزہ رکھتا ہے اور شراب نہیں پیتا، بخدا اگر تم نے اسے قتل کیا تو میں ضرور خراسان میں نکل جاؤں گا اور تمہارے معاملے کو وہاں جا کر شائع کروں گا"۔

المہتدی کا ترکوں کو انتباہ:

جب یہ خبر المہتدی کو پہنچی تو وہ اپنی مجلس میں تلوار لگا کے نکلے۔ انہوں نے صاف کپڑے پہنے تھے اور خوشبو لگائی تھی۔ ان لوگوں کو اندر بلانے کا حکم دیا۔ بڑی دیر تک انہوں نے انکار کیا پھر حاضر ہوئے۔ آپ نے ان سے کہا کہ "جو کچھ تم لوگوں نے میرے متعلق قرار دیا ہے مجھے معلوم ہو گیا ہے۔ میں اپنے پیش روؤں کی طرح نہیں ہوں مثل احمد بن محمد المستعین کے اور نہ مثل ابن قبیحہ کے۔ میں تمہارے پاس بغیر خوشبو (عطر میت) لگائے نہیں نکلا ہوں۔ میں نے اپنے بھائی کو اپنے بیٹے کے متعلق وصیت کر دی ہے اور یہ میری تلوار ہے۔ خدا کی قسم میں ضرور اس سے ماروں گا جب تک کہ اس کا قبضہ میرے ہاتھ میں ہے۔ خدا کی قسم اگر میرے بالوں میں سے ایک بال بھی گر گیا تو اس کے بدلے تم میں سے اکثر لوگ ضرور ہلاک ہوں گے یا پھر تم میں کیا دین نہیں ہے؟ کیا حیا نہیں ہے؟ کیا تقویٰ نہیں ہے؟ اس قسم کی مخالفت خلفاء پر کب تک ہوتی رہے گی اور اللہ پر جرأت اور جسارت کب تک کرتے رہو گے؟ جو شخص تم پر رحم کرے اور جو شخص ایسا ہو کہ جب اسے اس قسم کی خبر تمہاری جانب سے پہنچے تو وہ رطل کے رطل شراب کے منگائے تمہاری مصیبت کی خوشی اور تمہاری تباہی کی محبت میں پئے تمہارے نزدیک دونوں برابر ہیں۔ اپنی جانب سے مجھے بتاؤ کیا تم بھی جانتے ہو کہ مجھے تمہاری دنیا سے کیا پہنچا ہے۔

کیا تم نہیں جانتے یا بتایا گیا کہ میرے نفس کے تمہیں میرے بھائیوں اور لڑکوں کی جماعت سے زیادہ عزیز ہیں۔ اگر میری خواہش ہو کہ تم پر جائے تو غور کر کے کیا تو ان کے گھروں میں فرش دیکھتا ہے یا غلام یا خدمت گار یا باندیاں یا ان کے لیے جاگیریں یا آمدنیاں ہیں؟ تمہارے لیے برائی ہو۔

پھر تم کہتے ہو کہ مجھے صالح کا علم ہے وہ کیا ہے؟ وہ ان میں سے ایک شخص ہے اور تم میں سے ایک شخص ہے پھر کس طرح اس کے ساتھ قیام ہو سکتا ہے جبکہ اس کے حق میں تمہاری رائے بری ہے۔ اگر تم نے صلح اختیار کر لی تو یہ وہ امر ہوگا جو میں تمہاری جماعت کے لیے چاہتا ہوں۔ اگر تم نے سوائے اس کے جس پر تم لوگ قائم ہو انکار کیا تو تم جانو تم لوگ صالح کو ڈھونڈو اور اپنے نفس کی شفا حاصل کرو اور میں تو اس کا علم نہیں رکھتا کہ وہ کہاں پوشیدہ ہے۔

سازشی امرا کی مراجعت:

انہوں نے کہا کہ تو اس پر ہم سے قسم لو۔ انہوں نے کہا قسم میں ضرور تم سے کھاؤں گا مگر یہ بات پسین ہو گی تاکہ بنو ہاشم، قاضیوں اور اصحاب مراتب کے سامنے کل بعد نماز جمعہ تک موقوف کرتا ہوں۔ وہ لوگ کسی قدر نرم ہو گئے۔ ہاشمیین کے بلانے کو بھیجا گیا تو وہ لوگ رات ہی کو حاضر ہوئے۔ واپسی کی اجازت دی گئی۔ انہوں نے سلام کیا ان سے آپ نے کچھ ذکر نہیں کیا انہیں نماز جمعہ کے لیے دارالخلافت جانے کا حکم دیا اور وہ چلے گئے۔

جمعے کے دن صبح کو لوگ اسی طرح آئے انہوں نے کوئی نئی بات نہیں کی۔ المہتدی نے نماز جمعہ پڑھی اور لوگوں کو سکون ہو گیا اور وہ صلح کی حالت میں واپس گئے۔

المہتدی کا بایکباک پر الزام:

اس شخص سے مذکور ہے جس نے حادثہ کی گفتگو کی کہ وہ کہتا تھا کہ جب صالح کو تلاش کیا گیا تو المہتدی نے کہا کہ صالح

نے کہا [illegible] کے [illegible] دراز قد کے [illegible] کے بارے میں [illegible] اس [illegible] میں بھی حاضر تھا [illegible] آپ نے [illegible]

کہہ دیا ہے تو [illegible] نے بھی اس کے [illegible] ہے [illegible] بات کہی [illegible] ہاں وہ غضب ناک ہو گیا۔

ایک شخص نے بیان کیا کہ میں نے [illegible] بیان [illegible] تھا [illegible]

نے [illegible] الہادی کے اس قول نے [illegible] تعجب [illegible] دیا۔

سازش کا عوام پر انکشاف

یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ [illegible] جب [illegible] آیا [illegible] ہوئے [illegible] بیعت [illegible] ہوئے [illegible]

[illegible] پریشانی کا خوف [illegible] بات [illegible] اور [illegible] ان کے پاس آئے تو انھوں نے [illegible]

اور [illegible] سال [illegible] تھے [illegible]

[illegible] الہادی کی [illegible] انھوں نے [illegible]

اور اس [illegible] بیان [illegible] تھا [illegible]

نے ان [illegible] ایک [illegible] یہ مضمون تھا۔

رائے عامہ کی ہمواری

[illegible] اپنا [illegible] ہارون [illegible] اور حضرت [illegible]

[illegible] کی [illegible] اپنی [illegible]

[illegible] آپ [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible] تھا۔

سرداروں کی الہادی سے درخواست

جب [illegible] انھوں نے [illegible] الہادی [illegible]

[illegible] تھا [illegible] انھوں

نے [illegible] کی [illegible] تھا [illegible] کے

بھائیوں [illegible] دریافت کیا

انھوں نے بیان کیا [illegible] بات [illegible]

اور ان [illegible] متعلق [illegible]

[illegible] گئے تھے"۔

ان کے ساتھ [illegible] انھوں نے

[illegible] آ [illegible]

آسمانی کو گھیر رکھتا ہے''۔

درخواست وفد کان کو المہتدی کا جواب:

ابوالقاسم عبداللہ بن الواثق نے ان سے کہا کہ تم یہ سب امیر المومنین کے نام ایک عرضداشت میں لکھ دو میں تمہارے لیے اس کے پہنچانے کا ذمہ دار ہوں انھوں نے یہ لکھ دیا کاتب محمد بن ثقیف نامی وہی تھا جو کبھی کبھی ان کے لیے لکھا کرتا تھا اور اس کے ہمراہ محمد حاضر و موجود ہوئے اور اس عرضداشت کو المہتدی تک پہنچا دیا۔ انہوں نے اس کا جواب اپنے قلم سے لکھا اور اس پر اپنی مہر لگائی صبح کو یہ تمام کر کے آیا اور ان کے پاس پہنچا تو وہ لوگ اسے اشناس کے گھر لے گئے ان لوگوں نے اپنے واسطے مسجد جامع بنا لی تھی وہ صحن میں قیام کیا اس کے ساتھ وہ بھی ٹھہر گئے ان میں سے تقریباً ڈیڑھ ہزار سوار اور تقریباً پانچ سو پیادے جمع ہو گئے اس نے انھیں المہتدی کا خط سنا کر کہا کہ امیر المومنین تم سے کہتا ہے کہ یہ تم سب کے نام میرا پروانہ میرے قلم اور میری مہر سے ہے اسے سنو اور غور کرو''۔ یہ کہہ کر وہ فرمان ان کے کاتب کو دے دیا جس نے پڑھا لکھا تھا۔

فرمانِ خلافت:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور درود بھیجے اللہ محمد نبی ﷺ پر اور ان پر بہت بہت سلام کرے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں ہدایت کرے۔ اور ہمارا اور تمہارا نگہبان و مددگار ہو میں نے تمہارا نامہ پڑھا اور جو تم نے اپنی اطاعت اور اپنی وفاداری کا ذکر کیا ہے اس سے مجھے مسرت ہوئی تم لوگ جس امر پر قائم ہو اللہ تعالیٰ تمہاری جزا اچھی کرے اور تمہاری حفاظت کا ذمہ دار ہو۔ جو کچھ اپنی محبت اور حاجت تم نے بیان کی ہے تو یہ تمہارے بارے میں مجھ پر بہت گراں ہے اور مجھے یہ بہت پسند ہے کہ تمہاری تنخواہوں کی ادائی کا سامان مہیا ہو جائے اس طور پر کہ سب کی تنخواہیں ادا ہوں اور سب سے پہلے بال بچوں کو آسودگی میسر ہو اگر اس کے سوا اور کوئی شے نہ ہو اور اپنے بچوں کو بھوکا رکھوں مگر حق کی ہے فرض ہے خدا تمہاری حفاظت کرے کیونکہ جب سے کہ میں تمہارے امور کا ذمہ دار بنا ہوں خود میرے لیے اور میرے بیوی بچوں کے لیے اور اپنے تمام اصحاب اور خاندان والوں کے مستحقین کے لیے جو کچھ میری طرف آیا ہے وہ پندرہ ہزار دینار سے زائد نہیں ہے تم لوگ بھی اس سے واقف ہو گئے ہو اور جو آئے گا وہ سب تم پر صرف کیا جائے گا اور تم تک پہنچانے کو منتقل کیا جائے گا۔

یہ جو تم نے بیان کیا جو تمہیں پہنچا اور جس کے متعلق تم نے ڈر ظاہر کیا ہے جو کچھ تمہارے دوستوں میں ڈالے گئے اور جو اپنی باتیں تم نے سنیں کہیں تو تم لوگ اس کے اہل ہو تم اپنے جان کی کہاں تک معذرت کرتے ہو حالانکہ تم اور ہم مثل ایک جان کے ہیں اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری نیتوں اور عہدوں اور اطاعتوں کی اچھی جزا دے اور معاملہ ایسا نہیں ہے جیسا کہ تمہیں پہنچا اس پر تم اعتماد کرو انشاء اللہ تعالیٰ۔

یہ جو تم نے جاگیروں اور معافیوں وغیرہ کا ذکر کیا تو میں اس میں غور کر رہا ہوں اور اسے تمہاری پسند کے موافق کر دوں گا انشاء اللہ تعالیٰ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ اللہ تمہیں اور ہمیں سیدھا راستہ دکھائے اور ہمارا اور تمہارا حافظ ہو اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور اللہ تعالیٰ درود بھیجے محمد ﷺ رسول اللہ ﷺ اور ان کی آل پر اور سلام کثیر ان پر نازل کرے۔

جب یہ خط والا اس مقام پر پہنچا کہ مجھے کل پندرہ ہزار دینار سے زیادہ نہیں پہنچے تو ابوالقاسم نے تو رقم کی طرف اشارہ کیا جس

سے وہ خاموش ہو گیا اس نے کہا کہ "[illegible]" [illegible] اپنی امیری کے زمانے میں اس سے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] نے [illegible] [illegible]

جمہور کا مطالبہ:

اس کے بعد اس نے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] امیر المومنین کے لیے [illegible] [illegible] درخواست [illegible]

تمام امور [illegible] اور [illegible] کے امیر المومنین سے [illegible] براہ راست پیش ہوں۔

تمام [illegible] [illegible] [illegible] کے زمانہ [illegible] تھے۔

ان میں [illegible] ایک [illegible] [illegible] ایک [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] دیئے جائیں [illegible] [illegible] [illegible]

ہر [illegible] میں مسلمانوں کے لیے [illegible] کا محافظ مقرر کیا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جائیں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

جمہور کی تحریک سرداروں کے قتل کی دھمکی:

انھوں نے [illegible] [illegible] اپنے مطالبات کے بعد امیر المومنین کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] امیر المومنین کے سامنے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] امیر المومنین نے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] امیر المومنین کے لیے [illegible] [illegible] ابو القاسم کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اپنے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ابو القاسم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ابو القاسم [illegible] [illegible] امیر المومنین [illegible] [illegible] [illegible]

عوامی مطالبات کی منظوری:

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] درخواست کی منظوری کا

قرآن کھولا اس کے بعد جیب سے ایک خط نکالا اور اس پر اپنی مہر لگائی [illegible] سے کہا گیا تھا [illegible] اور دیکھا کہ اس تحریر میں ہے کہ [illegible] لوگ ان کے [illegible] ہے [illegible] مصروف [illegible] سے [illegible] حضرت [illegible] جو تمہاری جانب سے تمہیں [illegible] ابو [illegible] ان کے پاس اس حالت میں [illegible] وہ لوگ اپنے مقامات میں تھے اور وہ قریباً ایک ہزار [illegible] پیادے ہو گئے تھے [illegible] انہوں نے [illegible] المہتدی کا [illegible] امیر المومنین نے جو تمہاری درخواست تھی اسے منظور کر لیا لہٰذا امیر المومنین کے لیے اللہ [illegible] کے بعد [illegible] ان کے جو مطالب ان تھے [illegible] امیر المومنین کا خط پڑھا جاتا اس میں یہ لکھا تھا۔

المہتدی کا فرمان:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو [illegible] رحمت کا [illegible] محمد رسول اللہ ﷺ [illegible] اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت کرے اور تمہاری حفاظت کرے اور تمہیں کامیاب کرے اور تمہارے [illegible] امور جو تمہارے ساتھ ہیں [illegible] ہاتھ میں ہیں [illegible] تمہارا [illegible] تمہارے رئیسوں [illegible] انہوں نے وہی بیان کیا جو تم نے بیان کیا اور وہی سوال کیا جو تم نے سوال کیا اور میں نے تمام امور منظور کر لیے جن کی تم نے درخواست کی تمہاری بھلائی اور تمہارے اتفاق اور تمہاری [illegible] میں نے تمہاری عطا کا حکم دے دیا کہ وہ تم پر جاری رہے [illegible] کی حاجت نہیں ہے [illegible] والسلام۔

اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت کرے اور تمہاری حفاظت کرے تمہیں کامیاب کرے تمہاری اور [illegible] ان امور میں جو تمہارے ساتھ یا تمہارے اوپر ہیں اصلاح فرمائے۔

جمہور کا پانچ مطالبات پر اصرار:

جب یہ خط پڑھنے سے فارغ ہوئے تو [illegible] تمہارے رئیسوں نے [illegible] جو تم سے کہی بات کی حضرت [illegible] کی طرف سے تمہیں [illegible] تم [illegible] بھائی ہو تم سے [illegible] کی طرف [illegible] قاصدوں نے بھی اسی طرح [illegible] انہوں نے بھی [illegible] امیر المومنین [illegible] میں پہلے کی طرح انہوں نے معذرت کی تھی [illegible] بیان کیے تھے کہ اس کے پہلے بیان کر چکے تھے [illegible] یہ پانچ فرمان ان کے لیے نافذ کر دیے جائیں۔

1. ❶ [illegible]
2. ❷ جاگیریں دی جائیں۔
3. ❸ موالی [illegible] سے نکال کر باہر [illegible] کے [illegible] والے [illegible]
4. ❹ رسوم و قواعد جیسے [illegible] ویسے [illegible]
5. ❺ طریقہ [illegible] کے [illegible]

[illegible] تعلق رکھتی۔

امیر المومنین [illegible] کے جواب [illegible] کے [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] امیر المومنین [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

مصریوں کی [illegible] دھمکی

[illegible] انھوں نے [illegible] امیر المومنین [illegible] ایک دوسرا خط [illegible] امیر المومنین ان کی درخواست [illegible] [illegible] لوگ ان کی مخالفت کریں [illegible] امیر المومنین [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

انھوں نے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] امیر المومنین کی بات [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

پانچ مطالبات کی منظوری:

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

مصریوں کے [illegible] کا فرمان:

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

موسیٰ بن بغا کا عوام کے نام پیغام

[illegible]

جمہور میں اختلاف رائے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ابوالقاسم کو خطاب۔

[illegible]

سرداروں کے عہدوں کے متعلق مطالبہ

[illegible]

صالح بن وصیف کی حوالگی کا مطالبہ:

[illegible]

موسیٰ بن بغا کی روانگی:

[illegible]

صالح بن وصیف کی تلاش:

[illegible]

صالح کے متعلق اعلان:

[illegible]

[illegible]

کہ اس جماعت میں تین دن چھپنے کے بعد جو شخص پایا جائے گا اس پر بھی اسی قسم کا عذاب نازل ہوگا اور جو شخص کسی عام آدمی کا محلہ سے نکالا جائے گا میں اس سے تعرض کروں گا اس پر بھی دردناک عذاب نازل ہوگا۔

المساور الشاری کی آتش زنی:

۲۶ صفر شب یکشنبہ کو ان حالات کی خبر مہتدی کو پہنچی کہ المساور الشاری نے شہر میں قتل و غارت گری کی ہے امیر المومنین نے اپنی جماعت سے کہا تم لوگ تو دارالخلافہ کی حفاظت کرو یہ دیکھ کر روانگی کا حکم دیا موسیٰ نے پیچھے رہ کر دیے۔ ۲ صفر یوم چہار شنبہ کو موسیٰ اور محمد بن بغا اور مفلح کی روانگی عمل میں آئی ان لوگوں نے کہا کہ اس وقت تک ہم میں سے کوئی نہ جائے گا جب تک کہ ہمارا اور صالح کا معاملہ طے نہ ہو جائے سب اس پر متفق تھے صالح سے ڈرتے تھے کہ وہ ان کے بعد برائی کرے گا۔

صالح بن وصیف کے متعلقین پر حملہ:

بعض حوالوں سے مذکور ہے کہ عجمیوں نے وصیف کے ایک بیٹے کو دیکھا وہ وہی تھا جس نے ان سب معاملوں کو پیچ کیا تھا موسیٰ اور بایکباک کے ساتھ محمد بن بغا صفر میں ۱۶ صفر چہار شنبہ کو کرخ تک آئی۔ یہ لوگ صالح بن وصیف کی تلاش میں کوشش کرنے لگے اس کے سبب سے اس جماعت پر حملہ کیا گیا جو اس کے گھر کے متعلقین میں سے تھی جن کی نسبت یہ تہمت لگائی گئی کہ اسے پناہ دی ہے ابراہیم بن سعدان نحوی، ابراہیم فارسی، ہارون بن عبدالرحمٰن بن الازہر شیعی، ابو الاحوص، محمد بن سعید بن سلم بن قتیبہ، ابو عمر داماد ابی حرب، حجام، شاہ بن مغنیہ و مرکی سردار پولیس خاص انہیں میں تھے ان کے علاوہ ایک اور جماعت بھی تھی۔

ابراہیم بن محمد کا بیان:

ابراہیم بن محمد بن ابراہیم بن مصعب بن زریق سے مذکور ہے کہ ربیع الاول صالح بن وصیف کی حویلی کے قریب ایک مکان ہے اس کے مالک نے مجھ سے بیان کیا کہ ہم لوگ یوم یکشنبہ کو بیٹھے ہوئے تھے کہ ناگہاں ایک گلی سے ایک غلام نکلا میں نے اسے خوف زدہ دیکھا تو مجھے معلوم ہوا تو حال دریافت کرنے کا ارادہ کیا مگر وہ ہمیں چھوڑ گیا مجھ کو یہ شبہ ہوئی تھی کہ صالح بن وصیف کے موالی میں سے ایک گزرنے والا سامنے آیا وہ دروازہ پر کھڑا ہو گیا اس نے کہا کہ تمہیں پوچھنا آتا تھا وہ اس گلی میں گھس گئے اس سے مجھے تعجب ہوا تھوڑی دیر کے بعد وہ نکلے اور صالح بن وصیف کو نکالا ہم نے واقعہ دریافت کیا تو کہا گیا کہ وہ غلام اس گلی کے کسی گھر میں پانی کی تلاش میں گھس گیا تھا اسے پہنچا اس نے کہا کہ اس نے کسی کہنے والے کو اپنی زبان فارسی میں کہتے سنا کہ امیر کو پانی دے دو کیونکہ ایک غلام آیا ہے جو پانی مانگتا ہے اس غلام نے بھی یہ بات سن لی اس کے اور اس گزرنے والے کے درمیان جان پہچان تھی وہ اس کے پاس آیا اور اسے خبر دی گزرنے والے نے تین آدمی جمع کیے اور اس پر ٹوٹ پڑا اور اسے نکال لیا۔

صالح بن وصیف کی گرفتاری:

گزرنے والے نے جو لوٹ پڑا تھا مجھ سے اس غلام نے جو کچھ کہا وہ بیان کیا کہ میں گیا تو میرے ساتھ تین آدمی تھے دیکھا کہ صالح بن وصیف کے ہاتھ میں آئینہ اور کنگھا ہے اور وہ اپنی داڑھی میں کنگھا کر رہا ہے اس نے مجھے دیکھا تو بھاگا اور ایک گھر میں گھس گیا میں پیچھے ڈرا کہ کہیں یہ تلوار یا ہتھیار لینے کے خیال سے نہ گیا ہو پھر دروازہ میں کھڑا ہو گیا دیکھا تو ایک کونے میں چھپا بیٹھا ہے میں اس کے پاس

گھس گیا اور وہیں کو نکال لایا۔ اس نے مجھ سے گریہ وزاری کی تو میں نے کہا کہ مجھے تیرے چھوڑنے کی کوئی تجویز تھی لیکن میں تیرے بھائیوں ساتھیوں سرداروں اور تیرے فوجوں کے پاس سے [illegible] گا۔ ان میں سے وہ نے بھی [illegible] گیا تو [illegible] ان کے ہاتھ میں تجھے چھوڑ دوں گا۔ چنانچہ میں نے اسے نکالا مگر مجھے سامنے ان کے [illegible] تو جب وہ گرفتار ہو گیا تو اسے قریب [illegible] اس طرح چلایا گیا [illegible] ہاتھ میں [illegible] آدمیوں کے [illegible] تھا جو [illegible] سے [illegible] تھے۔

صالح بن وصیف کا قتل:

بیان کیا گیا ہے کہ جس وقت وہ گرفتار کیا گیا تو اس پر ایک کرتہ ایک [illegible] کی صدری اور [illegible] تھا اور وہ [illegible] ایک گھوڑے پر [illegible] گیا عوام اس کے پیچھے دوڑ رہے تھے اور [illegible] رہے تھے انھوں نے اسے موسیٰ بن بغا کے گھر پہنچایا [illegible] سرداروں میں سے [illegible] اور [illegible] اس کے پاس آئے سے باب الحیر سے [illegible] جامع مسجد کے قبلے سے متصل [illegible] لے جایا گیا۔ جب وہ [illegible] کی حد تک لے گئے تو مفلح کے ساتھیوں میں سے ایک شخص نے اس کے شانے پر ایک ضرب لگائی جو قریب تھا کہ اسے [illegible] اس کے بعد اس کا سر کاٹ لیا اور [illegible] دیا اور اسے المہتدی کے گھر لے گئے۔

صالح بن وصیف کے سر کی تشہیر:

بیان کیا جاتا ہے کہ مغرب کے [illegible] قریب پہنچ گئے [illegible] سے ایک شخص [illegible] کے دامن [illegible] خون ٹپک رہا تھا اسے لے کر پہنچے تو المہتدی مغرب کی نماز کے لیے [illegible] تھا اس لیے اس نے اسے نہیں دیکھا [illegible] دیا جائے۔ المہتدی نے اپنی نماز ادا کر لی اور [illegible] نے خبر دی کہ صالح کو قتل کر دیا گیا ہے اور وہ اس کا سر [illegible] اس نے اس سے زیادہ [illegible] کچھ نہیں کہا [illegible] کے گھر پہنچے تو [illegible] لوگ اس بات [illegible] رہے جب [illegible] صفر [illegible] کا دن ہوا تو صالح بن وصیف کا سر ایک نیزے پر [illegible] گیا اور اسے گھمایا گیا۔

مذکور کی گئی ہے کہ [illegible] اس شخص کا [illegible] تھا اگر [illegible] کرے [illegible] کے بعد [illegible] گیا ہے [illegible] جب کہ صالح بن وصیف کا سر [illegible] نکالا گیا اور اس کے [illegible] گیا [illegible] کر دی۔

صالح کے قتل پر مفلح کا اظہار افسوس:

بعض راویوں سے مذکور ہے کہ میں نے مفلح [illegible] دیکھا کہ اس نے [illegible] کے [illegible] اور کہا کہ [illegible] مجھے قتل کرے اگر تیرے قاتل کو قتل نہ کروں۔ جب ۲۲ صفر [illegible] شنبہ کا دن ہوا تو [illegible] نے ام الفضل [illegible] وصیف کی بیٹی کو بھیجا وہ [illegible] کی بیوی تھی اور اس کے [illegible] بن خاقان کے پاس تھی۔

بعض بنی ہاشم سے مذکور ہے کہ ام الفضل نے موسیٰ بن بغا [illegible] صالح کے قتل پر [illegible] امیر المومنین کا دشمن تھا ام الفضل نے [illegible] مبارک باد [illegible] تھا۔

صالح بن وصیف کے قتل پر السلولی کے اشعار:

جب صالح بن وصیف قتل کیا گیا تو السلولی نے موسیٰ کے لیے اشعار کہے۔

[illegible]

ترجمہ: تو نے فرعون سے اپنا انتقام لے لیا جب اس نے سرکشی کی۔ اے موسیٰ تو جب آیا تو اپنے مرتبے پر آیا۔

[illegible]

ترجمہ: تین ہیں جو سب کے سب باقی ہیں ان میں ایک حسد کا بھائی ہے۔ جو ظلم و عدوان کا تیر رکھتا ہے۔

[illegible]

ترجمہ: وصیف کرخ میں ہے جس کی ناک کان کٹ چکے ہیں اور بغا الصغیر پر چنگاری اور شعلے میں نکل رہا ہے۔

[illegible]

ترجمہ: ان کے بعد صالح بن وصیف ہے جو کشتی میں پڑا ہے۔ اس کی لاش الجسر میں ہے اور روح جہنم میں"۔

متفرق واقعات:

اسی سال جمادی الاولیٰ کی چاند رات کو موسیٰ بن بغا اور بایکباک نے مساور الشاری کی طرف کوچ کیا اور محمد بن الواثق نے ان کی مشایعت کی۔

اسی سال جمادی الاولیٰ میں مساور بن عبدالحمید اور عبید العمروی کا الکحیل میں مقابلہ ہوا وہ دونوں [illegible] تھے مساور کی عبیدہ پر فتح ہوئی اور اس نے اسے قتل کر دیا۔

اسی سال اسی مہینے میں مساور الشاری اور مفلح کا مقابلہ ہوا۔ مساور کی جانب سے مجھ سے یہ بیان کیا گیا کہ وہ العمروی کو قتل کرنے کے بعد اس حالت میں کہ اس کے ساتھی بہت زخمی تھے اور وہ اس جنگ سے تھک گئے تھے جو دونوں فریق کے درمیان ہوئی تھی الکحیل سے موسیٰ کے لشکر کی طرف اور جو اس لشکر میں شامل ہو گئے تھے ان کی طرف واپس ہوا وہ لوگ حفاظت کر رہے تھے اس نے ان پر حملہ کر دیا اس مقابلے کی جماعت مفلح کی تھی یہ مقابلہ جبل زینی میں ہوا تھا آخر وہ اس کے ساتھی اس پہاڑ سے متصل ہو گئے پھر اس کی چوٹی پر چلے گئے وہاں آپس میں ملاقی اور اپنے زخموں کو درست کیا موسیٰ کا لشکر اس پہاڑ کے میدان میں تھا۔ مساور اور اس کے ساتھی اس راستے کے علاوہ جس پر موسیٰ نے اپنا لشکر اتارا تھا اس پہاڑ سے اتر کے چلا گیا موسیٰ اور اس کے ساتھی یہ دیکھتے رہے کہ پہاڑ پر ہے وہ لوگ اس سے بچ گئے۔

اہل کرخ کی المہتدی سے ملاقات:

اسی سال ۲۲ رجب کو المہتدی معزول کیا گیا اور ۱۸ رجب پنج شنبہ کو ان کی وفات ہوئی۔

بیان کیا گیا ہے کہ اسی سال ۱ رجب کو ساکنان کرخ نے سامراء اپنی عطا کے لیے حرکت کی المہتدی نے ان کے پاس [illegible] کو جو ان کا رئیس تھا اور اپنے بھائی عبداللہ کو بھیجا دونوں نے ان سے گفتگو کی انھوں نے ان کی بات ٹالی اور کہا کہ ہماری خواہش ہے کہ ہم امیر المومنین سے بالمشافہ گفتگو کریں پس ابو نصر بن بغا رات تک چھپ کر اپنے بھائی کے لشکر کی طرف نکل گیا جو الشاری کے قریب السن میں تھا الکحیل میں ایک جماعت داخل ہوئی یہ چہار شنبہ کا دن تھا المہتدی نے ان لوگوں سے ایک گفتگو کی ان کی عطا چار

نصیب ہوئی تھی شہر و بند ہو گئی تھی' اور منتظر تھے کہ یہ معلوم کریں کہ موسیٰ بن بغا کیا کرتا ہے۔ موسیٰ نے اپنے لشکر والوں میں سے ایک حصے کی کو دیا تھی وہ الشاری کے مقابلے پر تھا ان کے ساتھی قرار دے جب سنا تو اختلاف ہو گیا۔ موسیٰ خراسان کے ارادے سے چلا گیا۔

المہتدی کا بایکباک کے نام پیغام:

اس سبب اختلاف میں اور ان سے علاوہ نے مہتدی کے قتل کے باعث میں اختلاف کیا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ جس وجہ سے الشاری کے مقابلے سے موسیٰ ہٹ گیا' اس کی جنگ ترک کر دی اور خراسان چلا گیا' وہ وجہ یہ ہے کہ المہتدی نے بایکباک کو اپنے دستخط کردہ فرمان لکھے۔ تو مساور الشاری کے مقابلے میں مقیم تھا' اپنی طرف مائل کرنا چاہا۔ اسے لکھا جس میں یہ حکم تھا کہ اس لشکر کو جو موسیٰ کے ساتھ ہے تو اپنے ماتحت کر لے اور خود ان پر سردار ہو جائے یا موسیٰ بن بغا اور مفلح کو قتل کر دے یا قید کر کے دونوں کو اس کے پاس بھیج دے۔

بایکباک اور موسیٰ بن بغا کی گفتگو:

جب وہ خط بایکباک کو ملا تو وہ اسے لے کر موسیٰ بن بغا کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ "میں اس سے خوش نہیں ہوں' کیونکہ یہ تو ہم سب کے خلاف ہے۔ جب یہ تیرے ساتھ کیا جائے گا تو کل میرے ساتھ بھی ایسا ہی کیا جائے گا۔ تیری کیا رائے ہے؟" اس نے کہا کہ "میری رائے یہ ہے کہ تو سامرا جا کے اسے مطلع کرے کہ تو اس کی اطاعت میں ہے اور میرے اور مفلح کے مقابلے پر اس کا مددگار ہے۔ وہ تجھ سے مطمئن ہو جائے گا۔ پھر ہم سب اس کے قتل کی تدبیر کر لیں گے۔"

بایکباک کی گرفتاری:

بایکباک آیا اور المہتدی کے پاس گیا۔ وہ لوگ اپنے گھروں کو چلے گئے۔ کہا کہ الشاری کے پاس سے آئے ہیں۔ المہتدی ناخوش ہوا کہ "تو نے لشکر چھوڑ دیا حالانکہ میں نے تجھے یہ حکم دیا تھا کہ تو موسیٰ و مفلح کو قتل کر دے۔ ان کے معاملے میں تو نے ڈھیل دی۔"

اس نے کہا "اے امیر المومنین میرے لیے ان دونوں کے ساتھ یہ کیونکر ممکن تھا۔ لشکر کے اعتبار سے دونوں مجھ سے بہت بڑے اور بہت زبردست ہیں ایک بار مجھ میں اور مفلح کے درمیان کچھ جھگڑا ہو گیا تھا تو میں اس کا انتقام نہ لے سکا۔ البتہ میں اپنا لشکر اور اپنے ساتھی اور جس نے میری اطاعت کی سب کو لے آیا ہوں کہ ان دونوں کے خلاف تیری مدد کروں اور تیرے معاملے کو طاقت پہنچاؤں اور موسیٰ کے پاس تو بہت تھوڑی تعداد رہ گئی ہے۔"

اس نے کہا کہ "اپنے ہتھیار رکھ دے۔" اور اسے کسی کمرے میں داخل کرنے کا حکم دیا۔

اس نے کہا "اے امیر المومنین مجھ جیسے آدمی کا تو یہ انجام نہیں ہے جب کہ وہ اس امر کی وجہ سے آئے جس کا میں قصد کرتا ہوں کہ اپنے گھر جاؤں اور اپنے ساتھیوں اور عزیزوں کو اپنے کام کا حکم دوں۔"

اس نے کہا کہ "اس امر کی کوئی گنجائش نہیں کہ مجھے تجھ سے مشورہ کی حاجت ہو۔"

اس کے ہتھیار لے لیے گئے۔ ساتھیوں کو اس کی خبر ملی۔ احمد بن خاقان دربان بایکباک سے ان میں لوگوں نے کہا کہ اپنے صاحب کو واپس کر لو کہ ان کے کپڑوں پر کوئی حادثہ گزرا۔ ترک جوش میں آ گئے محل کو گھیر لیا۔

صالح بن علی کا مہتدی کو مشورہ:

جب المہتدی نے یہ دیکھا اس وقت اس کے پاس صالح بن علی بن یعقوب بن ابی جعفر المنصور تھا اس سے مشورہ لیا کہ تو کیا مناسب سمجھتا ہے؟ اس نے کہا: اے امیر المومنین! جس شجاعت اور شہ زوری کو تو پہنچا تیرے بزرگوں میں سے کوئی نہیں پہنچا۔ ابو مسلم کی شان اہل خراسان کے نزدیک بمقابلہ اس ترک کی ان کی نظر میں جو ہے اس سے بہت زیادہ تھی مگر جب اسے قتل کر دیا گیا تو اس کا سر ان کی طرف پھینک دیا گیا یہاں تک کہ انہیں قرار آ گیا حالانکہ ان میں وہ بھی تھے جو اس کی پرستش کرتے تھے اور اس کو رب بنائے ہوئے تھے تو تجھ کو بھی یہی کرنا چاہیے تو انہیں بھی قرار آ جائے گا کیونکہ تو شجاعت میں منصور سے کہیں زیادہ سخت ہے اور دل کی ثبات میں بھی۔

بایکباک کا قتل:

المغربی جس کا نام محمد بن الیاس تھا کرخ میں لوہار تھا اور محمد بن جابا کرتا تھا اسے بخشے سے جدا ہو کر بغداد میں المہتدی سے مل گیا تو اس نے اس پر بھروسہ کر کے اپنے ساتھ رکھ لیا تھا اسے بایکباک کی گردن مارنے کا حکم دیا تو اس نے گردن مار دی ترکوں کی جماعت بھی کرخ میں مسلح صف بستہ کھڑی تھی بایکباک کا مطالبہ کر رہے تھے المہتدی نے عتاب بن عتاب کو حکم دیا کہ وہ اس کا سر ان میں پھینک دے عتاب نے سر لے کر ان کی طرف پھینک دیا وہ پیچھے ہٹے اور ان میں جوش پیدا ہو گیا ایک شخص نے عتاب پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا المہتدی نے فراغنہ اور مغاربہ اور کچھ افراد شاکریہ اور ان ترکوں نے جنھوں نے اس کا ساتھ دیا تھا ان سے جنگ کی ترکی بھاگ کھڑے ہوئے اور ان میں بہت سے مقتول ہوئے کہا گیا ہے کہ ان ترکوں میں سے جنھوں نے قتل کیا تقریباً چار ہزار مقتول ہوئے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ دو ہزار اور یہ بھی کہ ایک ہزار اور یہ واقعہ اس سال ۱۳ رجب یوم پنجشنبہ کو ہوا۔

ساری قوم یوم یکشنبہ کو اکٹھی ہوئی تمام ترک متفق ہو گئے سب کا معاملہ ایک ہو گیا ان میں سے تقریباً دس ہزار آدمی آئے طغوتیا اور اس کا بھائی بایکباک اور احمد بن خاقان اور ان بایکباک کا قریباً پانچ سو آدمیوں کی جماعت میں آئے جو طغوتیا کے ہمراہ تھے۔

مہتدی اور ترکوں کی جنگ:

المہتدی اس طرح نکلا کہ مصاحف اس کے ہمراہ تھا گلے میں قرآن لٹکائے تھا اور وہ لوگوں کو اس امر کی دعوت دے رہا تھا کہ وہ اپنے خلیفہ کی مدد کریں جب مڈبھیڑ ہوئی تو ترک جو المہتدی کے ساتھ تھے اپنے ساتھیوں کی طرف مائل ہو گئے جو بایکباک کے ساتھ تھے المہتدی فراغنہ و مغاربہ اور چند عوام میں رہ گیا جو اس کے ہمراہ تھے پھر طغوتیا اور اس کے بھائی نے ان سب پر ایسا حملہ کیا جو طالب قصاص اور اپنے شدید بدلے والے کا ہوتا ہے ان سب کا نظام بگڑ گیا جب مغلوب ہو گئے تو ترکوں نے انھیں بھگا دیا اور بہتوں کو قتل کر ڈالا وہ لوگ پشت پھیر کر بھاگے المہتدی بھی اسی طرح شکست کھا کر بھاگا کہ اس کے ہاتھ میں برہنہ تلوار تھی اور وہ ندا دے رہا تھا کہ اے لوگو! اپنے خلیفہ کی مدد کرو اسی طرح وہ صالح عبداللہ بن محمد بن یزداد کے گھر پہنچا جو شب بایکباک کے ہمراہ تھا اور اس میں احمد بن جمیل صاحب المعونہ بھی تھا وہاں داخل ہوا اپنے ہتھیار رکھ کر سفید کپڑے پہن لیے کہ ایک گھر کے اوپر چڑھ کر دوسرے گھر میں اتر کر چلا جائے اور پوشیدہ ہو جائے تو اسے ڈھونڈا گیا مگر نہیں ملا۔

احمد بن خاقان تیس سواروں کے ساتھ اسے پوچھتا ہوا آیا آگاہ ہو گیا کہ وہ ابن جمیل کے گھر میں ہے اس باب سے وہ اطلاع کر

چھوڑ کر نکل جانے سے ایک تیر مارا گیا اور ایک تلوار اس کے پیٹ میں بھونک دی گئی۔ احمد بن خاقان نے گھوڑے پر پیچھے لاد لیا اور اس کے پیچھے سپاہی کو بٹھا کر یہاں تک لایا اسے اپنے گھر لے گیا۔ لوگ اس کے پاس آئے اسے کھینچنے مارنے اور منہ پر تھپڑ لگانے لگے۔ اسباب و سامان کی قیمت دریافت کرنے لگے تو اس نے چھ لاکھ کا اقرار کیا۔ جنھیں کرخ کے بعض لوگوں کے پاس امانت رکھوا دیا ہے۔ آخر وہ سامان حاصل کیا گیا اور [illegible] ایک شخص کے حوالے کر دیا جس نے اس کے خصیے کچل کر اس کو قتل کر دیا۔

بعض نے لکھا ہے کہ اس کا سبب اور پہلا اختلاف یہ تھا کہ ترکوں کی اولاد میں سے لاکھوں جمع ہوئے کہ ہم لوگ اس پر رضا مند نہیں ہیں کہ ہم پر سوائے امیر المومنین کے کوئی اور رئیس ہو۔

موسیٰ بن بغا اور بایکباک کو اس وقت انھوں نے لکھا جب کہ وہ مساور الشاری کے مقابل تھے۔ موسیٰ اپنے آدمیوں کے ساتھ آیا جوسق الوزیر کے علاقے میں پلٹ گیا۔ المہتدی نے جیر میں پڑاؤ کیا اور وہ ان کے قریب ہو گیا وہ قتل کی طرف کھنچ گیا۔

فراغنہ و مغاربہ کا قتل:

جب ۳ رجب یوم شنبہ آیا تو بایکباک فرماں بردار بن کے داخل ہوا۔ موسیٰ تقریباً دو ہزار آدمیوں کے ساتھ خراسان کی طرف چلا گیا۔ ایک شخص موالی میں سے المہتدی کے پاس آیا کہ بایکباک نے موسیٰ سے وعدہ کیا ہے کہ تجھے کل یا کسی بہانے سے قتل کر دے گا۔ المہتدی نے بایکباک کو گرفتار کرا دیا۔ اس کے ہتھیار چھین لیے اور قید کر دینے کا حکم دیا۔ وقت عصر تک قید رہا۔ بااثر ترک اس کی تلاش میں نکلے اور وہیں گئے۔ یک شنبہ کی صبح ہوئی تو ان میں سے کوئی نہ بچا جو پیادہ ہو یا سوار مسلح ہو کر آیا۔ جب وہ قتل کی طرف گئے تو المہتدی نے نماز ظہر پڑھی اور فراغنہ و مغاربہ کے ہمراہ ان کی طرف نکلا۔ ترکوں نے انھیں گھیر لیا۔ انھوں نے ان پر حملہ کر دیا۔ جب انھوں نے ان کا پیچھا کیا تو ان کو پوشیدہ لشکر مل گیا جس سے فراغنہ و مغاربہ کی بہت بڑی جماعت مقتول ہوئی۔

المہتدی کا فرار:

المہتدی بھاگا۔ جوسق الوزیر کے دروازے سے اسی حالت میں گزرا کہ اس کا نام چلا رہا تھا کہ اے لوگو! میں تمہارا خلیفہ ہوں۔ ترک اس کے پیچھے دوڑ رہے تھے۔ وہ احمد بن جمیل کے گھر گھس گیا۔ المہتدی ایک دوسرے گھر پر چڑھ گیا۔ ترکوں نے آس پاس تمام علاقے کا محاصرہ کر لیا۔ انھوں نے عبداللہ بن عمر البازیار کے ایک غلام کے گھر سے نکالا۔ اس حالت میں ایک دبلے پتلے گھوڑے پر سوار کر دیا۔ اس کی پسلی میں نیزے کا زخم تھا اور وہ درد کر رہا تھا اور پاجامہ پہنے تھا۔ کرخی کا گھر نیز ایک جماعت عوام اور ابن ثوابہ کے مکان لوٹ لیے۔

جب دوشنبہ کا دن ہوا تو احمد بن المتوکل معروف بابن فتیان کو یارجوخ کے گھر پہنچایا گیا۔ ترک راستوں میں گھوم رہے تھے اور عوام کی تعریف کر رہے تھے کہ انھوں نے ان کی مزاحمت نہیں کی۔

کیغلغ کی گرفتاری:

دوسروں نے کہا کہ اس کا سبب یہ تھا کہ کرخ اور سامرا کے باشندوں نے اسی سال ۱۴ رجب یوم دوشنبہ کو حرکت کی۔ کرخ میں اور دور کے اوپر جمع ہوئے تو المہتدی نے کیغلغ وغیرہ بن صول ارتکین اور اپنے بھائی عبداللہ کو ان کی جانب روانہ کیا۔ یہ لوگ ان کے ساتھ جا رہے تھے یہاں تک کہ ان میں سکون ہو گیا اور یہ دارالخلافت واپس آ گئے۔ ابو نصر محمد بن بغا کو یہ خبر پہنچی کہ المہتدی نے اس

کے اور اس کے بھائی موسیٰ کے پاس [illegible] کا [illegible] اور [illegible] کہا [illegible] کے پاس خود [illegible] سے اور ان لوگوں سے [illegible] جب [illegible] جب وہ بھاگ گیا المہتدی نے اسے [illegible] اور ان کے [illegible] کو [illegible] تھی [illegible] اس وقت پہنچ [illegible] جب [illegible] تھا [illegible] اس وقت پہنچ [illegible] نے [illegible] تھا [illegible] خلافت میں [illegible] ان سے [illegible] کچھ [illegible] دیا۔

ابو نصر کی گرفتاری و قتل:

ابو نصر [illegible] اس کے [illegible] سے پھر وہ [illegible] لے گئے [illegible] جب [illegible] قتل کر کے [illegible] کنویں میں پھینک دیا گیا [illegible] کنویں سے نکالا گیا [illegible] اور [illegible] تین [illegible] اور [illegible] کیا [illegible] جا چکی۔

موالیوں کو دارالخلافہ میں قیام کا حکم

مہتدی نے ابو نصر کو قید کرنے کے وقت موسیٰ بن بغا [illegible] لشکر کو [illegible] بایکباک کے [illegible] اور [illegible] موالی کے [illegible] آ جانے [illegible] الشاری [illegible] کے قتال [illegible] اسے [illegible] المہتدی [illegible] پہنچی [illegible] اس کی مخالفت پر آمادہ [illegible] موالی کو [illegible] کر کے [illegible] ساتھ [illegible] کا حکم دیا [illegible] کے لیے اور [illegible] تمام [illegible] ان کے لیے [illegible] درہم [illegible] ہر شخص کے لیے ایک درہم دونوں فریق [illegible] ان کے [illegible] تھے [illegible]۔

[illegible] کے [illegible] نے [illegible] کا حکم [illegible] اور [illegible] المہتدی [illegible] تھا [illegible] ابو نصر [illegible] انہوں نے [illegible] المہتدی سے [illegible] کے اپنے پاس آنے کی امید [illegible] جب [illegible] نہیں آیا۔

احمد بن خاقان کی گرفتاری

جب ۱۴ رجب جمعہ کی رات کو یہ خبر پہنچی [illegible] موسیٰ [illegible] کے [illegible] کے وقت داخل ہو گیا [illegible] اور [illegible] ہوئے [illegible] احمد بن خاقان قید کر دیے گئے [illegible] اور [illegible] ابو نصر کو بھی قتل کیا گیا۔

طغوتیا کا المہتدی کی جماعت پر حملہ

جب کہ المہتدی ان کی جانب نکلا ان کے درمیان کوئی جنگ نہیں ہوئی، وہ چلا گیا اور ایک شخص کو اس طرح نکالا کہ وہ لوگ اس کے پیچھے ہو گئے تھے تو اس نے مغربیوں اور ان کے ساتھ رہنے والے ترکوں اور فرغانیوں کو جمع کیا میمنہ پر مسرور البلخی اور میسرہ پر یارجوخ تھا المہتدی اس کے مسلحین اور مطوعہ جیسے عام لوگوں کے ساتھ قلب میں رہا جب دن چڑھ گیا تو طغوتیا ان لوگوں کے قریب ہو گئے اور ان سے جھڑپ ہوئی انہوں نے بایکباک کو طلب کیا تو المہتدی نے اس کا سر ان کے پاس پھینکوا دیا اور ابن عتاب [illegible] سے اچانک گیا اور ان سے ملا ہوا تھا ان لوگوں نے اسے دیکھا تو اس کے بھائی طغوتیا نے اپنی خاص جماعت سے المہتدی کی جماعت پر حملہ کر دیا المہتدی کے لشکر کے میمنہ اور میسرہ والے پھر گئے۔ اور طغوتیا کے ساتھ ہو گئے یہ دیکھ کر المہتدی بھی بھاگ گئے۔ دونوں فریق کی ایک جماعت مقتول ہوئی۔

حبشون بن بغا کا بیان:

حبشون بن بغا سے مذکور ہے کہ سات سو آدمی مقتول ہوئے اور سب لوگ منتشر ہو گئے المہتدی دارالخلافت میں داخل ہوا اور دروازہ بند کر دیا گیا جس سے وہ داخل ہوا تھا اس دروازے سے نکلا جو [illegible] مشہور ہے وہ بازار مسرور سے واثق کے دروازے سے ہوتا ہوا باب العامہ کی طرف اس طرح نکلا کہ صدا دے رہا تھا کہ اے لوگو میں امیر المومنین ہوں اپنے خلیفہ کی طرف سے قتال کرو مگر عوام میں سے کسی نے اس کی بات نہ مانی اور [illegible] تھا جب کسی کو اس کی مدد کرتے نہیں دیکھا تو جیل خانے کے دروازے پر گیا قیدیوں کو رہا کر دیا جو اس میں قید تھے گمان کرتا تھا کہ وہ لوگ اس کی مدد کریں گے مگر ان سے سوائے بھاگنے کے کچھ نہ ہوا۔

المہتدی کی گرفتاری

لوگوں نے اس کی بات قبول نہ کی تو وہ ابو صالح عبداللہ بن یزداد کے گھر آیا وہاں احمد بن جمیل اندر پہنچا [illegible] ہوا تھا وہ ان کے پاس پہنچایا گیا دیوان الضیاع کی طرف سے نکال کر لشکر میں لائے پھر احمد بن خاقان کے پاس قید کر دیا احمد بن جمیل کا گھر لوٹ لیا گیا جو شخص مغاربہ کے سرداروں میں سے اس معرکے میں قتل ہوا وہ نصر بن احمد الزبیری ہے اور فراغنہ کے سرداروں میں سے عتاب بن عتاب ہے جب کہ وہ بایکباک کا سر ان کے پاس لایا تھا۔

المہتدی کا معزول ہونے سے انکار

بیان کیا گیا ہے کہ اس جنگ میں المہتدی نے بہت بڑی جماعت کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا قید ہونے کے بعد جب گفتگو ہوئی اور انہوں نے اس سے معزولی چاہی تو اس نے انکار کیا اور قتل کے لیے تیار ہو گیا انہوں نے کہا کہ اس نے اپنے ہاتھ سے موسیٰ بن بغا اور بایکباک اور سرداروں کی ایک جماعت کو لکھا تھا کہ ان کے ساتھ جو [illegible] کرے گا [illegible] ان امور کا قصد کرے گا جب اس نے ایسا ان سب کے پاس [illegible] ان میں سے کسی ایک کے ساتھ کیا اور وہ اس پر واقف ہو گئے تو وہ اس کی بات سے بری ہو گئے المہتدی کے اختیار میں ہے کہ جس کو چاہیں منصب دیں۔ انہوں نے اس کی حکومت توڑنے کو حلال سمجھا۔

بارجوخ کی احمد بن متوکل کی بیعت:

بارجوخ ترکوں کے ہلاک ہو جانے کے بعد دارالخلافت گیا۔ وہاں سے اولاد متوکل میں سے اس نے ایک جماعت کو نکالا انہیں جمع کر کے لے گیا ۱۳/ رجب یوم سہ شنبہ کو احمد بن المتوکل سے جو ابن فتیان مشہور تھا بیعت کر لی۔ المعتمد علی اللہ نام رکھا گیا ۱۸/ رجب یوم پنجشنبہ کو المہتدی محمد بن الواثق کی وفات پر شہادت لی گئی کہ وہ درست حالت میں تھا سوائے ان دو زخموں کے جو اسے یکشنبہ کو لڑائی میں لگے کہ ایک تیر سے اور ایک تلوار سے اور کوئی زخم نہیں تھا۔ جعفر بن عبدالواحد اور ابراہیم ابو الحسن کے چند بیٹوں نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اور وہ المنتصر کے مقبرے میں دفن کر دیا گیا۔ موسیٰ بن بغا اور مفلح ۲۰/ رجب یوم شنبہ کو سامرا میں داخل ہوئے۔ اس نے المعتمد کو سلام کیا خلعت ملی۔ وہ اپنے گھر چلے گئے۔ لوگ امن وعافیت سے رہنے لگے۔

اہل کرخ کا المہتدی سے ملاقات پر اصرار:

۲/ رجب کو اہل کرخ و دور سب میں ہیجان پیدا ہوا اور جمع ہو گئے۔ جب وہ حرکت کرتے تھے تو مہتدی اپنے بھائی عبداللہ کو بھیجا کرتا تھا۔ اس دن بھی حسب معمول عبداللہ کو ان کے پاس بھیجا۔ اس نے انہیں اس حالت میں پایا کہ کرخ کے امراء سے آئے ہیں۔ تشفی کی اور ان کے حوائج کے انتظام کی ذمہ داری لی مگر انہوں نے انکار کیا کہ ہم الگ نہ ہوں گے جب تک امیر المومنین کے پاس جا کر ان سے اپنے واقعہ کی شکایت نہ کریں۔ عبداللہ ان کے پاس سے واپس ہوا۔ اس وقت دارالخلافت میں ابونصر محمد بن بغا اور حبشون اور کیغلغ اور مسرور بلخی اور ایک اور گروہ تھا۔ عبداللہ نے جب یہ خبر پہنچائی تو حکم ہوا کہ ابونصر ان کی ایک جماعت کو روانہ کرے۔ جب ابونصر عبداللہ ان سے قریب پہنچ گئے تو ملا اور چاہا کہ وہ اپنے مقام پر ٹھہریں اور اس کے ساتھ ایک جماعت گفتگو کریں مگر انہوں نے انکار کیا۔ جب ابونصر اور جو اس کے ساتھ دارالخلافت میں تھے یہ خبر پہنچی کہ ان کا گروہ آ گیا ہے تو وہ سب باب الفرالد کے قریب سے دارالخلافت سے نکل گئے۔ دارالخلافت میں سوائے مسرور بلخی کے الطون باب کیغلغ کے اور کاتبوں میں سے [illegible] عیسیٰ بن فرخان شاہ کے اور کوئی نہ رہا۔

افسروں کی معزولی کا مطالبہ:

سوار باب القصر الاحمر کے قریب سے داخل ہو گئے اور قریب دو ہزار کے دارالخلافت میں بھر گئے۔ مہتدی کے پاس گئے۔ اپنی حالت کی شکایت کی۔ انہیں اپنی درخواست میں بھروسہ تھا کہ ان کے افسروں کو معزول کر دیا جائے گا۔ اور ان کا انتظام امیر المومنین کے بھائیوں کے سپرد کر دیا جائے گا۔ خزانے سے جتنی خیانت کی ہے سب کی تلافی و واپسی ہو گی جس کی مقدار پندرہ کروڑ بیان کی گئی تھی۔ اس معاملے میں اور ان کی درخواست پر غور کرنے کا وعدہ کیا۔ اس دن دارالخلافت ہی میں رہے۔ مہتدی نے محمد بن مباشر کرخی کو بھیجا۔ اس نے ان سے سمجھوتہ کیا۔ ابونصر بن بغا اس کے ہمراہ تھا یہاں تک کہ اس نے الحیر میں کرخ کے قریب تھا لشکر جمع کیا۔ اس کے ساتھ تقریباً پانچ ہزار آدمی مل گئے مگر اسی شب کو علیحدہ ہو گئے۔ اب اس کے پاس دو سو سے بھی کم رہ گئے۔ وہ چلا گیا۔ جاتے ہوئے کہ یہ بچ گیا۔

مطالبات پر نظر ثانی کا مشورہ:

دوشنبہ کی صبح اس طرح ہوئی کہ سوار اپنے پچھلے مطالبے پر قائم تھے۔ ان سے کہا گیا کہ یہ کام جس کا تم ارادہ کر رہے ہو سخت

کا کام ہے۔ ان امراء کے ہاتھ سے حکومت کا نکال لینا تمہیں بھی منظور نہیں۔ چاہیے کہ معزول بھی کیے جائیں اور سرکاری مطالبات بھی پورے کرا لیے جائیں۔ اپنے معاملے میں غور کرو۔ اگر تمہیں یہ قبول ہو کہ تم اس معاملے پر اس وقت تک صبر کرو گے جب تک کہ وہ اپنی انتہا کو پہنچے تو امیر المومنین اسے تمہارے لیے قبول کرتے ہیں۔ دوسری صورت میں امیر المومنین تمہارے لیے غور کر چکے ہیں انھوں نے سوائے تمہاری پہلی درخواست کے انکار کیا۔ تمہیں اس امر کی بیعت کی قسموں کی دعوت دی گئی کہ وہ اسی قول پر قائم رہیں گے۔ اس سے رجوع نہ کریں گے۔ جو شخص ان سے اس معاملے میں قتال کرے گا اس سے قتال کریں گے۔ امیر المومنین کے لیے خیر خواہی کریں گے۔ اس سے وفاداری کریں گے۔ ان لوگوں نے اس کی یہ بات مان لی۔ بیعت کی قسمیں لی گئیں۔ اس دن تقریباً ایک ہزار نے عیسیٰ بن فرخان شاہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی کیونکہ اس روز دیوانی کے کاروبار کی عنان اقتدار ان کے ہاتھ میں تھی۔

ابو نصر کی طلبی:

انھوں نے اپنی طرف سے ابو نصر کو ایک خط لکھوایا جسے ان کے لیے عیسیٰ بن فرخان شاہ نے لکھ دیا۔ اس خط میں سب سے دارالخلافت سے نکل جانے پر اپنی ناگواری کا اظہار کیا تھا کہ صرف اس لیے امیر المومنین کی جناب میں حاضر ہوئے تھے کہ اپنی حاجت کی شکایت کریں جب دارالخلافت کو خالی پایا تو ٹھہر گئے۔ امیر المومنین جب معاودت فرمائیں گے تو ہم بھی لوٹ جائیں گے۔ ہرگز ہرگز بد عہدی نہ کریں گے۔ عیسیٰ نے خلیفہ کی جانب سے بھی اسے ایسا ہی لکھا۔ وہ محمد بیت عمرو دمشقی کے درمیان آیا اور دارالخلافت میں اس طرح داخل ہوا کہ اس کے ہمراہ اس کا بھائی حبشون اور کیغلغ اور دیگر لیا اور ان میں کا ایک گروہ تھا موالی ان کے مقابلے میں مسلح ہو کر کھڑے ہو گئے اور المہتدی بیٹھ گیا۔

ابو نصر کی دربار میں باریابی:

ابو نصر اور جو اس کے ساتھ تھے اس کے پاس پہنچے۔ سلام کیا قریب آیا۔ المہتدی کے ہاتھ پاؤں اور فرش کو بوسہ دیا اور پیچھے ہٹ گیا۔

المہتدی نے خطاب کیا کہ اے محمد! اس سلسلے میں جو موالی کہتے ہیں تیرے پاس کیا ہے۔

اس نے کہا وہ کیا کہتے ہیں۔

فرمایا: وہ بیان کرتے ہیں کہ تم لوگوں نے تمام دولت نکال لی۔ اعمال میں خود رائی کی۔ سلطنت کے کسی امر میں غور نہیں کرتے۔ مصالح عامہ پر کان نہیں دھرتے۔

محمد نے کہا: اے امیر المومنین! مجھے اور اموال سے تعرض نہیں ہے۔ میں دیوان کا کاتب تھا۔ نہ میرے ہاتھ میں اموال تھے۔

پوچھا: پھر وہ اموال کہاں ہیں۔ وہ ضرور تیرے ہی پاس ہیں یا تیرے بھائی کے کاتبوں اور ساتھیوں کے پاس۔

ابو نصر کی گرفتاری:

موالی قریب آئے۔ عبداللہ بن تکین اور ان میں کی ایک جماعت آگے بڑھی۔ ابو نصر کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ یہ امیر المومنین کا دشمن ہے جو امیر المومنین کے سامنے تلوار لے کر کھڑا ہوتا ہے۔ انھوں نے اس کی تلوار لے لی۔ ابو نصر کا ایک غلام اندر آیا جس کا نام تجل تھا۔ اس نے اپنی تلوار کھینچ لی اور قدم بڑھایا کہ ان لوگوں کو ابو نصر سے دور کرے۔ اس کا قدم خلیفہ کے قریب تھا۔ عبداللہ بن تکین

چھا ور اس کے سر پر ایک تلوار ماری۔ اس کے بعد دار الخلافت میں کوئی شخص ایسا نہ رہا جس کی خونریزی کی ہو۔ المہتدی کی تلوار ایک کوٹھری میں جو اس کے قریب تھی چلا گیا۔ محمد بن بغا کو گرفتار کر کے دار الخلافت کے ایک حجرے میں داخل کر دیا گیا۔ اس کے بقیہ ساتھی بھی قید کر دیے گئے۔ ترکوں نے اس غلام سے قتل کا ارادہ کیا۔ المہتدی نے انھیں روکا کہ ان کے بارے میں مجھے غور کرنے کی مہلت دو۔ پھر حکم دیا تو اسے ترکوں نے ایک گروہ نے ذبح کیا۔ تب اس کے سر کاٹ کر دھڑ سے جدا کرنے کا حکم دیا گیا اور دفن کر دیا گیا۔

عبداللہ بن الواثق کو الرفیف بھیجنے کا حکم:

چار شنبہ کی صبح کو لوگ بہت جمع ہو گئے۔ بیعت لی جا رہی تھی۔ عبداللہ بن الواثق اور ایک جماعت کو ان کے اور قریبی رفقاء کے ساتھ الرفیف بھیجنے کا حکم دیا گیا اور ساتھ ہی ان سرداروں میں سے جنھیں انھوں نے نکلنے کا حکم دیا تھا محمد بن یحییٰ الواثقی عتاب بن عتاب ہارون بن عبدالرحمن بن الازہر ابراہیم بن اسماعیل یحییٰ بن محمد بن داؤد محمد بن عیسیٰ کا بیٹا عبدالرحمن بن دینار اور احمد بن زید وغیرہ بھی تھے۔ عبید اللہ بن الواثق ان سرداروں کی جانب سے یہ تحریر پہنچی کہ وہ لوگ جیسے ہی کسی دوسرے مقام میں ان کا جو ساتھ سب تک ہے انھوں نے دھوکا دیا ہے۔ ترکوں نے یہ ارادہ کیا کہ موسیٰ اور مفلح کو واپسی کے لیے اور لشکر کو اپنے میں سے کسی سردار کے سپرد کرنے کو کہیں۔ سب نے اس امر پر اتفاق کر لیا۔ ان دونوں کو یہ مضمون اور چند خطوط ادھر سے بھی ان کے ساتھ بھیجے گئے جن میں کہا گیا تھا کہ ان کی درخواست قبول کر لی گئی ہے۔ ان دونوں خطوط کے لکھنے کا حکم دیا گیا جو سرداروں کو ملنے منظور تھے اور اس امر کا کہ وہ انتظار کریں۔ ابو نصر محمد بن بغا نے دار الخلافت سے نکل کر ان کے آنے تک لشکر کو ایک شخص کے سپرد کر دیا کہ انھیں حکم دیا گیا ہے سپرد کرنے میں جلدی کی تو تمام سردار ان دونوں کو گرفتار کر کے دار الخلافت روانہ کر دیں۔ ان خطوط کے پہنچتے ہی ستمی آدمیوں نے ہم اور دائیں۔ دونوں اہل سامان سمیت شب جمعہ کو سامرا سے روانہ ہو گئے۔

ابو نصر کی گرفتاری و رہائی:

جن لوگوں پر جن سے دار الخلافت میں کی دو دن تک بیعت لی گئی تھی یہ بیعت کی گئی تھی کہ تیار کرنے کا حکم عبداللہ بن محمد بن ابراہیم کو کرنے کا اعلان تھا۔ جب یہ خبر موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کو پہنچی تو اس نے تیزی سے کوچ کیا اور راستے میں ان کے جدا کرنے کا حکم دیا۔ اس وقت تک ان کی کچھ تعداد جب یہ خبر پہنچی تو ان کا خیال تھا وہ دن آ گیا۔ محمد بن بغا کو قید سے نکلوایا۔ لشکر میں کچھ بے چینی ہوئی۔ وہ سب ان کے پاس پہنچ کے سامنے چار بج بعض اہل لشکر کو چھوڑ کر ساتھ لے گئے اور ان سے مدد کی بیعت لی اور جب جمعہ کو رقیف کے لیے روانہ ہوئے۔ کچھ دن المہتدی کی طرف نکلا۔ ترکوں نے روکا۔ وہ تھوڑا ہی چلا تھا کہ مجبورا انھیں حکم دیا کہ خیمے اور سامان لاد لیا جائے وہ تمام رات اسی حال میں منتقل ہو گئے۔

جب صبح ہوئی تو موسیٰ کے لشکر سے قریبا ایک ہزار آدمی واپس آ گئے جن میں کچھ سردار بھی تھے۔ المہتدی ان کی طرف نکلا۔ اس نے ان پر حملہ کیا جس پر کچھ متفرق ہو گئے۔ بعض جو بچ گئے متفرق ہو کر قریب میں ٹھہرا۔ پھر اسی حالت میں واپس آ گئے کہ دونوں لشکروں کے درمیان آمد و رفت رہی تھی۔

ترک سرداروں کی المہتدی کے دربار میں باریابی:

موسیٰ بن بغا کی خواہش تھی کہ وہ کسی ایسے علاقے کا والی بنا دیا جائے کہ وہ وہاں چلا جائے۔ قوم کی خواہش تھی کہ موسیٰ

کہ اپنے غلاموں کو ان کے سامنے نہ کریں اور ان سے گفتگو کریں۔ اس دن ان کے درمیان کوئی بات طے نہ ہوئی۔ جب بدھ کی رات ہوئی تو یہ خبر مشہور ہوئی کہ وہ سب اتفاق پر آمادہ ہو چکے ہیں [illegible] پانچ ہزار آدمیوں کے ساتھ ترکوں نے قصر سے [illegible] کیا ہے اور انہوں نے [illegible] جب صبح ہوئی تو [illegible] معلوم ہوا [illegible] کہ ترکوں نے [illegible] خلافت میں [illegible] اور ہاشمی اور احمد بن خاقان اور [illegible] سب کے سب ان کے پاس پہنچے اور سلام کیا۔

بایکباک کا انجام:

سامنے بایکباک نے [illegible] کا حکم دیا۔ [illegible] اپنے سامنے [illegible] کا سر اڑا دیا [illegible] کے سامنے اس طرح [illegible] اس کے سر کو [illegible] جب ترکوں نے [illegible] سے [illegible] ہاتھ [illegible] پر [illegible] محمد بن واثق پہلے [illegible] خلافت کے لیے [illegible] اس کے [illegible] پانچ تیغ [illegible] حکم [illegible] وقت [illegible] پاس [illegible] آ گئی۔ [illegible] کوئی کلام [illegible] ترکوں نے [illegible] سامنے [illegible] کر دیا تھا۔ انہوں نے [illegible] کے سر [illegible] بے قراری ظاہر کی۔

ترکوں کا ارادۂ قتل سے انکار:

جب یہ خبر ترکوں نے سنا [illegible] خلافت میں اپنے مقصود [illegible] کے سامنے [illegible] ان کے ذہن میں [illegible] کے قتل کے لیے پوری [illegible] کر دیا [illegible] جماعت [illegible] پر مقصد پایا [illegible] سب کے [illegible] خلافت [illegible] کے [illegible] ترکوں سے [illegible] کی مخالفت کی [illegible] کے امیروں کو اپنے ساتھ ملانے کے لیے خود [illegible] کو بھی ملا لیا۔

فراغنیوں کا مہتدی سے اعانت کا وعدہ:

مہتدی نے فراغنیوں کی ایک جماعت کو اپنے پاس بلایا۔ ترکوں نے [illegible] کہا کہ تم ان کے مقابلے میں [illegible] امیر المؤمنین [illegible] کے ساتھ ہم [illegible] کا [illegible] سے ہو [illegible] معاملے [illegible] انہوں نے [illegible] قتل [illegible] کی طرف [illegible] رضامند کر لیں۔ فراغنیوں نے عرض کیا کہ ہم ترکوں کے مقابلے میں حاضر ہوں گے اور ان پر غالب [illegible] مغربیوں کی [illegible] جائے۔ ان [illegible] پہنچ [illegible] جب [illegible] ترکوں [illegible] کی خواہش کی [illegible] اسی طرح رہا۔ [illegible] ہوا [illegible] کے [illegible] تھے [illegible] اور [illegible] تھے [illegible] صالح بن وصیف کے ساتھی تھے۔ ایک جماعت [illegible] کے ساتھ تھی۔

مہتدی کی فوج کی شکست و فرار:

جب دونوں گروہوں تک [illegible] اپنے ترکی ساتھیوں کے دوسری طرف [illegible] صالح بن وصیف کے ساتھی

بھاگے [illegible] سپاہی اور بھی بھاگ گئے۔ مہتدی شہر والوں کے پیچھے سے نکلے۔ انھوں نے ایک نظر پیچھے دیکھا تو کوئی آدمی [illegible]۔ ان کے گھوڑے کے [illegible] میں [illegible] جس میں شمشیر زنی [illegible] نے زخمی کر دی۔ مہتدی نے ساتھیوں میں [illegible] پکار کر کہا ثابت قدم رہو [illegible] ایک [illegible] باقی [illegible] اسی کی [illegible] سے [illegible] تو اسی حالت میں وہاں چلا گیا۔ اس کے ہاتھ میں تلوار تھی اس کے جسم پر [illegible] اور ایک قبا تھی جس کا [illegible] کا [illegible] پر ظاہر تھیں۔ [illegible] جب تک اس حالت میں [illegible] جا رہے [illegible] نے زخموں [illegible] آواز دی جماعت کے اور کسی نے اس کی مدد نہ کی۔ جب [illegible] قید خانے کے دروازے پر پہنچا تو اس کے گھوڑے [illegible] سے نکال دیا اور اس سے قیدیوں کے رہا کرنے کی درخواست کی۔ وہ تنہا [illegible] کے پاس سے [illegible] انھوں نے [illegible] چھوڑ یہاں تک کہ اس نے اپنا [illegible] کرنے کا حکم دیا۔

ترک داخل ہو کے قید خانے کے دروازے میں مشغول ہو گئے [illegible] دروازے سے [illegible] پہنچے [illegible] احمد بن جمیل تھا۔ گھر میں داخل ہوا [illegible] چھپ گئے۔ [illegible] اور [illegible] اس کی ران میں نیزے کا ایک زخم تھا۔ [illegible] احمد بن جمیل نے [illegible] پڑھی۔

احمد بن المتوکل کی رہائی

ترکوں نے تقریباً تیس آدمیوں کی ایک جماعت [illegible] دروازہ کھلوا کر گھس گئے۔ پھر جب [illegible] ان کی [illegible] تلوار لیے ہوئے ایک زینے پر چڑھ گئے [illegible] داخل ہوئی تو [illegible] گرفتار کرنے کے لیے [illegible] زینے سے [illegible]۔ انھوں نے اسے [illegible] کے نیچے میں [illegible] یقین ہو گیا [illegible] اپنے [illegible] انھوں نے [illegible] آپ کے سامنے گھوڑے پر بٹھا کے [illegible] جس راستے سے [illegible] کے مکان پہنچا [illegible] باقی [illegible] احمد بن المتوکل [illegible] مشہور تھا اور [illegible] قید [illegible] موسیٰ بن بغا [illegible] درخواست کی۔ مہتدی [illegible] پاس [illegible] اور انھوں نے اس کے [illegible] بیعت کی۔

المہتدی کی وفات

[illegible] احمد بن المتوکل سے بیعت کی [illegible] باشندوں نے اور خواص نے ان سے بیعت کی۔ [illegible] انھوں نے المہتدی سے [illegible] جب [illegible] ۲۵۶ھ کو [illegible] ۲۵۶ھ [illegible] احمد بن المتوکل [illegible] لوگوں نے عام بیعت کی۔

المہدی پر عتاب۔

محمد بن یحییٰ الحرشی سے منقول ہے کہ جب الہادی ان کے ہاتھ نہ آیا اس نے اپنے آپ کو معزول کرنے سے انکار کیا تو ان لوگوں نے اس کے ہاتھ پاؤں کی انگلیاں [illegible] قطع کیں اور [illegible] ان سے جدا کر دیں یہاں تک کہ اس کی دونوں ہتھیلیاں [illegible] کٹ کر گر گئے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ معلوم نہ کیا گیا کہ یہ کس سبب سے ہوا۔

ابو نصر سے جواب طلبی

ابو نصر محمد بن عفان کے قتل کے سبب میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب وہ [illegible] اپنے بھائی موسیٰ کے ارادے سے واقف ہوا تو الہادی نے اپنے بھائی عبداللہ کو [illegible] فوج کی ایک جماعت کے ساتھ [illegible] کی طرف روانہ کیا۔ وہ لوگ [illegible] میں پہنچ گئے [illegible] قید کر دیا گیا۔ ان کی مخالفت سے بچنے کے لیے وہ الہادی کے پاس آیا اور پوچھا کہ [illegible] بھائی موسیٰ اپنے لشکر اور غلاموں کے ساتھ صرف اس لیے آیا ہے کہ [illegible] اتفاق ہو گئے۔

عرض کیا اے امیر المومنین اللہ نے آپ کے بیٹے سے [illegible] موسیٰ تیرا [illegible] ہے اور تیری [illegible] ہاتھ [illegible] میں ہے۔ وہ [illegible] ایک شخص [illegible] کے مقابلے میں ہے۔ فرمایا [illegible] کے لیے [illegible] اس سے بچا [illegible] کی جانب پلٹ آیا۔

عرض کیا اے امیر المومنین! وہ کیا کرے؟ اس نے تو اسے بچا لیا ان کے ساتھیوں کو قتل کیا اور اسے بالکل بچا کر چھوڑ دیا [illegible] واقعی [illegible] اس کا [illegible] ہے۔ [illegible] سمجھنے کے لیے [illegible] کا حکم دیا ہے۔

فرمایا [illegible] ہے۔ تیرے [illegible] رات [illegible] دن جمع کرنے سے [illegible] دیا کہ جب [illegible] اس وقت [illegible] سب [illegible] جائے [illegible] اور تیرے بھائیوں کو بچا [illegible] ہو جائے۔

ابو نصر کا قتل:

جب ابو نصر [illegible] گرفتار کر لیا گیا [illegible] اس کا [illegible] ابن ثوابہ کا [illegible] لایا گیا۔ الحسن بن مخلد اور ابن ثوابہ اور سلیمان بن وہب [illegible] کا تب [illegible] گرفتار ہوئے۔ یہ لوگ بھاگ گئے ان کے مکانات لوٹ لیے گئے۔

مہدی کی بیویوں سے جواب طلبی:

مہدی نے [illegible] احمد بن [illegible] قید [illegible] ابو یوسف کے بیٹے [illegible] طلب فرمایا [illegible] کے مقابلے میں [illegible] ان کے درمیان [illegible] انہوں نے ان کے لیے [illegible] اپنے [illegible] کیا [illegible] مجھے قتل کر دیں گے۔ اگر تم لوگ میری [illegible] کرو گے تو میں [illegible] دوں گا [illegible] تمہاری [illegible] بڑھا دوں گا۔

موسیٰ [illegible] کی گرفتاری کا حکم

جب [illegible] موسیٰ [illegible] اس کے ساتھیوں کی [illegible] پر آمادہ [illegible] لگے [illegible] کر لیا۔ [illegible] اس نے

[illegible]

موسیٰ اور بایکباک کی [illegible]

[illegible]

مہتدی کی ہلاکت کی دوسری روایت

کہا جاتا ہے کہ مہتدی نے جب خلافت چھوڑنے سے انکار کیا تو [illegible]

[illegible]

مہتدی کی وفات

[illegible]

مہتدی کی مدت حکومت

[illegible]

[illegible]

[illegible] کی بصرہ میں آمد

بیان کیا جاتا ہے کہ [illegible]

[illegible]

صاحب الزنج [illegible]

[illegible]

صاحب الزنج کا بحری کشتیوں پر قبضہ

[illegible]

مال غنیمت

[illegible]

[illegible] صاحب الزنج کے حملے

[illegible]

جو ان کے پاس [illegible] تھے۔ وہ [illegible] لوگوں سے [illegible] اور وہ چند اشخاص ان کی بھی [illegible] جو پہلے [illegible] جنگ [illegible] آگے نہ بڑھ سکے

ابلہ میں آتش زنی

صاحب الزنج نے [illegible] ۲۵ رجب ۲۵۶ھ [illegible] نے اپنی فوج ابلہ کی طرف روانہ کی۔ [illegible] ابلہ [illegible] آگ [illegible] کی طرف [illegible] جب [illegible] ہو گئے [illegible] ابلہ [illegible] آگ لگا دی [illegible] ہوا [illegible] جس [illegible] اس [illegible] ہو گیا [illegible] وہاں تک [illegible] پہنچ [illegible] لوگ [illegible] ہلاک [illegible] غرق ہوئے [illegible] جمع کئے گئے جو [illegible] ہاتھ [illegible] تھا وہ سب [illegible]۔

اسی شب کو عبداللہ بن حمید الطوسی اور اس کا بیٹا قتل کیا گیا۔ وہ دونوں [illegible] نہر معقل میں ایک چھوٹی سی کشتی میں سوار تھے۔

اسی سال اہل عبادان نے صاحب الزنج سے صلح کر لی اور اپنا قلعہ اس کے سپرد کر دیا۔

صاحب الزنج کا عبادان پر قبضہ

بیان کیا جاتا ہے کہ جب اس خبیث کے ساتھیوں نے اہل ابلہ کے ساتھ جو کیا سو کیا تو اہل عبادان کے قلوب لرز گئے۔ انہیں اپنی عورتوں اور بچوں کی جان کا خوف ہوا۔ [illegible] اپنے شہر [illegible] اس خبیث کے سپرد کر دیا۔ زنگی اس میں داخل ہوئے جو غلام تھے [illegible] ان سب کو پکڑ لیا [illegible] وہ سب اس کے پاس لے آئے جو اس نے ان میں تقسیم کر دیئے۔ اسی سال اس کے ساتھی اہواز میں داخل ہوئے اور انہوں نے ابراہیم بن المدبر کو قید کر لیا۔

جُبّی میں قتل وغارت

خبیث کے ساتھی جب اہل ابلہ پر مصیبت نازل کر کے وہاں جو کچھ تھا لے چکے اور اہل عبادان [illegible] طلب کر لی تو انہوں نے اس کے غلاموں کو گرفتار کر کے اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیا اور ہتھیار جو ان سے لیے تھے ان میں [illegible] اس کے بعد اس کا قصد جبی کی طرف ہوا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو جبی کی جانب قیام کرنے کا حکم دیا تو وہاں کے باشندے بھی ان کے مقابلے میں نہ ٹھہر سکے اور بھاگ گئے۔ زنگی وہاں داخل ہوئے۔ قتل کیا، جلایا، لوٹا اور اس کے آس پاس کو ویران کر دیا۔

صاحب الزنج کا اہواز پر قبضہ

یہاں سے وہ اہواز پہنچے۔ [illegible] سعید بن یکسین [illegible] جنگ کی۔ [illegible] [illegible] ان سے [illegible] نے [illegible] سعید بن [illegible]

ہمراہی لشکر سے بٹ گیا۔ ابراہیم بن المدبر نے اپنے غلاموں اور خادموں کے ذریعہ بہت مقابلہ کیا۔ وہ لوگ اس شہر میں داخل ہو گئے۔ اسے گھیر لیا۔ ابراہیم بن محمد کے چہرے پر مار مار کے قید کر لیا۔ تمام مال و اسباب جو شہر میں تھا وہ مال تھا سب پر قبضہ کر لیا۔ یہ واقعہ بروز جمعہ ۱۲ رمضان المبارک ۲۵۶ھ کو ہوا۔

اہل بصرہ میں خوف و ہراس:

پہلے ابلہ کا حادثہ پیش آیا۔ پھر عبادان کا واقعہ سابق پیش آیا۔ پے در پے حادثات دیکھ کے اہل بصرہ سخت مرعوب ہو گئے۔ بہت سے باشندے وہاں سے نکل کر مختلف شہروں میں منتشر ہو گئے۔ بکثرت خوف زدہ کرنے والی خبریں پھیلنے لگیں۔

ابن بسطام سے ناکام جنگ:

اسی سال ذی الحجہ میں صاحب الزنج نے شاہین بن بسطام کی جانب ایک لشکر روانہ کیا جس پر یحییٰ بن محمد بحرانی افسر تھا۔ شاہین سے جو مقابلہ ہوا تھا اس میں کامیابی نہ ہوئی تو وہ ناکام واپس لوٹ آیا۔

اسی سال رجب میں سلطنت کی جانب سے صاحب الزنج سے جنگ کے لیے سعید حاجب بھیجا گیا۔

موسیٰ بن بغا اور مساور کی جنگ:

اسی سال موسیٰ بن بغا نے اپنے ساتھیوں کے درمیان جو اس کے ساتھ تھے اور اثق کے مخالف ہو کر اس کے علاقے میں روانہ ہوئے تھے اور مساور بن عبدالحمید شاری کے درمیان خانقین کے علاقہ میں جنگ ہوئی۔ مساور بڑی جماعت کے ساتھ تھا اور موسیٰ بن بغا کے ساتھی دو سو کی تعداد میں تھے۔ مگر ان لوگوں نے مساور کو شکست دی اور اس کے ساتھیوں کی بڑی جماعت کو قتل کر دیا۔

* * *

تاریخ الامم والملوک

تاریخ طبری

جلد ہفتم

تصنیف: علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری متوفی

خلافتِ بغداد کا دورِ انحطاط

حصہ دوم

ترجمہ: علامہ عبداللہ العمادی

خلیفہ معتمد علی اللہ تا خلیفہ المقتدر باللہ (۲۵۷ھ تا ۳۵۲ھ)

نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

زوال خلافت عباسیہ

از

چوہدری محمد اقبال سلیم گاہندری

تاریخ [illegible] کا یہ آخری حصہ [illegible] خلافت عباسیہ کے دور انحطاط کی تصویر ہے۔ تاریخ کے [illegible] یہ زمانہ بصیرت کے لیے عبرت و موعظت کا سامان مہیا کرتے ہیں۔ اور انسان کا ذہن [illegible] ہو جاتا ہے [illegible] بلندیوں [illegible] کے [illegible] جانے کے بعد بھی [illegible] ہے۔ اس لیے [illegible] کے [illegible] حاصل کر کے [illegible] ہو جائے۔

یہ [illegible] اس جہان کی [illegible] کو دوام حاصل نہیں اور [illegible] جب آفتاب [illegible] جہاں بہت سی [illegible] ہزاروں [illegible] ہے [illegible] اس جہان کا قانون [illegible] حاصل نہیں [illegible] ایک [illegible] اور دور انحطاط [illegible] رہتا ہے۔ [illegible] تاریخ کے [illegible] اپنے لیے عبرت و موعظت کا [illegible] اس سے [illegible] اقوام [illegible] اصلاح کی طرف متوجہ ہوتی ہیں۔

اگر [illegible] کے لیے [illegible] تاریخ میں بہت [illegible] موجود ہیں۔ [illegible] عرب [illegible] نے [illegible] کے لیے [illegible] عظیم الشان سلطنت قائم کیا تھا [illegible] ۲۳۲ھ میں [illegible] ایک [illegible] ۲۴۷ھ میں [illegible] خلیفہ جعفر المتوکل علی اللہ کے دور خلافت میں [illegible] عباس [illegible] کے [illegible] سامنے [illegible] اقتدار [illegible] کی جائے [illegible] کر دیا گیا۔

[illegible] یہ انقلاب ایک [illegible] میں نہیں ہو گیا [illegible] حکومت [illegible] ایک [illegible] مدت [illegible] باقی [illegible]

قوموں میں جاتی رہی۔ [illegible]

آرہا ہے۔ [illegible]

کے بڑے حصہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تاریخ طبری [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وما توفیقی الا باللہ

فہرست موضوعات

موضوع	صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع	صفحہ
باب ۱		[illegible]	۲۲	[illegible]	//
خلیفہ المہتدی باللہ	۷	[illegible]	//	منصور بن جعفر [illegible]	
بیعت خلافت	//	[illegible]	//	کی جنگ	۲۹
متفرق واقعات	//	[illegible]	//	منصور بن جعفر [illegible]	//
[illegible] کی جنگ	//	[illegible]	۲۳	[illegible]	//
[illegible]	//	[illegible]	۲۴	[illegible]	//
[illegible]	۱۸	[illegible]	//	سلطانی لشکر کی آمد سے زنجیوں میں	
[illegible] کے واقعات	//	[illegible]	۲۵	خوف و پریشانی	۳۰
یعقوب بن اللیث [illegible]	//	[illegible]	//	علی بن ابان [illegible]	//
[illegible]	//	[illegible]	//	سلطانی لشکر [illegible]	
[illegible]	//	[illegible]	//	[illegible]	//
[illegible]	۱۹	[illegible]	۲۶	[illegible]	۳۱
[illegible]	//	صاحب الزنج [illegible]	//	[illegible]	//
صاحب الزنج [illegible]	//	صاحب الزنج سے [illegible]	//	[illegible]	//
[illegible]	//	صاحب الزنج [illegible]	//	[illegible]	//
منصور بن جعفر [illegible] اور صاحب		[illegible] کی جنگ	۲۷	یحییٰ بن محمد [illegible]	۳۲
[illegible]	//	[illegible]	//	[illegible]	//
علی بن ابان [illegible]	۲۰	[illegible]	//	[illegible]	//
[illegible]	//	[illegible] کے واقعات	//	[illegible] کی جنگ	۳۳
علی بن ابان [illegible]	۲۱	[illegible]	۲۸	یحییٰ بن محمد [illegible] کی شکست	//
علی بن ابان [illegible]		[illegible]		یحییٰ بن محمد [illegible] کی گرفتاری	//
[illegible]	//	متفرق واقعات	//	یحییٰ بن محمد [illegible]	۳۴
[illegible]	//	منصور بن جعفر [illegible]	//		

یحییٰ بن محمد کے متعلق صاحب الزنج		امیر حج ابراہیم بن محمد	〃	ابو احمد بن متوکل کی پیش قدمی	〃
کے احکامات	〃	۲۶۰ھ کے واقعات	〃	معرکۂ خطرہ	〃
محمد بن سمعان کی بیعت کی پیش کش	〃	محمد بن ہارون کا قتل	〃	یعقوب بن اللیث کی شکست و فرار	〃
ابو احمد اور زنجیوں میں معرکہ	〃	عبداللہ السجزی کی یعقوب سے علیحدگی	〃	محمد بن طاہر کی رہائی	〃
زنجیوں کی فتح	۳۵	یعقوب بن اللیث اور الحسن بن زید کی جنگ	۴۱	یعقوب کے متعلق فرمان خلافت	۴۷
ابو احمد کی مراجعت واسط	〃	یعقوب بن اللیث کی مراجعت	〃	ابو الساج کے مال و املاک کی ضبطی	〃
ایک بوڑھے کا واقعہ	〃	یعقوب بن اللیث کی خلافت کو عرض		ابو احمد کے مدح میں قصیدہ	〃
سپہ سالار کی سزا	〃	داشت	〃	عمال کا عزل و نصب	۴۸
متفرق واقعات	〃	عبداللہ السجزی کا قتل	۴۲	جبائی کی غارت گری	〃
امیر حج الفضل بن اسحاق	۳۶	العلاء بن احمد الازدی کا قتل	〃	محمد بن الحسن کا بیان	۴۹
۲۵۹ھ کے واقعات	〃	امیر حج ابراہیم بن محمد	〃	جبائی اور رمیس کا مقابلہ	〃
ابو احمد کی سامرا میں آمد	〃	۲۶۱ھ کے واقعات	〃	رمیس کا فرار	〃
قتل کنجور	〃	الحسن بن زید کی مراجعت طبرستان	〃	ابو معاذ اور سلیمان کی جنگ	〃
متفرق واقعات	〃	خراسان پر قبضہ	۴۳	سلیمان بن جامع کی شکست و مراجعت	۵۰
اصغجون اور نیزک کی ہلاکت	〃	متفرق واقعات	〃	سلیمان بن جامع اور وصیف الرحال	
الحسن بن الشار کی گرفتاری	۳۷	طاہر اور ابن مفلح کا قتل	〃	کی جنگ	〃
الحسن بن جعفر کی گرفتاری	〃	موسیٰ بن بغا کی معزولی	〃	مال غنیمت واپس بھیجنے کا حکم	〃
موسیٰ بن بغا کی روانگی	〃	اہواز میں زنجیوں کی غارت گری	۴۴	سلیمان بن جامع کی تلاش	۵۱
ابن مفلح اور علی بن ابان کی جنگ	۳۸	متفرق واقعات	〃	جبائی کے رویے کے خلاف سلیمان کی	
علی بن ابان کی شکست و فرار	〃	ولی عہدی کا اعلان	〃	شکایت	〃
ابن مفلح کا تعاقب	〃	محمد بن زیدویہ کی یعقوب بن اللیث		اغرتمش کی آمد	〃
ابن مفلح اور ابن ابان کی دوسری جنگ	〃	سے علیحدگی	۴۵	زنجی لشکر کی پسپائی	〃
زنجیوں کے لشکر کی ناکہ بندی	۳۹	امیر حج الفضل بن اسحاق	〃	خشیش کا قتل	〃
متفرق واقعات	〃	۲۶۲ھ کے واقعات	〃	خشیش کے سر کی تشہیر	۵۲
یعقوب بن اللیث کی نیشاپور میں آمد	〃	یعقوب بن اللیث کی ہرمز میں آمد	〃	متفرق واقعات	〃
یعقوب بن اللیث کا استیلا	۴۰	[illegible] جعفر بن المعتمد کی ناکام سیاست	〃	احمد بن لیثویہ اور زنجیوں کی جنگ	۵۳
عبدالرحمٰن خارجی کا ظہور	〃	یعقوب بن اللیث کی روانگی واسط	۴۶	محمد بن عبیداللہ اور علی بن ابان کا اتحاد	〃

[illegible] اہواز	۵۳	[illegible]	,,	[illegible]	,,
[illegible]	,,	[illegible]	,,	[illegible]	۶۸
[illegible]	,,	[illegible]	,,	[illegible]	,,
[illegible]	۵۵	[illegible]	,,	[illegible]	,,
[illegible]	,,	[illegible]	۶۲	[illegible]ھ کے واقعات	,,
[illegible]ھ کے واقعات	,,	[illegible]	,,	[illegible]	,,
[illegible]	,,	[illegible]	,,	متفرق واقعات	,,
[illegible]	۵۶	[illegible]	,,	[illegible]	۶۹
[illegible]	,,	[illegible]	,,	[illegible]	,,
[illegible]	,,	[illegible]	۶۳	[illegible]	,,
[illegible]	۵۷	[illegible]	,,	[illegible]	۷۰
[illegible]	,,	[illegible]	,,	[illegible]	,,
[illegible]ھ کے واقعات	,,	[illegible]	,,	[illegible]	
[illegible]	,,	[illegible]	۶۴	[illegible]	,,
[illegible]	,,	[illegible]	,,	[illegible]	,,
[illegible]	,,	[illegible]ھ کے واقعات	,,	متفرق واقعات	۷۱
[illegible]		[illegible]	,,	[illegible]	,,
[illegible]	۵۸	[illegible]	,,	[illegible]	۷۲
[illegible]	,,	[illegible]	۶۵	[illegible]	,,
[illegible]	۵۹	[illegible]	,,	[illegible]	,,
باب ۳		[illegible]	,,	[illegible]	۷۳
[illegible]	۶۰	[illegible]	,,	[illegible]	,,
[illegible]ھ کے واقعات	,,	متفرق واقعات	,,	[illegible]	,,
[illegible]	,,	[illegible]	۶۶	[illegible]	
[illegible]	,,	[illegible]	۶۷	[illegible]	,,
[illegible]	,,	[illegible]	,,	[illegible]	
[illegible]	۶۱	[illegible]	,,	[illegible]	۷۴

۲۶۷ھ		ابو احمد [illegible] کا تقرر	//	واسط کے زنجیوں پر حملے	//
صاحب الزنج کا زوال	۹۹	زنجی لشکریوں کی گرفتاری	۱۰۷	[illegible] جنگ سے [illegible] کا حصہ	
زنجی سردار یعقوب [illegible] کی شکست	//	ایک [illegible] کی شکست	//	[illegible]	۱۱۴
آب معقل [illegible]	//	[illegible] کی شکست	//	[illegible]	//
صاحب الزنج کا شب خون کا منصوبہ	//	متفرق واقعات	//	[illegible] کی [illegible]	۱۱۵
ابو العباس کا شب خون کے منصوبہ کی		امیر حج ہارون بن محمد	۱۰۸	[illegible] کے [illegible] پر حملہ	//
اطلاع	//	۲۶۸ھ کے واقعات	//	[illegible] کا قتل	//
زنجی سردار [illegible] کا قتل	۱۰۰	جعفر بن ابراہیم [illegible]	//	متفرق واقعات	۱۱۶
زنجی سرداروں کے سروں کی تشہیر	//	محمد [illegible] کی شکست و گرفتاری	۱۰۹	امیر حج ہارون بن محمد	۱۱۷
زنجیوں کا سلیمان [illegible] پر حملہ	۱۰۱	[illegible] بن احمد [illegible] کی		۲۶۹ھ کے واقعات	//
[illegible] کی گرفتاری	//	جنگ	//	[illegible] کی [illegible]	//
ابو العباس کا زنجی کشتیوں پر حملہ	//	ابو احمد [illegible] کے [illegible]	//	[illegible] کی [illegible]	//
عمرو بن اللیث کی [illegible]	۱۰۲	[illegible] کی اطاعت		[illegible]	//
[illegible] کا [illegible]	//	قتل	۱۱۰	ابو احمد [illegible] حملہ	۱۱۸
[illegible] کی [illegible]	//	[illegible]		[illegible] کی دو کشتیوں پر قبضہ	//
[illegible]	//	[illegible]	//	[illegible] کی گرفتاری	//
[illegible] کا سبب	۱۰۳	زنجی [illegible] کی [illegible]	//	[illegible] پر لعنت	//
زنجی سرداروں کی ایک جماعت کی		[illegible]	۱۱۱	[illegible] کی [illegible]	//
درخواست امان	//	[illegible]	//	[illegible] کے [illegible]	
ابو العباس [illegible] کی جنگ	//	[illegible]	//	صاحب الزنج کا خطاب	۱۱۹
ابو العباس کا [illegible] پر دوبارہ حملہ	۱۰۴	[illegible]	۱۱۲	ابو احمد [illegible]	
سلیمان بن جامع کا [illegible]	//	صاحب الزنج کی [illegible]	//	[illegible]	//
ابو العباس کی [illegible]	//	متفرق واقعات	//	صاحب الزنج کی [illegible]	//
ابو احمد [illegible] پر [illegible]	۱۰۵	زنجیوں [illegible] پر حملہ	۱۱۳	ابو احمد نے [illegible] سردار [illegible]	
ابو العباس کا [illegible]	//	[illegible] کا قتل	//	کی یورش	۱۲۰
[illegible]	۱۰۶	صاحب الزنج کے [illegible]		[illegible]	//
[illegible]	//	[illegible]	//	[illegible]	//

زنجیوں کی شدید مدافعت ۱۲۱
زنجیوں کے انہدام کا منصوبہ //
بہبوذ کا قتل //
ابن سمعان اور سلیمان بن جامع کے مکانات کا انہدام //
الحکم بازار کی تباہی //
مسجد جامع کا انہدام ۱۲۲
ابو احمد کی علالت //
ابو احمد کی صحت یابی ۱۲۳
صاحب الزنج کے ارادے //
المعتضد کے سرداروں میں اختلاف ۱۲۴
المعتضد کے سرداروں کی گرفتاری //
متفرق واقعات //
المعتضد کی مراجعت سامرا ۱۲۵
جوی کور کا معرکہ //
صاحب الزنج کی بے بسی //
علی بن ابان کا مشورہ //
صاحب الزنج کے محل پر حملہ ۱۲۶
آتش گیر آلات //
محمد بن سمعان کی امان طلبی //
صاحب الزنج کے محل پر یورش ۱۲۷
صاحب الزنج کے محل پر آتش زنی //
ابو احمد کی کامیابی ۱۲۸
ابو حمزہ نصیر کی روانگی //
سلیمان بن جامع کی شکست //
ابو احمد کی علالت ۱۲۹
منبروں پر ابن طولون کے لئے بددعا //
جہاب کی سیری //
ابن ابی الساج اور اعراب کی جنگ //
عمال کا تقرر //
ابن ابی الساج کا رحبہ پر قبضہ ۱۳۰
صاحب الزنج کا انبار پر قبضہ //
ابو احمد کے پل کے انہدام کا حکم //
ابن جامع اور ابان کی شدید مدافعت //
پل کا انہدام //
ایک زنجی جماعت کی امان طلبی ۱۳۱
غلاموں کی گرفتاری پر انعامات کا اعلان //
زنجیوں کے قتل کرنے کا حکم //
زنجیوں کی زبوں حالی ۱۳۲
ابو العباس کو مشرقی جانب برباد کرنے کا حکم //
زنجیوں کے مکانات کی تباہی //
المبارکہ بازار کی تباہی ۱۳۳
ابو العباس کا مشرقی جانب قبضہ ۱۳۴
ابو احمد کا توقف //
ابو احمد کا دوسرا حملہ //
ابو احمد کا قصر پر قبضہ ۱۳۵
نہر ابو الخصیب کی تباہی //
دار مصلح کی تباہی ۱۳۶
نہر ابو الخصیب عبور کرنے کی کوشش //
زنجیوں کے سرداروں کا سامنا ۱۳۷
نہر ابی الخصیب کی ناکہ بندی //
صاحب الزنج سے بحری جنگ //
دوسرے پل کو توڑنے کا منصوبہ ۱۳۸
ابو احمد کی کشتیوں کی پیش قدمی //
دوسرے پل کی تباہی //
انکلائے اور ابن جامع کا فرار ۱۳۹
صاحب الزنج کی نئی پناہ گاہ میں منتقلی //
علوی مستورات کی رہائی //
صاحب الزنج کے قیدیوں کی رہائی //
انکلائے بن صاحب الزنج کی امان طلبی ۱۴۰
سلیمان بن موسیٰ الشعرانی کو امان //
شبل بن سالم //
شبل بن سالم کی امان طلبی //
شبل پر ابو احمد کی نوازشات ۱۴۱
شبل کا کامیاب شب خون //
زنجی لشکر میں بدحواسی //
ابو احمد الموفق کا خطبہ ۱۴۲
سپاہ کا اظہار اطاعت //
بحری کشتیوں کی روانگی //
ابو احمد کے لشکر کی پیش قدمی ۱۴۳
ابو العباس کی مشرقی جانب روانگی //
ابو احمد کا خیموں میں قیام //
ابو احمد کی بحری فوج ۱۴۴
ابو احمد کا صاحب الزنج پر حملہ //
آل صاحب الزنج کی گرفتاری //
مال غنیمت ۱۴۵

صاحب الزنج کے کماندانوں کی		ابو احمد الموفق کی مراجعت نہر ابی		غارت گری	〃
جوبداری	〃	الخصیب	〃	عمرو بن اللیث پر لعنت کرنے کا حکم	〃
صاعد بن مخلد کی آمد	١٣٩	چابوکی حکم عدولی پر ابو احمد کا اظہار		ابن ابی الساج اور خمارویہ کی جنگ	〃
لولو کی ابو احمد سے حاضری کی		ناراضگی	〃	یوسف بن ابی الساج کی گرفتاری	١٦١
درخواست	〃	ابو احمد کے احکام کا اجراء	١٥٢	دمشق کا شہر پناہ تعمیر	〃
لولو کی آمد	〃	صاحب الزنج کے مستقر پر حملہ	〃	امیر حج ہارون بن محمد	〃
لولو کی بقدر درخواست	〃	سلیمان بن جامع کی گرفتاری	١٥٣	٢٧٢ھ کے واقعات	〃
شہر الخصیب پر ابو احمد کا قبضہ	١٤٧	صاحب الزنج کا قتل	〃	متفرق واقعات	〃
لولو کی جماعت کی شجاعت و ثابت		علی بن ابان کا فرار	〃	الطائی العلوی پر عتاب	١٦٢
قدمی	〃	صاحب الزنج کے سر کی تشہیر	١٥٤	صاعد بن مخلد کی فارس میں آمد	〃
نہر الغربی کے پلوں کو تباہ کرنے کا		زنجی گروہوں کی اطاعت	〃	صاعد بن مخلد پر عتاب	〃
منصوبہ	〃	علی بن ابان اور انکلائی کی گرفتاری	〃	بغداد میں گرانی	〃
نہر الغربی کے پلوں کا انہدام	١٤٨	قرطاس کا قتل	〃	گرانی کے خلاف لوگوں کا احتجاج	〃
ابن طولون کے سرداروں کی کشمکش		درمویہ زنجی کی شرانگیزی	١٥٥	زنجی سرداروں کا قتل	١٦٣
جاری	〃	درمویہ زنجی کی غارت گری	〃	زنجی سرداروں کی لاشوں کی تشہیر	〃
امیر حج ہارون بن محمد	〃	درمویہ زنجی کی امان طلبی	〃	امیر حج ہارون بن محمد	〃
٢٧٠ھ کے واقعات	١٤٩	درمویہ زنجی کو امان	١٥٦	٢٧٣ھ کے واقعات	〃
رضاکار مجاہدین کی آمد	〃	صاحب الزنج کے قتل کا اعلان	〃	متفرق واقعات	〃
ابو احمد کی جنگی تیاری	〃	ابو العباس کی روانگی مدینۃ السلام	〃	لولو کی اسیری	〃
صاعد بن مخلد کی روانگی	١٥٠	ابو احمد الموفق کی شان میں قصیدے	〃	امیر حج ہارون بن محمد	١٦٤
انکلای بن سالم کی پیش قدمی	〃	باب ٣		٢٧٤ھ کے واقعات	〃
زنجیوں پر ابو احمد کے سرداروں کی		فسادات	١٥٩	یازمان کا جہاد	〃
یورش	〃	زنجیوں کی پیش قدمی و شکست	〃	صدیق الفرغانی کی رہزنی	〃
صاحب الزنج اور زنجی سرداروں کا		متفرق واقعات	〃	امیر حج ہارون بن محمد	〃
فرار	١٥١	امیر حج ہارون بن محمد	١٦٠	٢٧٥ھ کے واقعات	〃
لولو کا صاحب الزنج کا تعاقب	〃	٢٧١ھ کے واقعات	〃	صدیق الفرغانی پر عتاب	〃
لولو کو واپسی کا حکم	〃	محمد و علی فرزندان الحسین کی مدینہ میں		الطائی اور [illegible] کی جنگ	〃

[illegible]	۱۴۵	[illegible] پر قبضہ	۱۵۰	بیعت خلافت	،،
[illegible]	،،	[illegible] کی وفات	،،	[illegible]	،،
[illegible]	،،	باب ۸		[illegible]	،،
[illegible] کے واقعات	،،	[illegible]	،،	[illegible]	
[illegible]	،،	[illegible] حالات	،،	[illegible]	۱۵۸
[illegible]		[illegible]	،،	[illegible] کے واقعات	،،
[illegible]	۱۴۶	[illegible]	،،	[illegible]	،،
[illegible]	،،	[illegible]	۱۵۲	[illegible]	،،
[illegible]	،،	[illegible]	،،	[illegible]	
[illegible] کے واقعات	،،	[illegible]	،،	[illegible]	،،
[illegible]	،،	[illegible]	،،	[illegible]	۱۵۹
[illegible]	،،	[illegible]	،،	[illegible]	،،
[illegible]	۱۴۷	[illegible]	۱۵۳	[illegible]	،،
[illegible]	،،	[illegible]	،،	[illegible]	،،
[illegible] کے واقعات	،،	[illegible]	،،	[illegible]	۱۶۰
[illegible]		[illegible] کی ملاقات	۱۵۳	[illegible]	،،
[illegible]	،،	مامون کی وفات	۱۵۵	[illegible]	،،
[illegible]	،،	[illegible]	،،	[illegible]	،،
[illegible]	،،	[illegible] کے واقعات	،،	[illegible]	،،
[illegible]	۱۴۸	[illegible]	،،	[illegible]	۱۶۱
[illegible]	،،	[illegible]	،،	[illegible]	،،
[illegible]	،،	[illegible]	،،	[illegible]	،،
[illegible]	۱۴۹	[illegible]	،،	[illegible]	،،
[illegible]	،،	[illegible]	۱۵۶	[illegible]	،،
[illegible]	،،	[illegible] کی وفات	،،	[illegible]	۱۶۲
[illegible] کی وفات	،،	باب ۹		[illegible]	،،
[illegible]	،،	خلیفہ معتصم باللہ	۱۵۷	[illegible]	،،

[illegible]ھ کے واقعات	//	[illegible]	//	[illegible]ھ کے واقعات	//
[illegible]	۱۹۰	[illegible]	//	[illegible]	//
[illegible]		[illegible]	۹۹	[illegible]	//
[illegible] آمد	//	[illegible]	۹۰	[illegible]	//
[illegible]	//	[illegible]ھ کے واقعات	//	[illegible]	//
[illegible]	//	[illegible]	//	[illegible]	۲۰۴
[illegible]	//	[illegible]	//	[illegible]	//
[illegible]	۱۹۳	[illegible]		[illegible] کی وفات	//
متفرق واقعات	//	[illegible]	//	[illegible]	//
[illegible] کا خواب	//	[illegible]		[illegible]	
[illegible]	۱۹۵	[illegible]	۹۱	[illegible]	//
[illegible] کا قتل	//	[illegible]	//	[illegible]	
[illegible]ھ کے واقعات	//	[illegible]	//	درخواست	//
الحسین [illegible]		[illegible]	۱۹۴	[illegible]	۲۰۵
درخواست	//	[illegible]	//	[illegible]ھ کے واقعات	//
الحسین [illegible]	۱۹۶	حضرت [illegible]		[illegible]	//
[illegible]	//	[illegible]	//	[illegible]	//
[illegible]	//	[illegible] کا قتل	۱۹۳	[illegible]	
الحسین [illegible]		[illegible]		درخواست	//
[illegible]	//	[illegible]	۲۰۰	[illegible]	۲۰۶
[illegible]	۱۹۷	متفرق واقعات	۲۰۱	[illegible]	//
[illegible]	//	[illegible]	//	[illegible]	//
[illegible]		[illegible]	۲۰۲	[illegible] کی وفات	۲۰۷
[illegible] آمد	//	[illegible]	//	[illegible]	//
[illegible]		[illegible]	//	[illegible]	//
[illegible]	//	[illegible]	۲۰۳	[illegible]ھ کے واقعات	//
[illegible] کا قتل	۱۹۸	[illegible]	//	[illegible]	//

[illegible] کی برطرفی //
[illegible] کی تعمیر ۲۰۸
قرامطہ [illegible] /
[illegible]
[illegible] کا قتل /
عمرو بن اللیث اور اسمٰعیل بن احمد کی جنگ ۲۰۹
عمرو بن اللیث کی گرفتاری //
وصیف کی معتضد سے درخواست //
بنت خمارویہ بن [illegible] طولون کی وفات //
وصیف کے [illegible] آمد //
[illegible] سے مقابلہ ۲۱۰
محمد بن زید علوی کی شکست //
اور گرفتاری //
ابن [illegible] کا انجام //
[illegible] کے شکست خوردہ ساتھیوں کا قتل //
[illegible] خوف و ہراس ۲۱۱
[illegible] کی [illegible] //
قرامطہ کا [illegible] پر ظلم و ستم //
[illegible] کی گرفتاری //
[illegible] تربیت کی [illegible]
[illegible] ۲۱۲
وصیف خادم کے ساتھیوں کا [illegible] //
[illegible] کا اعتراف //
المعتضد کی [illegible] سے [illegible] //
محمد بن [illegible] کی گرفتاری ۲۱۳
[illegible] //
قرامطہ کا حملہ //
[illegible] //
۲۸۹ھ کے واقعات ۲۱۴
[illegible] //
[illegible] //
[illegible] اسمٰعیل بن احمد [illegible] کے [illegible] //
[illegible] ۲۱۵
[illegible] //
[illegible] //
۲۹۰ھ کے واقعات ۲۱۶
ابن [illegible] پر [illegible] //
معتضد کی وفات //
بیعت کے [illegible]
مکتفی کی [illegible] ۲۱۷
بیعت خلافت //
[illegible] کے قتل کا حکم //
عمرو بن اللیث کا قتل //
محمد بن [illegible] سے [illegible] //
[illegible] ۲۱۸
[illegible] مکتفی کی [illegible] //
[illegible] کے [illegible] //
[illegible] مکتفی کی [illegible] ۲۱۹
[illegible] مکتفی کا [illegible] //
[illegible] کی گرفتاری //
[illegible] کی [illegible] //
[illegible] کا قتل ۲۲۰
[illegible] کے خلاف [illegible] //
[illegible] //
[illegible] ۲۲۱
[illegible] کا قتل //
ابن [illegible] کی شکست //
اسحاق [illegible] //
زکرویہ کا خروج ۲۲۲
[illegible] //
[illegible] //
ابن [illegible] کا قتل ۲۲۳
الحسین بن زکرویہ //
[illegible] //
امیر [illegible] بن عبدالملک ۲۲۴
۲۹۲ھ کے واقعات //
قرامطہ [illegible] //
قرامطہ کے متعلق [illegible] //
[illegible] //
[illegible] ۲۲۵
[illegible] //
ابن [illegible] کے [illegible]
[illegible] //
[illegible] //
الحسین بن زکرویہ کی [illegible] ۲۲۶
حسین بن زکرویہ [illegible] //
الحسین بن زکرویہ کا قتل //

[illegible] کی امارت کے		قرامطیوں کی [illegible]	״	[illegible]	״
متعلق بیان	״	قرامطیوں پر عتاب	״	قرامطیوں کی [illegible]	״
ایک ہاشمی [illegible]	۴۲۷	[illegible] بن [illegible] کا قتل	۴۳۸	[illegible] کا بیان	۴۴۵
[illegible] قرامطی سردار سے درخواست	۴۲۸	قرامطیوں کے [illegible]	״	[illegible] بن سعید [illegible]	״
[illegible] کے ہلاک ہونے کا سبب	״	قرامطی [illegible]	״	زکرویہ کی [illegible]	۴۴۶
حسین [illegible] کو بغداد سے		قرامطی [illegible] کی [illegible]	۴۳۹	قرامطیوں کا [illegible] پر [illegible]	״
اخراج	۴۲۹	عامل [illegible]	״	قرامطیوں کی [illegible]	״
[illegible] قرامطیوں کے خوف		محمد بن [illegible] کی روانگی	״	[illegible]	״
شکایت	״	قرامطیوں پر [illegible] حملہ	״	زکرویہ کا حملہ	۴۴۷
قرامطیوں کا [illegible] لشکر پر حملہ	״	قرامطیوں کے متعلق ابن [illegible]	۴۴۰	قرامطیوں کی کامیابی	״
قرامطیوں کی شکست کی اطلاع	۴۳۰	[illegible] کی گرفتاری	״	قرامطیوں کی [illegible]	
قرامطی قلعہ پر حملہ	״	امیر حج الفضل بن عبد الملک	״	پسپائی	״
صاحب شامہ (ابن زکرویہ) کا		۲۹۲ھ کے واقعات	۴۴۱	زکرویہ [illegible]	۴۴۸
[illegible]	״	باغیوں کی گرفتاری	״	[illegible] زکرویہ کا [illegible]	״
عامل کا صاحب شامہ کے نام خط	۴۳۱	محمد بن سلیمان کی مصر پر فوج کشی	״	بغداد سے [illegible] کی روانگی	״
[illegible] محمد بن سلیمان کی روانگی	۴۳۲	آل طولون کی گرفتاری	״	زکرویہ کی پیش قدمی	۴۴۹
رومی قاصدوں کی آمد	״	حسین بن زکرویہ کی لاش کو [illegible]	۴۴۲	بغداد میں قرامطیوں کی شکست کا اعلان	״
میر حج الفضل بن عبد الملک	۴۳۳	[illegible] کی بغاوت	״	[illegible] اور [illegible] کی جنگ	״
۲۹۱ھ کے واقعات	״	[illegible] کی روانگی مصر	״	[illegible] کی گرفتاری [illegible]	۴۵۰
محمد بن سلیمان اور قرامطیوں کی جنگ	״	[illegible] کا حملہ	״	[illegible] پر حملہ	۴۵۱
صاحب الشامہ کا فرار	״	امیر حج الفضل بن عبد الملک	۴۴۳	امیر حج الفضل بن عبد الملک	״
صاحب الشامہ کی گرفتاری	״	۲۹۳ھ کے واقعات	״	۲۹۴ھ کے واقعات	״
فتح نامہ	۴۳۴	ابو [illegible] کی [illegible]	״	ابن [illegible] اور [illegible] کی [illegible] پر فوج	
صاحب الشامہ کی روانگی بغداد	۴۳۵	[illegible] زکرویہ کا [illegible]	״	کشی	״
صاحب الشامہ کی بغداد میں آمد	״	[illegible] کی روانگی	״	زکرویہ کا قافلہ حجاج پر حملہ کرنے کا	
قرامطی عمال کی گرفتاری	״	ابو غانم عبد اللہ بن سعید	۴۴۴	منصوبہ	״
قرامطی سرداروں کی [illegible]	۴۳۷	عبد اللہ بن سعید کی امارت [illegible]	״	قافلہ حجاج پر حملہ	۴۵۱

عثمان بن عکبرو کی مراجعت	״	امیر حج الفضل بن عبدالملک	״	۳۰۰ھ کے واقعات	״
القرجانی پر قرامطہ کا دوسرا حملہ	״	۲۹۶ھ کے واقعات	״	ایک خارجی کی سرکوبی	״
نجلیخ کا قتل	۲۵۲	المقتدر کی معزولی کا منصوبہ	״	بغداد میں امراض کی کثرت	״
قرامطہ کا خراسانی قافلہ پر حملہ	״	العباس بن الحسن کا قتل	۲۵۸	امیر حج الفضل بن عبدالملک	״
محمد بن جراح کاتب کی روانگی کوفہ	״	ابن المعتز کی بیعت	״	۳۰۱ھ کے واقعات	״
زکرویہ کا محاصرہ فید	۲۵۳	ابن المعتز کی گرفتاری	״	محمد بن عبیداللہ کی معزولی	״
زکرویہ کا قتل	״	بغداد میں برف باری	״	بغداد میں وبا کی کثرت	״
ایک بطریق کا قبول اسلام	۲۵۴	طاہر بن محمد اور سبکری کی جنگ	״	حسین بن منصور حلاج	۲۶۲
دوسرے بطریق کی امان طلبی	״	حسین بن حمدان کی امان طلبی	״	الحسین بن حمدان کی فتوحات	״
قرنبیل کی جنگ	״	حسین بن حمدان کی بغداد میں آمد	۲۵۹	احمد بن اسمٰعیل کا قتل	״
زکرویہ کی جماعت کا فرار	״	مونس خادم کا جہاد	״	نصر بن احمد اور اسحٰق بن احمد	
رومیوں سے قیدیوں کا تبادلہ	״	امیر حج الفضل بن عبدالملک	״	میں اختلاف	״
متفرق واقعات	۲۵۵	۲۹۷ھ کے واقعات	״	جنگ باب بخارا	״
امیر حج الفضل بن عبدالملک	״	مونس خادم کی کامیاب مہم	״	اسحٰق بن احمد کی گرفتاری	״
۲۹۵ھ کے واقعات	״	اللیث بن علی کی سرکشی	״	متفرق واقعات	۲۶۳
ابن ابراہیم المسمعی کا خروج	״	اللیث بن علی کی شکست	״	امیر حج الفضل بن عبدالملک	״
بدویوں کا قتل	۲۵۶	امیر حج الفضل بن عبدالملک	۲۶۰	۳۰۲ھ کے واقعات	״
ابراہیم المسمعی کی وفات	״	۲۹۸ھ کے واقعات	״	ابن البانی کی شکست	״
منصور بن عبداللہ کی معزولی	״	سبکری اور وصیف کامہ کی جنگ	״	الاطروش کا حسن انتظام	״
متفرق واقعات	״	محمد بن علی بن اللیث کی گرفتاری	״	حباسہ کا اسکندریہ پر قبضہ	״
المکتفی باللہ کی وفات	״	امیر حج الفضل بن عبدالملک	״	الحسین بن عبداللہ کی گرفتاری	״
باب ۸		۲۹۹ھ کے واقعات	״	رومی امیروں کی آمد	۲۶۴
خلافت المقتدر باللہ	۲۵۷	ترکی عوارشی کا محاصرہ	״	مغربیوں کی شکست	״
بیعت خلافت	״	سجستان کی فتح	״	حباسہ کی مصالحت کی کوشش	״
المکتفی باللہ کی تدفین	״	علی بن محمد بن الفرات پر عتاب	۲۶۱	بارس خادم کی اطاعت گزاری	״
متفرق واقعات	״	امیر حج الفضل بن عبدالملک	״	امیر حج الفضل بن عبدالملک	״

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۱

خلیفہ المعتمد علی اللہ

بیعت خلافت:

اسی سال احمد بن جعفر المعروف بہ ابن فتیان سے بیعت لی گئی۔ المعتمد علی اللہ ملقب کیا گیا۔ یہ ۱۶ رجب ۲۵۶ھ سہ شنبہ کا دن تھا۔

اسی سال موسیٰ بن بغا کو جب کہ وہ خانقین میں تھا محمد بن واثق کی موت اور المعتمد کی بیعت کی خبر پہنچی۔ وہ ۲۰ رجب کو سامرا پہنچا۔ ۴ شعبان کو عبیداللہ بن یحییٰ بن خاقان کو وزارت پر مقرر کیا گیا۔

متفرق واقعات:

اسی سال کوفہ میں علی بن زید العلوی ظاہر ہوئے۔ شاہ بن میکال کو زبردست لشکر کے ساتھ بھیجا گیا۔ علی بن زید نے اپنے ہمراہیوں کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا اور اس کے ساتھیوں کی بڑی جماعت کو قتل کر دیا۔ شاہ بھاگ گیا۔

اسی سال محمد بن واصل بن ابراہیم التمیمی نے جو اہل فارس میں سے تھا اور ایک دوسرے کاشتکار نے جس کا نام احمد بن اللیث تھا الحارث بن سیما الشرابی عامل فارس پر حملہ کر دیا اور ان دونوں نے اس سے جنگ کی۔ الحارث کو قتل کر دیا گیا اور محمد بن واصل فارس پر غالب آ گیا۔

اسی سال مفلح کو مساور الشاری کی جنگ کے لئے اور محمد کو علی بن زید العلوی کی جنگ کے لئے کوفہ روانہ کیا گیا۔

اسی سال ماہ رمضان میں الحسن بن زید الطالبی کا لشکر رے پر غالب آ گیا۔

اسی سال ۱۱ شوال کو موسیٰ بن بغا سامرا سے روانہ ہوا۔ المعتمد نے اس کی مشایعت کی۔

اباجور اور عیسیٰ بن الشیخ کی جنگ:

اسی سال اباجور اور عیسیٰ ابن الشیخ کے بیٹے کے درمیان باب دمشق پر جنگ ہوئی۔ میں نے اس شخص سے سنا جس نے بیان کیا کہ وہ اباجور کے پاس حاضر تھا اور وہ اسی وقت کہ جس دن یہ جنگ ہوئی تھی دمشق سے اپنے لئے لشکر کی تلاش میں نکلا تھا۔ ابن عیسیٰ ابن الشیخ اور اس کا سردار جس کا نام ابوالصہباء تھا اپنے لشکر کے ساتھ دونوں قریب دمشق کے تھے۔ ان دونوں کو اباجور کے نکلنے کی خبر ملی تو وہ اپنے چند ہمراہیوں کی مختصر جماعت کے ساتھ نکلے۔ بے خبری میں تو دونوں اپنے ساتھیوں کو اس کی جانب لے گئے۔ اباجور کو ان دونوں کے اپنی جانب آنے کا گمان تھا یہاں تک کہ وہ دونوں اس سے مل گئے۔ تو بحیرہ کے قریب ان میں سخت لڑائی ہونے لگی۔ ابوالصہباء کو قتل کر دیا گیا اور اس کی جماعت کو شکست ہوئی جو اس کے اور ابن عیسیٰ کے ہمراہ تھی۔ میں نے ایک شخص سے پوچھا تو اس نے بیان کیا تھا کہ ابن عیسیٰ اور ابوالصہباء ایک روز تقریباً تین ہزار آدمیوں کے لشکر کے ساتھ تھے اور اباجور دو سو سے چار سو تک۔

اسی سال ۲۴ ذی الحجہ کو ابواحمد بن المتوکل مکہ سے سامرا آیا۔

عیسیٰ بن الشیخ کی روانگی آرمینیہ:

اسی سال عیسیٰ بن الشیخ اسماعیل بن عبداللہ المروزی المعروف بہ ابی نصر اور محمد بن عبیداللہ الکریزی القاضی اور الحسین الخادم

المعروف بجرق الموت کو اس شرط پر ولایت آرمینیہ بھیج گیا کہ وہ شراۃ سے جنگ کرے۔ جب وہ وہاں آئے تو اس نے اسے قبول کر لیا اور شراۃ سے اس کی جانب روانہ ہوا۔

امیر حج محمد بن احمد:

اس سال محمد بن احمد بن عیسیٰ بن ابی جعفر المنصور نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۵۱ھ کے واقعات

یعقوب بن اللیث کی روانگی فارس:

اس سنہ کے اہم واقعات میں یعقوب بن اللیث کا فارس کی جانب جانا ہے۔ اسی سال شعبان میں المعتمد نے اس کی جانب طاہر اور اسماعیل بن اسحاق اور ابو سعید الانصاری کو بھیجا۔ یعقوب کے نام احمد بن المتوکل کا ولایت نامہ بلخ، طخارستان اور کرمان، سجستان اور سندھ وغیرہ کا جو علاقہ اس سے متصل ہے اس کے متعلق اور جو مال ہر سال وہاں مقرر کیا ہوتا ہے اس کے متعلق اس کا خط اور اس کو اس کا قبول کرانا اور اس کا واپس آنا ہے۔

اسی سال ذی قعدہ کے آخر میں یعقوب بن اللیث کا سفیر تحائف لے کر بغداد آیا جن کے بارے میں اس نے بیان کیا کہ اس نے انھیں ابن واصل سے لیا ہے۔

عمال کا عزل و نصب:

المعتمد علی اللہ نے اپنے بھائی ابو احمد کو کوفہ اور طریق مکہ اور حرمین اور یمن پر والی بنایا۔ اس کے بعد اسی کو ماہ رمضان میں بغداد اور سواد اور واسط اور کور دجلہ اور بصرہ اور اہواز اور فارس پر والی بنانے کا حکم دیا کہ یعقوب اور اس کے اعمال پر وہ ان کی طرف سے نائب ہو اور اپنے بھائی سعید بن صالح کو یارجوج کو بصرہ اور کور دجلہ اور یمامہ اور بحرین پر والی بنایا جائے۔ چنانچہ یارجوج نے منصور بن جعفر بن دینار کو بصرہ اور کور دجلہ سے اہواز سے متصل تک والی بنا دیا۔

سعید حاجب کی مہم:

اس سال یارجوج نے سعید حاجب کو بصرہ کی جانب روانہ ہونے اور صاحب الزنج کے قریب میں پڑاؤ کرنے کا حکم دیا۔ یارجوج نے ایسا ہی کیا۔ سعید حاجب اسی سال رجب میں جس کام کا اسے حکم دیا گیا تھا اس کے لیے گیا۔

بیان کیا گیا ہے کہ سعید حاجب نہر معقل گیا تو صاحب الزنج کا لشکر اس نہر پر پایا جو مرغاب مشہور ہے اور نہر معقل میں گرتی ہے۔ اس نے ان لوگوں سے جنگ کی انھیں شکست دی اور ان کا مال اور عورتیں جو ان کے قبضے میں تھیں سب کو چھڑا لیا۔ اس جنگ میں سعید کو زخم پہنچے جن میں سے ایک زخم اس کے منہ میں تھا۔ اس کے بعد سعید روانہ ہو کے اس مقام میں پہنچا جو قصر ابی جعفر منصور کے نام سے مشہور ہے۔ وہاں چند شب قیام کر کے ایک مقام میں پہنچا جو ہطمہ کے نام سے مشہور اور فرات کے علاقے میں ہے۔ چند روز اپنے ہمراہیوں کو صاحب الزنج کے مقابلے کے لیے تیار کرتا رہا۔ اس زمانہ میں یہ خبر ملی کہ صاحب الزنج کا ایک لشکر فرات میں ہے۔ اس نے اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ساتھ ان پر دھاوا کیا۔ انھیں اس نے شکست دی۔ ان میں صاحب الزنج کے بیٹے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

صاحب الزنج کا [illegible]

[illegible]

سعید بن صالح کی برطرفی:

[illegible]

منصور بن جعفر خیاط اور صاحب الزنج کی جنگ

[illegible]

[illegible] دی گئی۔

بیان کیا گیا ہے کہ [illegible] جب [illegible] سے [illegible] کے باشندوں کی حفاظت [illegible] کشتیوں [illegible] آتی تھیں [illegible] چھوٹی کشتیوں [illegible] کشتیوں سے [illegible] ایک [illegible] جوان [illegible] خبیث کے لشکر میں [illegible] کے ساتھیوں میں تقسیم [illegible] لشکر [illegible] محمد الحرانی کے لشکر میں [illegible]

[illegible] بغداد کے ایک [illegible] ایک [illegible] بہت [illegible] نے انہیں [illegible] مکان [illegible] کا حکم دیا۔ [illegible] بعد [illegible] جہاں [illegible]

اسی سال ابراہیم بن [illegible] قتل کیا گیا اور ابراہیم بن سیما کو شکست ہوئی۔

علی بن ابان اور ابراہیم بن سیما کی جنگ:

بیان کیا گیا ہے کہ [illegible] الحرانی [illegible] خبیث [illegible] لشکر [illegible] علی بن ابان [illegible] ابراہیم بن سیما [illegible] علی بن ابان [illegible] لشکر [illegible]

شاہین بن بسطام کا قتل:

[illegible] ابراہیم بن سیما [illegible] شاہین [illegible] علی بن ابان [illegible] شاہین [illegible] علی بن ابان [illegible] شاہین [illegible]

تھا۔ ان کے بکثرت آدمی مقتول ہوئے۔

علی بن ابان کا ابراہیم بن سیما پر حملہ:

علی بن ابان نے اپنے ایک شخص کو یا ہیں نے اسے ابراہیم بن سیما کے مقابلے پر بھیجا تھا اور شاہین کو اس کی اطلاع ملی تو وہ اس کی طرف روانہ ہوا۔ ابراہیم بن سیما یہاں اس کے جانے کا انتظار کر رہا تھا کہ شاہین پر حملہ کر دے۔ علی اس کے پاس عصر کے آخر وقت پہنچا اور اس پر نہایت سخت حملہ کیا۔ اس میں اس نے بہت سے لوگوں کو قتل کر ڈالا۔ شاہین کا قتل اور ابراہیم پر حملہ عصر اور عشاء کے آخر وقت کے درمیان ہوا۔

علی بن ابان کو بصرے پر فوج کشی کا حکم:

محمد بن الحسن نے بیان کیا میں نے علی بن ابان کو اس واقعے کو یوں بیان کرتے سنا تھا کہ میں نے اس روز اپنے تئیں ایسی حالت میں دیکھا کہ مجھے سخت بخار چڑھا ہوا تھا۔ جس وقت شاہین سے مجھ کو سامنا ہوا تھا جب میرے ساتھیوں کو وہ حاصل ہو چکا تو وہ مجھ سے جدا ہو گئے میرے ہمراہ ابراہیم بن سیما کے لشکر تک تقریباً پچاس آدمی سے زیادہ نہ گئے۔ جب میں اس لشکر تک پہنچا تو اپنے آپ کو اس کے قریب ڈال دیا۔ اہل لشکر کی چیخ و پکار اور ان کا کلام سنتے رہے جب سکون ہوا تو میں نے کچھ دیر بعد ان پر حملہ کر دیا۔ اس کے بعد علی بن ابان قتل شاہین و ہزیمت ابراہیم بن سیما کے بعد خبیث کا خط اس کے پاس آنے کی وجہ سے جس میں اس نے اہل بصرہ کی جنگ کے لئے اسے بصرہ جانے کو لکھا تھا جبی سے واپس ہوا۔

اسی سال خبیث کے زنگی بصرے میں داخل ہوئے۔

اہل بصرہ کی بدحالی

بیان کیا گیا ہے کہ سعید بن صالح جب بصرہ سے واپس ہوا تو سلطان نے اس کا عمل منصور بن جعفر الخیاط کے سپرد کر دیا۔ منصور اور اس کے ساتھیوں کا جو حال ہوا اس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔ منصور نے طلحہ کر دوگی کو خبیث کی جنگ کے لئے ساتھ لے لشکر میں روانہ کیا جو شکست کھا کر بصرہ واپس ہو گیا۔ اہل بصرہ کو رسد پہنچنے کی وجہ سے فراخت ہو گئی تھی ان سے منقطع ہو گئی تو اس سے انہیں تکلیف پہنچی تھی۔ خبیث کو جب اہل بصرہ کی اس حالت کی خبر پہنچی تو اس نے علی بن ابان کو جبی کے اطراف میں روانہ کیا جس نے جی کے اطراف میں چھاؤنی ڈالی۔ منصور بن جعفر اور اس کے ساتھی بصرہ سے چلا گیا اور اہل بصرہ کی حالت بھی بدل گئی۔ خبیث کے ساتھیوں نے اہل بصرہ کی جب پر صبح و شام حملہ کرنا شروع کر دیا۔ شوال کا مہینہ آیا تو خبیث نے اہل بصرہ پر حملہ کرنے اور اس کے ویران کرنے میں کوشش کرنے کا حکم دے دیا اور اسے اہل بصرہ کے ضعف کا ان کے متفرق ہو جانے کا اور ان کے اطراف کے برباد ہو جانے کا علم تھا نجوم کے حساب میں اس نے غور کیا تھا چاند گرہن ہونے کی نشانی دیکھ چکا تھا جو شب سہ شنبہ ۱۴ شوال ۲۵۷ھ کو ہونے والا تھا۔

محمد بن الحسن بن سہل سے مذکور ہے کہ میں نے اسے یہ کہتے سنا کہ میں نے اہل بصرہ پر بددعا کرنے پر خوب کوشش کی اور اس سے جلدی ویران کرنے کے بارے میں میں اللہ تعالیٰ سے بہت گڑگڑایا۔ مجھے خواب آیا گیا کہ بصرہ تیرے لئے روٹی ہے جسے تو اس کے کناروں سے کھائے گا جب آدھی روٹی ٹوٹ جائے گی تو بصرہ ویران ہو جائے گا میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ آدھی روٹی کے ٹوٹنے سے

مراد ہو چنانچہ [illegible] کے بعد [illegible] کی [illegible] بیان کیا [illegible] یہاں [illegible] تتبع ہو گئے۔ [illegible] کے ساتھ [illegible] تھا [illegible] کے لئے [illegible] بیعت ہو گئی [illegible] قتل [illegible] بن [illegible] بحرانی [illegible] پر [illegible]

بصرہ کا محاصرہ:

بدویوں کی [illegible] اہل [illegible] کی باقاعدہ [illegible] کرانے کے لئے [illegible] جب [illegible] اس نے علی بن ابان کو بلا لیا۔ [illegible] بدویوں نے ایک گروہ [illegible] آنے کا حکم [illegible] بنی سعد کے [illegible] ہے۔ یحییٰ بن محمد بحرانی کو جو اس زمانے میں اہل بصرہ کا محاصرہ کئے ہوئے تھا اس جانب سے وہاں آنے کا حکم [illegible] نہر معقل سے متصل ہے تمام اعراب [illegible] اس کے ساتھ [illegible] کر دیا۔

علی بن ابان کا بصرہ پر حملہ:

محمد بن حسن نے کہا کہ [illegible] بیان کیا [illegible] سب سے پہلے جس نے [illegible] بصرہ [illegible] علی بن ابان تھا۔ [illegible] میں [illegible] ایک جماعت کے ساتھ [illegible] بصرے [illegible] قتال [illegible] لوگ ان کی طرف [illegible] گئے۔ یحییٰ مع اپنے ہمراہیوں کے قصر انس کے متصل [illegible] کے [illegible] علی بن ابان [illegible] جمعہ کے وقت [illegible] داخل ہوا [illegible] رات [illegible] کے [illegible] ۲۵۷ھ [illegible] تھا۔ یحییٰ [illegible] وقت [illegible] ایک جماعت نے ساتھ ان کا مقابلہ کیا [illegible] بصرہ [illegible] کے وقت ان کے [illegible] داخل ہو گیا۔ لشکر [illegible] ہو چکا تھا [illegible] کے کنارے [illegible] تھا [illegible] ان کے [illegible] رہے۔

علی بن ابان کی عہد شکنی:

ابراہیم بن یحییٰ [illegible] نے اہل بصرہ کے لئے [illegible] امان [illegible] یحییٰ کے [illegible] جو شخص امان چاہتا ہو [illegible] تمام اہل بصرہ [illegible] ہو گئے۔ یہاں تک کہ [illegible] مکان بھر گیا۔ [illegible] دیکھا تو [illegible] فرصت [illegible] گلیاں اور [illegible] ان کے ساتھ [illegible] ساتھیوں کو ان کے قتل [illegible] قریب کے قصر [illegible] آیا۔

بصرہ کی تباہی:

محمد نے کہا کہ مجھ سے الفضل بن [illegible] نے بیان کیا کہ میں اس وقت بنی سعد میں مقیم تھا جب کہ [illegible] اہل بصرہ کی جنگ کے لئے روانہ ہوا [illegible] کے وقت [illegible] کا قصد کرتا ہے۔ [illegible]

دیکھا۔ اسی طرح ایک جماعت تھی ان سے حال دریافت کیا تو دیکھے کہ [illegible] تھا ان کے ساتھ شامل کئے گئے تھے۔ علی بن ابان [illegible] پہنچا اور [illegible] بنی سعد [illegible]۔ یحییٰ بن محمد اپنی جماعت کے [illegible] اصحاب کے علاوہ [illegible] ہے۔ انہوں نے کہا کہ [illegible] لوگوں کو [illegible] چاہتے ہو [illegible] ان کے [illegible] ایک جماعت کے [illegible] کے [illegible] ان کے پاس [illegible] سعد کے [illegible] علی بن ابان [illegible] جماعت کے مقابلے سے پیچھے [illegible] اپنے مکان [illegible] شکست [illegible] کی حالت میں [illegible] کے پاس [illegible] ایک جماعت [illegible] زنجیوں نے ان کے [illegible] قتل کرتے [illegible] مسجد میں داخل ہوا اور [illegible] زنجیوں کی ایک جماعت [illegible] سے [illegible] کیا۔

زنجیوں کا بصرہ میں داخلہ

[illegible] کے ساتھ [illegible] معلوم ہوا کہ بھاگ گیا ہے۔ [illegible] حالت میں [illegible] کے پاس [illegible] ان کے پاس [illegible] بصرہ [illegible] ہو گیا۔

محمد بن الحسن نے کہا کہ مجھ سے محمد بن سمعان نے بیان کیا کہ میں اس وقت بصرے میں مقیم تھا جس وقت زنجی داخل ہوئے۔ [illegible] ابراہیم بن محمد [illegible] کی طرف [illegible] مجلس میں [illegible] آیا۔ اس کے پاس شہاب بن العلاء [illegible] شہاب [illegible] بیان [illegible] زنجیوں کو بصرے میں [illegible] بصرے میں [illegible] شہاب [illegible] سے [illegible] شوال [illegible]

منتظم تھا' جیسا کہ مجھ سے بیان کیا گیا اس زمانہ کے حقیقت حال سے غافل تھے۔

بصرہ میں زنجیوں کی غارت گری:

محاصرے نے اہل بصرہ کو سخت تکلیف پہنچائی تھی۔ رسد بالکل موقوف تھی' اور گروہوں میں جو بلالیہ و سعدیہ کے نام سے مشہور تھے بھوک کی آگ بھڑک رہی تھی۔ جب اسی سال ۱۷ شوال جمعے کا دن ہوا تو اسی دن صبح کو اس زنادقہ کے لشکر نے تین جانب سے بصرے میں لوٹ مچائی۔ بنی سعد کی جانب سے' المربد کی جانب سے اور الخریبہ کی جانب سے۔ اس لشکر کا سردار جو المربد کی جانب گیا علی بن ابان تھا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کے دو گروہ کر دیئے تھے۔ ایک گروہ پر رفیق غلام یحییٰ بن عبدالرحمن بن خاقان کو امیر بنایا اور انہیں بنی سعد کی طرف جانے کا حکم دیا۔ ایک دوسرا گروہ جس میں وہ خود تھا' مربد کی طرف روانہ ہوا۔ اس لشکر کا سردار جو الخریبہ کی جانب سے آیا یحییٰ بن محمد الازرق البحرانی تھا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کی ایک ہی جانب سے حملہ کیا تھا اور وہ خود انہی میں تھا۔ ان میں سے ہر گروہ کے مقابلے کو اہل بصرہ کے گروہوں میں سے جو لوگ نکلے تعداد میں بھی کم تھے اور بھوک اور محاصرے نے ضعف میں بھی ڈال رکھا تھا۔ چونکہ لشکر بغراج کے ساتھ تھا' دو گروہوں میں بٹ گیا' ایک گروہ المربد کی جانب گیا اور ایک الخریبہ کی جانب [illegible] سعد کی اس جماعت سے جو بنی سعد کی جانب وارد ہوئی تھی فتح غلام ابی شیث اور اس کے ساتھیوں نے قتال کیا مگر اہل بصرہ کے وہ قلیل لوگ جو خبیث کی جماعتوں کے مقابلے کو نکلے تھے کچھ بھی نہ کر سکے۔ زنجیوں نے اپنے پیادوں اور سواروں سے گھیر لیا۔

بصرہ میں آتش زنی:

ابن سمعان نے کہا کہ میں اس دن جامع مسجد میں تھا کہ یکا یک تین جانب سے آگ کے شعلے بلند ہوئے۔ ایک ہی وقت میں زہران' المربد اور بنی حمان میں آگ لگ گئی۔ آگ لگانے والوں نے شاید وقت مقرر کر لیا تھا۔ یہ واقعہ جمعے کے دن ہوا' مصیبت بڑھ گئی' اہل بصرہ کو ہلاکت کا یقین آ گیا۔ جو لوگ مسجد جامع میں تھے اپنے اپنے گھروں کو بھاگے۔ میں بھی بھاگتا ہوا اپنے گھر گیا۔ جو اس زمانے میں کوچہ مربد میں تھا مجھے اہل بصرہ کے بھاگنے والے اسی گلی میں ملے جو جامع مسجد کی طرف واپس جا رہے تھے۔ ان کے آخر میں القاسم بن جعفر بن سلیمان الہاشمی تھا جو اپنے خچر پر تلوار لٹکائے ہوئے لوگوں کو پکار رہا تھا کہ تمہاری بربادی ہو۔ کیا تم اپنے شہر اور اپنے اہل و عیال کو اپنے دشمن کے سپرد کرتے ہو جو اس شہر میں داخل ہو گیا ہے۔ مگر کوئی اس کی طرف نہ پھرے اور نہ اس کی بات سنی۔ وہ چلا گیا اور کوچہ مربد خالی ہو گیا۔ اس کوچے میں بھاگنے والوں اور زنجیوں کے درمیان ایک ایسا میدان ہو گیا جس میں نظر گم ہو جاتی تھی۔ جب میں نے یہ حال دیکھا تو اپنے گھر میں گھس گیا۔ دروازہ بند کر لیا' جھانک کر دیکھا تو نظر آیا کہ اعراب کے سوار اور زنجیوں کے پیادے آ گئے ہیں۔ ان کے آگے ایک شخص ابلق گھوڑے پر اپنے ہاتھ میں تلوار لیے ہوئے ہے جس پر زرد پھریرا ہے۔ بعد کو دریافت کیا تو علی بن ابان نے دعویٰ کیا کہ یہ وہی شخص ہے اور یہ زرد جھنڈا اسی کا جھنڈا ہے۔ وہ قوم داخل ہو گئی اور کوچہ مربد میں غائب ہو گئے یہاں تک کہ باب عثمان پہنچ گئے۔ اور یہ جمعہ والے دن ہوا۔ اس کے بعد وہ لوگ واپس ہو گئے تو بصرے کے بے وقوفوں اور جاہل لوگوں کو یہ گمان ہوا کہ یہ قوم نماز جمعہ کے لیے گئی۔ دوسرا سبب جس نے انہیں واپس کیا تھا یہ تھا کہ انہیں یہ خوف ہوا کہ مربد سے سعدیہ و بلالیہ کا گروہ ان پر حملہ کر دے گا اور وہاں انہیں پوشیدہ لشکروں کا بھی خوف ہوا۔ چنانچہ وہ واپس ہوئے اور وہ بھی واپس ہوئے جو زہران و بنی حمان کی جانب تھے۔ یہ واپسی بعد اس کے ہوئی کہ شہر کو جلا دیا' لوٹ لیا' غالب

آ گئے تو باغی ہو گئے اور یہ مشہور ہو گیا کہ انہیں اس شہر سے کوئی روکنے والا نہیں۔ [illegible] بن [illegible] نے [illegible] گئے۔ رات [illegible] کے وقت [illegible] تو انہیں [illegible] ابراہیم بن یحییٰ المہلبی نے [illegible] لی تو انہیں امان دے دی گئی۔

یحییٰ بن ابراہیم کے مکان پر اجتماع:

محمد بن سمعان نے مجھ سے [illegible] یحییٰ [illegible] کے ساتھیوں میں سے تھا بیان کیا کہ [illegible] مجھے یحییٰ نے [illegible] چنانچہ وہاں [illegible] ان کے لے جانے کا حکم دیا۔ [illegible] یہاں تک کہ میں انہیں یحییٰ بن ابراہیم کے گھر [illegible] لوگ پناہ [illegible] رہے تھے [illegible] بچے اور عورتیں [illegible] نہایت تکلیف میں تھے [illegible] ابراہیم بن یحییٰ کے دروازے پر جمع [illegible] یہاں تک [illegible] آفتاب بلند ہو گیا [illegible] المعروف [illegible] کے گھر [illegible] داخل ہونے کے متعلق لوگوں میں شائع ہوئی [illegible] ابراہیم بن یحییٰ کے گھر پر ہوا۔

آلِ المہلب کو امان:

انہوں نے بیان کیا کہ یحییٰ بن محمد البحرانی نے زنجیوں کو حکم دیا تو انہوں نے [illegible] المہلب سے [illegible] ابراہیم بن یحییٰ کے گھر میں داخل ہو گئے۔ ایک [illegible] جماعت [illegible] اس کے بعد [illegible] زنجیوں سے [illegible] اس کے علاوہ جو لوگ تھے انہیں قتل کر دیا ان میں سے کسی کو نہ چھوڑا۔

اہلِ بصرہ کا قتلِ عام:

محمد بن عبداللہ المعروف بابی اللیث الاصبہانی [illegible] نے کہا کہ "[illegible]" [illegible] ایک علامت تھی جس کے ذریعے قتل کا حکم دیا جاتا تھا [illegible] سب [illegible] تلواروں [illegible] الحسن بن عثمان نے مجھ سے کہا کہ [illegible] کلمہ شہادت [illegible] قتل کئے جا رہے تھے ان کی آوازیں کلمہ شہادت کے ساتھ اس قدر بلند ہو رہی تھیں [illegible] حالانکہ وہ اس مقام سے بہت دور تھے۔ جب [illegible] جامع مسجد [illegible] آگ [illegible] چلا گیا۔ [illegible] رات [illegible] یحییٰ بن محمد کے پاس [illegible] جو شخص [illegible] اسے فوراً قتل کر دیا جاتا تھا۔

علی بن ابان کی بصرہ سے علیحدگی:

شبل سے مذکور ہے [illegible] اہلِ بصرہ کے قتل کے [illegible] یحییٰ کے دروازے پر قتل [illegible] یحییٰ [illegible] اور لوگوں [illegible] علی بن ابان [illegible] بصرہ سے

سے واپس کر دیا۔ یحییٰ نے جو قتل کیا وہ ان کے موافق تھا اور ان کو قریب اس کی مرضی کے مطابق تھا اس لیے یحییٰ کو تنہا چھوڑ دیا۔ علی بن ابان کو کیا اقلیم کی مسجد میں فساد سے باز رہا تھا۔ تصور وہ دیکھا۔ علی بن ابان نے اس خبیث کے پاس یحییٰ مسعدہ کا ایک خط بھیجا تھا۔ وہ لوگ ان کے جس جگہ پر بھی خیریت نہ پائی علی نے وہاں سے ہٹ گئے۔

یحییٰ بن ابراہیم کی کارگزاری:

یحییٰ بصرے میں مقیم ہو گیا۔ خبیث نے ایک خط لکھا جس میں اسے یہ حکم تھا کہ بصرے پر اس کی خلافت کا خطبہ دے تاکہ لوگوں کو اطمینان ہو جائے اور چھپنے والے اور وہ جو کثرت مال کے لئے مشہور ہیں ظاہر ہو جائیں۔ جب ظاہر ہو گئے تو انھیں اس مال کے بتانے پر مجبور کیا جائے جو انھوں نے دفن کیا ہے یا چھپا رکھا ہے۔ یحییٰ نے ایسا ہی کیا۔ کوئی دن ایسا نہ گزرتا کہ کوئی جماعت سے خالی ہوتا ہو کہ انہیں لایا جاتا تھا۔ جس کی تونگری معلوم ہوتی جو کچھ اس کے پاس ہوتا سب چھین کے اسے قتل کر دیتا تھا۔ جس کی مفلسی ظاہر ہوتی تھی اسے فوراً قتل کر دیتا تھا۔ کسی کو نہ چھوڑتا۔ جو ملا خاک میں ملا دیا گیا اور وہ ذلت میں آ گیا۔ سب لوگ مدت تک ان سے بھاگے۔ خبیث نے اپنا لشکر بصرے سے واپس کر لیا۔

صاحب الزنج کا دعویٰ:

محمد بن الحسن سے روایت ہے کہ جب زنجیوں نے بصرے کو ویران کر دیا اور اسے وہ سنگین افعال معلوم ہوئے جو اس کے ساتھیوں نے وہاں کئے تو میں نے اسے یہ کہتے سنا کہ میں نے اس دن کی صبح والی بصرہ پر بددعا کی تھی جس دن میرے ساتھی وہاں داخل ہوئے۔ میں نے دعا میں خوب کوشش کی۔ پھر رکوع کیا اور سجدے میں دعا مانگنے لگا۔ بصرے کو میری طرف اٹھا دیا گیا۔ میں نے اسے دیکھا اور اپنے ساتھیوں کو دیکھا کہ وہ اس میں قتال کر رہے ہیں۔ آسمان اور زمین کے درمیان ایک شخص کو دیکھا کہ جعفر المعروف کی صورت میں ہے جو سامرا میں دیوان خراج میں کاتب تھا۔ وہ اس طرح کھڑا ہے کہ اپنا بایاں ہاتھ نیچا کر دیا ہے اور دایاں ہاتھ اونچا کر دیا ہے اور بصرے کو مع اس کے باشندوں کے الٹ دینے کا ارادہ کر رہا ہے۔ مجھے معلوم ہوا کہ میرے ساتھیوں تک ہی محدود نہیں بلکہ فرشتے بھی بصرے کو ویران کرنے پر مامور ہوئے ہیں۔ اگر یہ میرے ساتھی اس پر مامور ہوتے تو وہاں عظیم الشان کام تک نہ پہنچتے جس کا بیان کیا جاتا ہے۔ یہ فرشتے ہیں کہ جنگ میں مجھے مدد دیتے ہیں۔ میری تائید کرتے ہیں اور میرے ساتھیوں میں سے اس شخص کو مضبوط کرتے ہیں جس کا قدم کمزور ہے۔

صاحب الزنج سے علویوں کا تعاون:

محمد بن الحسن نے کہا کہ بصرے کو ویران کرنے کے بعد اس خبیث نے اپنے کو یحییٰ بن زید بن علی کی طرف سے منسوب کیا۔ علویوں کی ایک جماعت بصرے میں تھی جو اس کے ساتھ ہو گئی۔ اس کی حمایت سے اس نے فائدہ اٹھایا اور چونکہ انھیں میں سے علی بن احمد بن عیسیٰ بن زید و عبداللہ بن علی کی عورتیں و بچوں کے ساتھ آ پہنچے، جب اس کے پاس آئے تو وہ احمد بن عیسیٰ کی نسبت چھوڑ کے اپنے کو یحییٰ بن زید کی طرف منسوب کرنے لگا۔

صاحب الزنج کا کذب:

محمد بن الحسن نے کہا کہ میں نے خبیث کو صاحب الزنج ... ایک جماعت ان کے پاس حاضر تھی۔ ابوالقاسم بن الحسن الرملی

سے بہا کر لے گیا پھر بنی تمیم کی ایک جماعت احمد بن عثمان بن تمیم کی اولاد سے [illegible] جس میں سب قتل ہو گئے [illegible] کی اولاد سے تھی [illegible] خبیث کے پاس [illegible] ہے کہ اس نے ان سے [illegible] سے لوٹ اور ان کے بچوں اور عورتوں کو بھی جانے سے روک لیا۔

محمد المولد اور یحییٰ کی جنگ

اسی سال سلطنت نے محمد المولد کو ساز و سامان دے کر زنگیوں کی جنگ کے لئے بصرہ روانہ کیا۔ [illegible] سامرا سے روانہ ہوا۔

بیان کیا گیا ہے کہ محمد المعروف بالمولد روانہ ہو کر الابلہ میں اترا۔ یحییٰ بصرہ سے نکل کر [illegible] کی طرف [illegible] جا کر ٹھہر گیا تھا وہ بھی اس کے پاس جمع ہو گئی۔ یحییٰ جب بصرہ سے روانہ ہوا تو نہر معقل پر ٹھہر گیا تھا۔ محمد نے [illegible] کہ جب محمد المولد آ گیا تو خبیث نے یحییٰ کو ایک خط لکھا جس میں اسے [illegible] جانے کا حکم تھا۔ وہ اس کی طرف [illegible] گیا۔ یحییٰ محمد المولد سے دس دن تک جنگ کرتا رہا۔ لڑنے کے لئے [illegible] خبیث نے یحییٰ کو خط لکھا۔ جس میں شب خون مارنے کا حکم تھا۔ ابو اللیث الاصبہانی کے ہمراہ اس نے [illegible] شب خون مارا۔

محمد المولد کی شکست و فرار:

المولد نے اپنے ساتھیوں کو آواز دی۔ جب شب ہوئی اور صبح سے قبل جب قتال کیا اس کے بعد پیٹھ پھیر کر بھاگا۔ زنگی اس کی چھاؤنی میں داخل ہو گئے۔ جو کچھ تھا سب لوٹ لیا۔ یحییٰ نے پھر خبیث کو لکھا تو اس نے تعاقب کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ [illegible] تک تعاقب کرتے ہوئے واپس ہوا تو [illegible] پر گزرا۔ باشندوں پر مصیبت نازل کی۔ گاؤں میں جو کچھ تھا سب لوٹ لیا۔ جتنا خون بہا سکتا تھا بہایا۔ پھر [illegible] آیا اور ایک مدت تک وہاں [illegible] کر کے نہر معقل لوٹ آیا۔

متفرق واقعات: امیر حج الفضل بن اسحاق

اسی سال محمد المولد نے سعید بن احمد بن سعید بن سلم الباہلی کو گرفتار کیا۔ اس نے اور اس کے بہت سے ساتھیوں نے بطائح میں لوٹ مار کی تھی اور راستے میں فساد برپا کیا تھا۔

اسی سال محمد بن واصل نے فارس میں سلطنت سے بغاوت کر کے اس پر قبضہ کر لیا۔

اسی سال الفضل بن اسحاق بن حسن بن اسماعیل بن عباس بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس نے لوگوں کو حج کرایا۔

اسی سال بسیل المعروف بالصقلبی جسے الصقلبی کہا جاتا تھا وہ [illegible] بیت سلطنت میں سے تھا۔ اس لئے کہ اس کی ماں صقلبیہ تھی۔ میخائیل بن توفیل شاہ روم پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔ میخائیل چوبیس برس تک سلطنت پر رہا تھا۔ اس کے بعد الصقلبی روم کا بادشاہ بن گیا۔

* * *

۲۵۸ھ کے واقعات

سعید بن احمد کا قتل:

[illegible]

امیر زنجیوں کا قتل:

[illegible]

متفرق واقعات:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

منصور بن جعفر خیاط اور ابو الہیثم کا قتل:

[illegible]

[illegible]

خبریں اس کے پاس آئیں۔

منصور بن جعفر الخیاط اور علی بن ابان کی جنگ:

منصور کا ایک والی تھا جو جُبّا میں مقیم تھا۔ علی بن ابان نے اس سردار پر شب خون مارا۔ اسے قتل کر دیا اور اس نے اکثر ساتھیوں کو قتل کر دیا جو کچھ اس کے لشکر میں تھا لوٹ لیا۔ بہت سے گھوڑے پائے چھاؤنی کو جلا دیا اور رات ہی کو واپس ہوا۔ یہاں تک کہ نہر جبی کے آخری حصے پر پہنچا۔ پھر منصور کو خبر پہنچی تو وہ روانہ ہو کے آخر رات میں جبی پہنچا۔ علی بھی اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ساتھ مقابلے کو نکلا۔ دونوں کے درمیان دن چڑھے سے ظہر تک جنگ ہوتی رہی۔ بعد ظہر منصور کو شکست ہوئی۔ ساتھی اس سے جدا ہو گئے۔ اور وہ ان سے علیحدہ ہو گیا۔ زنگیوں کے ایک گروہ نے جن میں عمر بن مہران تھا اس کا تعاقب کیا۔ وہ ان پر حملہ کرتا رہا یہاں تک کہ اس کے نیزے ٹوٹ گئے تیر ختم ہو گئے اور اس کے ساتھ کوئی باقی نہ رہا۔ اس نے اپنے آپ کو نہر میں ڈال دیا کہ عبور کر جائے۔ گھوڑے کو اشارہ کیا آدھا اتر دیا گھوڑی نے کام نہ دیا آخر وہ پڑا۔ وہ زین سے گرتا ہی کی پانی میں ڈوب مرا۔

منصور بن جعفر الخیاط کا قتل:

شبل نے کہا کہ گھوڑے کا منصور کو نہر عبور کرانے میں کمی کرنے کا سبب یہ تھا کہ زنگیوں میں سے ایک شخص نے اپنے آپ کو نہر میں ڈال دیا جب کہ اس نے منصور کو نہر کی طرف قصد کرتے دیکھا جس سے اس کا ارادہ اسے عبور کرنے کا تھا وہ تیر کر اس کے آگے ہو گیا پھر جب گھوڑا کودا تو وہ حبشی اس کے سامنے آ گیا۔ گھوڑا الجھ گیا دونوں ایک ساتھ ڈوب گئے۔ پھر منصور نے اپنا سر نکالا تو حبشیوں میں سے ایک غلام اس کی طرف بڑھا جو مصلح کے پیچھے رہنے والوں میں سے تھا جس کا نام ابوعون تھا اس نے اس کا سر کاٹ کے اسباب لے لیا۔ ان لوگوں کی جو اس کے ساتھ تھے ایک بڑی جماعت قتل کر دی گئی۔ منصور کے ساتھ اس کا بھائی خلف بن جعفر بھی قتل کر دیا گیا۔ منصور کے بعد جُبّل تھا یارجوخ نے اس پر اصغجون کو والی بنایا۔ اسی سال ۱۷ جمادی الاولیٰ یوم سہ شنبہ کو مفلح اس تیر سے مقتول ہوا جو بغیر نوک کے اس کی کنپٹی میں لگ گیا۔ چہار شنبہ کی صبح کو وہ مردہ پایا گیا۔ اس کی لاش سامرا پہنچائی گئی اور وہیں دفن کیا گیا۔

ابو احمد اور مفلح کی روانگی:

میرا وہ بیان گزر چکا ہے جو ابو احمد بن المتوکل کے سامرا سے اس ملعون کی جنگ کے لئے بصرہ جانے کے متعلق ہے۔ یہ روانگی اس وقت ہوئی جب کہ اسے المعتمد کو وہ بدترین امور معلوم ہوئے جن کا اس ملعون نے بصرے کے اور اس کے قریب کی تمام سرزمین اسلام کے مسلمانوں کے ساتھ ارتکاب کیا ہے۔ کہا گیا ہے کہ میں نے بغداد میں اس لشکر کا معائنہ کیا ہے جس میں ابو احمد اور مفلح روانہ ہوئے۔ جس وقت وہ باب الطاق سے گزر رہے تھے تو میں اس دن وہیں موجود تھا میں نے اہل بغداد کے مشائخ کی ایک جماعت کو کہتے سنا کہ ہم نے خلفاء کے بہت سے لشکر دیکھے مگر اس لشکر کے مثل نہیں دیکھا جو مستعد لباس میں بھی سب سے اچھا ہے۔ ہتھیاروں کی عمدگی و تیاری میں بھی سب سے زیادہ ہے۔ تعداد و جماعت کے اعتبار سے بھی سب سے بڑھا چڑھا ہے۔ بغداد کے بازاریوں میں سے بھی ایک جماعت کثیر نے اس لشکر کا ساتھ دیا۔

علی بن ابان کا جبی میں قیام:

محمد بن الحسن سے مذکور ہے کہ یحییٰ بن محمد البحرانی ابو احمد کے خبیث کے مقام پر پہنچنے سے قبل نہر معقل پر مقیم تھا۔ نہر عباس جانے

[illegible]

سلطانی لشکر کی آمد سے زنجیوں میں خوف و پریشانی

[illegible]

[illegible]

علی بن ابان کی غلطی

[illegible]

سلطانی لشکر کی پیش قدمی [illegible]

[illegible]

منصور کا قول:

[illegible]

فرغانی قیدی کا بیان:

[illegible]

عورتوں اور بچوں کی گرفتاری:

[illegible]

[illegible]

محمد بن الحسن کا بیان:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یحییٰ بن محمد کا [illegible] کی جماعت پر حملہ:

[illegible]

[illegible] کی کشتیوں پر زنگیوں کا قبضہ:

[illegible]

صاحب الزنج کی یحییٰ کو ہدایت:

[illegible] سامان رسد روک دے۔

یحییٰ کے مخبروں کی واپسی:

[illegible]

[illegible]

حاتم ترکی اور یحییٰ بن محمد کی جنگ

[illegible]

یحییٰ بن محمد الحرانی کی شکست:

[illegible]

یحییٰ بن محمد الحرانی کی گرفتاری

[illegible]

قتال تھا کہ ایک زنجی سے کوئی فوجی نے دیکھ کر پہچانا اور گرفتار کر لیا۔ خبیث کو خبر پہنچی تو بہت مضطرب ہوا اور بے قراری بہت بڑھ گئی۔

یحییٰ بن محمد البحرانی کا انجام:

یحییٰ بن محمد الازرق البحرانی کو ابو احمد کے پاس لایا گیا۔ ابو احمد نے اسے المعتمد کے پاس سامرا بھیج دیا۔ اس نے الحیر کے سامنے ایک چبوترہ بنانے کا حکم دیا۔ لوگوں کے سامنے اس پر چڑھا دیا گیا۔ پھر تازیانے مارے گئے۔ بیان کیا گیا ہے کہ ماہ رجب چہار شنبہ کو ایک اونٹ پر سامرا میں تشہیر ہوئی۔ اس کے دوسرے دن المعتمد بیٹھا۔ یہ پنجشنبہ کا دن تھا۔ دو سو تازیانے مارے گئے۔ ہاتھ پاؤں کاٹے گئے اور دونوں طرف سے تلواریں ماری گئیں پھر ذبح کیا گیا پھر جلا دیا گیا۔

یحییٰ بن محمد کے متعلق صاحب الزنج کے تاثرات:

محمد بن الحسن نے کہا کہ جب یحییٰ البحرانی قتل کیا گیا اور اس کی خبر صاحب الزنج کو پہنچی تو اس نے کہا کہ مجھ پر اس کا قتل بہت گراں گزرا میرا اہتمام اس کے متعلق نہایت سخت تھا۔ پھر مجھ سے خطاب کیا گیا کہ اس کا قتل تیرے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ حریص تھا۔ پھر ایک جماعت کی طرف متوجہ ہوا جن میں میں بھی تھا اور کہا کہ اس کی حرص کا یہ حال تھا کہ ہم نے بصرہ میں غنیمت میں بکثرت مال پایا جس میں دو ہار بھی تھے جو یحییٰ کے ہاتھ لگے تو اس نے ان میں سے زیادہ قیمتی کو مجھ سے چھپایا اور میرے سامنے کم قیمت کا پیش کیا اور اس کو مجھ سے مانگا۔ میں نے اسے دے دیا۔ پھر مجھ سے اس ہار کی شکل کی گئی جو اس نے چھپایا تھا۔ میں نے اسے بلایا کہ وہ ہار جو تو نے چھپایا ہے میرے پاس لے آ۔ اسی ہار کو جو میں نے اسے دیا تھا۔ انکار کیا کہ میں نے اور کوئی ہار لیا ہے جو میرے پاس ہے۔ میں اس طرح اس کا حال بیان کرنے لگا کہ گویا میں اسے دیکھتا ہوں۔ وہ حیران ہو گیا اور وہی ہار میرے پاس لایا مجھ سے مانگا۔ میں نے اسے دے دیا اور استغفار کا حکم دیا۔

محمد بن سمعان کو نبوت کی پیش کش:

محمد بن الحسن سے مذکور ہے کہ محمد بن سمعان نے بیان کیا کہ زنجیوں کے سردار نے مجھ سے کہا کہ مجھ پر نبوت پیش کی گئی مگر میں نے اس سے انکار کیا۔

میں نے پوچھا۔ "کیوں؟"

کہا "اس لئے کہ اس کے کچھ اسباب ہیں۔ مجھے یہ خوف ہوا کہ اس بار کو برداشت نہ کر سکوں گا۔ اسی سال ابو احمد بن المتوکل اس مقام سے کہ صاحب الزنج کے قریب تھا واسط کی طرف لوٹ آیا"۔

ابو احمد اور زنجیوں میں معرکہ:

بیان کیا گیا ہے کہ ابو احمد جب نہر ابی الاسد گیا اور وہاں ٹھہر گیا۔ جن کے ساتھ جو لوگ تھے ان میں بیماریوں کی کثرت سے موت پھیل گئی۔ وہ وہیں مقیم رہا یہاں تک کہ جس نے موت سے نجات پائی وہ اپنے مرض سے اچھا ہو گیا۔ اس کے بعد وہ باذاورد رجوع کر کے واسط میں داخل ہوا اور وہیں چھاؤنی بنائی۔ آلات کے درست کرنے، لشکر کو تنخواہیں دینے اور چھوٹی بڑی کشتیوں کے درست کرنے کا حکم دیا اور انہیں اپنے سرداروں سے بھر دیا جو اس کے موالی اور غلام تھے۔ خبیث کے لشکر کی طرف چل کھڑا ہوا۔ اپنے سرداروں کی ایک جماعت کو نہر ابی الخصیب وغیرہ کے ان مقامات کا حکم دیا جن کے لئے نامزد کئے گئے تھے۔ ایک جماعت کو اپنے ساتھ رکھا اور

ان مقامات میں [illegible] جنگ [illegible] ۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] زنگیوں [illegible] ۔

زنگیوں کی ناکامی:

[illegible] زنگیوں [illegible] ۔

[illegible] ۔

ابواحمد کی مراجعت واسط:

ابواحمد [illegible] ۔

[illegible] ۔

ایک ہولناک آواز:

[illegible] ہلاک ہوئے۔

بے وفائی کی سزا:

[illegible] ۔

متفرق واقعات:

[illegible] شرکت کی۔

اسی سال [illegible] ۔

اسی سال [illegible] مساور خارجی نے [illegible] آیا [illegible] تھے۔ اس نے اپنے لشکر پر [illegible] شکست [illegible] ہوئی [illegible] نے [illegible] کی ایک جماعت [illegible] بھی تھے [illegible] آ گیا۔

اسی سال بغداد کے لوگوں میں [illegible] وبائی [illegible] تھے۔

اسی سال آخر ذی الحجہ [illegible] نے [illegible] کے لیے چلا گیا۔

امیر حج الفضل بن اسحاق:

اس سال الفضل بن اسحاق بن الحسن نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۵۹ھ کے واقعات

ابو احمد کی سامرا میں آمد:

ابو احمد بن متوکل کی واسط سے واپسی اور ۱۲ ربیع الاول بروز جمعہ سامرا میں ان کی آمد [illegible] اور ان کی طرف سے جنگ خبیث پر محمد المولد کو [illegible]

قتل کنجور:

کنجور والی کوفہ [illegible] بغیر اجازت سامرا [illegible] انکار کیا [illegible] اپنے ساتھیوں [illegible] روانہ کیا۔ یہاں تک [illegible] سامرا سے [illegible] کی جانب روانہ ہوئے جن میں [illegible] عبدالرحمٰن بن مفلح [illegible] موسیٰ بن اتامش [illegible] تھے۔ ان لوگوں نے اسے قتل کر دیا [illegible] اس کا سر [illegible] سامرا لایا گیا۔ [illegible] ایک نصرانی کاتب [illegible] باب [illegible] مر گیا۔

متفرق واقعات:

اسی سال [illegible] مرو [illegible] کے نواح پر غالب [illegible] اسی سال یعقوب بن لیث بلخ سے واپس آیا اور سجستان میں قیام کیا [illegible] پر عامل مقرر کیے [illegible] سجستان کی طرف لوٹ گیا۔

اسی سال احمد [illegible] نے یعقوب بن الیث [illegible] نیشاپور کا محاصرہ کر لیا۔ محمد بن طاہر نے [illegible] اور فقہا [illegible] کے [illegible] کا والی بنا دیا۔

اسی سال [illegible] نیشاپور میں داخل ہوئے [illegible] صاحب [illegible]

[illegible] کی آمد:

بیان کیا گیا ہے کہ [illegible]

تیر تھیں۔ ان کے بعد جب ان کے [illegible] سے معلوم ہوئی۔ [illegible] کے لئے پہنچا۔ [illegible] منقطع ہو گئی تھی۔ اس نے علی بن ابان مہلبی کو [illegible] لشکر [illegible] کے ساتھ [illegible]۔ سلیمان بن جامع بھی اس کے ساتھ روانہ ہوا۔ [illegible] کے ساتھ [illegible] جو یحییٰ بن محمد البحرانی اور سلیمان بن موسیٰ الشعرانی کے ماتحت تھا۔ [illegible] ان کے ساتھ تھے [illegible] کے [illegible] اس زمانے میں اہواز کا حاکم [illegible] منصور [illegible] کے ہمراہ [illegible] کی ایک جماعت کے ساتھ [illegible] علی بن ابان اپنے زنگیوں کے ساتھ ان [illegible] روانہ ہوا۔ منصور [illegible] اپنے [illegible] کے ہمراہ [illegible]۔ معرکے [illegible] میں [illegible] گئے۔ [illegible] منصور [illegible] بہت سے [illegible] کے ساتھ قتل کیا گیا۔ منصور غرق ہو گیا۔ الحسن بن ہرثمہ عرف الشار اور الحسن بن جعفر عرف زاوشار قید ہو گئے۔

الحسن بن الشار کی گرفتاری

محمد بن حسن نے کہا کہ مجھ سے الحسن بن الشار نے بیان کیا کہ جو لوگ اس دن منصور کے ہمراہ مقابلے کے لئے نکلے تھے ان میں سے میں بھی تھا۔ [illegible] قتل کر دیا گیا اور منصور [illegible] گیا۔ جب میں نے دیکھا تو اپنے گھوڑے سے اتر [illegible] اور ارادہ کیا کہ میں اس کشتی کی طرف [illegible] جو میرے ساتھ تھی۔ زرہ [illegible] اور [illegible] تاکہ نجات حاصل کروں۔ میرے غلام نے [illegible] اور مجھے چھوڑ [illegible] منصور بن جعفر کے پاس آیا کہ اس کے ساتھ نجات پاؤں۔ وہ [illegible] کشتی [illegible] ہو کر روانہ ہو گیا۔ میرے [illegible] میں نے ایک چھوٹی کشتی دیکھی ان کے پاس آیا اور اس میں سوار ہو گیا بہت سے لوگ میرے پاس پہنچ گئے اور سوار ہونے کی خواہش کرنے لگے۔ کشتی میں [illegible] کے یہاں جگہ [illegible]۔ کشتی [illegible] اس کی پشت پر [illegible]۔ وہ لوگ میرے پاس سے چلے گئے زنگیوں نے مجھے دیکھا تیر برسانے لگے۔ جب مجھے مرنے کا اندیشہ ہوا تو میں نے کہا کہ تیر اندازی سے باز رہو اور کوئی چیز میری طرف ڈالو تاکہ میں اس [illegible] تمہارے پاس آ جاؤں۔ انھوں نے [illegible] میری جانب بڑھا دی جسے میں نے ہاتھ سے پکڑ لیا اور ان کے پاس چلا گیا۔

الحسن بن جعفر کی گرفتاری

حسن بن جعفر کو اس کے بھائی نے ایک گھوڑے پر سوار کر کے [illegible] اپنے [illegible] کے درمیان [illegible]۔ جب شکست ہو گئی تو وہ نجات کی کوشش میں جلدی کرنے لگا گھوڑے سے گر پڑا اور وہ گرفتار کر لیا گیا۔

علی بن ابان نے خبیث کو اس جنگ کا حال لکھا بہت سے سر اور جھنڈے اس کے پاس روانہ کئے۔ الحسن بن الشار، الحسن بن جعفر اور احمد [illegible] کو روانہ کیا۔ اس نے ان قیدیوں کو قید کرنے کا حکم دیا۔ علی بن ابان اہواز میں داخل ہوا۔ وہاں قیام کر کے فساد کرتا رہا۔ یہاں تک کہ موسیٰ بن بغا خبیث کی جنگ کے لئے نامزد ہوا۔

موسیٰ بن بغا کی روانگی:

اسی سال موسیٰ بن بغا سامرا سے اس کی جنگ کے لئے روانہ ہوا۔ یہ ذیقعدہ کا واقعہ ہے۔ خلیفہ نے شماسیہ کے باہر تک اس کی مشایعت کی اور وہاں اسے خلعت دیا۔

اسی سال موسیٰ بن بغا کی جانب سے قائدین خبیث کی جنگ کے لیے عبدالرحمن بن مفلح اہواز اور اسحاق بن کنداج بصرہ اور ابراہیم

[illegible]

مفلح اور علی بن ابان کی جنگ

[illegible]

علی بن ابان کی ہزیمت و فرار

[illegible]

مفلح کا تعاقب:

[illegible]

مفلح اور ابن ابان کی دوسری جنگ

[illegible]

[illegible] کے ساتھ [illegible] اپنے لشکر کے [illegible] آیا۔ [illegible] کے ساتھیوں [illegible] [illegible] [illegible] کے [illegible]۔

زنجیوں کے لشکر کی [illegible]:

[illegible] [illegible]۔

متفرق واقعات:

اس سال الحسن بن زید قومس پر غالب آ گیا اور یہاں اس کے ساتھی داخل ہو گئے۔

اس سال محمد بن الفضل بن سنان القزوینی اور وہسودان بن جستان الدیلمی کے درمیان جنگ ہوئی۔ محمد بن الفضل نے [illegible] شکست دی۔

اس سال موسیٰ بن بغا نے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]۔

اس سال [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]۔

اس سال [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]۔

یعقوب بن اللیث کی نیشاپور میں آمد:

اس سال یعقوب بن اللیث نیشاپور میں داخل ہوا۔

بیان کیا گیا ہے کہ یعقوب بن اللیث ہراۃ کی جانب آیا۔ پھر نیشاپور کا قصد کیا۔ جب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] محمد بن طاہر نے [illegible] [illegible] اس سے ملاقات طلب کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] وقت نیشاپور میں [illegible]

[illegible]

[illegible] یعقوب [illegible] طبرستان [illegible]

[illegible] الحسن بن زید [illegible]

یعقوب بن اللیث اور الحسن بن زید کی جنگ:

مجھ سے بیان کیا گیا ہے کہ یعقوب نے حسن بن زید [illegible] طبرستان [illegible]

حسن بن زید [illegible] یعقوب نے اعلان جنگ [illegible] الحسن بن زید [illegible] یعقوب ساریہ میں داخل [illegible] ایک سال کا خراج وصول کیا۔

آمل سے الحسن بن زید کی تلاش میں [illegible] طبرستان [illegible]

یعقوب بن اللیث کی مراجعت:

[illegible] یعقوب ایک پہاڑ [illegible] الحسن بن زید [illegible]

[illegible] طبرستان [illegible]

یعقوب بن اللیث کی [illegible]

[illegible] یعقوب [illegible] الحسن بن زید [illegible] جرجان [illegible]

کشتیاں الٹ دی تھیں اور ستونوں کو پاٹ دیا تھا۔ الحسن بن زید نے باب پر پہلی قائم کر لی تھی۔ بڑے بڑے کوہستانی سپہ داروں کو تنخواہ دار کر لیا تھا۔ خورشاد بن جیلاد صاحب الدیلم نے اس کی مدد کی تھی۔ ان لوگوں کے باعث اس کی طاقت بڑھ گئی تھی جو طبرستان و دیلم و خراسان و جیل و جیلان و شہر و جزیرہ وغیرہ باب کے پاس جمع ہو گئے تھے۔ میں نے اسے شکست دی۔ بہت سی تعداد کو قتل کیا کہ جس سے تمام سے اس تعداد کو کوئی تعداد نہیں پہنچتی۔ آل ابی طالب میں ستر افراد شہر سے قید کر لئے۔ یہ رجب کا واقعہ ہے۔ الحسن بن زید الشرز کی جانب بھاگ گئے اور دیلم ان کے ساتھ تھے۔

اس سال اکثر بلاد اسلامیہ میں سخت گرانی ہوئی۔ جیسا کہ بیان کیا گیا شدت گرانی سے مکے کے لوگ مدینے وغیرہ شہروں میں نکل گئے۔ مدینے میں بھی وہاں سے روانہ ہو گیا۔ اس کا نام بریہ تھا۔ بغداد میں گیہوں کا ایک کر ایک سو پچاس دینار کا ہو گیا تھا۔ یہ حال کئی ماہ رہا۔

عبداللہ السجزی کا قتل:

اس سال اعراب نے منجور والی حمص کو قتل کر دیا۔ بکتمر کو والی بنایا گیا۔

اس سال یعقوب بن اللیث جب طبرستان سے واپس ہوا تو رے کی جانب گیا۔ جیسا کہ مجھ سے بیان کیا گیا اس کے وہاں جانے کا سبب عبداللہ السجزی کی طلب تھی جو بھاگ کر الصلابی کے پاس چلا گیا تھا۔ جب یعقوب رے کے قریب پہنچا تو الصلابی کو ایک خط لکھا کہ عبداللہ السجزی کو میرے سپرد کر دو ورنہ میں تم سے جنگ کروں گا۔ الصلابی نے جیسا کہ مجھ سے بیان کیا گیا عبداللہ کو اس کے سپرد کر دیا۔ یعقوب نے اسے قتل کر دیا اور الصلابی کے شہر سے واپس ہو گیا۔

العلاء بن احمد الازدی کا قتل:

اس سال العلاء بن احمد الازدی قتل کیا گیا۔

بیان کیا گیا ہے کہ العلاء بن احمد کو فالج ہو گیا تھا۔ اور بے کار ہو گیا تو سلطنت نے ابوالردیج عمرو بن علی بن عمرو کو امارت آذربائیجان کے لئے خط لکھا جو اس کے قبل العلاء کے سپرد تھی۔ ابوالردیج وہاں گیا کہ العلاء سے اپنے قبضے میں لے لے۔ العلاء ایک محمل میں ماہ رمضان میں ابوالردیج کی جنگ کے لئے نکلا۔ ابوالردیج کے ہمراہیوں کی ایک جماعت بھی تھی۔ العلاء قتل کر دیا گیا۔ مذکور ہے کہ سامان سے جو ابوالردیج نے العلاء کا چھوڑا ہوا مال پایا اس کے قلعے سے اٹھایا گیا۔ جس کی قیمت ستائیس لاکھ درہم کو پہنچی۔ اسی سال رومیوں نے لؤلؤہ کو مسلمانوں سے لے لیا۔

امیر حج ابراہیم بن محمد

اس سال ابراہیم بن محمد بن اسماعیل بن جعفر بن سلیمان بن علی المعروف بہ بریہ نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۶۱ھ کے واقعات

الحسن بن زید کی مراجعت طبرستان:

اس سال کا اہم واقعہ حسن بن زید کا جرجان سے طبرستان واپس آنا اور شالوس کو جلانا ہے۔ اس لئے کہ انہوں نے یعقوب کی

[illegible] تھی۔ ان کی جائیداد [illegible] ہیں

فرمانِ خلافت

اسی سال سلطنت نے عبید اللہ بن عبداللہ بن طاہر کو حاجیوں کے جمع کرنے کا حکم دیا۔ جو خراسان، رے اور طبرستان اور جرجان سے بغداد آئے تھے۔ انہوں نے اسی سال صفر میں انہیں جمع کیا۔ انہیں ایک فرمان سنایا گیا کہ خلافت نے یعقوب بن اللیث کو خراسان کا والی نہیں بنایا ہے۔ حکم دیا کہ اس سے علیحدہ رہیں۔ کیونکہ خراسان میں اس کا داخل ہونا اور محمد بن طاہر کو قید کرنا نہایت ناروا امر تھا۔

متفرق واقعات

اس سال عبداللہ بن الواثق کی وفات [illegible] یعقوب کے لشکر میں ہوئی۔

اسی سال جمادی الآخر میں مساور الشاری نے یحییٰ بن حفص کو قتل کر دیا۔ جو [illegible] میں طریق خراسان کا والی تھا۔ مسرور البلخی اس کی طرف روانہ ہوا۔ ابو احمد بن متوکل اس کے پیچھے گیا۔ مساور بھاگ گیا اور نہیں ملا۔

اس سال لوگوں کو فضل بن اسحاق بن حسن بن اسماعیل نے حج کرایا۔

طاشتمر اور ابن مفلح کا قتل

اسی سال محرم میں واصل اور عبدالرحمن بن مفلح اور طاشتمر کے درمیان رامہرمز میں جنگ ہوئی۔ جس میں واصل نے طاشتمر کو قتل اور ابن مفلح کو قید کر لیا۔

اس کا سبب جیسا کہ مجھ سے بیان کیا گیا یہ ہوا کہ ابن واصل نے فارس میں حارث بن سیما کو قتل کر دیا جو فارس کا عامل تھا۔ اس پر قبضہ کر لیا۔ پھر فارس اور اہواز اور بصرہ اور بحرین اور یمامہ بھی موسیٰ بن بغا کے ماتحت کر دیا گیا۔ ملک مشرق پہلے ہی سے اس کے سپرد تھا۔ موسیٰ بن بغا نے عبدالرحمن بن مفلح کو اہواز [illegible] کی حکومت تفویض کی۔ طاشتمر کو ان کے ماتحت کر دیا۔ ابن واصل نے اس [illegible] کہ ابن مفلح فارس [illegible] کے قتل [illegible] بصرے [illegible] کی جنگ پر اہواز میں مقیم تھا۔ ابن واصل نے اس پر چڑھائی کی۔ [illegible] رامہرمز [illegible] مل گئے۔ [illegible] ابن واصل کا [illegible] اس سے ملا تو ابن مفلح پر غالب ہو گیا۔ اسے قید کر لیا۔ طاشتمر کو قتل کر دیا۔ ابن مفلح کے [illegible] ابن مفلح اس کے قبضے میں رہا یہاں تک کہ اسے بھی قتل کر دیا۔ حالانکہ سلطنت نے [illegible] ابن مفلح کی رہائی کے لئے ابن واصل کے پاس [illegible] بھیجا تھا۔ مگر ابن واصل نے قبول نہ کیا۔

موسیٰ بن بغا کی معذرت

ابن مفلح سے فارغ ہوا تو یہ ظاہر کر کے روانہ ہوا کہ اس کا قصد موسیٰ بن بغا کی جنگ کے لئے واسط کا ہے۔ یہاں تک کہ اہواز پہنچا۔ [illegible] ایک جماعت [illegible] ہوا تھا۔ جب موسیٰ بن بغا نے معاملے کی شدت اور مشرق کے [illegible] قبضہ کر لینے والوں کی کثرت دیکھی اور یہ کہ ان کے مقابلے کا کوئی انتظام نہیں ہے تو درخواست کی کہ اسے مشرق کے عمل سے معاف کر دیا جائے۔ [illegible] ان اعمال سے معاف کر دیا گیا۔ [illegible] ابو احمد کے ماتحت کر دیا گیا اور ان پر ابو احمد بن المتوکل کو والی بنا دیا گیا۔

[illegible]

[illegible]

اہواز میں زنجیوں کی غارت گری

[illegible]

متفرق واقعات:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ولی عہدی کا اعلان

[illegible]

میں نکالا ہے۔ جعفر المطوعی نے شوال میں موسیٰ بن بغا کو مغرب کی [illegible] محرم کے ۱۸ [illegible] کے بعد [illegible] کی۔

محمد بن زیدویہ کی یعقوب بن اللیث سے علیحدگی

اسی سال محمد بن زیدویہ نے یعقوب بن اللیث کو چھوڑ دیا۔ اپنے ہزاروں ساتھیوں سمیت وہ اس کے لشکر سے علیحدہ ہو گیا اور ابوالساج کے پاس چلا گیا۔ وہ اس کے ساتھ اہواز میں مقیم ہو گیا۔ سامرا سے اس کے لیے خلعت بھیجا گیا۔ زیدویہ نے الحسن بن [illegible] عبیداللہ کو اپنے ہمراہ [illegible] کرنے کی درخواست کی۔ [illegible] ابواحمد کا قصد [illegible] سامرا [illegible] اور اس نے [illegible] کو بھیجا کہ [illegible] رخصت [illegible] دونوں [illegible] سے اس کی ملاقات کی۔ [illegible] سے [illegible] الموفق اس کے پیچھے گیا۔

امیر حج الفضل بن اسحاق:

اسی سال الفضل بن اسحاق بن الحسن بن اسماعیل بن العباس بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس نے لوگوں کو حج کرایا۔

اسی سال کے محرم کے بعد الحسن بن محمد بن ابی الشوارب کا انتقال ہوا۔

۲۶۲ھ کے واقعات

یعقوب بن اللیث کی رامہرمز میں آمد

یعقوب بن اللیث محرم میں رامہرمز پہنچا۔ عبیداللہ اور اسمٰعیل بن اسحاق کو خلافت نے یعقوب کے پاس سفیر بنا کے بھیجا۔ یعقوب بن اللیث کے جو رشتہ دار قید تھے رہا کیے گئے۔ محمد بن طاہر کے ساتھ جو برتاؤ اس نے کیا تھا اس سے ناخوش ہو کے اس کے تمام ساتھیوں کو اور وہاں جتنے رشتہ دار تھے سب کو قید کر لیا گیا تھا۔ یعقوب کے رامہرمز پہنچنے کے بعد رہا کر دیا گیا۔ یہ ۲۶ ربیع الاول کا واقعہ ہے۔ اسماعیل بن اسحاق یعقوب کے پاس سے آیا اور اس کے پاس سے پیغام لے کے سامرا واپس ہوا۔ ابواحمد نے بغداد میں دربار کیا۔ تاجروں کی ایک جماعت کو بلایا اور ان سے کہا کہ امیرالمومنین نے یعقوب بن اللیث کو خراسان، طبرستان، جرجان، رے، فارس اور بغداد کی پولیس کی والی بنائے جانے کا حکم دیا ہے۔ دربار میں یعقوب کا ساتھی درہم بن نصر موجود تھا۔ المعتمد نے درہم کو سامرا سے یعقوب کے پاس اسی معاملہ کا جواب دے کے واپس کیا تھا۔ اس کو یعقوب نے اپنے [illegible] درخواست کی تھی۔ اس کے امراء اس نے ان کے پاس عمر بن سیما کو [illegible] کے لیے بھیجا تھا۔

۱۱ ربیع الاول [illegible] ابن زیدویہ کے قاصد ان کے پاس سے پیغام لے کے بغداد پہنچے۔ ابواحمد نے ان کو خلعت دی۔

سامرا میں جعفر بن المعتمد کی قائم مقامی:

یہی لوگ وہ تھے جو یعقوب بن اللیث کے پاس گئے تھے وہ جب آئے اور یہ اطلاع دی کہ وہ اس پر راضی نہیں ہے۔ یعقوب عسکر مکرم سے واسط [illegible] ابواحمد اس کے پاس گیا۔ یعقوب نے [illegible] سامرا سے [illegible] آیا اور [illegible] لوگ گئے۔ قاصد جواب لے کے [illegible] لشکر [illegible] جمادی الآخر کو سامرا کے قائم مقام کے پاس لوٹے۔ المعتمد نے سامرا اپنے فرزند جعفر کو قائم مقام بنایا تھا۔ محمد المولد اس کا ماتحت تھا۔ [illegible] جمادی الآخر [illegible]

یوم چہار شنبہ کو بغداد پہنچے۔ کنارے کنارے نکل کے زعفرانیہ میں منزل کی اور اپنے بھائی ابو احمد کو لشکر اپنے سے آگے روانہ کر دیا۔

یعقوب بن اللیث کی روانگی واسط:

یعقوب نے اپنے لشکر سے عسکر مکرم سے روانہ ہوا یہاں تک کہ واسط سے ایک فرسخ پر آ گیا۔ اس نے وہاں پانی کا ایک حصہ دیکھا جسے مسرور البلخی نے زمین سے کاٹ دیا تھا کہ وہاں پر سے گذر نہ سکے۔ وہاں ٹھہر گیا اور بند ہو جانے سے مجبور ہو گیا۔ یہ جمادی الآخر کا واقعہ ہے۔ بازمین آیا۔ محمد بن کثیر یعقوب کی جانب سے مسرور البلخی کے لشکر پہنچا اس کے مقابلے پر گیا۔ مسرور نے اپنے لشکر کے ساتھ اٹھ کے چلا گیا۔ یعقوب واسط میں آ گیا۔ یہ ۲۴ جمادی الآخر کا واقعہ ہے۔

ابو احمد بن متوکل کی پیش قدمی:

المعتمد الزعفرانیہ سے ۲ شعبان ۲۶۲ھ روز دوشنبہ کو روانہ ہوا یہاں تک کہ سیب بنی کوما پہنچا۔ وہاں مسرور البلخی آیا۔ مسرور البلخی کی روانگی دجلہ کے غربی جانب سے ہوئی۔ اس طرف ہو کر یعقوب میں پہنچا تھا۔ المعتمد سیب بنی کوما میں چند روز مقیم رہا یہاں تک کہ لشکر جمع ہو گیا۔ یعقوب واسط سے دیر العاقول روانہ ہوا۔ دیر العاقول سے جا کر لشکر کو روانہ کیا۔ المعتمد نے سیب میں قیام کیا۔ ساتھ عبیداللہ بن یحییٰ بھی تھا۔ اپنے بھائی ابو احمد کو یعقوب کی جنگ کے لئے متعین کیا۔ ابو احمد نے میمنہ پر موسیٰ بن بغا کو اور میسرہ پر مسرور البلخی کو مقرر کیا۔ خود اپنے مخصوص اور منتخب لوگوں کے ساتھ قلب میں رہا۔

معرکہ اصطربد:

رجب کے چند روز گذرنے کے بعد یکشنبہ کو ایک مقام پر دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا۔ جس کا نام اصطربد تھا جو سیب بنی کوما اور دیر العاقول کے درمیان تھا۔ یعقوب کے میسرہ نے ابو احمد کے میمنہ پر حملہ کر کے شکست دی۔ بڑی جماعت قتل ہو گئی جن میں ان کے سردار ابراہیم بن سیما ترکی و طباخ رازی اور محمد بن اوس اور نصیر وغیرہم تھے۔ بھاگنے والے پلٹ آئے۔ ابو احمد کا باقی لشکر ثابت قدم تھا۔ انہوں نے یعقوب اور اس کے ساتھیوں پر حملہ کیا تو وہ بھی ثابت قدم رہے اور نہایت سخت جنگ کی۔ یعقوب کے ساتھیوں میں سے ایک جماعت قتل ہو گئی۔ یعقوب کو تین تیر لگے اس کے حلق میں اور دونوں ہاتھوں میں۔

یعقوب بن اللیث کی شکست و فرار:

کہا گیا ہے کہ فریقین میں نماز عصر کے آخر وقت تک مسلسل جنگ ہوتی رہی۔ اس کے بعد الدیرانی اور محمد بن اوس ابو احمد کے پاس آئے اور وہ سب لوگ جمع ہو گئے جو ابو احمد کے لشکر میں تھے۔ یعقوب کے ساتھ جنگ بہت زور پکڑ گئی۔ جب دیکھا کہ طلیعہ پر جنگ ہے تو ان سب نے یعقوب اور اس کے ثابت قدم ساتھیوں پر حملہ کر دیا۔ یعقوب کے ساتھی بھاگ گئے۔ یعقوب اپنے مخصوص ساتھیوں کے ہمراہ ثابت قدم رہا یہاں تک کہ وہ لوگ مقام جنگ کو چھوڑ گئے۔

محمد بن طاہر کی رہائی:

بیان کیا گیا ہے کہ یعقوب کے لشکر سے گھوڑے اور خچر اتنے ہاتھ آئے کہ بے شمار تھے اور درہم و دینار اور مشک اتنا زیادہ تھا۔ محمد بن طاہر بن عبداللہ پابزنجیر یعقوب کے ساتھ تھا جسے اس نے خراسان میں گرفتار کیا تھا۔ محمد بن طاہر کو ابو احمد کے پاس لایا گیا اور اسے اس کے مرتبے کے موافق خلعت دیا گیا۔

یعقوب کے متعلق فرمان خلافت:

لوگوں کو ایک فرمان پڑھ کر سنایا گیا جس کا مضمون یہ تھا۔

"مضمون ہے کہ یعقوب بن لیث نے جب اطاعت اور جماعت [illegible] کا کوئی خیال نہ کیا یہاں تک کہ [illegible] سے۔ پھر جب ان کے [illegible] والی خراسان کے پاس جانے پر غالب آ گیا [illegible] جا کر ان پر قبضہ کر لیا۔ امیر المؤمنین کی بارگاہ میں ان امور کے متعلق اپنی درخواست پیش کرنے [illegible] جن میں سے امیر المؤمنین نے ایسے امور منظور کر لیے تھے جن کا وہ مستحق بھی نہ تھا [illegible] اس کے [illegible] مقصد تھا [illegible] پھر [illegible] بڑا [illegible] جب تک امیر المؤمنین نے یعقوب کو خراسان اور رے اور فارس [illegible] دیا [illegible] سرکشی و بغاوت پر جانے کے [illegible] تو اس نے انکار کیا۔ امیر المؤمنین اس کی مدافعت کے لئے اٹھے کیونکہ وہ مدینۃ السلام اور [illegible] کے درمیان راستے میں آ گیا تھا۔ یعقوب نے یہ بھی ظاہر کیا کہ [illegible] امیر المؤمنین نے اپنے بھائی ابواحمد الموفق باللہ کو [illegible] یعقوب [illegible] ابراہیم بن سیما [illegible] محمد بن [illegible] یعقوب نے جنگ میں [illegible] ابواحمد نے بھی اس سے جنگ کی [illegible] اچھی طرح [illegible] محمد بن طاہر [illegible] لوگ [illegible] اور [illegible] بھاگے۔ اس [illegible] نے جو [illegible] ملک [illegible] سب برباد کر دیا۔"

اور جب یہ [illegible] فرمان لکھا گیا۔

ابوالساج کے مال و املاک کی ضبطی:

معتمد اپنے بھائی [illegible] آیا اور [illegible] بعض لوگوں کی روایت کے [illegible] ہو چکا تھا اور ایک جماعت کو جمع کر چکا تھا۔ اس کے بعد المعتمد المدائن [illegible] ابواحمد بھی روانہ ہوا اس کے ساتھ سردار اور [illegible] اور سرداروں کی ایک جماعت تھی۔ ابوالساج کی جاگیر [illegible] کے سپرد [illegible] محمد بن طاہر بن عبداللہ بغداد میں ۱۶ [illegible] اور جب یہ [illegible] خدمت [illegible] بحال ہو چکا تھا [illegible] اسے خلعت دیا گیا۔ محمد اپنے [illegible] ہوا [illegible] اور [illegible] کا حکم دیا گیا۔

ابواحمد کی مدح میں قصیدہ:

جس روز [illegible] اور اس کے [illegible] کے درمیان جنگ ہوئی اس روز [illegible] ([illegible]) [illegible] محمد بن علی [illegible] نے ذیل کا قصیدہ کیا جس میں وہ ابواحمد کی مدح کرتا ہے اور اس [illegible] حال بیان کرتا ہے۔

"[illegible] کے ساتھ [illegible] تھا [illegible] ہوا [illegible] نے [illegible] اس کے [illegible] کر دیا [illegible] سب قبول کرتے ہیں۔

اسے [illegible] نے [illegible] اور [illegible] کے [illegible] سے [illegible] بھی [illegible] گیا۔

بیان کیا گیا ہے کہ جب لوگوں نے [illegible] کے درمیان غالب آ گیا [illegible] تھے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

" اے عرب کے [illegible] "

اسی سال [illegible] نے اپنے [illegible] دیا۔

عمال کا عزل و نصب:

بیان کیا گیا ہے کہ جب موسیٰ [illegible] سلیمان [illegible]

[illegible] کی غارت گری:

بیان کیا گیا ہے کہ [illegible] یعقوب بن لیث [illegible] سلیمان [illegible] جائے۔

محمد بن الحسن کا بیان:

محمد بن الحسن نے بیان کیا کہ [illegible] نے کہا کہ جب [illegible] سلیمان کے لشکر میں [illegible] اور سلیمان بن [illegible] سلیمان [illegible] سلیمان بن [illegible] سلیمان بن [illegible] سلیمان نے [illegible] پہنچ گئے۔

[illegible] کا مقابلہ

محمد بن [illegible] نے بیان کیا کہ [illegible] جب سلیمان بن [illegible] کی جان بچ گئی۔

[illegible] کا فرار:

سلیمان کا [illegible] سلیمان [illegible] مشہور ہے۔

ابو معاذ اور سلیمان کی جنگ

ایک شخص [illegible] ابو معاذ [illegible] سلیمان [illegible] سلیمان [illegible]

لیے اور ان دونوں کو بھی روک لیا جنھوں نے اسے واسط کے متعلق خبر دی تھی اور نہر ابان کے اوپر سے روانہ ہو گیا۔ ابو معاذ نے راستے میں اسے روکا دونوں کے درمیان جنگ ہونے لگی شدید لڑنے لگے حتیٰ کہ رات چلی گئی۔ ابو معاذ کی کشتی کو شکست ہوئی سلیمان کے لوگ زیادہ ہو گئے۔ انہوں نے جنگ کر کے اس سے پشت پھیر لی۔

سلیمان بن جامع کی شکست و مراجعت:

سلیمان چاہتا تھا کہ نہر ابان تک پہنچ گیا۔ زبردستی نہر میں داخل ہو گیا۔ آپ کی چھاؤنی اور عورتوں اور بچوں کو قید کیا۔ اس کی خبر ابو احمد کے وکلا کو پہنچی جو آپ کی جاگیر اور نہر بندر میں مقیم تھے۔ وہ ایک جماعت کے ساتھ سلیمان کی طرف گئے اور اس سے ایک ایسی جنگ کی کہ زنجیوں کی بہت بڑی جماعت کو قتل کر دیا۔ سلیمان اور احمد بن مہدی اور جو دونوں کے ہمراہ تھے اپنی چھاؤنی کی طرف بھاگے۔

سلیمان بن جامع اور وصیف الرحال کی جنگ۔

محمد بن الحسن نے کہا کہ محمد بن عثمان کہتا تھا کہ جب سلیمان بن جامع نے طہیثا میں قیام کیا اور اس نہر میں اترا جو یعقوب بن النضر کے نام سے مشہور ہے تو ایک آدمی کو روانہ کیا کہ واسط کی خبر دریافت کرے یعقوب کے پاس سے آئے۔ کہ جب سے مسرور بلخی اور اس کے ساتھیوں کے وہاں سے نکلنے کے بعد کیا واقعہ پیش آیا۔ وہ شخص واپس آیا اور یعقوب کے آنے کی خبر دی۔ مسرور نے واسط سے سیب روانہ ہونے سے قبل سلیمان کی جانب ایک شخص کو جس کا نام وصیف الرحال تھا کشتیوں کے ساتھ روانہ کیا تھا۔ سلیمان نے اس سے جنگ کی اور قتل کر دیا۔ سات کشتیاں لے لیں۔ جس پر قابو پایا اسے مار ڈالا۔ مقتولوں کو طہیثا میں ڈال دیا کہ جو آدمی ان کے پاس سے گزریں ان کے دلوں میں خوف بیٹھ جائے۔ جب سلیمان کے پاس مسرور کے واسط سے روانہ ہونے کی خبر آئی تو سلیمان نے اپنے نائب جبرون بن عمار کو اور بطیحہ کے رئیسوں میں سے ایک شخص کو جس کا نام احمد بن شریک تھا بلایا۔ اس مقام سے کنارے ہٹنے کا مشورہ کیا جس کے متصل لشکر اور کشتیاں ہیں۔ ایسے مقام کی تلاش ہوئی جو ایسے راستے کے متصل ہو کہ جب وہاں سے طہیثا کے لشکر کی جانب بھاگنے کا ارادہ ہو تو اس پر چلے۔ ان دونوں نے اسے لشکر اور جانے کا اور بطیحہ میں اور گھنے درختوں میں گھس جانے کا مشورہ دیا۔ وہاں ان کو سلیمان بن جامع کا اپنے درمیان سے نکلنا گوارا نہ ہوا۔ یہ کہا کہ مسرور کا خوف ہو۔

مال غنیمت و غلہ بھیجنے کا حکم:

سلیمان نے اپنے ساتھیوں کو نہر الیہودی میں طہیثا کی جانب روانہ ہونے کا حکم دیا اور انہیں کشتیوں کے ساتھ نہر الحشی روانہ کرنے کا حکم دیا کہ کشتیوں کی اور حفاظت کے جو لوگ آئیں ان کی کیفیت معلوم کر کے فوراً اطلاع دے۔ ایک جماعت کو ان لوگوں کے روانہ کرنے کا حکم دیا جو اس کے ساتھیوں میں سے واسط گئے تھے۔ روانہ ہو کے لشکر میں آیا اور اس کھاڑی میں اترا جو ابو مروان کے نام سے نہر طہیثا کے شرقی جانب وہاں کے ایک قریہ میں ہے کنارے رہنے والوں کو اور ملاحوں کے روسا کو اپنے پاس جمع کیا اور جو کچھ کہ وہ طہیثا کو لکھ دیا۔ اس نے اسے خط لکھا جس میں اس کی رائے کی درستی بیان کی تھی اور اسے اس غلہ و مویشیوں کے روانہ کرنے کا حکم دیا تھا جو اس کے پاس تھے۔ یہ سب اس کے پاس روانہ کر دیے۔

مسرور اس مقام کی طرف روانہ ہوا جہاں پہنچنا لازمی تھا۔ اس نے وہاں کسی کا نشان نہ پایا۔ حالت یہ تھی کہ جو کچھ چھاؤنی

میں تھا سب کا سب نکال لے گئے تھے۔

سلیمان بن جامع کی تلاش:

پھر زنج سلیمان کی تلاش میں نکلے [illegible] انہیں پتہ چلا کہ وہ [illegible] کے غربی جانب روانہ ہو گیا ہے۔ یہ لوگ بھی فوراً [illegible] سلیمان [illegible] جانب روانہ [illegible] یہاں تک کہ [illegible] کے پاس پہنچ گئے تو وہاں سلیمان کی کوئی خبر نہیں معلوم ہوئی۔

جبائی کے رویے کے خلاف سلیمان کی شکایت:

سلیمان کا لشکر جو کچھ [illegible] سلیمان مقیم ہو گیا۔ اس نے الجبائی کو کشتیوں کے [illegible] مقامات درست کرنے [illegible] کے لئے [illegible] الجبائی جس علاقے [illegible] جہاں [illegible] اسے جلا دیتا تھا۔ [illegible] سلیمان کو [illegible] اس نے اسے منع کیا [illegible] زندگی ہے۔ [illegible] کی بات نہیں ہے۔

سلیمان نے خبیث کو ایک خط لکھا جس میں الجبائی کی شکایت تھی۔ خبیث کا خط الجبائی کے پاس آیا جس میں اسے سلیمان کی بات سننے اور ماننے اور اس کی مرضی کے خلاف نہ کرنے کی ہدایت تھی [illegible]

اغرتمش کی آمد:

سلیمان کے پاس ایک مخبر [illegible] کہ اغرتمش اور خشیش سوار و پیادہ اور بہت سی کشتیوں کے ساتھ آ رہے ہیں کہ سلیمان سے لڑیں۔ سلیمان بہت ہی گھبرایا اور الجبائی [illegible] ان دونوں کا [illegible] ان دونوں کے [illegible] دیر ہوئی تھی۔ الجبائی اس کے پاس بھاگتا ہوا آیا اور خبر دی کہ وہ دونوں [illegible] آ گئے۔ یہ اس وقت سلیمان کے لشکر سے [illegible] کے فاصلے پر تھا [illegible] معلوم [illegible] یہاں تک کہ وہ اس سے مل جائے۔

زنجی لشکر کی پسپائی:

الجبائی کو روانہ کر کے سلیمان ایک [illegible] لشکر آتے ہوئے دیکھا تو فوراً [illegible] پیادہ [illegible] زنگی [illegible] ایک جماعت ساتھ ہو لی یہاں تک کہ [illegible] نے اغرتمش کو پیچھے چھوڑا [illegible] کے لشکر تک پہنچی [illegible] خشیش کی [illegible] اغرتمش کے لشکر والوں میں سے [illegible] یہاں تک کہ [illegible] داخل ہوں۔ جب [illegible] کی آواز [illegible] تو نکل [illegible] پر حملہ کر دیا۔

خشیش کا قتل:

اغرتمش اپنے لشکر سے [illegible] یہاں تک [illegible] کے درمیان [illegible] گئے ہیں وہ [illegible] کشتیوں میں [illegible] یہاں تک [illegible] اس نے اپنی کشتیوں کو [illegible] چھوڑا اور پیادہ

[illegible] سلیمان [illegible]

[illegible]

[illegible]

شیش محل کی تعمیر

سلیمان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سلیمان [illegible]

سلیمان [illegible]

اسی سال [illegible]

اسی سال [illegible]

اسی سال [illegible]

اسی سال الصلابی مرگیا اور کیغلغ اس کی جگہ نائب بنایا گیا۔

اسی سال ربیع الآخر میں عباس بن علی بن یعقوب بن المنصور مر گیا اور اسماعیل بن اسحاق کو بغداد کی جانب شرقی کا قضا کا والی بنا دیا گیا۔ اس کے لئے دونوں جانب کی قضا جمع ہو گئی۔

اسی سال محمد بن عتاب بن عتاب کو قتل کر دیا گیا۔ ابو الحسین کا اٹھایا ہوا تھا وہاں جا رہا تھا کہ اعراب نے قتل کر دیا۔

۵/رمضان کو موسیٰ بن بغا زنج سے جنگ کرنے کے لئے الانبار گیا۔

اسی سال مفلح کا ساتھی بھی قتل کیا گیا جو موصل کی طرف چلا تھا وہاں سے واپس ہو تو راستے میں قتل کر دیا گیا۔

اسی سال رمضان میں علی بن الحسین بن داؤد کاتب محمد بن المطلب نے حرمین و طریق مکہ کا عہدہ دیا۔

اسی سال بصرہ والوں اور قبائلیوں کے درمیان پھر ایک دن جنگ (یعنی یوم المجزر) قتال ہوا یہاں تک کہ لوگوں کو بچے کے قتل ہو جانے کا خوف ہوا پھر وہ باز آ گئے کیونکہ قریب تھا کہ ان میں سے بہت سے مقتول ہو جاتے۔

اسی سال یعقوب بن اللیث فارس پر غالب آ گیا اور ابن واصل بھاگ گیا۔

احمد بن لیثویہ اور زنجیوں کی جنگ:

اسی سال زنجیوں اور احمد بن لیثویہ کے درمیان جنگ ہوئی اس نے ان میں سے بہت سوں کو قتل کر دیا اور ابو داؤد جعفری کو گرفتار کر لیا جو ان کے ساتھ ہو گیا تھا۔

بیان کیا گیا ہے کہ مسرور البلخی نے احمد بن لیثویہ کو الاہواز کے نواح میں روانہ کیا جب وہ وہاں پہنچا تو السوس میں اترا اور اس خبیث نے محمد بن عبیداللہ بن آزادمرد الکردی کو الاہواز سپرد کیا تھا۔ محمد بن عبیداللہ نے قائد الزنج کو لکھا جس میں اپنی طرف آنے کی خواہش ظاہر کی۔ شروع ہی سے اس سے خط و کتابت تھی۔ اس نے اسے یہ کہلا بھیجا تھا کہ الاہواز کی حفاظت کرے گا اور اس کے بھیجے کی مدارات کرے گا۔ یہاں تک کہ وہاں اس کا معاملہ مکمل ہو جائے۔ خبیث نے اس بات کو اس شرط پر قبول کیا کہ علی بن ابان ان کا متولی ہو اور محمد بن عبیداللہ اس کا نائب ہو۔ محمد بن عبیداللہ نے اسے قبول کر لیا۔ علی بن ابان نے اپنے بھائی الخلیل بن ابان کو زنجیوں کی بہت بڑی جماعت کے ساتھ روانہ کیا۔ محمد بن عبیداللہ نے کردوں اور بدمعاشوں سے اس کی مدد کی۔ وہ دونوں تستر کی جانب روانہ ہوئے وہاں تک پہنچے تھے کہ احمد بن لیثویہ نے ایک سو ساٹھ آدمیوں سے جو اس کے ہمراہ تھے وہاں سے دفع کر دیا۔ وہ وہاں سے شکست کھا کے واپس ہوئے۔ قتل عظیم ہوا اور ان کی جماعت گرفتار ہوئی۔

محمد بن عبیداللہ اور علی بن ابان کا اتحاد:

احمد بن لیثویہ روانہ ہو کے جندی سابور گیا تو علی بن ابان الاہواز سے احمد بن لیثویہ کے خلاف محمد بن عبیداللہ کی مدد کرنے کے لئے روانہ ہوا۔ محمد بن عبیداللہ کردوں اور بدمعاشوں کی ایک جماعت کے ساتھ اس سے ملا۔ قریب ہوئے تو دونوں پل سے روانہ ہوئے۔ ایک تو مسرقان کی اس طرف سے چلا۔ دوسرا دوسری طرف سے۔ محمد بن عبیداللہ نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک شخص کو تین سو آدمیوں کے ہمراہ روانہ کیا۔ وہ علی بن ابان سے مل گیا۔ علی بن ابان اور محمد بن عبیداللہ روانہ ہوئے عسکر مکرم پہنچے۔ محمد بن عبیداللہ تنہا علی بن ابان کے پاس گیا۔ دونوں ملے۔ باتیں کیں۔ پھر اپنے لشکر واپس آ گیا۔ علی بن ابان کے پاس اس نے التماس کیا تھا علی

اور کردوں کے رئیسوں میں سے ایک شخص کو جس کا نام ماز یار تھا اور کینے کے ساتھیوں میں سے ایک بڑے حصے کو جس کا عرف اطلاقی تھا روانہ کیا۔ وہ لوگ علی کے پاس آ گئے اسے سلام کیا۔ محمد اور علی اطاعت پر قائم رہے یہاں تک کہ علی فارس کے پل پر آیا اور محمد بن عبیداللہ تستر۔

علی بن ابان کی روانگی اہواز:

احمد بن لیثویہ کو علی بن ابان اور محمد بن عبیداللہ کے اس کی جنگ پر آمادگی میں مددگار ہونے کی خبر پہنچی تو وہ جندی سابور سے نکل کر السوس روانہ ہو گیا۔ فارس کے پل پر علی کی آمد جمعہ کے روز ہوئی۔ محمد بن عبیداللہ نے یہ وعدہ کیا تھا کہ اس دن خطیب خطبہ پڑھے گا تو مسجد کے منبر پر اس کے اور قائد الزنج کے لئے دعا کرے گا۔ علی اس کے انتظار میں ٹھہر گیا۔ جہبوذ بن عبدالوہاب کو اس نے جمعہ میں موجود رہنے اور اس کی خبر لانے کے لئے روانہ کیا۔ جب نماز کا وقت آیا تو خطیب کھڑا ہوا اور اس نے معتمد اور کیتے اور محمد بن عبیداللہ کے لئے دعا کی۔ جہبوذ یہ خبر لے کے علی کے پاس پہنچا تو علی اسی وقت کھڑا ہو گیا۔ اور سوار ہو کے اپنے ساتھیوں کو الاہواز کی واپسی کا حکم دیا۔ انہیں اپنے آگے کیا اور ان کے ہمراہ اپنے بھتیجے محمد بن صالح اور محمد بن یحییٰ کرمانی کو روانہ کیا جو اس کا نائب خاص تھا۔ وہ ٹھہرا رہا یہاں تک کہ جب وہ لوگ گزر گئے تو اس نے اس پل کو توڑ دیا جو وہاں تھا تاکہ لشکر اس کا پیچھا نہ کرے۔

اہواز کی گرفتاری:

محمد بن الحسن نے کہا کہ میں ان کے ان ساتھیوں میں سے تھا جو آگے روانہ ہوئے تھے۔ لشکر اس رات کو نہایت تیزی سے روانہ ہوا۔ وہ فجر کے وقت تک عسکر مکرم پہنچ گئے۔ وہ مقام خبیث کی صلح میں داخل تھا مگر اس کے ساتھیوں نے بدعہدی کی۔ عسکر مکرم کے ساتھ جنگ کی اور وہاں کا مال حاصل کیا۔ علی بن ابان اپنے ساتھیوں کے پیچھے پیچھا تو اس خوف سے کہ آگا ہو کر کچھ تلافی نہ کر سکا۔ وہ روانہ ہوا یہاں تک کہ الاہواز پہنچا۔ جب احمد بن لیثویہ کو علی کے واپس ہونے کی خبر پہنچی تو وہ پلٹ کے تستر آیا اور محمد بن عبیداللہ اور اس کے ساتھیوں سے جنگ کی محمد بھاگا اور ابو داؤد الصعلوک اس کے ہاتھ قید ہوا۔ تب اس کو دارالخلافت میں روانہ کر دیا۔ احمد بن لیثویہ تستر میں ٹھہر گیا۔

احمد بن لیثویہ اور علی بن ابان کی جنگ:

محمد بن الحسن نے کہا کہ مجھ سے الفضل بن عدی الدارمی نے بیان کیا جو قائد الزنج کے ان ساتھیوں میں سے ایک تھا کہ محمد بن ابان برادر علی بن ابان کے ساتھ شامل ہو گئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ جب احمد بن لیثویہ تستر میں ٹھہر گیا تو علی بن ابان اس کی طرف جمع ہونے والے لشکر کے ساتھ نکل کے اس گاؤں میں ٹھہرا جسے نیان کہا جاتا ہے۔ مخبروں کو روانہ کیا کہ خبر لائیں۔ انہیں یہ خبر دی گئی کہ ابن لیثویہ آ رہا ہے اور اس کے لشکر کا ابتدائی حصہ اس گاؤں تک پہنچ گیا ہے جو قریۃ البرجعی مشہور ہے۔ علی بن ابان روانہ ہوا۔ اپنے ساتھیوں کو خوشخبری دے رہا تھا اور ان سے فتح کا وعدہ کر رہا تھا کہ خبیث نے یہی بشارت دی ہے۔ جب قریۃ البرجعی پہنچا تو اسے ابن لیثویہ اپنے لشکر کے ساتھ ملا جو تقریباً چار سو سوار تھے۔ تو وہ اپنی جگہ ڈٹا رہا یہاں تک کہ ان کے پاس لشکر کی مدد آ گئی۔ جس سے تعداد زیادہ ہو گئی۔ اعراب کی اس ایک جماعت نے جو علی بن ابان کے ساتھ تھی ابن لیثویہ سے امن مانگ لیا۔ علی بن ابان کا لشکر بھاگ گیا۔ پیادوں کی ایک چھوٹی جماعت رہ گئی کہ جن میں سے اکثر مشتعل ہو گئے۔ دونوں فریق میں شدت سے قتال ہونے لگا۔

علی بن بویہ کی شکست و فرار

[illegible]

ابو [illegible] بن اسحاق:

اس سال [illegible]

۳۲۳ھ کے واقعات

متفرق واقعات:

اس سال [illegible]

اس سال [illegible]

اس سال [illegible]

اس سال [illegible]

اس سال [illegible]

اس سال [illegible]

[illegible] کی جنگ

[illegible]

بڑے بھائی لشکر کے ہمراہ ابن لیثویہ کی طرف روانہ کیا جو اس زمانے میں عسکر مکرم میں مقیم تھا۔ وہ دونوں ان لوگوں کے ہمراہ جو ان کے ساتھ روانہ ہوئے۔ ابن لیثویہ نے عسکر مکرم سے ایک فرسخ پر ان کا مقابلہ کیا۔ دونوں لشکر مل گئے۔ ابن لیثویہ نے ایک لشکر کو پوشیدہ کر دیا تھا۔ جب ابھی صرف قتال ہونے لگا تو ابن لیثویہ اور وہ دستہ پیچھے ہٹ گئے زنجیوں نے ان کا تعاقب کیا یہاں تک کہ وہ پوشیدہ لشکر سے بڑھ گئے۔ وہ ان کے پیچھے سے نکلا وہ لوگ بھاگے اور منتشر ہو گئے ابن لیثویہ ان پر پلٹ پڑا اور وہ شکست کھا کے پلٹے۔ ابن لیثویہ ان سروں کو لے کے جو اس نے لئے تھے تستر واپس آیا۔ علی بن ابان نے انکلویہ الاسمر کو ان کے ایک ہزار لے کر تستر کی جانب احمد بن لیثویہ کے مقابلے کو بھیجا۔ تیس سوار روانہ کئے جو بہادروں میں سے تھے۔ خلیل بن ابان کو ابن لیثویہ کے ساتھیوں کا ان کی طرف جانا معلوم ہوا تو وہ مع اپنے ساتھیوں کے ان کے لئے پوشیدہ ہو گیا۔ جب وہ لوگ ان کے پاس پہنچے تو ان پر نکل آیا۔ کوئی ان میں سے نہ بچا۔ آخر تک سب قتل کر دیئے گئے۔ ان کے سر علی بن ابان کے پاس بھیجے گئے جو الاہواز میں تھا۔ اس نے انہیں خبیث کے پاس روانہ کر دیا۔ اس وقت وہ [illegible] الاہواز آیا اور ابن لیثویہ وہاں سے بھاگا۔

علی بن ابان اور الخضر بن العنبر کی جنگ:

مذکور ہے کہ یعقوب اللیث جب جندی سابور پہنچا تو وہاں اتر گیا۔ اس علاقے سے وہ سب لوگ چل دیئے۔ جو خلافت کی جانب سے مامور تھے۔ یعقوب نے اپنی جانب سے ایک شخص کو جس کا نام الخضر بن العنبر تھا الاہواز بھیجا۔ جب وہ اس کے قریب پہنچا تو وہاں سے زنج کا ساتھی علی بن ابان نکل کے نہر السدرہ میں اترا اور الخضر الاہواز میں داخل ہو کے وہاں ٹھہر گیا۔ اس کے ساتھی اور علی بن ابان کے ساتھی ایک ایک کو لوٹتے تھے ان میں سے ہر فریق کو اپنے ساتھی سے مصیبت پہنچی تھی۔ یہاں تک کہ علی بن ابان تیار ہو کے الاہواز روانہ ہوا۔ اس نے الخضر اور اس کے ساتھیوں سے نہایت شدید جنگ کی جس میں یعقوب کے ساتھیوں میں سے مخلوق کثیر قتل کر دی گئی۔ گھوڑے اور بہت سا مال غنیمت ملا۔ اور الخضر اور اس کے ہمراہی عسکر مکرم بھاگ گئے۔ علی الاہواز میں ٹھہر گیا۔ جو کچھ وہاں تھا سب لوٹ لیا۔ وہاں سے نہر السدرہ واپس آیا اور بہبوذ کو بھیجا جس کو اس نے اس شخص سے جنگ کرنے کا حکم دیا تھا جو یعقوب کے کرد ساتھیوں میں سے دورق میں مقیم تھا۔ بہبوذ نے اس سے جنگ کی۔ اس کے آدمیوں کو قتل کیا۔ اسے قید کر لیا۔ پھر اس پر احسان کر کے رہا کر دیا۔

علی بن ابان اور یعقوب کی مشروط مصالحت:

علی کو یعقوب کے پاس جب آنے کی توقع تھی تو اس کی خبر پہنچی۔ جب آیا تو اس نے الخضر بن العنبر کی اس کے بھائی الفضل بن عنبر سے مدد کی۔ دونوں کو خبیث کے ساتھیوں کی جنگ سے رکنے کا اور الاہواز میں مقیم رہنے کا حکم دیا۔ علی بن ابان کو مصالحت کا خط لکھا کہ اس کے ساتھیوں کو الاہواز میں ٹھہرنے دے۔ علی نے شرط کی کہ وہاں جو سامان رسد اور غلہ ہے لے لے گا۔ غلے کے منتقل کرنے سے علیحدہ رہے گا۔ علی چارے کے لئے اس چارے کے منتقل کرنے سے علیحدہ رہے گا۔ جو الاہواز میں تھا۔ علی نے غلہ منتقل کر دیا اور چارہ چھوڑ دیا۔ دونوں فریق میں سے علی کے ساتھی اور یعقوب کے ساتھی رک گئے۔ اسی سال مساور بن عبد الحمید الشاری کی وفات ہوئی۔

عبید اللہ بن یحییٰ کی وفات:

اسی سال عبید اللہ بن یحییٰ بن خاقان مرا جو میدان میں یوم جمعہ ۱۰ ذی القعدہ کو اپنے غلام رشیق کی ٹکر سے اپنے گھوڑے سے

گرا۔ اس کی ناک اور کان سے خون جاری ہو گیا۔ گرنے کے تین گھنٹے کے بعد مر گیا۔ ابو احمد بن المتوکل نے اس کی نماز پڑھائی اور اس کے جنازے کے ساتھ چلا۔ دوسرے دن الحسن بن مخلد کو وزیر بنا دیا گیا۔ ۲۰ ذی القعدہ کو موسیٰ بن بغا سامرا آیا۔ الحسن بن مخلد بغداد بھاگ گیا۔ اس کے بھاگنے کے بعد ۲۷ ذی الحجہ کو سلیمان بن وہب کو وزیر بنایا گیا۔ عبیداللہ بن سلیمان کو الموفق اور موسیٰ کے کاتب کا وزیر بنا دیا گیا۔ اور یہ موسیٰ بن بغا کے ماتحتوں کا بھی والی تھا۔ عبیداللہ بن یحییٰ کا مکان لٹوا دیا گیا۔

الحسین بن طاہر کا نیشاپور سے اخراج:

اسی سال خراسان کے بعض لوگوں نے الحسین بن طاہر کو نیشاپور سے نکال دیا۔ اس پر غالب آ گئے اور وہاں کے باشندوں کو ایک تہائی مال دینے پر مجبور کیا۔ الحسین مرو چلا گیا۔ وہاں خوارزم شاہ کا بھائی تھا جو محمد بن طاہر کے لئے دعا کرتا تھا۔

اسی سال مفلح نے [illegible] کو [illegible] کے [illegible] سے [illegible] دیا۔

امیر حج الفضل بن اسحاق:

اس سال الفضل بن اسحاق بن الحسن بن اسماعیل نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۶۴ھ کے واقعات

موسیٰ بن بغا کی وفات:

جب یعقوب کا لشکر [illegible] اس کے [illegible] ہو گیا۔ ۱۱ محرم کو ابو احمد نے اس کے ساتھ موسیٰ بن بغا بھی تھا الخلیفہ کی مشایعت کی۔ معتمد نے دونوں کی مشایعت کی۔ ۲ صفر کو دونوں سامرا سے روانہ ہوئے۔ موسیٰ بن بغا مر گیا اور سامرا میں دفن کیا گیا۔ اسی سال ماہ ربیع الاول میں قبیحہ والدہ المعتز کا انتقال ہوا۔

اسی سال ابن ابی الساج [illegible] روانہ ہوا۔ [illegible] بن عیاش اور [illegible] بن ابی [illegible] اس کے خلاف آپس میں ایک دوسرے کے مددگار ہو گئے۔ ان دونوں نے اسے شکست دی۔ اس کا مال [illegible] لے لیا اور وہ ہزیمت اٹھا کر [illegible] آیا۔

عبداللہ بن رشید کی شکست و گرفتاری:

اسی سال رومیوں نے عبداللہ بن رشید بن کاؤس کو قید کر لیا۔ اس کا سبب یہ ہوا کہ عبداللہ چار ہزار [illegible] سرحدی [illegible] کے ساتھ رومی علاقہ میں داخل ہوا۔ مسلمانوں نے مال غنیمت حاصل کیا اور [illegible] واپس ہوئے۔ [illegible] سے [illegible] گیا تو [illegible] بطریق [illegible] اور بطریق [illegible] اور [illegible] نے مسلمانوں کا محاصرہ کر لیا۔ مسلمان اتر پڑے۔ گھوڑوں سے اتر کر [illegible] کیا۔ سوائے پانچ چھ کے سب قتل کر دیئے گئے۔ [illegible] تھے جنہوں نے اپنے گھوڑوں کی [illegible] اور نکل گئے۔ رومیوں نے [illegible] قتل کر دیا۔ عبداللہ بن رشید [illegible] کے [illegible] بادشاہ کے پاس بھیجا۔

وزارت و [illegible] الموفق کا تقرر:

اسی سال محمد المولد کو [illegible] دار [illegible] گیا۔ سلیمان بن جامع نے اس سے جنگ کی [illegible] کی جانب سے واسط [illegible]

سے متصل دولاب تھا۔ اس نے اسے شکست دے کے واسط سے نکال دیا اور خود داخل ہوگیا۔

سلیمان بن جامع کی صاحب الزنج سے درخواست:

اس کا سبب یہ ہوا کہ سلیمان بن جامع نے جو قائد زنج کی جانب سے واسط اور اطراف کے علاقہ پر متعین تھا۔ جب جعلان ترکی کو شاہی افسر نے بھگا دیا، خرتکش سے جنگ کی جس سے اس کے لشکر کو بھی شکست ہوئی۔ تکش کو قتل کر دیا۔ اور جو کچھ تھا سب لوٹ لیا۔ تو قائد الزنج کو ایک خط لکھا جس میں حاضری کی اجازت چاہی کہ حاضر ہو کر اس کے ساتھ گفتگو کرے اور اپنے گھر کے کام کاج درست کرے۔ یہ روانہ ہونا چاہتا تھا تو احمد بن مہدی الجبائی نے لشکر ابن طاہری کی طرف چلنے کا مشورہ دیا جو اس زمانے میں بردودا میں مقیم تھا۔ اس نے اسے قبول کر لیا اور روانہ ہوگیا۔ ایک موضع میں اترا ہوا تھا۔ یہ موضع لشکر تکین سے پانچ فرسخ کے فاصلے پر تھا۔ یہاں آیا تو الجبائی نے سلیمان سے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ تو اسی جگہ قیام کرے۔ میں کشتیوں کے ساتھ روانہ ہوں۔ قوم کو تیرے پاس کھینچ لاؤں۔ انھیں شکست میں ڈالوں۔ وہ تیرے پاس آئیں گے۔ تھکے ہوئے ہوں گے۔ تجھے ان پر کامیابی ہوگی۔ سلیمان نے ایسا ہی کیا۔ اس نے اپنے سوار اور پیادہ لشکر اسی موضع میں تیار کیا اور خود احمد بن مہدی کشتیوں کے ساتھ روانہ ہوگیا۔ لشکر تکین میں آیا اور اس سے ایک گھنٹے تک قتال کیا۔

جنگ واسط:

تکین نے اپنے بیڑے کے مردوں کو تیار کیا۔ الجبائی پسپا ہوگیا۔ ایک غلام کو سلیمان کے پاس روانہ کیا کہ تکین کے ساتھی اس پر اپنے لشکر کے وارد ہیں۔ قاصد سلیمان سے ملا جو الجبائی کے نشان قدم پر آ رہا تھا۔ خبر پہنچ گئی۔ اس نے لشکر واپس کر لیا۔ دوسرا قاصد بھی وہی خبر لے کر آیا۔

جب سلیمان اپنے لشکر پلٹ آیا تو اس نے شعلب بن حفص البحرانی اور ایک زنگی قائد کو جس کا نام منیب تھا، ایک جماعت کے ساتھ روانہ کیا کہ دونوں ایک صحرا میں پوشیدہ ہو جائیں جو لشکر تکین کے میسرہ کے متصل تھا۔ حکم دیا کہ جب تکین کا لشکر آگے بڑھ جائے تو وہ ان کی پشت سے نکلیں۔

الجبائی کو یہ معلوم ہوگیا کہ سلیمان نے ان کے مقابلے کے لیے اپنا لشکر مضبوط کر دیا ہے اور تکین کا لشکر آ رہا ہے۔ اس نے اپنی آواز بلند کی کہ تکین کے ساتھی سنیں اور اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا کہ تم لوگوں نے مجھے دھوکا دے کر ہلاک کر دیا۔ میں نے تو حکم دیا تھا کہ اس مقام میں داخل نہ ہو۔ مگر تم نے نہ مانا۔ اب ہمیں اپنی نجات نظر نہیں آتی۔ یہ آواز جو تکین کے ساتھیوں کو پہنچی تو ان کی طلب میں انھوں نے خوب کوشش کی اور پکارنے لگے کہ "الجبل تمہی میں ہے"۔

الجبائی نہایت تیزی سے روانہ ہوا۔ وہ لوگ تیر اندازی کرتے ہوئے اس کے پیچھے ہو گئے یہاں تک کہ پوشیدہ لشکر سے گزر کے سلیمان کے لشکر کے قریب ہو گئے۔ وہ اپنے لشکر اور خیموں کے آگے تھے۔ انھیں پتا نہ تھا کہ کمین ان کے پیچھے ہوتی ہے۔ سلیمان بڑھا اور اس لشکر سے مل گیا۔ پوشیدہ لشکر ان کے لشکر کے پیچھے سے نکلا۔ الجبائی نے اپنی کشتیوں کو ان لوگوں پر نکلنے کا حکم دیا جو نہر میں تھے۔ ہر طرف سے ہزیمت ہوئی۔ زنگی ان کشتیوں میں اس طرح سوار ہو گئے کہ انھیں قتل کرتے اور لوٹتے رہے تھے۔ اسی حالت میں انھوں نے لشکر کا پیچھا کیا۔ فرسخ راہ قطع کر لی تو سلیمان کا ارادہ ہو گیا اور الجبائی سے کہا کہ ہم لوٹ چلیں کیونکہ ہم نے مال غنیمت بھی پا لیا اور

علامت بھی رہے گی وہ [illegible] ہر شے سے افضل ہے۔ ابجان نے کہا کہ [illegible] ان کے دلوں کو کھینچا ہے ہمارا قبیلہ ان میں شامل ہو گیا۔ [illegible] کی بات ہے کہ [illegible] شب [illegible] ان پر حملہ کریں۔ شاید [illegible] ان کے لشکر سے [illegible]

[illegible]

سلیمان کا تکین پر حملہ:

سلیمان نے ابجان کی رائے کے مطابق لشکر تکین کا رخ کیا۔ مغرب کے وقت اس نے [illegible] نے [illegible] اپنے ساتھیوں کے [illegible] شہر [illegible] کیا۔ ابجان اور ان کے ساتھی اس سے [illegible] ہو گئے۔ [illegible] سلیمان [illegible] اپنے ساتھیوں کو تیار کیا۔ [illegible] ایک جماعت کے ساتھ صحرا کی جانب روانہ ہوا اور اس کے ساتھ [illegible] لشکر ایک جماعت کو [illegible] دیا۔ ابجان [illegible] میں [illegible] ساتھیوں نے [illegible] ساتھیوں کو [illegible] کیا۔ یہاں تک کہ تکین کے [illegible] سب کے سب [illegible] اپنا لشکر چھوڑ دیا۔ [illegible] سب [illegible] لشکر [illegible] ان کے مکان آنے کی بات کے بارے میں [illegible] ان [illegible] تکین کے لشکر سے [illegible] اس نے [illegible] اور [illegible] سے [illegible] لشکر میں [illegible] یہ واقعہ ماہ ربیع الاول ۱۲۳ھ کا ہے۔

* * *

باب ۴

ضعف خلافت

۲۶۲ھ کے واقعات

جعلان کا کشتیوں پر قبضہ:

جب سلیمان بن جامع تکین سے مڈبھیڑ کر کے صاحب الزنج کے پاس روانہ ہوا تو [illegible] الجبائی کشتیوں میں اس لشکر کے ساتھ جسے سلیمان اس کے ساتھ چھوڑ گیا تھا اس کی تلاش میں ماذروان کی طرف نکلا۔ اس کے ہمراہ ایک جماعت زنجیوں کی بھی تھی۔ جعلان کے ساتھی اس کے بیچ میں آ گئے۔ کشتیاں گرفتار کر لیں اور اسے بھگا دیا۔ وہ بڑی مصیبت اٹھا کے [illegible] طیب پہنچا۔ اہل قریہ کے [illegible] ہے کہ جب [illegible] اور محمد بن علی بن حبیب الیشکری کو سلیمان بن جامع کے غائب ہونے کی خبر پہنچی تو دونوں نے اپنے ساتھیوں کو جمع کر کے قریہ کا ارادہ کیا۔ وہاں خون ریزی کی اور آگ لگا دی۔ پھر واپس چلے گئے [illegible] نے بھاگ کر قریہ بادیہ میں جان بچائی۔

سلیمان کا محمد بن علی پر حملہ:

جبائی نے سلیمان کو ان خطوط کی تحریر دی اور ابن [illegible] کا حال لکھا جس میں جعلان نے اسے بھگایا تھا۔ تو صاحب الزنج نے نہایت عجلت کے ساتھ سلیمان کو طہیثا روانہ کیا۔ وہ وہاں آیا اور یہ ظاہر کیا کہ جعلان سے لڑنا چاہتا ہے۔ اس نے اپنا لشکر تیار کیا ہے۔ [illegible] کشتیوں میں [illegible] روانہ کر دیا ہے اس کے ساتھ [illegible] ہے۔ [illegible] آئے اور جعلان کے لشکر کے مقابلے میں ٹھہر کر [illegible] دیا ہے کہ اپنے گھوڑے [illegible] اور انہیں اس طرح بھگائے کہ جعلان کے ساتھی انہیں دیکھیں اور ان پر حملہ کریں۔ اپنے لشکر کے ساتھ [illegible] ان [illegible] جس کو اس نے اپنی [illegible] میں چھوڑ دیا تھا۔ [illegible] میں روانہ ہوا یہاں تک [illegible] العرقہ کے نام سے مشہور ہیں محمد بن علی بن حبیب کی طرف گیا جو اس زمانے میں [illegible] میں تھا۔ اس پر شدید حملہ کر کے [illegible] قتل کر دیا۔ بہت سے گھوڑے لے لئے اور بہت مال غنیمت اکٹھا کیا۔ محمد بن علی کے ایک بھائی کو قتل کر دیا۔ محمد بچ گیا۔

بنی شیبان پر سلیمان کا حملہ:

سلیمان لوٹ کے اس جنگل میں جو [illegible] اور القریہ کے درمیان ہے۔ اس کے پاس بنی شیبان کے سوار آئے۔ قتل و [illegible] سلیمان نے [illegible] بنی شیبان کا ایک سردار تھا جس نے قتل کر دیا۔ ان کے [illegible] بچے وغیرہ لیا۔ ان کے گھوڑے [illegible] لے لیا۔ [illegible] اس کے قبیلے [illegible] انہوں نے [illegible] سواروں کے ساتھ [illegible] جنگل میں [illegible] کا قصد کیا۔ سلیمان نے جب وہ ابن حبیب کی جانب روانہ ہوا تو اپنے [illegible] کے نائب [illegible] تھا [illegible] بھیجا تھا وہ اس کے پاس آ گیا تھا اور اس نے اسے ان راستوں کا علم [illegible] دے دیا تھا۔

عمیر بن عمار کا قتل:

سلیمان نے بنی تمیان کے گھوڑے دیکھے تو [illegible] عمیر بن عمار کے [illegible] تمام [illegible] کو [illegible] تھا۔ [illegible] شعبان [illegible] میں [illegible] ہوئے [illegible] پھر [illegible] عمیر کا [illegible] بھیجا [illegible] سلیمان نے [illegible] خبیث کے پاس روانہ کیا [illegible] رجب کا واقعہ ہے۔

قریہ حسان کی تاراجی:

شعبان میں سلیمان اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ساتھ روانہ ہوا اور قریہ حسان میں آیا۔ یہاں [illegible] زمانے میں خلافت کی جانب سے ایک سردار تھا جس کا نام [illegible] تھا۔ اس پر حملہ کیا اور اس کے [illegible] بھاگ [illegible] قتل کرتے ہوئے [illegible] آگ لگا دی، گھوڑے لے لئے اور اپنے لشکر کی طرف لوٹ آیا۔

۱۰/ شعبان [illegible] کی طرف نکلا۔ جبائی کشتیوں میں [illegible] کی طرف چلا۔ وہاں اس نے ایک میدان [illegible] گھوڑے پائے [illegible] تھے۔ [illegible] جبائی نے اس میدان پر حملہ کر دیا اور [illegible] قتل کر ڈالا، گھوڑے لے لئے [illegible]

گل رعا میں غارت گری:

۱۷/ شعبان کو سلیمان [illegible] حملہ کیا۔ [illegible] وہاں سے نکل گئے جو کچھ وہاں تھا سب لوٹ کھسوٹ کے اپنے لشکر میں آ گئے۔

سلیمان کی روانگی اہواز کو:

۱۵/ رمضان کو [illegible] مقام کی طرف [illegible] سے مشہور [illegible] میں [illegible] تھا اور [illegible] میں سلیمان نے خبیث کو اپنے پاس کشتیاں بھیجنے کو لکھا تھا۔ اس نے اس کے پاس [illegible] کشتیاں [illegible] کے ایک شخص کے ہمراہ روانہ کیں جس کا نام المعتز بن [illegible] تھا۔ الغرض جب یہ کشتیاں سلیمان کے پاس لائی [illegible] کے ساتھ [illegible] کہ سلیمان اس کے پاس آنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اس کا [illegible] اپنے لشکر کو [illegible] جب سلیمان [illegible] مقام سے قریب ہوا تو [illegible] کی طرف جھک گیا۔ اس پر حملہ کر دیا اور [illegible] تعاقب [illegible] میں کامیابی ہوئی [illegible] کشتیاں [illegible]

سلیمان اور [illegible] کی جنگ:

[illegible] نے [illegible] کشتیاں [illegible] لشکر میں [illegible] اور ان دو کشتیوں [illegible] سے گھوڑے [illegible] اور اپنے لشکر کی طرف [illegible] ظاہر کیا [illegible] کا قصد [illegible] ہے۔ [illegible] کے ساتھ [illegible] کے بیٹے [illegible] کی طرف [illegible] چند کشتیاں [illegible] جب وہ کشتیاں [illegible] کے لشکر [illegible] تو [illegible] نے کشتیوں پر [illegible] سلیمان نے [illegible] کی جانب سے اس پر حملہ کر کے [illegible]

[illegible]

سلیمان اور جبالی کے قتل کی اقدام

[illegible]

سلیمان کا [illegible] پر حملہ:

[illegible]

طرناج کا قتل:

[illegible]

سلیمان کا رصافہ پر حملہ:

[illegible]

سلیمان اور [illegible] انجاری کی جنگ:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

واسط میں سلیمان کی غارت گری

[illegible]

سلیمان اور اخطل میں اختلاف:

[illegible]

ابن وہب پر عتاب:

[illegible]

[illegible]

ابن وہب کی رہائی

[illegible]

[illegible]

الحسن بن مخلد کا فرار

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۲۶۵ھ کے واقعات

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کا قتل

[illegible]

قبضہ کر لیا۔

احمد بن طولون کا انطاکیہ پر قبضہ:

اس سال انطاکیہ میں احمد بن طولون نے [illegible] کا محاصرہ کیا۔ [illegible] طولون نے انطاکیہ پر قبضہ کر لیا۔ [illegible] اسے [illegible] کر کے قتل کر دیا۔

واقف اور القاسم کا قتل:

اس سال [illegible] القاسم [illegible] نے [illegible] کو قتل کر دیا۔ واقف کے ساتھیوں کی ایک جماعت نے القاسم پر حملہ کیا اور اسے قتل کر دیا۔ [illegible]

اسی سال [illegible] ابن الخصیب سے [illegible] خلافت [illegible] اس کے مال [illegible] پر قبضہ کرنے کا حکم دیا۔

جعلان کا قتل:

اس سال [illegible] اعراب نے [illegible] کو قتل کر دیا جو ایک قافلے کی [illegible] کے لیے نکلا تھا۔ انھوں نے اسے قتل کر دیا۔ یہ واقعہ [illegible] میں ہوا [illegible] ایک جماعت [illegible] کی تلاش میں روانہ ہوئی [illegible] اعراب [illegible] کی تلاش میں روانہ ہوئے تھے [illegible] پہنچے۔ پھر بغداد کی جانب لوٹے [illegible] ان میں سے ایک جماعت [illegible] تھی [illegible]

سلیمان بن وہب پر عتاب

اسی سال [illegible] نے سلیمان بن وہب اور ان کے بیٹے عبیداللہ کے قید کرنے کا حکم دیا۔ وہ دونوں [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کے مکان لوٹ لیے گئے سلیمان اور اس کے بیٹے [illegible] کے مکان کی حفاظت [illegible] سلیمان [illegible] کے اور ان کے [illegible] پر قبضہ کرنے کا حکم دیا۔ سلیمان اور اس کے بیٹے [illegible] سے [illegible] کی۔ ان دونوں [illegible] کیا [illegible] ان دونوں کے پاس پہنچ گئے [illegible] دونوں [illegible] لیا۔

متفرق واقعات:

اسی سال [illegible] اور [illegible] بن [illegible] چلے گئے [illegible] الموفق ان کے پیچھے گیا [illegible] اتر گئے۔

اسی سال ابواحمد نے [illegible] کا [illegible] سے [illegible] ان کے پاس [illegible] تھے۔ ابواحمد نے اپنے بیٹے احمد کو ان کے پاس بھیجا [illegible] ان کے ساتھ [illegible] آئے [illegible] خلعت دی۔

اسی سال جیسا کہ بیان کیا گیا ہے [illegible] کے ساتھ [illegible] کی جانب نکلے۔ [illegible]

[illegible]

اسی سال [illegible]

اسی سال [illegible]

اسی سال [illegible]

اسی سال [illegible]

اسی سال [illegible]

اسی سال [illegible] ذی القعدہ [illegible]

اسی سال [illegible]

اسی سال شاہ روم نے [illegible]

اسی سال [illegible]

اسی سال [illegible]

اسی سال [illegible]

اسی سال [illegible] خراسان [illegible]

[illegible]

اسی سال [illegible]

جب [illegible] پر جو لوگ ان کے ہمراہ تھے چونکہ مسرور کے تھے [illegible] سے الگ ہو گئے اور ان کی اطاعت کی اس نے [illegible] گئے۔ ابو احمد بن لیث [illegible] بھیجے ہوئے [illegible] باپ کے [illegible] ہو گئے تو تکین [illegible] حضرت [illegible] کر رہا تھا۔ جب محمد [illegible] یا آپ پر اسے مجبور کیا گیا تھا۔ حضرت [illegible] اور ان کے [illegible] ہو گیا۔

اسی منزل میں تکین البخاری مرو اور علی کے قلعے تک [illegible] ہوا۔

جنگ باب کودک:

محمد بن الحسن نے بیان کیا کہ ابو احمد نے ولایت اہواز جب مسرور البلخی کو تفویض کی تو مسرور نے اپنی طرف سے تکین بخاری کو وہاں کا صوبہ دار مقرر کیا۔ تکین وہاں روانہ ہوا۔ علی بن ابان بھی وہاں آیا تھا۔ پھر اس نے تستر کا قصد کیا۔ علی نے اپنے زنجی ساتھیوں کی بہت بڑی جماعت کے ساتھ ان مقامات کا محاصرہ کر لیا۔ شہر کے باشندے [illegible] اسی حال میں تکین وہاں آیا [illegible] تک پہنچ [illegible] علی بن ابان اور اس کے ساتھیوں نے مقابلہ کیا شکست زنجیوں کو ہوئی۔ وہ قتل کئے گئے۔ بھاگ گئے اور منتشر ہو گئے۔ علی بن ابان ان کے ہمراہ [illegible] واپس ہوا۔ یہ باب کودک کی مشہور جنگ ہے۔

علی بن ابان پر تکین کا اچانک حملہ:

تکین البخاری روانہ ہوا۔ تستر میں [illegible] کا بہت [illegible] ان کے ساتھ شامل ہو گیا علی بن ابان نے بھی اپنے ساتھیوں کی بہت بڑی جماعت کے ساتھ اس کی جانب کوچ کیا۔ الخلیل [illegible] کی شرقی جانب [illegible] سواروں کی ایک جماعت کے ساتھ اپنے بھائی کو [illegible] کرنے پیادہ لشکر زنج کو اس کے [illegible] کر دیا۔ [illegible] زنج کی ایک جماعت کو [illegible] کیا جن میں انکلویہ اور حسین عرف حمامی اور ان دونوں کے علاوہ اور بھی ایک جماعت تھی۔ انہیں قنطرۂ فارس کے پل پر قیام کرنے کا حکم دیا۔ علی بن ابان نے جو تدبیر کی تھی اس کی خبر تکین کو پہنچی۔ پھر ایک [illegible] جو علی بن ابان کے لشکر سے بھاگ آیا تھا۔ اس نے خبر دی کہ زنج [illegible] قیام ہے۔ شراب خواری کا مشغلہ ہے۔ ساتھیوں کو [illegible] کرنے کے لئے منتشر کر دیا ہے۔ تکین رات کے وقت ایک جماعت کے ساتھ روانہ ہوا اور ان پر حملہ کر دیا۔ زنجی سرداروں میں سے انکلویہ اور حسین عرف حمامی اور [illegible] طرح اندرون کو قتل کر دیا۔ باقی لوگ بھاگ گئے اور الخلیل بن ابان سے مل گئے۔ جو مصیبت ان پر نازل ہوئی تھی [illegible] سے تھا۔

تکین کی مراجعت تستر:

تکین قنطرۂ فارس کی شرقی جانب روانہ ہو گیا علی بن ابان سے جو ایک جماعت کے ساتھ تھا۔ مگر علی اس کے [illegible] بھاگ گیا علی کا ایک غلام جو [illegible] جعفرویہ مشہور تھا گرفتار ہو گیا۔ علی اور الخلیل اپنی جماعت کے ساتھ اہواز لوٹ آئے اور تکین تستر واپس گیا۔

علی بن ابان کی جعفرویہ کے لئے سفارش:

علی بن ابان نے تکین کو ایک خط لکھا جس میں اس سے جعفرویہ کے [illegible] کی درخواست کی تھی۔ چنانچہ اس نے اسے قید کر دیا اور تکین اور علی بن ابان کے درمیان لطف آمیز [illegible] پیام جاری ہو گئے۔ اس کی خبر مسرور کو پہنچی تو اس نے ناپسند کیا۔ مسرور

یہ خبر ملی کہ تگین نے اس کی نافرمانی کی ہے۔ علی بن ابان کی طرف جھک گیا ہے اور اس کی جانب مائل ہے۔

تگین پر عتاب:

محمد بن الحسن نے کہا کہ مجھ سے محمد بن دینار نے بیان کیا۔ اس سے محمد بن عبداللہ بن الحسن بن علی المامونی الباذغیسی نے جو تگین البخاری کے ساتھیوں میں سے تھا کہا جب مسرور کو علی بن ابان پر التفات کی خبر پہنچی تو اس نے توقف کیا کہ تمام حالات معلوم کر سکے۔ الاہواز کے ارادہ سے روانہ ہوا۔ تگین سے مصالحت کی اور اس کے فعل کی خوبی ظاہر کرتا رہا۔ شاہزدان گیا۔ وہاں سے السوس آیا۔ تگین کو خبر معلوم ہو گئی تھی۔ وہ اپنے اور اپنی جماعت سے وحشت میں تھا۔ مسرور اور تگین کے درمیان نہر [illegible] تھی۔ تگین کو خوف نہ رہا۔ مسرور دوسری نہر پر چلا گیا اور تگین کو بلا بھیجا۔ وہ گیا تو مسرور کے حکم سے اس کی تلوار لے لی گئی اور اس پر نگران مقرر کر دیا گیا۔

لشکر تگین کے لئے اعلان امان:

تگین کے لشکر نے یہ دیکھا تو اسی وقت منتشر ہو گئے۔ ان میں سے ایک گروہ صاحب الزنج کے علاقے کی طرف اور ایک فرقہ محمد بن عبیداللہ الکردی کے پاس چلا گیا۔ یہ خبر مسرور کو پہنچی تو اس نے تگین کے بقیہ لشکر کے لئے امان کا اعلان کر دیا۔ لوگ اس کے ساتھ ہو گئے۔ محمد بن عبداللہ بن الحسن المامونی نے کہا کہ میں ان لوگوں میں سے ایک ہوں جو مسرور کے لشکر میں گئے۔ مسرور نے تگین کو ابراہیم بن جعلان کے سپرد کیا۔ وہ اسی کے قبضے میں قید رہا۔ یہاں تک کہ اس کی موت آ گئی۔ مسرور و تگین کا کچھ حال ہم نے ۲۶۵ھ میں بیان کیا ہے اور کچھ حال ۲۶۶ھ میں۔

امیر حج ہارون بن محمد

اس سال ہارون بن محمد بن اسحاق بن موسیٰ بن عیسیٰ الہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

اسی سال [illegible] ابو المغیرہ عیسیٰ بن محمد المخزومی جو زنجیوں کے ساتھ شریک تھا [illegible] مکہ میں داخل ہوا۔

۲۶۶ھ کے واقعات

ماہ صفر میں عمرو بن اللیث نے بغداد اور سامرا کی پولیس پر عبیداللہ بن عبداللہ بن طاہر کو اپنی جانب سے نائب مقرر کیا۔ ابو احمد نے اسے خلعت دیا۔ عبیداللہ بن عبداللہ اپنے گھر گیا۔ عمرو بن اللیث نے اسے خلعت دیا اور سونے کی ایک چھڑی بھی۔

اساتگین کا رے پر قبضہ:

اسی سال صفر میں اساتگین رے پر غالب آیا۔ وہاں سے طلمجور کو نکال دیا جو عامل تھا۔ وہ اور اس کا بیٹا اذکوتگین قزوین گئے جہاں کیغلغ کا بھائی [illegible] عامل تھا۔ اس سے مصالحت کی اور قزوین میں داخل ہو گئے۔ محمد بن الفضل بن سنان العجلی کو گرفتار کر کے اس کا مال و جائیداد لے لی۔ اساتگین نے اسے قتل کر دیا۔ رے کی جانب لوٹا تو شہر والوں نے قتال کیا۔ وہ ان پر غالب آیا اور داخل ہو گیا۔

متفرق واقعات:

اسی سال روم کا ایک لشکر [illegible] کے علاقے دیار ربیعہ میں وارد ہوا۔ بعض مسلمانوں کو قتل کیا اور تقریباً ڈھائی سو کو قید کیا۔ اہل

نصیبین روانہ ہوئے موصل سے قریب جا کر رکے تو واپس چلے گئے۔

اسی سال ماہ ربیع الآخر میں ابو الساج عمرو بن لیث سے بگڑ کر بغداد واپس آتے ہوئے جندی سابور میں مر گیا۔ اس سے کچھ ہی دن پہلے سلیمان بن عبد اللہ بن طاہر کی وفات ہوئی تھی۔

اسی سال عمرو بن اللیث نے احمد بن عبد العزیز بن ابی دلف کو اصبہان کا والی بنایا۔

اسی سال محمد بن ابی الساج کو طریق مکہ و حرمین کا والی بنایا گیا۔

اسی سال اغرتمش کو اہواز کے ان اضلاع کا والی بنایا گیا جن کا تکین بخاری والی تھا۔ اغرتمش اہواز گیا اور ماہ رمضان میں داخل ہوا۔

جعفرویہ اور زنجیوں کا قتل

محمد بن الحسن نے بیان کیا ہے کہ مسرور نے اغرتمش، ابا اور مطرف بن جامع کو علی بن ابان کی جنگ کے لئے روانہ کیا۔ وہ لوگ ماہ رجب میں تستر پہنچے اور وہاں مقیم ہوئے۔ جو زنجی قید میں تھے ان میں سے زنجیوں کی ایک جماعت کے ساتھ جعفرویہ بھی تھا وہ سب قتل کر دیئے گئے۔ مسرور نے جب ان کے قتل کا حکم دیا تھا اس کے بعد یہ لوگ عسکر مکرم پہنچے۔ علی بن ابان نے ان کی جواب دہی کی اور اپنے بھائی خلیل بن ابان کو آگے روانہ کیا۔ خلیل ان کے پاس پہنچا اور بقیہ ان کے پیچھے تھے۔ جب زنجیوں کی کثرت ہوئی تو انھوں نے پل کو کاٹ دیا اور اپنی حفاظت کی۔

علی بن ابان کی مراجعت اہواز

علی بن ابان اپنے تمام ساتھیوں کی ہمراہی میں واپس ہو کے اہواز چلا گیا۔ خلیل نے ان لوگوں کے مقابلے کے لئے عسکر مکرم میں قیام کیا۔ اس کے بعد جب خبر آئی کہ اغرتمش ابا اور مطرف جو آگے بڑھے تھے انھوں نے اس کا رخ کیا ہے اور اب یہ لوگ جانب کو عبور کر کے اس کے پاس آ گئے ہیں۔ خلیل نے یہ خبر علی بن ابان کو دی۔ علی نے کوچ کر کے پل پار کیا اور خلیل کی مدد کے لئے آدمی بھیجا۔ وہ اس کے پاس آ گئے اور ان کے قتل کا ارادہ کیا مگر وہ خوف زدہ ہو گئے۔ انھوں نے ان کی چھاؤنی کو لوٹا اور واپس چلے گئے۔

معرکۂ الدولاب

وہاں علی بن ابان اور خلافت کے دستوں میں جنگ ہوئی دولاب میں ... فوجیں خلافت پر آ گئے۔ علی بن ابان اہواز واپس آیا اور اس کی فوجیں ہو گئیں۔ سب تمام ساتھیوں کو اس حالت میں پایا کہ وہ پیچھے ہٹ گئے تھے۔ کسی کو ان کے پاس ٹھہرنا گوارا نہ ہوا۔ جب وقت تنگ ہو گیا تو وہ بھی پیچھے ہٹا اور ابو احمد روانہ ہو گیا۔ خلافت کے سرداروں نے اس سے مقابلہ کیا۔ علی بن ابان جنگ کے لئے ان کی طرف بڑھنے لگا۔ بہت سخت جنگ ہوئی۔ دونوں اپنے ساتھیوں کے ساتھ ان کے پاس آ گیا اور علی نے ان لوگوں کی جانب بڑھنے کا اتفاق کیا تھا۔ اغرتمش اور اس کے ساتھیوں کو معلوم ہوا۔ وہ اس پل پر سے روانہ ہوئے۔ علی بن ابان نے اپنے بھائی احمد سے ملنے کا ارادہ کیا تھا جو احمد بن الزنجی کے ساتھ شامل کر دیا گیا۔ وہ قلعہ دولاب کا مقابلہ ہوا۔ علی نے خلیل بن ابان کو تیار کیا۔ جب وہ شکست کھا کر ... علی نے ان کا پیچھا کیا۔ ان کے درمیان

جنگ جبّی ۔

مطر بن جامع کا قتل:

تکین بخاری کے بعد اغرتمش حکومت کی طرف سے اہواز پر [illegible] ہے۔ انھوں نے ان دونوں کو [illegible] مطر بن جامع کو گرفتار کر لیا [illegible] اپنے [illegible] سے [illegible] ان دونوں نے [illegible] کے پاس سے گئے۔ [illegible] مطر کے برادران کی [illegible] سے [illegible] قتل کر دیا گیا۔ [illegible] جب [illegible] کے پاس [illegible] تو [illegible] نے ان کی درخواست [illegible] کی [illegible] جعفرویہ [illegible] جو [illegible] تھے۔ وہاں کے [illegible] اپنے ہاتھ سے [illegible] مار ڈالا۔

علی بن ابان [illegible] اہواز میں داخل ہو گیا۔ اغرتمش اور [illegible] ان لوگوں نے جو [illegible] گئے تھے وہاں [illegible] کے [illegible] میں آ گئے۔ علی بن ابان نے خبیث کے پاس [illegible] روانہ کیے۔ اس نے انھیں اپنے شہر کی [illegible] لگانے کا حکم دیا۔

محمد بن الحسن نے کہا کہ علی بن ابان اس کے بعد اغرتمش اور ان کے ساتھیوں کے پاس [illegible] میں جنگ [illegible] ہوتی گئی۔

علی بن ابان اور اغرتمش میں مصالحت:

خبیث نے اپنے لشکر کو علی بن ابان کی مدد کے لیے بھیج دیا تھا۔ اغرتمش نے مقابلے میں پست ہو گئے تو وہ صلح کی طرف مائل ہوا۔ علی بن ابان نے بھی یہی پسند کیا۔ دونوں نے آپس میں صلح کر لی۔ علی بن ابان اس [illegible] لوٹ گیا۔ اس غارت گری میں قریہ [illegible] کو تباہ کر ڈالا اور وہاں سے بہت سا مال غنیمت حاصل کیا۔ خبیث کو لکھا اور جو غنیمت اس نے پایا تھا روانہ کر دیا۔ اور [illegible] ختم ہو گیا۔

اسحاق بن کنداجیق کی احمد بن موسیٰ سے علیحدگی:

اسی سال اسحاق بن کنداجیق نے احمد بن موسیٰ بن بغا کا ساتھ چھوڑ دیا۔ احمد بن موسیٰ بن بغا جب الجزیرہ روانہ ہوا تو موسیٰ بن اتامش کو اس نے دیار ربیعہ پر والی بنایا تھا۔ اسحاق کو یہ ناگوار ہوا اور اسی سبب سے اس نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا۔ اور بلد چلا گیا۔ [illegible] نے کردوں پر حملہ کر کے انھیں شکست دی اور ان کا مال لے لیا۔ چنانچہ وہ اس سے قوی ہو گیا۔ اس کے بعد اس نے مساور الشاری کے بیٹے کا تعاقب کیا پھر اسے قتل کر ڈالا۔

اسی ماہ شوال میں اہل حمص نے اپنے عامل عیسیٰ کرخی کو قتل کر دیا۔

موسیٰ بن اتامش کی گرفتاری:

اسی سال احمد بن طولون کے غلام احمد نے موسیٰ بن اتامش کو قید کر لیا۔ یہ اس طرح ہوا کہ لولو [illegible] قوم کے قبیلے پر متعین تھا۔ موسیٰ بن اتامش راس العین میں تھا۔ موسیٰ شب کی حالت میں رات کے وقت نکل کر ان پر حملہ آور ہوا۔ وہ لوگ پوشیدہ ہو گئے۔ اسے پکڑ کے قید کر لیا اور رقہ بھیج دیا۔ لولو نے احمد بن موسیٰ اور اس کے ہمراہیوں کا اور جو اعراب ان کے ساتھ تھے ان کا شوال میں مقابلہ کیا۔ لولو کو شکست ہوئی اور اس کے ساتھیوں میں سے بہت [illegible] ایک جماعت قتل کی گئی۔ ابن صفوان العقیلی اور اعراب احمد بن موسیٰ کے لشکر کے اسباب کی طرف لوٹے کہ اسے لوٹ لیں۔ ان پر [illegible] کے [illegible] ان میں سے [illegible] والوں کے [illegible] کی خبر [illegible] پہنچی۔ وہ لوگ بغداد و سامرا چلے گئے۔ وہاں ذی القعدہ میں آئے۔ ابن صفوان [illegible] بھاگ گیا۔

متفرق واقعات:

اسی سال [illegible]

اسی سال [illegible]

اسی سال [illegible]

اسی سال [illegible]

اسی سال [illegible]

[illegible]

اسی سال [illegible]

[illegible]

اسی سال [illegible]

اسی سال [illegible]

اسی سال [illegible]

پر دشمن نے [illegible] پر [illegible] کے بعد [illegible] فرار کیا۔ ان لوگوں سے شدید قتال کیا۔ مسرور نے دشمن کی تعداد کثیر قتل کر دی اور مسلمانوں کو ایک بڑی مدت پر بڑی مصیبت آئی۔

ابن کنداجیق اور اسحاق بن ایوب کی جنگ:

اسی سال اسحاق بن کنداجیق اور اسحاق بن ایوب کے درمیان جنگ ہوئی جس میں ابن کنداجیق نے اسحاق بن ایوب کو شکست دی۔ [illegible] اس سے نصیبین چھین لی اور وہ [illegible] ان کے ساتھیوں کی بڑی جماعت کو قتل کر دیا۔ ابن کنداجیق نے ان کا تعاقب کیا۔ نصیبین کو اور اسحاق بن ایوب [illegible] ان کے خلاف عیسیٰ بن الشیخ سے مدد لی تھی اور ابو المغرا بن موسیٰ بن زرارہ سے [illegible] ابن کنداجیق کے خلاف [illegible] ہو گئے۔ خلافت نے یوسف بن یعقوب کے ہمراہ ابن کنداجیق کو [illegible] اور [illegible] بھیجا [illegible] کی درخواست کی۔ ابن کنداجیق [illegible] یہ طے پایا کہ [illegible] باقی رہے۔

اسی سال محمد بن ابی الساج کی ابن الافشین سے جنگ ہوئی ابن ابی الساج نے شکست دی اور ان کے مال پر قبضہ کر لیا۔ یہ واقعہ [illegible] (ذی الحجہ ۲۶۹ھ) کو ہوا۔

اسی سال [illegible] [illegible] کے [illegible] ہوئے۔

رامہرمز کی تباہی:

اس کے بعد محمد بن عبیداللہ الکردی اور علی بن ابان خبیث کے ساتھی کے درمیان [illegible] ہو گیا۔ جب علی بن ابان نے اپنی جانب سے [illegible] اتفاق [illegible] کے [illegible] تھا۔ جب [illegible] اور [illegible] کے [illegible] محمد بن عبیداللہ [illegible] گیا [illegible] آگے۔ [illegible] سے [illegible] درخواست کی [illegible] [illegible] کے ہاتھ [illegible] ہو جائے [illegible] اس [illegible] علی بن ابان نے [illegible] [illegible] خبیث [illegible] [illegible] محمد بن عبیداللہ [illegible] کی [illegible] سے [illegible] اجازت پائی گئی [illegible] سے [illegible] ان [illegible] کے پاس [illegible] درخواست [illegible] خبیث سے اجازت [illegible] محمد بن عبیداللہ [illegible] علی بن ابان نے تیاری کی اور [illegible] [illegible] محمد بن عبیداللہ [illegible] [illegible] آگئے [illegible] اور [illegible] اس [illegible] کی [illegible] محمد بن عبیداللہ [illegible] ہو گئے [illegible] سے [illegible] کو [illegible] دیا۔ [illegible] لیے [illegible] علی نے خبیث [illegible] محمد بن عبیداللہ [illegible] کو [illegible] کر دیا۔

محمد بن عبیداللہ کا خراج دینے سے انکار:

اسی سال [illegible] خبیث سے جنگ ہوئی جس میں [illegible] کو شکست ہوئی [illegible] ہے۔

محمد بن عبید اللہ بن آزادمرد سے مذکور ہے کہ اس نے علی بن ابان کو اس مال کے ادا کرنے کے بعد جس کی تعداد ہم نے پہلے بیان کی ہے اور علی کے اس سے اور اس کے اعمال سے باز آ جانے کے بعد ایک خط لکھا جس میں اس سے اپنی شرط پر مزید الدار بن کے کاشتکاروں کے خلاف مدد کی درخواست کی تھی کہ ان لوگوں کا مال غنیمت اس کے اور اس کے ساتھیوں کے لیے مخصوص کر دیا جائے گا۔ علی نے خبیث کو لکھا جس میں اس کام کے لئے اٹھنے کی درخواست کی تھی۔ اس نے اسے یہ لکھا کہ خلیل بن ابان اور بہبوذ بن عبد الوہاب کو روانہ کرے اور تو خود وہیں ٹھہرا اپنے لشکر کو روانہ نہ کر جب تک تجھے محمد بن عبید اللہ کی جانب سے ان خطوں کی وجہ سے پورا بھروسہ نہ ہو جائے جو اس کی جانب سے تیرے لکھنے میں ہوں۔ جن کی وجہ سے تو اس کی بدعہدی سے مامون رہے۔ کیونکہ تو نے اس سے بدلہ لیا ہے اور انتقام سے محفوظ نہیں ہے علی نے محمد بن عبید اللہ کو حسب الحکم لکھ دیا اور اس سے خط و کتابت ہوئیں۔ محمد بن عبید اللہ نے اس پر قسمیں کھائیں۔ عہد و پیمان کیا مگر خیانت نہ کی۔

کرد سے مقابلہ زنج:

علی کو مال غنیمت کی حرص نے برانگیختہ کیا۔ جس کا محمد بن عبید اللہ نے اسے لالچ دلایا تھا۔ اس نے لشکر روانہ کر دیا۔ وہ لوگ اس طرح روانہ ہوئے کہ ہمراہ محمد بن عبید اللہ کے آدمی بھی تھے یہاں تک کہ مقام قصر پہنچ گئے۔ باشندے نکلے اور جنگ چھڑ گئی۔ شروع میں کردوں پر زنجی غالب آ گئے۔ پھر انہوں نے بہادری ظاہر کی۔ محمد بن عبید اللہ کے ساتھیوں نے ان کی مدد ترک کر دی۔ وہ متفرق ہو گئے اور شکست کھا کے مجبور ہو گئے۔

زنجیوں کی شکست و پسپائی:

محمد بن عبید اللہ نے ان کے لئے ایک جماعت کو تیار کیا تھا جنہیں بھاگنے کے وقت روکنے کا حکم دیا تھا۔

انہوں نے روکا۔ ان پر حملہ کیا۔ ان سے مال غنیمت حاصل کیا۔ ان کے ایک گروہ کو گھوڑوں سے اتار دیا اور وہ گھوڑے لے لئے۔ زنجی بد حالی کے ساتھ لوٹے۔ علی نے خبیث کو اپنے ساتھیوں کی مصیبت لکھی۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے تجھے پہلے ہی حکم دیا تھا کہ محمد بن عبید اللہ کی طرف مائل نہ ہو۔ اپنے اور ان کے درمیان خطوں کو وثیقہ بنا۔ مگر تو نے میرے حکم کو نہ مانا اور خواہش نفس کی پیروی کی۔ یہی وہ چیز ہے جس نے تجھے اور تیرے لشکر کو ہلاک کیا۔

صاحب الزنج کی ابن عبید اللہ کو دھمکی:

خبیث نے محمد بن عبید اللہ کو لکھا کہ علی بن ابان کے لشکر کے خلاف تیری تدبیر مجھ سے پوشیدہ نہ تھی۔ تو نے جو کچھ کیا ہے اس کا بدلہ ضرور ملے گا۔ خبیث کے خط کے مضمون سے ڈر کے محمد بن عبید اللہ نے عاجزی کے ساتھ نیاز نامہ بھیجا۔ گھوڑے جو میدان جنگ سے بھاگتے ہوئے زنجیوں کی جماعت چھوڑ گئی تھی۔ سب روانہ کر دیے اور لکھا کہ میں اپنے تمام ہمراہیوں کے ساتھ ان جماعت کے پاس گیا جنہوں نے خلیل اور بہبوذ پر حملہ کیا تھا۔ انہیں ڈرا دھمکا کے یہ گھوڑے واپس لئے۔ خبیث اس پر اور بھی غضبناک ہوا اور اسے خط لکھا جس میں اپنے زبردست لشکر کی دھمکی دی تھی کہ اسے تیرے پاس روانہ کرے گا۔ محمد نے عاجزی و زاری کا دوسرا خط بھیجا اور بہبوذ کو پیام بھیجا جس میں اس سے سفارش کی درخواست کی اور محمد بن یحییٰ الکرمانی سے بھی اسی قسم کی درخواست کی۔

ابن عبید اللہ کی صاحب الزنج سے معذرت:

محمد بن یحییٰ اس زمانے میں علی بن ابان پر غالب تھا اور اپنی رائے پر اسے چلاتا تھا۔ بہبوذ علی بن ابان کے پاس گیا محمد بن یحییٰ

خراسانی نے اس کی مدد کی۔ [illegible] محمد بن عبداللہ [illegible] کا تعاقب [illegible] کر دیا۔ [illegible] سے [illegible] نے [illegible] پھر وہ دونوں خجستہ کے پاس گئے۔ پہنچ تو [illegible] محمد بن عبداللہ کا [illegible] دونوں [illegible] خجستہ نے [illegible] کے مطابق [illegible] سے [illegible] کا قبضہ ہو گیا۔

[illegible] کی اطاعت [illegible] خجستہ نے [illegible]

مسرور بلخی کی ابن ابان کی جانب پیش قدمی

[illegible] سے [illegible] اپنے [illegible]

[illegible] آفتاب [illegible] ہاتھ [illegible]

امیر حج ہارون بن محمد

اس سال ہارون بن محمد بن اسحاق بن موسیٰ بن عیسیٰ ہاشمی کوفی نے لوگوں کو حج کرایا۔

سنہ ۲[illegible]ھ کے واقعات

محمد بن طاہر کی اسیری:

اس سال جو واقعات ہوئے ان میں سے [illegible] محمد بن طاہر [illegible] یعقوب بن لیث [illegible] محمد بن طاہر [illegible]

[illegible]

ابوالعباس کی زنجیوں پر فوج کشی

محمد بن [illegible]

کا ذکر اس کے قبل ہو چکا ہے۔ اس کی خبر ابو احمد بن المتوکل کو ہوئی۔ اس نے جنگ کے لئے [illegible] اپنے بیٹے ابوالعباس کو نامزد کیا۔ ابوالعباس نے جو [illegible] [illegible] ۲۶۶ھ میں ابو احمد [illegible] کے بستان موسیٰ الہادی آیا اور ابوالعباس کے ہمراہی اس کے روبرو پیش کئے گئے۔ وہ ان کی تعداد سے واقف [illegible] تھے جو نہایت [illegible] اور [illegible] میں تھے ان کے ہمراہ [illegible] ابوالعباس [illegible] اس کی [illegible] ابو احمد [illegible] ابوالعباس الکوفہ میں [illegible] ابوالعباس [illegible] وہاں قحطبہ کے [illegible] چلا۔

محمد بن حماد کا بیان:

محمد بن حماد نے کہا کہ مجھ سے میرے بھائی اسحاق بن حماد اور ابراہیم بن محمد بن [illegible] نے روایت کی ہے [illegible] ابو احمد [illegible] واقع ہوئی [illegible] ابوالعباس [illegible] اپنے مقدمے پر [illegible] سلیمان بن جامع [illegible] کے لئے [illegible] اس طرح آیا [illegible] کے مقدمے [illegible] سلیمان بن جامع [illegible] ابو احمد نے [illegible] [illegible] ایک شخص سے [illegible] ابوالعباس [illegible] سے [illegible] [illegible] [illegible] سے [illegible] [illegible] [illegible] مقتول [illegible] ہے۔

ابوالعباس بن ابی احمد کی پہلی فتح:

[illegible] میں ابو احمد کے قریب جب [illegible] ابوالعباس [illegible] [illegible] ابوالعباس [illegible] ابوالعباس [illegible] کشتیاں [illegible] سب [illegible] گیا۔ یہ پہلی فتح تھی جو ابوالعباس بن ابی احمد کو ہوئی۔

سلیمان بن جامع کی پسپائی:

جنگ ختم ہوئی تو ابوالعباس [illegible] [illegible]

مقام پر قائم کرے جہاں اسے [illegible] سے پہنچا تھا مگر ان نے انکار کیا اور کہہ دیا کہ واسط ہی سے [illegible] اور ان کے ساتھیوں کو شکست ہوئی۔ اور ان پر ضرب کی مار پڑی تو سلیمان بن موسیٰ الشعرانی نہر ابان سے بھاگ کے سوق الخمیس آیا۔ سلیمان بن جامع نہر الامیر چلا گیا۔

ابوالعباس کی واسط میں آمد

جماعت نے جب ابوالعباس کا مقابلہ کیا تو آپس میں رائے دی کہ یہ نوجوان ہے جسے جنگوں کا زیادہ تجربہ نہیں ہے اور نہ ان کی عادت ہے۔ اس لئے مناسب رائے یہ ہے کہ ہم لوگ اپنی پوری طاقت سے اس کا قصد کریں اور پہلے ہی مقابلے میں ہٹا دینے کی کوشش کریں شاید یہ اسے خائف کر دے اور وہ ہم سے ہٹ جائے تو یہ اس کے واپس ہونے کا سبب ہو جائے۔ اس فیصلے کے مطابق سب نے جمع ہو کے خوب کوشش کی مگر اللہ نے ان کے دل میں خوف و رعب ڈال دیا۔ ابوالعباس جنگ کے دوسرے دن [illegible] اور واسط میں نہایت مشکل سے داخل ہوا۔ یہ جمعہ کا دن تھا۔ اس نے قیام کیا۔ وہاں خود جمعہ ادا کی۔ [illegible] نصیر نے [illegible] کی درخواست کی کہ وہاں سے العمر کی جانب اترا جو واسط سے ایک فرسخ پر ہے چھاؤنی مقرر کیا کہ میں اپنی چھاؤنی واسط کے نیچے قائم کروں گا۔ کہ اس کے اوپر جو لوگ ہیں انہیں بے خوف کر دے۔ نصیر معروف بہ ابو حمزہ اور شاہ بن میکال نے اسے مشورہ دیا تھا کہ اپنا مقام واسط سے اوپر کرے۔ مگر وہ اس سے باز رہا۔ اور ان دونوں کو جواب دیا کہ میں تو سوائے العمر کے اور کہیں بھی نہیں اتروں گا۔ لہٰذا تم دونوں فم بردودا میں اترو۔

ابوالعباس کے زنجیوں سے معرکے:

ابوالعباس نے اپنے ساتھیوں کے مشورے اور ان کی رائے پر چلنے سے انکار کیا۔ العمر میں اترا۔ چھوٹی کشتیاں بنانے کی دھن لگی۔ صبح و شام تعمیر سے لگا رہتا تھا۔ اس نے اپنے خاص غلاموں کو کشتیوں میں ترتیب دیا تھا۔ ہر ایک کشتی میں دو دو آدمی تھے۔ پھر سلیمان نے تیاری کی۔ اور اپنے ساتھیوں کو تقسیم کر کے تین سمتوں میں روانہ کیا۔ ایک فرقہ نہر ابان سے آیا۔ ایک بر تمرتا سے اور ایک بردودا سے۔ ابوالعباس نے ان کا مقابلہ کیا۔ تھوڑی ہی دیر ٹھہرے تھے کہ بھاگ گئے۔ ان کی ایک جماعت سوق الخمیس میں رہ گئی اور ایک مازروان میں۔ ایک جماعت بر تمرتا کے راستے چلی۔ دوسروں نے المادیان کا راستہ اختیار کیا۔ ابوالعباس ان کے راستے جا رہے تھے۔ ایک جماعت نے ان کو روکنا چاہا مگر وہ بڑھ گئے۔ ابوالعباس نہر سادہ میں آئے۔ پھر واپس ہوا۔ گاؤں اور سڑکوں پر ٹھہرنے کے مقام کرتے مقرر کرتا رہا۔ اس روز بھی تھے۔ لشکر میں پہنچا تو اپنے آپ کو اور اپنے ساتھیوں کو آرام دینے کے لئے ٹھہر گیا۔

زنجیوں کے حملے کی اطلاع:

ایک مخبر نے آ کے خبر دی کہ زنجی جمع ہو کے حملے کی تیاری کر رہے ہیں۔ ایک لشکر کو تین سمتوں سے لانے والے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ابوالعباس ایک مغرور نوجوان ہے۔ جو اپنے آپ کو دھوکا دیتا ہے۔ ان کی رائے پوشیدہ لشکروں کے چھپانے اور ان تینوں سمتوں سے دھاوا کرنے پر متفق ہوگئی ہے جن کا ہم نے ذکر کیا۔ ابوالعباس نے حفاظت کا سامان اور تیاری کر لی۔ زنجی مقابلے کو اس طرح آئے کہ تقریباً دس ہزار کا لشکر تمرتا میں اور تقریباً اتنی ہی تعداد کو مسناۃ میں پوشیدہ کر دیا تھا۔ کچھ کشتیوں کو اس لشکر کی جانب پہلے روانہ کر دیا تھا کہ ان سے اہل لشکر دھوکا کھائیں اور ان مقامات سے آگے بڑھ جائیں جہاں زنجی فوجیں پوشیدہ ہیں۔

ابوالعباس کی پیش قدمی:

ابوالعباس نے تعاقب سے واپس ہوا۔ زنجیوں کو جب یہ معلوم ہو گیا کہ ان دونوں کی چال کو بھانپ لیا اور سب چھوٹی چھوٹی کشتیوں میں نکلے۔ ابوالعباس نے اپنے ساتھیوں کو [illegible] کی طرف بڑھایا تھا۔ [illegible] نکلے۔ ابوالعباس [illegible] آگے بڑھ [illegible] سے [illegible] ساتھیوں [illegible] کے کنارے کنارے [illegible] پہنچنے کا حکم دیا [illegible] وقت تک [illegible] یہاں تک کہ [illegible] کنارے [illegible] منقطع کر دیا۔ سواروں نے [illegible] کا [illegible] ہو رہے تھے۔

ابوالعباس اور زنجیوں کی جنگ:

دونوں فریقوں میں جنگ چھڑ گئی۔ [illegible] جنگ تھا [illegible] شکست ہوئی۔ ابوالعباس کے ساتھیوں نے چودہ کشتیوں پر قبضہ کر لیا۔ [illegible] ہلاکت کے قریب پہنچ گئے جبائی اور سلیمان [illegible] ہو کے بچ نکلے۔ دونوں کے گھوڑے مع سامان [illegible] لے گئے۔ [illegible] سے کوئی پلٹ کر [illegible] اسباب و سامان جو کچھ ساتھ تھا سب چھوڑ دیا۔ ابوالعباس نے لوٹ کے اپنی چھاؤنی [illegible] قیام کیا۔ جبائی بڑی کشتیاں [illegible] ان کے [illegible] اور [illegible] نے ان میں ترتیب سے [illegible] دیا۔ [illegible] سے کوئی [illegible] غالب [illegible] ہوا تھا۔

خس پوش کنوئیں:

جبائی برابر [illegible] زنجیوں کے ہمراہ آتا اور لوٹ جاتا۔ اس نے [illegible] کنوئیں [illegible] جن [illegible] اور ان کے مقامات کو چھپا دیا تھا۔ یہ خس پوش کنوئیں [illegible] تھے۔ [illegible] گزرنے والے [illegible] لشکرگاہ کے [illegible] کنارے [illegible] کے مقابلے میں آیا کرتا [illegible] نکلے۔ [illegible] خس پوش کنوئیں [illegible] گھوڑا گر گیا۔ [illegible] اور ان راستوں کو چھپائی چھوڑ دیا۔

سلیمان کی صاحب الزنج سے امداد طلبی:

روزانہ صبح کے وقت لشکر سے جنگ کے لئے نکل آیا کرتے۔ ابوالعباس پر بہت بڑی جماعت [illegible] لشکر کا [illegible] کیا تھا۔ جب [illegible] کے لئے [illegible] تو بقدر ایک ماہ لڑائی ہوتی رہی۔ [illegible] سلیمان نے صاحب الزنج کو لکھا کہ کشتیوں سے مدد دے جن میں سے ہر کشتی کے لئے چالیس چالیس [illegible] تقریباً [illegible] آ گئیں۔ [illegible] ملاحوں کے پاس تلواریں [illegible] اور [illegible] ابوالعباس کے [illegible] جنگ کے لئے لوٹ آتے تھے۔ ابوالعباس کے ساتھی مقابلہ [illegible] تیر مارتے [illegible] کشتیوں میں [illegible] تھے۔ اسی طرح [illegible] سے۔

ابوالعباس کی حکمت عملی

[illegible]

زنگیوں کی کشتیوں پر ابوالعباس کا قبضہ

[illegible]

ابوالعباس کی جنگی تیاریاں۔

[illegible]

زنگی سردار [illegible] کا حملہ

[illegible]

[illegible]

ثابت بن ابی [illegible] کی شکست و گرفتاری

[illegible]

معرکہ سوق الخمیس:

محمد بن شعیب [illegible] سوق الخمیس [illegible]

نصیر کی سلامتی کی اطلاع:

زنگی ہمیں یہ بری خبر سنانے لگے کہ ہم نے نصیر کو گرفتار کر لیا ہے۔ پھر تم کیا کرو گے اور ہم تمہارا پیچھا کریں گے خواہ تم کہیں جاؤ۔ ابوالعباس نے یہ بات سنی تو گھبرا گئے۔ محمد بن شعیب نے ان سے جانے کی اجازت چاہی کہ نصیر کی خبر دریافت کرے۔ اجازت ملی تو یہ بھی ملاحوں کے ایک جتھے کے ساتھ کشتی میں روانہ ہوئے۔ نصیر ابوالخصیب ہی میں پایا۔ وہ ایک بند کے قریب تھا جسے ان فاسقوں نے باندھ دیا تھا۔ اسے اسی حالت میں پایا۔ انہوں نے خبر دی کہ آج کا دن بہت شدید جنگ کا تھا اور اسے ایک تیر لگا تھا۔ زنگی اس کی چند کشتیوں پر قابض ہو گئے تھے۔ اس نے جنگ کر کے سب کو چھڑا لیا۔

ابوالعباس کا زنگیوں پر حملہ:

محمد بن شعیب ابوالعباس کی جانب لوٹا۔ نصیر اور ان کے ساتھیوں کی سلامتی کا مژدہ سنایا۔ نیز حال بتایا اور اس سے مسرور ہوا۔ اور وہیں ٹھہرے۔ زنگیوں کی بہت بڑی جماعت کو تیار کرتے ہوئے مدافعت کی اور وہ ابوالعباس کے قریب آ کر حاضر ہوئے۔ جب نصیر آ گئے تو ابوالعباس نے کہا کہ اس وقت تم یہاں سے ہٹ جاؤ جب تک کہ میں اس دن کی شب میں ان لوگوں سے قتال نہ کر لوں۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ ان کشتیوں میں سے جو چھپائی تھیں صرف ایک کشتی کو حکم دیا۔ بقیہ پوشیدہ رہیں۔ انہوں نے اس کشتی کو دیکھ لیا اور پیچھا کیا۔ ان کا پیچھا کیا جو لوگ اس کشتی میں تھے نہایت آہستہ چلتے گئے یہاں تک کہ زنگیوں کو وہ کشتی مل گئی۔ اس کے پیچھے والوں سے پیچھے گئے۔ ملاح پیچھے چلتے اس مقام تک آ گئے جہاں پوشیدہ کشتیاں تھیں۔ ابوالعباس ایک بڑی کشتی میں سوار ہو گئے تو چھوٹی کشتی کو اپنے پیچھے کر لیا تو وہ اس چھوٹی کشتی کی جانب بڑھا۔ زنگی چھپے ہوئے تھے۔ ابوالعباس کو یہ کشتی مل گئی۔ زنگی ابوالعباس کے پیچھے والوں کو اس طرح روکے ہوئے تھے کہ تمام اطراف سے کشتی کو گھیرے ہوئے تیر اور نیزے پھینک رہے تھے

زنگیوں کی شکست و فرار:

ابوالعباس پر تیر کمانوں سے آ رہا تھا۔ خفتان کے نیچے زرہ تھی۔ اس روز ہم نے ابوالعباس کے خفتان سے بیس تیر نکالے۔ میں نے اپنے لبادے سے جو میرے جسم پر تھا چالیس تیر اور باقی ملاحوں کے لبادوں سے بھی نکالے گئے۔ اللہ نے زنگیوں کی چھ کشتیوں پر ابوالعباس کو فتح دی۔ وہ کشتی بھی ان کے ہاتھوں سے چھوٹ گئی اور وہ لوگ بھاگے۔ ابوالعباس اور ان کے ساتھی کنارے کی جانب پہنچے۔ اور تلوار لے کے تابڑ توڑ زنگیوں پر نکل پڑے۔ خوف کی وجہ سے جو ان کے قلوب میں جاگزیں تھا۔ اس طرح بھاگے کہ کسی طرف رخ نہ کیا۔ ابوالعباس بھی صحیح و سالم اور فتح مند واپس آئے۔ ملاحوں کو خلعت اور صلہ دیا۔ اپنے چچا ابواحمد موفق کے آنے تک ٹھہرا رہا۔

ابواحمد بن متوکل کی روانگی:

اسی سال ۱۱ صفر کو ابواحمد بن المتوکل نے الفرک میں پڑاؤ کیا۔ وہ مدینۃ السلام سے اس لیے نکلا کہ فاسق صاحب الزنج کی جنگ کے لیے روانہ ہونے کا قصد بیان کیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ خبر پہنچی کہ صاحب الزنج نے اپنے ساتھی علی بن ابان المہلبی کو ایک خط لکھا ہے جس میں اسے مع تمام ان لوگوں کے جو اس کے ہمراہ تھے سلیمان بن جامع کے علاقے میں جانے کا حکم دیا ہے کہ ابوالعباس بن ابی احمد کی جنگ پر دونوں مجتمع ہو جائیں۔ الفرک میں ابواحمد نے چند روز تک قیام کیا۔ یہاں تک کہ اصحاب لشکر اس کے ساتھ مل گئے۔ اس نے اس کے قبل چھوٹی بڑی اور بہت سی کشتیاں اور معابر بھی تیار کر لیے تھے۔ الفرک سے رومیہ کو روانہ ہو گیا۔ اور

تا اول یوسف شغل کو ان کے موالی اور غلاموں اور مددگاروں اور پیادوں کے ساتھ گرفتار کر کے [illegible] جو وہاں سے روانہ ہو کے [illegible] میں [illegible] اور قتل کئے [illegible] گئے [illegible] سے [illegible] کی جانب [illegible]

وہاں ایک دن اور ایک رات قیام کیا۔

ابو احمد اور ابو العباس کی ملاقات:

جب ان کے بیٹے ابو العباس نے اس علاقہ کو فتح کر لیا [illegible] کے ہاتھ [illegible] پر بھی اس نے [illegible] ابو احمد کے پاس بھیجے تھے۔ ابو احمد نے ان کے ساتھیوں کو طلب کیا تو ان کو خلعت [illegible] ابو احمد نے ان سب کو [illegible] خلعتیں دیں۔ سب کو خلعت دی گیا اور ابو العباس نے [illegible] ابو احمد کے ساتھ ایک دن قیام کیا۔ ابو احمد نے ان کی [illegible] ابو احمد نے [illegible] کے راستے [illegible] ابو العباس نے [illegible] اور [illegible] وہاں [illegible] میں [illegible] زنگیوں سے مقابلہ کیا کرتے تھے۔ ابو احمد [illegible] کے پیچھے یہاں تک کہ [illegible] لشکر [illegible] ۲۶۷ھ [illegible] کر کے [illegible] جو [illegible] سے مقابلہ [illegible] ابو احمد [illegible] کے [illegible] کے پیچھے [illegible] الشعرانی [illegible] اور الشعرانی [illegible] تقسیم کر دی گئی۔ اپنے فرزند [illegible] سامان جنگ لے کے [illegible] چلنے کا حکم دیا۔

زنگی اسیروں کا قتل:

ابو احمد نے اپنے منتخب سرداروں اور [illegible] کے ساتھ [illegible] ابو العباس [illegible] مقام [illegible] تھے [illegible] ابو احمد [illegible] چھوٹی بڑی کشتیوں کا [illegible] اس کے بعد ابو احمد [illegible] سے [illegible] کو [illegible] کیا [illegible] سوار اور پیادہ [illegible] میں چھوڑ دیا۔ ابو احمد نے اس سے [illegible] قیدیوں اور [illegible] الشعرانی [illegible] سے قتل یا [illegible] کی [illegible] ابو احمد نے آنے سے پہلے [illegible] الشعرانی اس [illegible] ابو العباس نے اس پر [illegible] کر کے [illegible] ایک جماعت کو قید کر لیا۔ ابو احمد کے حکم سے قیدیوں کی گردنیں ماری گئیں۔ [illegible] ابو احمد [illegible] کر کے [illegible] ابو احمد [illegible] کے [illegible] کی [illegible] صاحب الزنج نے [illegible] کشتیوں [illegible] الشعرانی کے [illegible]

ابن موسیٰ الشعرانی کی شکست و فرار:

ابو احمد نے [illegible] سلیمان بن جامع کی جنگ سے پہلے سلیمان بن موسیٰ الشعرانی سے ابتدا کی تھی کیونکہ الشعرانی ابو احمد کے پیچھے تھا [illegible] ابن جامع سے ابتدا کرے تو الشعرانی پیچھے سے آ کے راستے [illegible] ابو العباس [illegible] کے دونوں جانب سے [illegible] کا حکم دیا [illegible] چھوٹی بڑی کشتیوں کے [illegible] آگے [illegible] کے پیچھے [illegible] سلیمان اور اس کے ساتھی زنگیوں نے [illegible] دونوں جانب جنگ ہو رہی تھی [illegible] چھوٹی بڑی کشتیاں [illegible] ابو احمد [illegible] پہلے ہی پہنچ چکا تھا۔ انہوں نے [illegible] کے [illegible] ابو العباس کے ساتھی [illegible]

کی دیوار پر چڑھ گئے۔ جہاں انہوں نے تکبیر کا نعرہ لگایا۔ زنگی اور ان کے ساتھی منتشر ہو گئے۔ ابوالعباس کے ساتھی بستی میں داخل ہو گئے۔ جتنے زنگی اور ان کے ساتھی بستی میں موجود تھے سب پر قبضہ کر لیا۔ الشعرانی اور اس کے چند اصحاب بھاگ گئے۔ ابو احمد نے انھیں بے جان [illegible] تعاقب کیا لیکن [illegible] اور سب [illegible] نے [illegible] زنگیوں میں پناہ لی۔

ابو احمد کی فاتحانہ مراجعت

ابو احمد نے [illegible] آپ سب ساتھیوں کو اپنی جو [illegible] جانے کا حکم دیا۔ خود [illegible] پانچ ہزار مسلمان عورتیں [illegible] زنگی عورتوں کے علاوہ تھیں۔ جن پر ابو احمد کا قبضہ ہوا تھا۔ ابو احمد نے تمام عورتوں کی حفاظت سے واسط لے جانے کا حکم دیا کہ اپنے [illegible] کے وقت دوسرے دن [illegible] بستی میں گیا۔ زنگیوں نے [illegible] تو سب کے لیے [illegible] اجازت دے دی۔ فصیل کے منہدم کرنے خندقوں کے پاٹنے [illegible] کشتیاں باقی تھیں۔ ان کے جلانے کا حکم دیا۔ زنگیوں کے غلے جو [illegible] الشعرانی کے قبضے میں تھے سب لے کے لشکر گاہ [illegible] تک [illegible] کے فروخت کرنے اور اس کی قیمت موالی اور غلاموں اور لشکر کے سپاہیوں میں صرف کرنے کا حکم دیا۔ الشعرانی اور اس کے دو بھائی اور جو بچے تھے۔ سب بھاگ گئے۔

ابن موسیٰ الشعرانی کا صاحب الزنج کے نام خط:

الشعرانی سے اس کا لشکر اور جو مال اس کے قبضے میں تھا چھین لیا گیا۔ وہ المذار چلا گیا۔ صاحب الزنج کو اپنا حال اپنی شکست اور [illegible] محمد بن الحسن نے بیان کیا کہ [illegible] معروف ابو [illegible] نے [illegible] تھا۔ [illegible] کے پاس سلیمان الشعرانی کا خط [illegible] کے متعلق آیا۔ [illegible] شکست [illegible] بیٹھا تھا جب یہ خط اس کو پہنچا [illegible] صورت پیش آئی [illegible] مصیبت کے [illegible] کرنے کا [illegible] مناسب سمجھا۔ [illegible] سلیمان بن موسیٰ کا خط [illegible] بیٹھے [illegible] اس کے پاس [illegible] تھے انھوں نے اس پر [illegible] کوئی [illegible] کے سوا اس کی [illegible] نے کوئی [illegible] سلامت [illegible] میں نے [illegible] میرے قلب کو [illegible] اور سلیمان بن موسیٰ کو ایک خط لکھا جس میں اسے اس طرح کی مصیبت سے ڈرایا تھا۔ جو الشعرانی پر [illegible] اور اپنے [illegible] کی حفاظت کرنے کا حکم دیا تھا۔

ابوالعباس کا قتل اور ابوالندی [illegible]

محمد بن الحسن نے بیان کیا [illegible] الشعرانی [illegible] میں [illegible] اور سلیمان بن جامع کے حالات معلوم کرے [illegible] کے منتظر [illegible] کوئی شخص آیا [illegible] کام [illegible] روانہ کیا تھا۔ اس نے خبر دی کہ سلیمان بن جامع [illegible] الحوانیت میں [illegible] ہے [illegible] لشکر کو [illegible] کرنے کا حکم دیا [illegible] کی جانب

ہے۔ خود شکل کے راستے سے روانہ ہوا۔ کشتیاں الشیدی کی جانب لا دی گئیں۔ عام لشکر گاہ اور آدمیوں اور مویشی کی جماعت کثیر کو اپنے دشت مساور میں چھوڑ گیا۔ بغراج ترک کو اسی مقام پر ٹھہرنے کا حکم دیا۔ ابو احمد الصیقہ آیا۔ وہاں ابوالعباس کو چھوٹی بڑی کشتیوں کے امر تجربہ کے ساتھ طہیثا جانے کا حکم دیا۔ سلیمان بن جامع کی جانب [illegible] ابوالعباس تین دن کی مسافت کو طہیثا روانہ ہو گیا۔ مگر اس سے پہلے سلیمان [illegible] شبل اور ابو الندی اور زنگی کے قدیم ساتھیوں میں سے تھے جنہیں اس نے اپنے اقتدار کے ابتدائی زمانے میں مقرر کیا تھا۔ سلیمان بن جامع ان دونوں سرداروں کو اپنے مقام پر اپنے مخزن کی حفاظت کے لئے چھوڑ گیا تھا جو وہاں تھے۔ ابوالعباس نے ان دونوں سے جنگ کی اور بھاری شکست دی۔ ان کے ایک ساتھ مقام میں داخل کر دیا۔ ان کے آدمیوں میں سے بہت کثیر کو قتل اور گرفتار کر لیا۔ [illegible] سلیمان بن جامع کے قریب [illegible] تھا۔ ان کے درمیان برابر جنگ ہوتی رہی یہاں تک کہ رات ہو گئی۔ محمد بن الحسن نے [illegible] اور محمد بن مساور نے [illegible] ابوالعباس کا [illegible] اس دن ہوا۔ جس کو محمد بن شعیب نے صحیح واقعہ بیان کیا ہے۔

ابن جامع کی قیام گاہ کی اطلاع

محمد بن الحسن نے کہا کہ ان آدمیوں میں سے ایک شخص نے ابوالعباس سے پناہ مانگی۔ ابوالعباس نے اس سے دریافت کیا جہاں سلیمان بن جامع تھا۔ اس نے بتایا کہ وہ طہیثا میں مقیم ہے۔ ابوالعباس نے واپس ہو کر اپنے والد سے سلیمان کے اس بستی میں مقیم ہونے کی صحیح خبر بیان کی جس کا نام اس نے [illegible] رکھا تھا اور جو اس مقام میں تھا جو طہیثا کے نام سے مشہور ہے۔ وہیں اس کے امراء سوائے شبل اور ابو الندی کے اس کے تمام رہتے ہیں۔ وہ دونوں حوانیت میں اپنے مقام پر ہیں۔ اس لئے کہ انہیں ان کی حفاظت کا حکم دیا گیا ہے۔ ابو احمد کو یہ معلوم ہوا تو اس نے دشت مساور کی جانب کوچ کرنے کا حکم دیا۔ کیونکہ طہیثا کا راستہ یہی ہے تو ابوالعباس چھوٹی بڑی کشتیوں کے ساتھ آگے گیا۔ اور ان لوگوں کو جنہیں دشت مساور میں چھوڑا تھا حکم دیا کہ سب کے سب دشت روانہ ہو جائیں۔

ابو احمد کی روانگی

ابو احمد نے جس دن ابوالعباس کو حکم دیا خود بھی اسی دن صبح سویرے کوچ کیا۔ وہ منگل کے دن جب کہ ربیع الآخر ۲۶۷ھ کے ۱۸ دن باقی تھے وہاں آیا۔ وہاں ٹھہر کر ان اشیاء کی [illegible] اصلاح کی ضرورت تھی۔ [illegible] تقسیم کئے اور [illegible] کی کشتیاں درست کرنے کا حکم دیا کہ انہیں اپنے ساتھ [illegible] کی جانب جاتی ہیں اور لشکر کے لئے راستے درست کئے جاتے ہیں۔ دشت [illegible] میں بغراج ترک کو چھوڑ دیا۔ اس نے جب دشت [illegible] روانہ کیا تھا تو اپنے ایک غلام کو جس کا نام جعلان تھا [illegible] بھیجا تھا۔ جو بغراج کے ساتھ اس کے لشکر میں چھوڑ دیا گیا تھا۔ اسے پیچھے [illegible] ان گھوڑوں اور [illegible] کے پاس چھوڑ دیئے گئے تھے۔ دشت [illegible] کا حکم ملا۔ جعلان نے یہ کام [illegible] وقت تک پورا کر لیا۔ [illegible] تھے کہ ان سے لشکر میں [illegible] کہ یہ [illegible] شکست ہے۔ سب کے سب نکل پڑے۔ لوگوں نے اپنے اپنے سامانوں کو اس گمان کی وجہ سے چھوڑ دیا کہ دشمن ان کے قریب آ گیا ہے۔ [illegible]

سے کسی نے نہ دیکھا۔ سب نے شکست اور اپنی جگہ چھوڑ کر واپس ہونے کا ارادہ کیا۔ پھر صبح ہوئی تو یہ حال ہوا ہے۔ جب حقیقت حال ظاہر ہوئی تو نادم و پشیمان ہوا۔

اسی سال ماہ صفر میں علاقہ کرمان میں کیغلغ ترک کے ساتھیوں اور احمد بن عبدالعزیز بن ابی دلف کے ساتھیوں میں جنگ ہوئی۔ کیغلغ نے انہیں شکست دی اور وہ اصفہان کی جانب چلے گئے۔ پھر ماہ صفر میں احمد بن عبدالعزیز اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اس کے پاس آیا۔ جنگ میں کیغلغ بھاگ کر صیمرہ چلا گیا۔

اسی سال کے ماہ ربیع الآخر میں ابواحمد اور اس کے ساتھی طہیثا میں داخل ہوئے سلیمان بن جامع کو وہاں سے نکال دیا اور احمد بن مہدی الجبائی قتل ہو گیا۔

طہیثا کی مہم:

محمد بن الحسن سے محمد بن حماد نے بیان کیا کہ ابو احمد نے اپنے سرداروں کو شہر طہیثا میں مقیم زنگیوں سے جنگ کی اجازت دی جس معرکے میں بھیجا تھا ان کے رستے میں ان کی تکلیف کے سبب کو دور کیا۔ یہ واقعہ ۲۰ ربیع الآخر ۲۶۷ھ دو شنبہ کے روز ہوا۔ آپ اس کی روانگی سے اپنے سرداروں کے قتل کے راستے تھے۔ دشمنوں نے بہت سے لشکر طہیثا کے گرد کھائیاں کھودی تھیں۔ علاوہ ازیں چھوٹی چھوٹی کشتیاں بھی اس میں تھیں۔ جو نہر کے بیچ میں کر کے ساتھ لے جائی گئیں ابو احمد نے حکم دیا۔ تمام جواب دینے والوں کو ایک دن اور رات تک قیام کرنا ہو تو اپنے سرداروں کو اور جانب کو پیچھے چھوڑ آیا۔ جب کوئی عبور کیا۔ سب کو لوٹنا جانے کا حکم دیا۔ لوگ اس مقام تک گئے۔ تب ابو احمد نے اپنی منزل کے لیے پسند کیا اور سلیمان بن جامع کی حد سے یہ مقام قریب تھا۔ ۲۰ ربیع الآخر صاحب الزنج نے بالاتفاق وہیں قیام کیا۔ یہاں سے آگے طرح طرح کی مشکل ہوئی۔ سردی تیز ہو گئی۔ بارش اور سردی کی وجہ سے جنگ سے باز رہنا پڑا۔

ابوالعباس کا جبائی پر حملہ:

جمعرات کی رات ہوئی تو ابوالعباس اپنے چند سرداروں اور موالی کو لے کر دشمن کے قلعے کے قریب ساحل کی طرف گئے اور سلیمان بن جامع کی تمام فوج نکلی۔ جب یہ پہنچا تھا کہ ایک بڑی جماعت نے اس سے مقابلہ کیا۔ مختلف مقامات سے پوشیدہ لشکر نکل پڑے۔ جنگ چھڑ گئی اور فریقین کے بہت سے آدمی قتل ہوئے۔ سرداروں کی ایک جماعت نے ان لوگوں سے لڑ کر واقعت کی اور بچا کر ان کے ہاتھوں سے نکال لیا۔ ابو احمد کا ایک غلام جس کا نام وصیف علم دار تھا اور ترک کے چند سردار گرفتار کر لیے گئے۔ ابوالعباس نے احمد بن مہدی الجبائی کے تعاقب میں ایک تیر مارا۔ پھر وہ وہاں سے نکل گیا اور بچ کر اپنی راہ سے صاحب الزنج کے لشکر میں پہنچ گیا۔ اس نے اپنا ہاتھ ہی مار دیا اس کی وجہ سے بڑی مصیبت نازل ہوئی۔ کیونکہ صاحب الزنج کے خاص لوگوں میں سے تھا اور بڑی لیاقت و بصیرت رکھتا تھا۔

جبائی کی ہلاکت:

چند روز تک تیر کا زخم ہی کا علاج ہوتا رہا۔ آخر موت نے اسے آ لیا اور صاحب الزنج کو بہت رنج ہوا۔ اس نے غسل اور کفن دے کر نماز جنازہ پڑھی اور قبر پر کھڑے ہونے کا اہتمام کیا۔ یہاں تک کہ وہ دفن کر دیا گیا۔ ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو کے انہیں نصیحت کی بیان کی

موت کا تذکرہ کیا۔ اس کی وفات اس کے بعد ہی ماہ شعبان میں ہو گئی تھی۔

اس نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا گیا کہ مجھے اس کے قتل ہونے کی اطلاع موت کی خبر پہنچنے سے قبل ہی معلوم ہو گئی تھی۔ کیونکہ میں نے اس کے حق میں بد دعا کرتے ہوئے یہ آیت پڑھی تھی۔ محمد بن الحسن نے کہا کہ ابو احمد میری طرف متوجہ ہوا۔ اور میں ان لوگوں میں تھا جو اس وقت موجود تھے۔ جو کچھ اس نے بیان کیا تھا اس سے تعجب کے ساتھ اس کا [illegible] تھا اور میرا تعجب بڑھ گیا۔ محمد بن سمعان نے مجھ سے کہا کہ مجھ سے جو بات کہی گئی تھی [illegible] ابو احمد کے قول سے اس طرح ہوا جیسا کہ اس نے کہا تھا [illegible] تھا۔

ابو العباس کی جانب طہیثا پر قبضہ

محمد بن الحسن سے محمد بن حماد نے بیان کیا کہ جو مدد اس وقت سے روانہ ہوا تھا ۲۹ ربیع الآخر جمعہ کی رات کو ہوئی تھی۔ اس کی خبر اس کے لشکر تک پہنچ گئی۔ تو خبیث اس کے پاس آیا۔ انھوں نے اسے اطلاع دی [illegible] اپنی [illegible] کو روانہ کر دیا۔ یہ مغرب کے وقت کا واقعہ ہے۔ جب اس کا لشکر جمع ہو گیا تو انھیں رات میں ہوشیار رہنے اور جنگ کے لئے تیار رہنے کا حکم دیا۔ ۲۹ ربیع الآخر ۲۶۷ھ جمعرات کو صبح ہوئی تو ابو احمد نے اپنے ساتھیوں کو آراستہ کر کے انھیں اس طرح چھوڑ دیا کہ [illegible] ان کی [illegible] ابوالعباس کے پیچھے رہے۔ [illegible] اس کے [illegible] کی طرف روانہ ہو گیا جو طہیثا کے نام سے مشہور ہے اور طہیثا کے قریب ہے۔ [illegible] یہاں تک کہ اس کی خبر پہنچ گئی اپنے غلاموں کے ساتھ [illegible] زنگیوں کے قتل کا حکم دیا [illegible] سواروں کو [illegible] مقامات پر مقرر کیا جہاں سے [illegible] اور [illegible] ان کے [illegible] کا اندیشہ تھا [illegible] کے [illegible] سے [illegible] مسلمانوں کی نصرت کی دعا کی۔ [illegible] انھیں [illegible] اپنے [illegible] لیا جب [illegible] اور غلاموں کو جنگ پر [illegible] کرنے کا حکم دیا۔ انھوں نے ایسا ہی کیا۔

زنگیوں کی شکست و فرار

[illegible] زنگیوں کی [illegible] پناہ [illegible] اور [illegible] نے [illegible] ایک خندق [illegible] تھی۔ جب غلام وہاں تک پہنچے تو [illegible] سے [illegible] ہو گئے۔ [illegible] کو [illegible] اور ان کے [illegible] ہو گئے۔ [illegible] کر کے گھس گئے۔ [illegible] زنگیوں کے [illegible] کہ وہ اپنی [illegible] سے [illegible] تھے۔ آخر جب [illegible] ہو گئی۔ [illegible] کا [illegible] سواروں کے [illegible] خندق کو [illegible] زنگیوں نے [illegible] دیکھا تو پشت پھیر کے بھاگے۔ ابو احمد کے ساتھیوں نے ان کا تعاقب کیا۔ [illegible] ہو گئے۔ [illegible] سے [illegible] تھا۔ [illegible] آگے ایک دیوار [illegible] کی جس پر سے [illegible] کرتے تھے۔ [illegible] خندق [illegible] پھرنے لگے۔ ابو احمد کے ساتھی [illegible] تمام سے [illegible] کرنے لگے جہاں وہ پھرتے تھے۔ ان کے بھاگنے کے بعد [illegible] کشتیاں [illegible] سے [illegible] بستی کے درمیان سے [illegible] ہے۔ [illegible] کشتی [illegible] تھیں [illegible] غرق [illegible]۔ ابو احمد کے دونوں [illegible] کا تعاقب [illegible] قتل اور قید کرتے رہے تھے۔ یہاں تک کہ وہ [illegible] کے [illegible] سے ایک [illegible] کے اندر [illegible] بالکل [illegible] ہو گئے۔ ابو احمد نے سب پر قبضہ کر لیا۔

[illegible] طہیثا:

سلیمان بچ کر چند ساتھیوں کے ساتھ نکل گیا۔ [illegible] ابو احمد نے [illegible] اس کی عمارات اور زنگیوں کے [illegible] اور مسلمانوں کی [illegible] ان کے [illegible] احمد بن مہدی الجبائی [illegible] قتل [illegible] تھا۔

ابو احمد کا طہیثا میں قیام:

جب [illegible] ایک بہت بڑی جماعت نے جو [illegible] میں پناہ لی ہوئی تھی [illegible] ابو احمد نے [illegible] انعام [illegible] جب ان میں سے ایک بھی اس کے پاس لایا جاتا تو اسے معاف کر دیتا، خلعت دیتا اور [illegible] زنگیوں کی جماعت سے باز [illegible] تدبیر کی۔

زیرک کو طہیثا میں قیام کرنے کا حکم۔

ابو احمد نے [illegible] کشتیوں کے [illegible] ہمراہ [illegible] کے لئے [illegible] ان کا تعاقب کرنے کا حکم [illegible] یہاں تک کہ [illegible] کے نام سے مشہور [illegible] ابو احمد نے [illegible] زیرک کو طہیثا میں قیام کرنے کا حکم [illegible] تھے۔

اسی سال ماہ [illegible] میں [illegible] کا انتقال ہوا۔

مفرور زنگیوں کی تلاش:

جب ابو احمد کے [illegible] ابو احمد نے رخصت [illegible] اور وہاں سے اہواز جا کر وہاں کے حالات درست کریں [illegible] وہاں گئے تھے [illegible] آ جائے۔ [illegible] اس دوران [illegible]

مدد کو بھیجا جس میں زنگی تھے یا شہر سے بہت آئے اور اس نے انہیں ان کی جانب بھیجا۔ جب یہ محمد سے آ ملے تو [illegible] پہنچ کر [illegible] ساتھیوں کے چھوٹی بڑی کشتیوں سے [illegible] حملہ کر دیا۔ [illegible] سب [illegible] جانے [illegible] [illegible] سے [illegible] کشتیوں میں [illegible] ۔ خائن نے [illegible] سے [illegible] [illegible] کی [illegible] کے ساتھ [illegible] [illegible] تھی۔ [illegible] [illegible] سے اہواز ابو احمد [illegible] اپنے [illegible] کے [illegible] کر دیا ہے۔ ابو احمد نے [illegible] [illegible] ہر جو لشکر بھیجا [illegible] پر [illegible] [illegible] تھا [illegible] کی [illegible] نے [illegible] کی [illegible] کی جماعت کی [illegible] آنے [illegible] لشکر [illegible] کشتیوں میں سوار [illegible] [illegible] جواب [illegible] ہے۔

ابو احمد کی روانگی اہواز

اسی سال جمادی الاولیٰ [illegible] ابو احمد نے اہواز کا رخ کیا [illegible] واسط سے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ابو العباس [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کی [illegible] [illegible] اپنے تمام لشکر [illegible] [illegible] [illegible] کے [illegible] میں [illegible] [illegible] ان کا [illegible] تھا اپنے [illegible] نے [illegible] کر [illegible] اس کے دوسرے [illegible] اپنے لشکر اور سرداروں کے ساتھ [illegible] سے [illegible] [illegible] تھا۔

ابن موسیٰ بن سعید کی ہلاکت

خائن نے زنگیوں میں سے جو [illegible] [illegible] [illegible] تھے [illegible] بن موسیٰ بن سعید [illegible] کی طرف [illegible] تھا۔ جو اس کے [illegible] ساتھیوں [illegible] کے [illegible] میں سے ایک تھا [illegible] [illegible] گئے [illegible] تھا۔ جس سے [illegible] [illegible] ہو گئی۔ پھر جب [illegible] ابو احمد نے [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] کا [illegible] ان لوگوں میں سے [illegible] [illegible] تھے [illegible] بن [illegible] [illegible] [illegible] تھا۔ خبیث نے اسے اس کے باپ سے [illegible] [illegible] تھا [illegible] کے [illegible] [illegible] [illegible] تھا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مجبور ہو گئے تھے۔

ابن ابی ابان کی طلبی:

خبیث کو ان زنگیوں کی مصیبت کی خبر پہنچی تو اس سے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] پریشانی سے مجبور ہو کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے ساتھ [illegible] ایک [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] تھا [illegible] [illegible] صاحب [illegible] کے [illegible] [illegible] کے پاس [illegible] حالت [illegible] پہنچ [illegible] سے مخالفت میں [illegible] [illegible] [illegible] تھی۔ [illegible] سے [illegible] تھا۔ [illegible] کے پاس [illegible] [illegible] [illegible] بن [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کا خوف [illegible] پریشان ہو گیا۔ [illegible] [illegible] نے [illegible] کے پیچھے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے اطراف [illegible] کے [illegible] اور [illegible] [illegible] [illegible] تھا۔ [illegible] سب سے علیحدہ ہو گئے۔

بہبوذ بن عبدالوہاب کی شکست:

فاسق نے بہبوذ بن عبدالوہاب کو بھی بلا لیا تھا۔ جس کے سپرد اس زمانے میں علاقہ الباسیان اور فرس اور اہواز کے درمیانی دیہات تھے۔ اسے بھی اپنے پاس بلا لیا تھا۔ بہبوذ نے جو کچھ غلہ اور کھجور اس کے پاس تھی سب چھوڑ دی۔ یہ غلہ بہت بڑی مقدار میں تھا۔ سب پر ابو احمد نے قبضہ کر لیا۔ اس سے زنگیوں کی بدحالی ہوئی اور فاسق بے سروسامان ہوا۔

جب المہلبی اہواز سے جدا ہوا تو جس کے ساتھی ان دیہات میں منتشر ہو گئے جو اہواز اور عسکر تیتیب کے درمیان تھے۔ ان لوگوں نے بنی تمیم کے باشندوں کو وہاں سے نکال دیا۔ حالانکہ وہ لوگ ان کی صلح میں تھے۔ سوار و پیادہ ان میں سے جدا ہو کے ساتھ تھے جو فوج کی سمت کے جانے سے رک گئے۔ انہوں نے اہواز کے اطراف میں ٹھہر کر ابو احمد سے امان کی درخواست کی۔ وہ سمجھتے تھے کہ زنگیوں کے ساتھیوں کو معاف کر دیا جائے گا جن پر وہ کامیاب ہوا تھا اور المہلبی بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ نہر ابی الخصیب چلا گیا۔

علی بن ابان اور بہبوذ کے بلانے کی وجہ:

وہ امر جو فاسق کو المہلبی اور بہبوذ کو سرعت کے ساتھ اپنے پاس بلا لینے کی طرف داعی ہوا اس کا یہ خوف تھا کہ ابو احمد کی حالت خوف و دہشت رعب میں بدل جائے۔ اس وقت المہلبی اور بہبوذ بھی اپنے ہمراہیوں کے ساتھ اس سے جدا ہو جائیں گے۔ حالانکہ واقعہ اس طرح نہیں ہوا جیسا کہ اس نے اندازہ کیا۔ ابو احمد نے اس وقت تک قیام کیا کہ تمام اشیاء جنہیں بہبوذ اور المہلبی چھوڑ گئے تھے۔ سب پر قبضہ کر لیا اور وہ تمام بند کھول دیے گئے۔ جو فاسق نے دجیل میں بنائے تھے راستے اور پل بھی درست کئے گئے۔ ابو احمد نے السوس سے جندی سابور کی جانب کوچ کیا اور وہاں تین دن قیام کیا۔ لشکر پر رسد چارہ کی تنگی ہو گئی تھی۔ حاصل کرنے اور اس کے لانے کے لئے مہم مقرر کی۔ جندی سابور سے تستر کی جانب کوچ کر کے حکم دیا کہ اہواز سے سامان فراہم کیا جائے۔ ہر گاؤں پر ایک سردار کو روانہ کیا کہ اس کے ذریعے سامان کی روانگی کا انتظام ہو جائے۔

محمد بن عبید اللہ کو معافی:

احمد بن ابی الاصبغ کو محمد بن عبید اللہ الکردی کے پاس روانہ کیا جو اس امر سے خائف تھا کہ ابو احمد کے اہواز آنے کے بعد فاسق کا ساتھی اس کے پاس آ جائے گا۔ احمد کو حکم دیا کہ اسے مانوس کرے اس کی پردہ پوشی اور اس کی معافی کے اعلان کرنے کا حکم دیا۔ کہ سامان کے لانے اور اہواز کے بازار میں لے جانے میں تیزی کرے۔

مسرور البلخی کو جو اہواز میں عامل تھا ان موالی اور غلاموں اور لشکر کے حاضر کرنے کا حکم دیا جو اس کے ہمراہ تھے۔ کہ ان کا معائنہ کرے۔ تقسیم عطا کا حکم دے اور انہیں بہتر اور جنگ کے لئے لے جائے۔ اس نے ان سب کو حاضر کیا۔ وہ لوگ ایک ایک آدمی کر کے پیش کئے گئے۔ اور ان میں عطا تقسیم کی گئی۔

پل قنطرہ اربک کی تعمیر:

یہاں سے عسکر مکرم کی جانب کوچ کیا۔ منزل سے آگے بڑھ گیا۔ اہواز پہنچا۔ سمجھتا تھا کہ اس سے پہلے وہاں رسد پہنچ گئی ہو گی۔ جو اس نے لشکر کو روانہ کی جا سکتی۔ رسد کی حالت نہایت شدید تھی۔ لوگوں کو سخت پریشانی لاحق تھی۔ تین دن ٹھہر کر رسد کے آنے کا انتظار کرتا رہا۔ مگر نہیں آئی لوگوں کا حال اور بھی برا ہوا۔ یہ قریب تھا کہ جماعت کو منتشر کر دے۔ ابو احمد نے اس کی آمد میں

تاخیر کے سبب کی تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ لشکر نے اس قدیم پل کو کاٹ دیا تھا جو اہواز کے بازار اور رامہرمز کے درمیان تھا۔ یہ قنطرۃ اربک کہلاتا تھا۔ اس پل کے کٹ جانے کی وجہ سے تاجر اور غلہ لے جانے والے رک گئے۔ ابواحمد سوار ہو کے وہاں گیا۔ وہ مقام اہواز کے بازار سے دو فرسخ پر تھا۔ ان زنجیوں کو جمع کیا جو اس کے لشکر میں باقی تھے۔ انھیں پتھر اور بڑی بڑی لکڑیاں پل کی مرمت کے لئے لانے کا حکم دیا۔ خاطر خواہ معاوضہ دینے کے وعدے کیے۔ اس وقت تک روانگی کا قصد نہ کیا جب تک کہ اسی دن پل کی مرمت نہ ہو گئی۔ وہ ایسا ہی ہو گیا جیسا پہلے تھا۔ اس پر چلنے لگے۔ غلے کے قافلے آنے لگے۔ اہل لشکر بہل اٹھے۔ حال درست ہو گیا۔

دجیل پر پل بنانے کا حکم:

ابواحمد نے دجیل پر پل باندھنے کے لئے کشتیاں جمع کرنے کا حکم دیا۔ جو اہواز کے دیہات سے اکٹھا کی گئیں۔ پل باندھنا شروع کر دیا گیا۔ اہواز میں چند روز تک قیام کر کے اپنے ساتھیوں کی حالت کی اور جن اسباب کی انھیں ضرورت تھی اصلاح کر لی۔ گھوڑوں کی حالت بھی درست ہو گئی۔ وہ تکلیف دور ہو گئی جو چارہ نہ ملنے سے پہنچی تھی۔ ان جماعتوں کے خطوط آئے جو مہلبی کے پیچھے رہ گئے تھے اور اہواز کے بازار میں مقیم تھے انھوں نے امان کی درخواست کی تھی جو قبول کی گئی۔ اس کے پاس تقریباً ایک ہزار آدمی آئے۔ اس نے سب کے ساتھ احسان کیا۔ اپنے غلاموں کے سرداروں میں شامل کر کے ان کے لئے عطا مقرر کر دی۔

ابواحمد کا قصر المامون میں قیام:

دجیل پر پل باندھ لیا گیا۔ لشکر کو روانہ کرنے کے بعد خود روانہ ہوا۔ پل کو عبور کر کے دجیل کی غربی جانب قصر المامون میں چھاؤنی قائم کی۔ وہاں تین دن ٹھہرا۔ اس مقام میں رات کے وقت لوگوں پر ایک ہولناک زلزلے کی مصیبت آئی جس کے شر سے اللہ نے محفوظ رکھا اور اس کو دفع کر دیا۔

ابواحمد نے دجیل پر باندھے ہوئے پل سے عبور کرنے سے پہلے اپنے فرزند ابوالعباس کو ہراول دستے کے اس موضع کی جانب روانہ کر دیا تھا جس میں اترنے کا ارادہ تھا۔ وہ موضع نہر المبارک کے نام سے مشہور اور فرات بصرہ کی حدود میں ہے۔ ہارون کو بھی اس تمام لشکر کے جو اس کے ہمراہ چھوڑا گیا تھا نہر المبارک روانہ کرنے کو لکھا تا کہ سب وہاں جمع ہو جائیں۔

محمد بن عبداللہ کی اطاعت:

قصر المامون سے کوچ کر کے قورج العباس میں منزل کی۔ یہاں احمد بن ابی الاصبغ مع ان لوازم کے جن پر اس نے محمد بن عبیداللہ سے صلح کی تھی۔ چند عمدہ عمدہ چوپایوں کے ساتھ جو انھوں نے اس کی نذر کئے تھے حاضر ہوا۔ قورج سے کوچ کر کے الجعفریہ میں اترا۔ اس گاؤں میں سوائے ان کنوؤں کے پانی نہ تھا جن کے چھاؤنی میں کھودنے کا حکم دیا گیا تھا۔ قورج العباس سے عبیداللہ بن محمد بن عمار کے مولیٰ سعد حبشی کو روانہ کیا تھا جس نے یہ کنویں کھود دیئے تھے۔ اس مقام پر ایک دن اور ایک رات قیام کیا۔ رسد کو فراہم پایا۔ لوگوں کو فراغت ہو گئی تو توشہ لے لیا۔

ابواحمد کی ابوالعباس و ہارون سے ملاقات:

موضع البشیر کی جانب کوچ کیا تو وہاں ایک بارانی تالاب پایا۔ اس نے ایک دن اور ایک رات قیام کیا۔ اور آخر شب میں

[illegible]

مظفر اور زنجیوں کے متعلق اطلاع

[illegible]

ابوالحسن محمد بن ابراہیم:

[illegible]

ابوالحسن اور نصیر کی جنگ

[illegible]

زیرک کی حکمت عملی:

ابوالعباس ابھی واسطہ ہی میں تھے کہ زیرک نے [illegible] جنگ میں اپنی فتح کی اطلاع دی۔ زیرک نے زیادہ تر [illegible] سے خبیث کے [illegible] میں جو [illegible] کشتیاں تھیں [illegible] جو [illegible] وہیں [illegible] آدمی [illegible] کیا گیا [illegible] کے [illegible] سے [illegible] ابواحمد [illegible] کی [illegible] کی درخواست [illegible] امان [illegible] جاری [illegible] اپنے [illegible] خبیث کے مقابلے میں [illegible] اس وقت [illegible] ابواحمد کا فرمان [illegible] کے پاس [illegible] کے [illegible] جانے کے [illegible] آیا تو زیرک [illegible] کے [illegible] ہوا۔

شبل کی ابواحمد سے امان طلبی۔

ابواحمد نے نصیر کو [illegible] اپنے پاس [illegible] آنے کا حکم [illegible] کی جانب روانگی کے وقت [illegible] بڑی کشتیوں کے ساتھ [illegible] کی جانب [illegible] اس [illegible] میں [illegible] جو [illegible] خبیث میں تھی اس [illegible] پہنچ گئے [illegible] سلیمان بن جامع کے [illegible] میں [illegible] ایک [illegible] شبل تو آپ [illegible] امان کی درخواست کی۔ [illegible] خبیث [illegible] کے ساتھیوں کی [illegible] کی۔ ابوالعباس [illegible] کے ساتھ [illegible] شبل کو [illegible] دیا [illegible] عطا [illegible] اپنے [illegible] شبل کا حال بتایا۔ ابواحمد نے بھی شبل کے [illegible] کا [illegible] پہلا شخص تھا جس نے امان کی درخواست کی تھی۔

ابواحمد کا صاحب الزنج کے نام خط۔

ابواحمد موفق رجب ۲۶۷ھ میں شہر مختارہ کے محاصرے پر آیا تو اس نے خبیث کے محاصرے میں سب سے پہلا کام یہ کیا (جیسا کہ محمد بن الحسن بن سہل نے [illegible] بیان کیا ہے) کہ صاحب الزنج کے نام ایک خط [illegible] جس میں اسے خون ریزی [illegible] اللہ [illegible] توبہ [illegible] اطاعت [illegible] کا [illegible] سے [illegible] اس کی توبہ [illegible] امان [illegible] اگر وہ [illegible] جماعت میں داخل ہو جائے تو اس کے گذشتہ بڑے سے بڑے [illegible] ان کے [illegible] حصہ [illegible] ہوگا۔

یہ خط اپنے قاصد کے ہاتھ خبیث کے پاس روانہ کیا [illegible] کے قاصد نے جب [illegible] پیش کیا [illegible] تو [illegible] کی جرأت [illegible] قاصد نے اس خط کو [illegible] خبیث کے پاس [illegible] اس [illegible] نصیحت [illegible] اضافہ کیا [illegible] کوئی جواب نہ دیا اپنی ضد پر قائم رہا۔ قاصد ابواحمد کے پاس واپس آیا اور حال سنایا۔

ابوالعباس کا مختارہ پر حملہ:

ابواحمد نے [illegible] اور [illegible] چھوٟی بڑی کشتیوں کے ساتھ [illegible] سے [illegible]

تیراندازوں کے انتخاب اور چھوٹی بڑی کشتیوں میں ان کی ماموریت کے کام میں مشغول رہا۔ جب شنبہ کا دن ہوا تو ابو احمد اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اور اس کا فرزند ابو العباس بھی ہمرکاب تھا خبیث کی اس جگہ کی جانب روانہ ہوا جس کا عزم اس نے اظہار کیا تھا وہ جو نہر ابی الخصیب کے علاقہ میں تھی۔ [illegible] اس کی حفاظت [illegible] خصوصی [illegible] اور خندقوں سے [illegible] ہوئے تھیں [illegible] تک پہنچ جاتے تھے [illegible] نہر ابی الخصیب [illegible] چند دروازے [illegible] تمام آلات سے مقابلہ کے [illegible] اس سے پہلے [illegible] خلافت میں [illegible] تھی۔ [illegible] تعداد [illegible] معاملہ [illegible] ہو گیا۔ ابو احمد [illegible] اس وقت ابو احمد نے اپنے فرزند ابو العباس کو [illegible] کی جانب بڑھنے کے تیراندازوں کو حکم دیا [illegible] ابو العباس [illegible] خبیث [illegible] خندق [illegible]۔ تو کشتیاں اس مقام کی طرف اتر آئیں جس سے چھوٹی کشتیاں قریب تھیں۔ جب [illegible] تیروں کی بارش ہونے لگی۔ تب وہ آلات [illegible] چلے گئے۔ ابو احمد اپنے ہاتھیوں سے [illegible] پہنچے [illegible] چھوٹی کشتی [illegible] تک پہنچ گئی۔ [illegible] ان کا [illegible] کرنے والے [illegible] کا موقع نہیں ملا تھا۔

امان طلب کرنے والوں سے حسن سلوک:

ابو احمد نے ابو العباس اور اس کے ہمراہیوں کو اپنے ٹھکانے پر واپس جانے کا حکم دیا کہ کچھ آرام کر کے اپنے زخموں کا علاج کریں [illegible] کشتیوں کے ملاحین میں سے [illegible] اترنے والوں نے ابو احمد سے امان کی درخواست کی۔ وہ اپنی کشتیاں اور جو اسباب و آلات اور ہتھیار ان میں تھے لے آئے۔ اس جنگ کے ہوتے ابو احمد نے انہیں [illegible] کے وعدے اور آرزوئیں پوری کر دیں۔ انعام و اکرام سے سرفراز فرمایا۔ ملاحوں کو مرتبہ و شان کے مطابق خلعت اور ریشمی کپڑے دیئے۔ سب کو [illegible] دیئے۔ ان کو اس مقام کے قریب کرنے کا حکم دیا جہاں سے ان کے ساتھی انہیں دیکھیں [illegible] سب سے زیادہ [illegible] تدبیر [illegible] کرنے والی ثابت ہوئی [illegible] سب میں طلب امان [illegible] ایک [illegible] اس دن ابو احمد کے پاس [illegible] ایک جماعت آ گئی [illegible] ان کے لئے بھی وہی حکم دیا جو ان کے ساتھیوں کے لئے دیا تھا۔

صاحب الزنج کا ملاحوں کو نہر ابی الخصیب جانے کا حکم:

جب خبیث نے کشتی والوں کا میلان حصول امان کی جانب [illegible] نہر ابی الخصیب کی جانب چلنے کا حکم دیا۔ [illegible] چھوٹی کشتیاں [illegible] عبدالوہاب [illegible] کی حمایت کرنے والوں میں سے [illegible] ہوئے تھے۔ [illegible] پانی میں [illegible] کے وقت [illegible]۔

ابو العباس کا [illegible] پر حملہ:

ابو العباس چھوٹی کشتیوں [illegible] تھیں۔ [illegible] ان چھوٹی کشتیوں کے [illegible] کے ساتھ [illegible]

اور دجلہ بھرا ہوا تھا۔ وہ سمجھتا تھا کہ مد ختم ہو چکی اور اس سے بے فکری ہو گئی جب بہبوذ چھوٹی کشتیوں کے ساتھ نکلا تو ابواحمد نے اپنی کشتیوں کے آگے بڑھ جانے اور ابوالعباس کو ان چھوٹی کشتیوں کے ذریعہ سے جو اس کے ساتھ تھیں بہبوذ پر حملہ کرنے کا حکم دیا۔

غلاموں اور سواروں کو بھی حکم ہوا کہ وہ اس کے ساتھ حملہ کریں۔ یہ چھوٹی چھوٹی بارہ کشتیاں تھیں۔ جن میں غلاموں کے سردار ترتیب سے بٹھائے گئے تھے۔ جنگ چھڑ گئی۔ فاسق کی جماعت پلٹ گئی کیونکہ اس کی سمت تھوڑی تھی۔ کشتیوں کا کام ہی ان کو مار بھگانے میں کی تدبیر تھی جب مد ہوا تو بھاگے۔ ابوالعباس نے ان کا تعاقب کیا۔ اب بہبوذ کی تلاش میں روانہ ہوئے۔ کہ انھوں نے اس جال میں اسے تعاقب کر کے میدان تک بھگا پایا۔ تیروں کے اور نیزوں اور تیروں کے بہت سے زخم لگ چکے تھے۔ اس کے اعضا چھروں سے گردہ ہو گئے تھے۔ جو کچھ تھا اپنے ساتھیوں کے ہمراہ چھوڑ گیا تھا۔ جب اس سے تو قوی نہر ابی الخصیب میں اس کا پتا اخراج کرنے کی نوبت دی۔ جو سردار بہبوذ کے ساتھ تھے ان دونوں میں سے ایک مارا گیا۔ یہ نہایت طاقت ور بہادر اور جنگ میں پیش قدم تھا۔ پیدا ہوئے۔ ابوالعباس کے ساتھی بہبوذ کی ایک کشتی پر قابض ہو گئے۔ کشتی والے قتل کر دیے گئے۔ زیادہ بچ گئے اور کشتی لے لی گئی۔

زنجیوں کی ابواحمد سے امان طلبی:

ابواحمد کا حکم آیا کہ کشتیاں غرق کر دی جائیں جو راستے میں ہیں وہ لشکر والے لائیں۔ ابوالعباس نے اس پر عمل کیا۔ جب فاسق نے ابواحمد کے لشکر کو واپس ہوتا دیکھا تو اس نے ان لوگوں کو جو اپنی کشتیوں میں نہر ابی الخصیب کی جانب بھاگ گئے تھے۔ نکلنے کا حکم دیا۔ اس ذریعہ سے قوم کے خوف میں تسکین ہو۔ وہ لوگ سمجھیں کہ بغیر شکست کے انھیں واپس کیا ہے۔ ابواحمد نے اپنے غلاموں کی ایک جماعت کو یہ حکم دیا کہ ان کی کشتیاں نکلیں تو مقابلے پر ثابت قدم ہو جائیں۔ جب ان لوگوں نے یہ دیکھا تو مارے ڈر کے پشت پھیر کے بھاگے۔ ان کی ایک کشتی پیچھے رہ گئی۔ کشتی والوں نے ابواحمد سے امان کی درخواست کی۔ ایک سفید جھنڈے کو جو ساتھ تھا جھکا دیا۔ کشتی میں اس کے پاس حاضر ہوئے۔ انھیں امان دی گئی۔ تقرب عطا ہوا، صلہ ملا، خلعت سے سرفرازی ہوئی۔ اس وقت فاسق نے کشتیوں کو نہر کی جانب جانے کے باہر نکلنے سے روکنے کا حکم دیا۔ دن ڈھل چکا تھا دونوں فوجوں میں یہ صورت پیش آ گئی۔ ابواحمد نے اپنے ساتھیوں کو نہر مبارک کی چھاؤنی واپس جانے کا حکم دیا۔ اس دن بھی ابواحمد سے اس کے واپس ہونے کے وقت زنجیوں کی مخلوق کثیر امان کی طالب ہوئی۔ یہ طلب ان سے قبول کر لی۔ انھیں چھوٹی چھوٹی کشتیوں میں سوار کرایا اور حکم دیا کہ انھیں خلعت دیا جائے۔ انعام دیا جائے۔ مقربان بارگاہ میں ان کو شمار کیا جائے۔ جو لوگ ابوالعباس کے ماتحت تھے انھیں کی ٹولی میں داخل کر دیں۔

ابواحمد کی روانگی نہر جطی

آخر وقت عصر کے بعد ابواحمد اپنے لشکر پہنچا۔ وہاں اس نے جمعہ و شنبہ و یکشنبہ قیام کیا۔ لشکر کو نہر جطی منتقل کرنے کا ارادہ کیا۔ جہاں سے معرکہ جنگ نزدیک ہو۔ ۲۳ رجب ۲۶۷ھ یوم دوشنبہ کو چھوٹی کشتی میں سوار ہوا۔ ابوالعباس اور اس کے موالی اور غلاموں کے سردار ہمرکاب تھے۔ جن میں زیرک و نصیر بھی تھے۔ نہر جطی میں آیا جو بصرہ کی شرقی جانب نہر ابی موسیٰ کے مقابل ہے۔ وہاں لشکر کے اپنے مقصد کا اندازہ کیا اور واپس گیا۔ ابوالعباس اور زیرک و نصیر کو چھوڑ دیا۔ خود اپنی چھاؤنی واپس آیا۔ صاحب الشرطہ سرداری کو نہر جطی میں جو جگہ تجویز ہو چکی ہے وہیں سے کوئی ہموار راستوں کے درست کرنے اور نہروں پر پل باندھنے کے بعد چھاؤنی کو لے جانے کا حکم دیا۔ ۲۵ رجب چہار شنبہ کو تمام لشکر کے ہمراہ کوچ کر روانہ ہوا یہاں تک کہ نہر جطی میں اترا۔

۴ / شعبان سنہ ۲۶۷ھ یوم شنبہ تک قیام کیا۔ اس زمانے میں کسی قسم کی کوئی جنگ نہیں کی۔ اس دن سوار و پیادہ لشکر کے ہمراہ اس مہم پر روانہ ہو کر تمام سوار ہمرکاب تھے۔ پیادہ لشکر اور سامان کو بڑی اور چھوٹی بڑی کشتیوں میں اس طور پر کر دیا تھا کہ ان میں سے ہر شخص زرہ سے مسلح تھا۔ روانہ ہو کر فرات آیا اور ساحل کے شہر کے متصل جا پہنچا۔ وہاں زنج نے [illegible] ابواحمد کے [illegible] ان کے قبضے میں تقریباً ایک ہزار تھے یا کچھ زیادہ وہ موجود ہو گئے۔ زنج کے ساتھ جو تھے [illegible] تھے سب کے سب [illegible] کرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ [illegible] تیر انداز اور منجنیق سے پتھر پھینکنے والے تھے۔ جن کو [illegible] سب میں [illegible] تھا وہ اپنے ہاتھ سے پتھر پھینکتے تھے۔ وہی لوگ تماشائی تھے جو کچھ کہا جاتا تھا پکارتے [illegible] عورتیں بھی ان تمام امور میں ان کی شریک تھیں۔

عام معافی کا اعلان:

ابواحمد نے اس روز قاتلین نے لشکر کے مقابلے پر آ گئے یہاں تک کہ دن چڑھ گیا۔ اس نے حکم دیا کہ منادی کر دی گئی کہ سوائے خبیث کے تمام لوگوں کے لئے امان کا اعلان ہے۔ [illegible] تیر اندازی [illegible] باندھ دیئے گئے جن میں امان اور لوگوں سے احسان کا وعدہ تھا۔ ان تیروں کو خبیث کے لشکر میں پھینک دیا گیا تو اس کی جانب کے گمراہوں کے دل خوف و طمع کی بنا پر مائل ہو گئے۔ اسی روز بہت بڑی جماعت جن کی کشتیاں لا رہی تھیں اس کے پاس آ گئی۔ اس نے انہیں صلہ دیا اور خلعت دی۔ پھر اپنی چھاؤنی کی جانب واپس ہوا جو نہر جطی میں تھی۔ اس دن بھی کوئی جنگ نہیں ہوئی۔ [illegible] میں سے دو سردار حاضر ہوئے۔ ایک [illegible] اور دوسرا الفضل [illegible] اپنے [illegible] کے تھے۔ ان دونوں کی آمد ابواحمد کے ساتھیوں کی قوت میں اضافہ کا باعث ہوئی۔

صاحب الزنج کا محاصرہ:

نہر جطی سے اس چھاؤنی کی جانب ابواحمد نے کوچ کیا جس کی اصلاح اور اس کی نہروں پر پل باندھنے اور اس نہر کے کاٹنے کا حکم دیا تھا کہ راستے [illegible] جنگ زنج کی بستی کے مقابل [illegible]۔ چھاؤنی میں اس کا نزول نصف شعبان سنہ ۲۶۷ھ یوم یکشنبہ کو ہوا۔ یہاں ٹھہر کے اپنے سرداروں اور ساتھیوں کے مراتب ترتیب دیئے۔ [illegible] لشکر کے ہراول میں چھوٹی بڑی کشتیوں کا سردار [illegible] جس کا آخری حصہ نہر [illegible] تھا۔ [illegible] کے ساتھیوں کے [illegible] کا مرکز [illegible] کے درمیان [illegible] واقع ہے۔ [illegible] ابواحمد اور اس کے دونوں بیٹوں کے خیمے [illegible] کے مقابل تھے [illegible] غلاموں [illegible] ترکی اور [illegible] رومی، دیلمی اور طبری اور مغربی اور زنجی [illegible] کا جم غفیر پیدا ہو گیا۔

صاحب الزنج [illegible] کے لشکر پر [illegible] راشد کے لشکر پر سردار بنایا۔ [illegible] ان کے لشکر [illegible] الفضل [illegible] موسیٰ بن [illegible] ان لشکروں کے [illegible] لشکر اور ساتھیوں کے ان دونوں کے [illegible] اپنے مکانات پر [illegible] نہر جطی میں [illegible] ہو گئے۔

ابواحمد کی حکمت عملی:

ابواحمد نے خبیث کے حال اور اس کے شہر کی حفاظت اور اس کی جماعت کی کثرت کا جو [illegible] دیکھا اس سے اندازہ کر لیا کہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] پر قبضہ کر لیا جو زنگیوں کے ہاتھ میں تھیں۔ انہیں بے فکر اڑا لے گئے۔

ایک زنگی گروہ سے حسن سلوک:

ابو احمد نے اپنے فرزند ابو العباس کو ان لوگوں [illegible] کا حکم دے رکھا تھا۔ جو امان کی خواہش کریں۔ کیونکہ [illegible] آئے ان کے لئے امان کا اعلان ہو۔ ایک گروہ ان کے پاس امان کے لئے آیا ان نے انہیں امان دے دیا [illegible] کیا [illegible] کر رہے تھے [illegible] خبیث نے [illegible] جاتے تھے ان کے ساتھی [illegible] نے [illegible] اس کی جانب [illegible] تو آیا [illegible] اور [illegible] ان کا [illegible] کر [illegible] کہ ہر قسم کے فوائد [illegible] ان سے [illegible] جا سکیں۔

بہبود کا ایک تجارتی قافلہ پر حملہ:

علاقہ [illegible] کے غلے اور کئی قسم کی اشیائے تجارت [illegible] کی راہ سے لائی جاتی تھیں۔ کسی شب [illegible] کے [illegible] بہبود [illegible] ایک قافلے کی جو ہر قسم کے مال تجارت اور غلے [illegible] کی خبر ملی۔ بہبود کے [illegible] قافلے پر [illegible] آیا [illegible] قید کیا۔ جو مال پایا لے لیا۔ ابو احمد نے [illegible] قافلوں کی حفاظت کے لئے ایک [illegible] میں ایک جماعت [illegible] مگر [illegible] کی کثرت تھی [illegible] سواروں [illegible] کی وجہ سے مقابلے کی طاقت نہ رکھی۔

بحری راستوں پر ابو العباس کا تقرر:

جب یہ خبر ابو احمد کو پہنچی تو بہت گراں گزری [illegible] جان کا بھی زیاں ہوا اور تجارت میں بھی خسارت ہوئی۔ [illegible] بیٹے کو حکم دیا۔ کہ [illegible] ان کے [illegible] دے [illegible] کیا۔ یہاں [illegible] بہبود کی [illegible] سواروں کا چلنا اور [illegible] کی جانب آنا [illegible] ان [illegible] اپنے فرزند ابو العباس [illegible] کا تقرر کیا۔ [illegible] جہاں سے راستوں کے [illegible] ابو العباس [illegible] کشتیوں [illegible] سرداروں کے [illegible] راستہ محفوظ کر لیا۔

اسحاق بن کنداج کی کارگزاری:

اسی سال کے رمضان میں اسحاق بن کنداج اور اسحاق بن ایوب اور عیسیٰ ابن الشیخ اور حمدان الشاری اور ان لوگوں کے درمیان جو قبائل ربیعہ و تغلب و بکر و یمن میں سے ان کے ساتھ شامل ہو گئے تھے ایک جنگ ہوئی جس میں ابن کنداج نے ان لوگوں کو نصیبین تک بھگا دیا اور آمد کے قریب تک ان کا تعاقب کیا۔ مال و متاع پر قبضہ کر لیا اور لوگ آمد میں اتر گئے۔ [illegible] لڑائیاں ہوئیں۔

مندل الزنجی کا قتل:

اسی سال کے رمضان میں مندل الزنجی قتل کیا گیا۔ اس کے قتل کا سبب یہ ہوا جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ خبیث کے ساتھیوں نے

اسی سال جمادی [illegible] ۲۶۹ھ میں [illegible] رمضان [illegible] کے لشکر پر حملہ کر کے [illegible] لوگوں نے انہیں [illegible] ان کی جانب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اسے قتل کر دیا گیا۔

اسی سال کے رمضان میں ابن طولون کی [illegible] لؤلؤ نے ابو احمد سے امان کی درخواست کی۔

* * *

باب ۳

صاحب الزنج کا زوال

زنجی سردار مہذب کی امان طلبی:

جیسا کہ بیان کیا گیا ہے خبیث کے نزدیک بااعتماد ساتھیوں دوستوں اور بہادروں میں سے ایک شخص تھا جس کا نام مہذب تھا۔ ابواحمد سے اس نے امان کی درخواست کی تھی اسے جس کشتی میں سوار کر کے ابواحمد کے پاس روانہ کر دیا گیا۔ اتفاق سے رات کا وقت تھا گیا تو اس نے بتایا کہ وہ تیر انداز بن کر امان کی خواہش سے آیا ہے۔ زنجی اسی وقت شب خون مارنے کے لئے ابواحمد کی جانب عبور کرنے کو تیار ہیں۔ ان لوگوں کو فاسق نے اس غرض کے لئے منتخب کیا ہے وہ سب سے زیادہ بہادر اور شہسوار ہیں۔ ابواحمد نے لوگوں کو ان کے مقابلہ کرنے کا حکم دیا۔ جو ان سے جنگ کریں انہیں عبور کرنے سے روکیں اور کشتی کے ذریعے سے مقابلہ کریں۔ جب زنجیوں کو معلوم ہوا کہ انہیں تاڑ لیا گیا ہے تو بھاگتے ہوئے پلٹ گئے۔ پھر زنجیوں وغیرہ میں سے بہت سے فاسق امان چاہ کر آنے لگے یہاں تک کہ امان طلب لوگوں کی تعداد [illegible] آخر رمضان تک ابواحمد کے لشکر میں آنے والوں کی تعداد [illegible] تک پہنچ گئی۔

آل معاذ بن مسلم پر عتاب:

اسی سال شوال میں [illegible] نے [illegible] دمشق میں داخل ہوئے اور محمد بن ابی الساج اور اس کے ساتھیوں کے بھاگنے کی خبر آئی اس نے وہاں کے چند شہروں کے ساتھ بہت بدخلقی کی۔ آل معاذ بن مسلم کے مکانات منہدم کر دیئے۔ ان میں سے جس پر قابو پایا اسے مارا۔ ان کی جائیدادوں پر قبضہ کر لیا۔ محمد بن طاہر کا [illegible] چھوڑ دیا۔ اور [illegible] ان کی بستیوں میں [illegible] طالب [illegible] سے لے [illegible] المعتمد نے لئے [illegible] روزوں کے [illegible] اور لوگوں کے لئے دعا ترک کر دی۔

اسی سال شوال میں ابوالعباس کی زنجیوں کے ساتھ جنگ ہوئی جس میں ان کی بہت بڑی جماعت مقتول ہوئی۔

صاحب الزنج کا شب خون کا منصوبہ:

اس کا سبب یہ ہوا کہ فاسق نے اپنے سرداروں کو جو خبیث سے [illegible] وقت دونوں کا انتخاب کیا۔ ہر ایک کو ان کے ساتھ جانے کا حکم دیا کہ ابواحمد کے لشکر پر شب خون مارے۔ تقریباً پانچ ہزار آدمی تھے جن میں اکثر زنجی تھے۔ ان میں تقریباً دو سو سردار تھے۔ وہ علی الصبح جانب عبور کرنے کا قصد کئے ہوئے تھے [illegible] ان کے متصل سے چلے جائیں۔ ابواحمد کے لشکر کی پشت پر جو [illegible] ایک بڑی جماعت چھوٹی بڑی کشتیوں اور [illegible] پر عبور کر کے ابواحمد کے لشکر کے سامنے آ جائے۔ جب ان میں جنگ چھڑ جائے تو خبیث کے وہ سردار جو پیچھے ہیں اس حالت میں ابواحمد کے لشکر پر لوٹ پڑیں کہ وہ فوج اور اپنے [illegible] سے جنگ میں مشغول ہو [illegible] اسی طریقے سے جو اس نے چاہا تھا [illegible]۔

ابواحمد کو شب خون کے منصوبے کی اطلاع:

رات جب [illegible] صبح کے وقت [illegible] میں سے ایک غلام نے ابواحمد سے امان طلب کی اور اس کے منصوبے کی خبر دی۔ ابواحمد نے ابوالعباس کو اور [illegible] غلاموں کو اسی علاقے پر مامور کیا جہاں خبیث کی جمعیت

زنجیوں کا سلطانی کشتیوں پر حملہ

چونکہ [illegible] نے چھوٹی کشتیاں بنانے کا حکم دیا تھا۔ [illegible] جنگ [illegible] دی تھی۔ اس نے ان چھوٹی کشتیوں کو [illegible] تین حصوں پر تقسیم کر دیا تھا۔ ان میں سے ہر ایک پر اس کا [illegible] ان کشتیوں [illegible] اور [illegible] مقرر کر دیئے تھے۔ اپنے سامان اور ہتھیار [illegible] بڑی کوشش کی تھی۔ [illegible] جانب [illegible] اور الموفق کے [illegible] سے جنگ [illegible] کا حکم دیا۔

اس زمانے میں الموفق کی کشتیوں کی تعداد بہت کم تھی۔ اس لئے [illegible] وہ کشتیاں نہیں [illegible] کے بنانے کا اس نے حکم دیا تھا۔ [illegible] ان کے [illegible] میں [illegible] جن سے زنجیوں کے [illegible] تھی [illegible] الموفق کی کشتیوں میں سے [illegible] حالانکہ الموفق کی [illegible] کشتیاں [illegible] کے ساتھ [illegible] الموفق کے [illegible] والے [illegible] یہ خوف [illegible] زنجی [illegible] کشتیاں [illegible] کا حکم تھا۔ اس نے دجلہ میں زنجیوں [illegible] کی طرف [illegible] کشتیوں [illegible] ان کے لئے [illegible] کا حکم دیا۔ [illegible] ابو العباس نے [illegible] کشتیوں [illegible] اپنے ساتھیوں [illegible] کا حکم دیا۔ [illegible] ہوئے۔

وصیف کی کارگزاری:

ابو العباس کا ایک بہادر غلام جس کا نام وصیف [illegible] تھا [illegible] کشتیوں میں [illegible] زنجیوں پر حملہ [illegible] جس سے وہ منتشر ہو گئے۔ [illegible] اپنے ساتھیوں سے جدا ہو گیا۔ [illegible] اپنی کشتیاں [illegible] ایک تنگ مقام تک پہنچ گیا [illegible] کشتیوں کی [illegible] ہر طرف سے [illegible] زنجی [illegible] جنگ کی [illegible] قتل کر دیئے گئے۔ زنجیوں نے ان کی کشتیاں لے لیں [illegible]

ابو العباس کا زنجی کشتیوں پر حملہ

ابو العباس [illegible] کشتیوں [illegible] اور [illegible] ابو العباس نے [illegible] کشتیوں کی [illegible] کے ذریعے سے جنگ کرنے [illegible] سے منقطع کرنے کا حکم دیا۔ کشتیاں درست کی گئیں اور ان میں منتخب تیر انداز [illegible] ترتیب سے [illegible] اسی طرح [illegible] ان مقامات میں ان

کو مقرر کیا جہاں خبیث کی کشتیاں شورش و ہنگامہ برپا کرتی ہیں۔

عادت کے مطابق خبیث کی کشتیاں سامنے آ گئیں۔ ابو العباس اپنی کشتیاں لے کے مقابلے کو نکلا۔ بقیہ ساتھیوں کو یہ حکم دیا کہ اس کے حملہ کرتے ہی وہ بھی حملہ کر دیں لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ ان میں گھمسان ہونے لگی تیر برسائے گئے نیزے چلائے اور پتھر مارے گئے اللہ نے دشمنوں کو ذلیل کر دیا۔ پشت پھیر کر بھاگے ابو العباس نے تعاقب کر کے انہیں نہر ابو الخصیب میں داخل کر دیا۔ ان کی تیس کشتیاں ڈوب گئیں۔ دس کشتیاں مع لڑنے والوں اور ملاحوں کے جو ان میں تھے لے لی گئیں۔ جن پر فتح ہوئی ابو العباس نے ان کی گردنیں مارنے کا حکم دیا۔

محمد بن الحارث کی امان طلبی:

خبیث نے جب یہ مصیبت دیکھی جو اس کے ساتھیوں پر نازل ہوئی تو اپنے محل کے سامنے کے میدان سے کشتیوں کے نکالنے سے رک گیا۔ سوائے ان اوقات کے جن میں دجلہ الموفق کی کشتیوں سے خالی ہو۔ کشتیوں کے ساحل سے آگے بڑھانے کو منع کر دیا۔ ابو العباس کے حملے سے زنجیوں کی گھبراہٹ بہت بڑھ گئی۔ خبیث کے بڑے بڑے ساتھیوں نے امان حاصل کر لی۔ ان میں محمد بن الحارث العمی بھی تھا۔ اس کے سپرد منکی اور اس شہر پناہ کی حفاظت تھی جو موفق کے لشکر کے متصل تھی۔ ایک جماعت کے ساتھ رات کے وقت نکل آیا۔ الموفق نے اسے بہت سے انعامات دیئے۔ خلعت دیا۔ گھوڑے مع ساز و سامان مرحمت فرمائے اور خاطر خواہ عطا جاری کر دی۔

زوجہ محمد بن الحارث کا نیلام

محمد بن الحارث نے اپنی بیوی کے لانے کی بھی تدبیر کی تھی جو اس کے چچا کی بیٹی تھی۔ مگر وہ عورت اس سے ملنے سے عاجز رہی۔ اسے زنجیوں نے پکڑ لیا اور خبیث کے پاس لوٹا لے گئے۔ اس نے ایک مدت تک اس کو قید رکھا پھر نکال کر بازار میں اس پر صدا لگانے کا حکم دیا۔ چنانچہ وہ فروخت کر دی گئی۔

احمد البرذعی کی اطاعت:

احمد البرذعی بھی امان حاصل کرنے والوں میں تھا کہا گیا ہے کہ وہ خبیث کے ان آدمیوں میں جو المہلبی کے ماتحت تھے سب سے زیادہ بہادر تھا۔ زنجیوں کے سرداروں میں سے مدبر و حدید و ابن انکلویہ و منیہ بھی امان لینے والوں میں سے تھے۔ ان سب کو اس نے خلعت دیئے۔ بہت سے انعامات دیئے گئے اور انہیں گھوڑے کی سواری دی گئی۔ سب کے ساتھ اس نے اچھا برتاؤ کیا۔ خبیث سے رسد کے مقامات منقطع ہو گئے۔ راستے بند کر دیئے گئے۔

معرکہ نہر ابن عمر:

خبیث نے شبل اور ابو الندی کو جو اس کے پرانے معتقد اور قدیم رفیق تھے اور ان پر وہ بھروسا کیا کرتا تھا۔ دس ہزار زنجیوں کے ہمراہ نہر الدیر اور نہر المراۃ اور نہر ابی الاسد کے راستے ان نہروں سے البطیحہ کی جانب مسلمانوں کے لوٹنے اور جو غلہ اور ماکولات پہنچیں اس کو چھین لینے کی غرض سے نکلنے کا حکم دیا کہ واسط اور بغداد اور اس کے اطراف سے جو غلہ الموفق کے لشکر میں آتا ہے وہ منقطع ہو جائے۔ جب الموفق کو ان کی روانگی کی خبر پہنچی تو اس نے زیرک کو جو ابو العباس کے مقدمے کا سردار تھا مامور کیا۔ اسے مع اپنے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

موفق کا دریا عبور کرنے کا سبب

[illegible]

[illegible]

زنگی سرداروں کی ایک جماعت کی درخواست

صاحب الزنج [illegible]

ابو العباس اور علی بن ابان کی جنگ

[illegible]

[illegible]

ابوالعباس کا زنجیوں پر دوبارہ حملہ:

[illegible]

[illegible]

سلیمان بن جامع کا [illegible] حملہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مدت تک تیز و تند ہوا چلتی رہی تو الموفق نے مہلت دے دی۔ آندھی ختم ہونے پر اس نے مجبوریہ اور قائد کے قتل کی تیاری شروع کر دی۔ جب حسب خواہش سب کچھ مہیا ہو گیا تو بڑی جمعیت اور پوری تیاری کے ساتھ ۲۲ ذی الحجہ ۲۶۹ھ بروز چہار شنبہ کو عبور کیا۔ پیادوں کو کشتیوں میں سوار کرانے اور ابو العباس کو ان کے ہمراہ روانہ ہونے کا حکم دیا۔ خود بہت سے پیادوں اور سواروں کے سردار بھی ساتھ تھے۔ عزم یہ تھا کہ نہر منکی کے پچھلے حصے سے زنجیوں کے عقب پشت سے آئے۔ اپنے آزاد کردہ غلام مسرور البلخی کو نہر قرنی کے قصد کا حکم دیا کہ اس کی وجہ سے خبیث اپنے ساتھیوں کے متفرق کرنے پر مجبور ہو جائے۔ نصیر عرف ابو حمزہ و ابن ابی العباس کے غلام رشیق کو جو اس کے سرداروں میں سے تھا اور اس کی کشتیاں بھی ان کشتیوں کے ہمراہ تھیں جن میں نصیر تھا۔ روانہ نہر ابو الخصیب کے قصد کا اور خبیث کی کشتیوں سے جنگ کرنے کا حکم دیا۔ اس نے خبیث سے کہیں زیادہ کشتیاں فراہم کر لیں۔ سپاہی تیار کر کے مقابلے کے لئے منتخب کر لئے۔

ابو احمد کا شہر پناہ کی ایک دیوار پر قبضہ

ابو احمد نے صبح ان تمام لوگوں کے جو ان کے ہمراہ تھے خبیث کے شہر کی دیواروں میں سے اس دیوار کا ارادہ کیا جس کو اس نے اپنے بیٹے انکلائی سے مضبوط کر دیا تھا اور اسے علی بن ابان اور سلیمان بن جامع اور ابراہیم بن جعفر الہمدانی کے ذریعے سے محفوظ کر دیا تھا۔ گاؤں منجنیقوں (عرادات) اور ناوک کی کمانوں سے چھپا ہوا تھا۔ تیر انداز تیار کر رکھے تھے اور اپنا لشکر جمع کر دیا تھا۔

جب دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا تو الموفق نے اپنے تیر اندازوں اور نیزہ بازوں غلاموں اور حبشیوں کو اس دیوار کے قریب ہونے کا حکم دیا جس میں فاسق جمع تھے۔ ان کے اور ان لوگوں کے درمیان نہر الاتراک حائل تھی جو بہت چوڑی اور بہت گہری تھی۔ لوگ نہر کے پاس پہنچے تو دوسرے کنارے پر جانے کے عبور کرنے پر برانگیختہ کیا گیا تو پار کر گئے حالانکہ ان پر مسلسل تیر برسائے جاتے اور تمام آلات جنگ سے لڑ رہے تھے۔ مگر ان لوگوں نے ان سب پر صبر کیا یہاں تک کہ نہر سے گزرے اور دیوار تک پہنچ گئے۔ وہ مزدور ان کے ساتھ نہیں پہنچے تھے جو اس کے منہدم کرنے کے لئے بھیجے گئے تھے۔ غلام اپنے ہتھیاروں کے ذریعے سے دیوار کے توڑنے پر مقرر ہو گئے۔ اللہ نے یہ مشکل بھی آسان کر دی۔ اس پر چڑھنے کے لئے آسان راستہ نکال لیا۔ چند سیڑھیاں موجود تھیں جن کے سہارے دیوار پر چڑھ گئے۔ وہاں الموفق کا ایک جھنڈا نصب کر دیا۔ فاسقوں نے دیوار کی حفاظت ترک کر دی اور شدید جنگ کے بعد ان لوگوں سے اس کا تخلیہ ہو گیا اور دونوں فریق کی تعداد کثیر مقتول ہوئی۔ الموفق کے ایک غلام کے (جس کا نام ثابت تھا) پیٹ میں ایک تیر لگا۔ وہ مر گیا۔ یہ غلاموں کے سرداروں میں اور ان کے برگزیدہ لوگوں میں سے تھا۔ جب الموفق کے ساتھی دیوار پر غالب آ گئے تو منجنیق آلات حرب و ضرب اور وہ تمام کمانیں جو اس پر تھیں سب کو جلا دیا۔ جلانے کا تخلیہ کر دیا اور اس کی حفاظت ترک کر دی۔

ابو العباس کا غلبہ:

ابو العباس نے لشکر کے ہمراہ نہر منکی کا قصد کیا تھا۔ علی بن ابان المہلبی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ مقابلے اور روکنے کے ارادے سے روانہ ہوا۔ دونوں کا مقابلہ ہوا تو ابو العباس اس پر غالب آ گیا۔ اسے شکست دی۔ بہت بڑی جماعت کو قتل کر دیا۔ المہلبی پلٹ کر بھاگا۔ ابو العباس اس مقام تک پہنچ گیا جہاں سے اس نے فاسق کے شہر میں پہنچنے کا اندازہ کیا تھا جو نہر منکی کے ختم پر تھا۔ وہ یہ سمجھا تھا کہ اس مقام سے داخل ہونا سہل ہے۔ خندق تک پہنچ گیا تو اسے چوڑا پایا کہ اس سے داخل ہونا دشوار تھا۔ اپنے ساتھیوں کو اس امر

پر دھاوا کر دیا۔ اپنے گھوڑوں کے ذریعے سے عبور کر لیے۔ پیادہ لشکر نے حملہ کر دیا۔ وہ دیوار تک پہنچ گئے۔ اس میں [illegible] گرا دیا۔ اس جگہ سے ان کو شکست ہوئی۔ اندر گھس گئے۔ وہ [illegible] سے سلیمان بن جامع کا مقابلہ ہوا۔ جب [illegible] کے ہاں سے بھاگ جانے کی خبر پہنچی تو [illegible] سے ان لوگوں کی مدد کے لیے [illegible] آ گیا تھا۔ ان لوگوں نے اس سے جنگ کی۔ اس جماعت نے آ کر الموفق کے لوگوں پر [illegible]۔ انہوں نے سلیمان اور اس کے تمام ساتھیوں کی [illegible] کی۔ ان کو بہت بری شکست دی۔ اپنے بقیہ ساتھیوں سے شہر فتح کر دیا۔ یہاں تک کہ وہ سب اپنے مقامات پر واپس ہو گئے۔

شہر پناہ کی دیوار کا انہدام

محمد بن حماد نے بیان کیا کہ جب الموفق کے ساتھی اس مقام پر غالب آ گئے تھے تو خبیث نے اپنے بیٹے اور اپنے قرابت دار ساتھیوں اور اپنے سرداروں سے محفوظ کیا تھا۔ الموفق کے ساتھیوں نے اس دیوار کو جس کے پاس خبیث پہنچے تھے [illegible] چھوڑ دیا اور جو جانب ان کے پیچھے تھا [illegible] آلات انہدام کے ساتھ وہ لوگ پہنچے جو دیوار گرانے کے لیے مقرر کیے گئے تھے۔ انہوں نے دیوار کئی جگہ سے گرا دی۔ الموفق نے خندق کے لیے ایک پل [illegible] تیار تھا جو اس پر ڈالا گیا۔ تمام لوگوں نے عبور کیا۔ خبیثوں نے دیکھا تو خوف [illegible] دوسری دیوار سے بھاگے جس کو انہوں نے بنا لیا تھا۔

علی بن ابان کی شدید مدافعت و پسپائی:

الموفق کے ساتھی اس خندق اور دیوار کے بعد شہر میں داخل ہو گئے تو زنج اور ان کے گروہ پشت پھیر کر بھاگے۔ الموفق کے ساتھی ان کا تعاقب کر رہے تھے۔ ان میں سے جس کے پاس تک پہنچ جاتے تھے اسے قتل کر ڈالتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ لوگ [illegible] تک پہنچ گئے۔ اسی موضع کو الموفق کے ساتھیوں نے آگ [illegible]۔ انہوں نے جو کچھ اس میں تھا اسے جلا دیا اور منہدم کر دیا۔ [illegible] بہت دیر تک [illegible] اور نہایت مدافعت کرتے رہے۔ الموفق کے بعض غلاموں نے علی بن ابان [illegible] پر حملہ کیا تو وہ اس سے پشت پھیر کر بھاگا۔ اس نے اس کی [illegible] پکڑ لی تو اس نے اپنی [illegible] اور موت کے قریب پہنچ کر بچ گیا۔ الموفق کے ساتھیوں نے زنجیوں پر نہایت سخت حملہ کیا [illegible] سے جدا کر دیا [illegible] ان کے [illegible] تک پہنچا دیا۔

ابو احمد کا مراجعت کا حکم

خبیث کو اپنے ساتھیوں کی شکست کی اور الموفق کے ساتھیوں کی تمام اطراف سے شہر میں داخل ہونے کی خبر پہنچی تو وہ ایک جماعت کے ہمراہ سوار ہو کر روانہ ہوا۔ الموفق کے ساتھی [illegible] لوگ اسے [illegible] تھے۔ انہوں نے اس پر حملہ کر دیا۔ [illegible] لوگ منتشر ہو گئے اور [illegible] انہوں نے تنہا چھوڑ دیا۔ [illegible] قریب پہنچ گیا۔ [illegible] گھوڑے نے [illegible]۔ اور [illegible] آفتاب غروب کے وقت ہوا۔ الموفق نے اپنے ساتھیوں کو اپنی کشتیوں میں واپس جانے کا حکم دیا۔ وہ اس طرح [illegible] خبیثوں کے بہت سے [illegible] لے آئے [illegible] آگ [illegible] جو انہوں نے [illegible] حاصل کر چکے تھے۔ [illegible] سرداروں [illegible] جماعت نے ابو العباس سے امان حاصل کر لیا تھا۔ اب یہ ان کے کشتیوں میں سوار ہونے کے لیے توقف کی [illegible] رات کی تاریکی [illegible] پانی [illegible]۔ اکثر کشتیاں [illegible] میں [illegible] گئیں۔ خبیث سے [illegible]

ابو العباس ان میں سے ایک جماعت تھی جو پیچھے رہ جانے والی کشتیوں پر حملہ کر رہی تھی۔ وہ ان میں گھس گیا اور ان کو بھگا دیا اور ایک جماعت کو قتل کر دیا۔ اس روز ابو العباس کی دس سے زیادہ کشتیاں ابو العباس کے ہاتھ لگیں۔ ابو العباس نے ان سے ایک جماعت کو قتل اور کچھ لوگوں کو گرفتار کر لیا ان کے چند گھوڑے۔ ان کے قبضے میں آ گئے۔ اس روز الموفق کے ساتھیوں کو خوشی نصیب ہوئی۔

زنگی کشتیوں کی گرفتاری:

اسی روز تمیمیہ نے پل پر تمام کشتیوں سے مقابلہ کیا جو دجلہ میں دشمن سے جنگ کرنے والے تھے۔ اور حملہ کر کے ان میں سے چند کشتیوں پر قبضہ کر کے ان کو غرق کر دیں اور کچھ لوگ بچ نکلے۔ اور نہر ابو الخصیب کی جانب بھاگ گئے۔

ایک عرب جماعت کی امان طلبی:

ذکر ہے کہ اسی روز ناصح اور اس کے ساتھیوں پر ایسی مصیبت نازل ہوئی جس نے انہیں نہر الامیر اور القندل اور ... اور تمام جہات کی جانب منتشر ہونے اور پیچھے ہٹنے کے لیے بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ اسی روز محمد بن سلمان ... بھی بڑے ... الموفق کے ساتھیوں کے پاس آنے کی خبر پہنچی تو بھیجے گئے۔ قریش کی ایک جماعت بھی بھاگی ہوئی تھی۔ وہ بصرہ چلے گئے۔ انھوں نے ابو احمد سے امان مانگنے کے لیے قاصد بھیجا۔ اس نے انھیں امان دی اور ان کے پاس کشتیاں روانہ کیں۔ جو انہیں الموفقیہ لے آئیں۔ جب ... انھیں خلعت میں ... اور ... کی گئیں۔

ریحان بن صالح کی امان طلبی:

قائد ... خبیث کے بڑے سرداروں میں سے جنھوں نے امان کی درخواست کی۔ ریحان بن صالح المغربی بھی ہے جو خبیث کے بچے ... کے ... کا ... تھا۔ ریحان نے اپنے اور اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے لیے بطور امان ... کی۔ اس کی درخواست کو قبول کر لیا گیا۔ اس کے پاس ... کے سردار کے ... ابو العباس ... تھا ... کی چھوٹی بڑی کشتیاں اور ... بھیج دیے گئے۔ ... نہر ... سے روانہ ہو کے اس مقام پر پہنچا جو المطوعہ کے نام سے مشہور ہے۔ وہاں اس نے ریحان اور اس کے ساتھیوں کو ... ریحان اور اس کے ساتھیوں کے پاس اس مقام پر پہنچنے کے بارے میں پہلے سے وعدہ ہو چکا تھا۔ ... ان لوگوں کو الموفق کے حضور میں لے آیا تو الموفق نے ریحان کے لیے کئی خلعتوں کا حکم دیا۔ پھر گھوڑے مع ساز و سامان ... اور ... عطیات دیے۔ ساتھیوں کو بھی خلعت ملے ... کے ... اٹھا دیے گئے اور ... ابو العباس کے ماتحت کر دیا گیا۔ اس کو اور اس کے ساتھیوں کو سوار کر کے خبیث کے مکان کے روبرو لے جانے کا حکم دیا گیا۔ وہ وہاں ... کشتی میں ٹھہرے ... لوگوں کو ریحان اور اس کے ساتھیوں کے متعلق ... پتہ چل جائے ... امان ... پہنچنے کی خبر ملی۔ اس وقت ریحان کے ان ساتھیوں میں سے جو پیچھے رہ گئے تھے امان کے علاوہ ایک دوسری جماعت نے بھی ... حاصل کر لیا۔ وہ بھی ... ریحان کے ساتھ اپنے ساتھیوں میں شامل کر دیے گئے۔ ریحان کا نکلنا ... جنگ کے بعد

۲۸ ذی الحجہ بروز ... شب ... ۲۶۸ھ کو ہوا۔

متفرق واقعات:

اسی سال احمد بن ابی ... اپنے گمان کے مطابق عراق پہنچنے کے ارادے سے ... آیا۔ ... تک پہنچا اور ...

زنگیوں نے حفاظت کر لی اور اپنے شہر و معسکر کو لے لیا محمد و سلیمان سے تو مسلمان دور ہی بھاگے گزرے۔

اسی سال بسبب شدت گرما ثعلبیہ کی منزل تک مکہ جانے والے پیاس سے دو چار ہوئے اور زیادہ تعداد واپس ہو گئی۔ جو لوگ روانہ ہو گئے تھے ان میں سے بہت سے راستے کی شدت اور بہت سے پیاس کے مارے مر گئے۔ یہ سب ثعلبیہ ہی میں ہوا۔

اسی سال قبیصہ نے تجارت پر حملہ کیا۔ بیان کیا گیا ہے کہ عمران نے ان سے ساٹھ گھوڑے پکڑ لیے۔

اسی سال تمام حج میں حکومت طولون اور ابن شیخ اپنے لشکر کے ساتھ اور عمر بن ابیث اور ابن شیخ اپنے لشکر کے ساتھ موجود ہوئے۔ ہر ایک نے اپنے ساتھی سے مسجد ابراہیم میں اور منیٰ کی مسجد کے والی ہونے پر جھنڈا نصب کرنے کے بارے میں جھگڑا کیا۔ ہر ایک نے یہ دعویٰ کیا کہ جھنڈا نصب کرنے کا حق اسی کو ہے۔ دونوں نے تلواریں سونت لیں تو بہت سے لوگ مسجد سے نکل گئے۔ ہر ایک نے دوسرے کے زخمی غلاموں نے عمر بن لیث کے ساتھی کی اعانت کی۔ وہ جہاں جانا چاہتا تھا گھیر لیا۔ ہارون نے جھنڈے کا جھنڈا شیبہ کا خطہ کیا اور لوگ حج کا اسلام ہے۔ ان زمانے میں یہ عمر جو ابو لیلیٰ کے ساتھ ہے مشہور تھا اپنی لشکر کی جمعیت کے ساتھ وہیں اترا ہوا تھا۔

اسی سال حماد بن کو سامرا سے جلا وطن کیا گیا۔

اسی سال الخجستانی نے اپنے نام سے درہم و دینار ڈھلوائے جن میں سے ایک دینار کا وزن دس دانگ تھا۔ درہم کا نقش یہ تھا کہ ایک طرف الملک والقدرة لله والحول والقوة بالله لا اله الا الله محمد رسول الله لکھا ہوا تھا اور اس کے ایک کنارے المعتمد علی الله اور نصف دوسرے پر بحمد الله اور دوسرے کنارے کے اوپر احمد بن عبداللہ لکھا ہوا تھا۔

امیر حج ہارون بن محمد:

اس سال ہارون بن محمد بن اسحاق بن موسیٰ بن عیسیٰ الہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۶۵ھ کے واقعات

جعفر بن ابراہیم السجان کا قتل:

یکم محرم کو جعفر بن ابراہیم سجان خبیث کے ہاتھوں مارا گیا۔ بیان کیا گیا ہے کہ اس کا سبب یہ ہوا کہ ذی الحجہ ۲۶۴ھ میں ابو احمد سے ہوئی۔ جس کا ہم نے اس سے پہلے ذکر کیا ہے۔ سلیمان بن جامع الفزاری اپنے ساتھیوں کے ساتھ لشکر بن کر گئے اور ابو احمد سے جا ملے اس نے خبیث کا قلب کر دیا۔ بیان کیا گیا ہے کہ السجان اس کے قتل کے دنوں میں تھا۔ ابو احمد نے السجان کے لیے خطبہ، علم و نشانات، دیگر اسباب اور سوار بھیج کا حکم دیا۔ جا کر غصہ بڑی فوج سے ابو احمد نے اس کی عزت بڑھا دی اور اسے کشتی میں سوار کر کے لشکر زنگ کے سامنے لے جانے کا حکم دیا۔ تا کہ وہ ان کے ساتھیوں سے کہے۔ السجان نے ان سے گفتگو کی اور انہیں بتایا کہ وہ خبیث کی جانب سے دھوکے میں ہیں۔ اس نے خبیث کی تکذیب کی۔ جو کچھ واقعات تھے ان سے آگاہ کیا۔ اس دن السجان کو اسیر کیا گیا۔ خبیث کے لشکر نے بہت سے مرد والے بھی امان حاصل کر لیا۔ ان کے ساتھ بھلائی کا برتاؤ کیا گیا۔ ان کے ساتھی اور خبیث کے پاس سے نکلنے میں لوگوں کا تانتا بندھ گیا۔ ابو احمد کے ہر ۲۶۴ھ کی ذی الحجہ ۲۴ کو واپس ہوئی۔ ابو احمد نے طے کیا کہ جنگ کے لیے خبیث کی طرف جو نہر تھی اس کے اندر قلعہ اور اپنے ساتھیوں کا

ربیع الآخر تک اسے چھوڑ دیا۔

محمد بن اللیث کی شکست و گرفتاری

اس سال عمرو بن اللیث اپنے عامل فارس محمد بن اللیث کی جنگ کے لئے فارس گیا۔ عمرو نے اسے شکست دی۔ اس کے لشکر کو تباہ کر دیا۔ محمد بن اللیث ایک جماعت کے ساتھ بچ گیا۔ عمرو اصطخر میں داخل ہوا اس کو اس کے ساتھیوں نے لوٹ لیا۔ عمرو نے محمد بن اللیث کی جستجو میں روانہ کیا۔ اس پر کامیابی حاصل ہوئی اور گرفتار کر کے لایا گیا۔ پھر عمرو شیراز جا کے مقیم ہو گیا۔

اسی سال کے ماہ ربیع الاول میں ۱۱ تاریخ کو بغداد میں زلزلہ آیا۔ اس کے بعد تین دن تک مسلسل بارش ہوتی رہی اور چار مرتبہ بجلی گری۔

العباس بن احمد اور احمد بن طولون کی جنگ:

اسی سال العباس بن احمد بن طولون اپنے باپ سے جنگ کے لئے روانہ ہوا۔ اس کا باپ احمد نکل کر اسکندریہ تک آیا۔ وہ اس پر فتح مند ہو گیا۔ اور اسے مصر تک لوٹا دیا۔ پھر خود بھی اس کے ساتھ مصر کو لوٹ آیا۔

ابو احمد کا دیوار کے انہدام کا حکم:

اسی سال ۱۶/ ربیع الآخر کو ابو احمد نے اس امر کے بعد کہ اس نے اپنے قیام الموفقیہ کے زمانے میں فاجر پر تنگی اور محاصرہ اور اس کے پاس رسد پہنچنے کے انسداد کے ذریعے سے اس کی قوت کا اتنا حصہ ختم کرنے کے بعد کہ اس کے ساتھیوں میں سے جماعت کثیر نے امن حاصل کر لیا اس کے شہر کی جانب عبور کیا۔ جب اس نے عبور کا ارادہ کیا تو بیان کیا گیا ہے کہ اپنے فرزند ابو العباس کو اس مقام کے قصد کا حکم دیا جس کا اس نے خود ارادہ کیا تھا۔ یہ خبیث کے شہر کی وہ دیوار تھی جس کو وہ اپنے بیٹے اور بڑے بڑے ساتھیوں اور سرداروں کے ذریعے سے گھیرے ہوئے تھا۔ ابو احمد نے دیوار کے اس مقام کا قصد کیا جو نہر منکی اور نہر ابن سمعان کے درمیان تھا۔ اپنے وزیر صاعد کو دہانہ نہر جوئی کور کے ارادے کا حکم دیا۔ زیرک اس کی مدد پر مامور ہوا۔ مسرور بلخی کو نہر الغربی کے قصد کا حکم دیا۔ مزدوروں کی ایک جماعت کو اس دیوار کے ڈھانے کے لئے ہر ایک کے ساتھ کر دیا جو ان کے قریب ہو۔ ان سب کو یہ حکم دیا کہ دیوار کے منہدم کرنے سے زیادہ کچھ نہ کریں اور نہ خبیث کے شہر میں داخل ہوں۔ تمام اطراف میں سرداروں کو روانہ کیا ان میں سے ہر طرف ایسی کشتیاں مقرر کیں جن میں تیر انداز تھے۔ انہیں حکم دیا کہ ان مزدوروں اور آدمیوں کی جو دیوار کو منہدم کریں۔ تیروں کے ذریعے سے زنج کی ان لوگوں سے حفاظت کریں جو مدافعت کے لئے نکلیں۔ دیوار میں بہت سے موکھے کر دیئے گئے۔ اور ان تمام موکھوں سے ابو احمد کے ساتھی فاجر کے شہر میں داخل ہو گئے۔ خبیث کے ساتھی ان سے جنگ کرنے آئے تو ابو احمد کے ساتھیوں نے انہیں شکست دی۔ تعاقب کرتے ہوئے اندر گھس گئے شہر کے راستوں نے انہیں جدا جدا کیا اور کوچوں نے ان کو منتشر کر دیا۔ اس مقام سے بہت دور پہنچ گئے جہاں اس سے پہلی مرتبہ پہنچے تھے انہوں نے آگ لگائی اور قتل کیا۔ خبیث کے ساتھی پلٹ پڑے۔ ابو احمد کے ساتھیوں پر حملہ کر دیا۔ ان اطراف سے جنہیں وہی جانتے تھے اور کوئی دوسرا ان سے واقف نہ تھا ان کے پوشیدہ لشکر نکل آئے۔ ابو احمد کے وہ ساتھی جو شہر کے اندر داخل تھے حیران ہو گئے۔ اپنی جان سے مدافعت کی اور دجلے کی جانب لوٹے۔ اکثر وہاں پہنچ گئے۔ بعض وہ تھے جو کشتی میں داخل ہو گئے بعض وہ تھے کہ اپنے آپ کو پانی میں ڈال دیا اور انہیں کشتی والوں نے پکڑ لیا۔ اور بعض وہ تھے کہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] صاحب الزنج کی ہدایت

[illegible]

زنگی لشکر کے لئے کشتیوں کی فراہمی

[illegible]

گیا اور وہ دونوں اس موضع میں آ گئے جہاں نہر کرزی دہانہ نہر الحجیہ سے ملتی ہے ان چھوٹی کشتیوں میں جو تنگ نہروں میں چلائی جاتی ہیں اور چھوٹی اور بڑی کشتیاں وہاں نہیں چلائی جاسکتیں خبیث کے لشکر میں کھجوریں کھینچتے رہے۔ اس طرح کھجوروں کا ذخیرہ، خبیث کے لشکر میں پہنچ گیا۔ اعراب کا قصہ، یہ پہلو دار تھا۔ جو سامنے تھے وہ کھجوریں بیچتا، جس سے ان کے لشکر والوں کی فراغت سے بسر ہونے لگی۔

زیرک کا مالک بن بشران پر حملہ:

ناجیہ کے ان ساتھیوں میں سے جو انکلائی کے ساتھ شامل تھے ایک شخص نے جس کا نام علی بن عمر اور کنیت ابوالحباب تھا الموفق سے امان حاصل کرلیا۔ اس نے مالک بن بشران کی نہر اللہ پر مقیم ہونے اور وہاں کے قیام سے الحجیہ کی کھجوریں زنگی لشکر میں پہنچانے میں اور اعراب کے مدد دینے کی خبر سے آگاہ کیا۔ الموفق نے اپنے آزاد کردہ غلام زیرک کو چھوٹی بڑی کشتیوں کے ہمراہ اس مقام پر روانہ کیا جہاں ابن الاغث القصوص تھا۔ زیرک نے حملہ کر کے بعض کو قتل اور بعض کو گرفتار کیا۔ اور اس لشکر کے لوگ منتشر ہو گئے۔ مالک قریب تھا کہ خبیث کے پاس واپس گیا۔ خبیث نے اسے ایک جماعت کے ہمراہ نہر الیہودی کے سرے پر روانہ کیا۔ وہاں اس نے نہر الفیاض کے قریب ایک موضع میں لشکر کی چھاؤنی قائم کی۔ الفیاض کی زمین شہر کے متصل ہے وہ زمین خبیث کے لشکر میں قلعہ کا کام دیتا رہا۔

مالک کی ابواحمد سے امان طلبی:

مالک نے اور اس کے ہمراہیوں نے نہر الیہودی کے سرے پر قیام کرنے اور ان غلات کو خبیث کے لشکر میں پہنچانے کی خبر الموفق کو پہنچی تو اس نے اپنے فرزند ابوالعباس کو حقیقت معلوم کرنے کے لیے نہر اللہ اور نہر الفیاض جانے کا حکم دیا۔ لشکر روانہ ہو گیا۔ اتفاق سے بدویوں کی ایک جماعت مل گئی جن کا رئیس ایک ایسا شخص تھا کہ وہ دیہات سے اونٹ بکریاں اور غلہ لایا تھا۔ ابوالعباس نے ان لوگوں پر حملہ کر دیا۔ ایک جماعت کو قتل اور بقیہ کو گرفتار کرلیا۔ اس جماعت میں سے ان کے رئیس کے سوا کوئی نہ بچا کہ وہ اپنی گھوڑی پر سوار ہو کر پہلے ہی بچ گیا اور اس نے بھاگنے کی بڑی کوشش کی۔ تمام اونٹ، بکریاں اور غلہ جو یہ اعراب لائے تھے سب کو ابوالعباس نے لے لیا۔ قیدیوں میں سے ایک کا ہاتھ کاٹ کر اسے چھوڑ دیا۔ وہ خبیث کی چھاؤنی میں پہنچا۔ اس مصیبت کی خبر دی جو ان پر نازل ہوئی۔ مالک ابن الاغث القلوص کو ابوالعباس کے ان اعراب پر حملہ کرنے سے خوف ہوا۔ اس نے ابواحمد سے امن مانگا۔ اسے امن دیا گیا۔ اس کے ساتھ نیکی کی گئی۔ لباس پہنایا گیا۔ ابوالعباس کے ماتحت کر دیا گیا۔ عطا جاری کی گئی۔ جاگیر دی گئی۔

جزیرہ اور اجیہ میں چھاؤنی کا قیام:

خبیث نے مالک کی جگہ ایک اور شخص کو مقرر کیا جو انکلائی کے ساتھیوں میں سے تھا جس کا نام احمد بن الجنید تھا۔ اسے یہ حکم دیا کہ موضع الدہرشیر میں اور نہر ابی الخصیب کے سرے پر چھاؤنی قائم کر کے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اپنے مقام پر جائے جہاں بطیحہ کی مچھلیاں ان کی نظر میں رہیں اور وہ انہیں خبیث کے لشکر میں روانہ کرتا رہے۔ ابواحمد کو احمد بن الجنید کی خبر پہنچی تو اس نے موالی کے سرداروں میں سے ایک سردار کو جس کا نام زیدان تھا ایک لشکر کے ہمراہ روانہ کیا۔ اس نے جزیرہ اور اجیہ میں چھاؤنی قائم کی جس سے لشکر خبیث میں بطیحہ کی مچھلیوں کے آنے کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔

شہاب و محمد کو ابواحمد کی ہدایت:

موفق شہاب بن علاء العنبری اور محمد بن الحسن العنبری کو ایک لشکر کے ہمراہ اعراب کو لشکر خبیث میں غلہ لے جانے سے روکنے کے لئے روانہ کیا۔ بصرہ سے کہ ان کے لئے غلہ اور وہاں مجبوراً کے جانے کا حکم دیا تاکہ انہیں قتل کر دیا جائے۔ کیونکہ وہ لوگ اپنی خوشی سے خبیث کے لشکر میں ہوتے تھے۔ شہاب و محمد جس کام پر مامور ہوئے تھے اس کے لئے روانہ ہو گئے ایک موقع میں جو قمر نہر کے نام سے مشہور تھا معلوم ہو گیا کہ اعراب جو غلہ البصرہ سے حاصل کر کے تھے وہ ان دونوں کے پاس اترے تھے اور مجروں کو ان دونوں کے پاس سے جمع کر لیتے تھے۔ ابواحمد نے الزندان کو بصرہ سے واپس بلا کے اس کی جگہ ایک فرغانی سردار کو روانہ کیا جس کا نام قیصر بن ارخوز اخشوذ فرغانہ تھا۔ نصیر معروف ابو حمزہ کو چھوٹی بڑی کشتیوں کے ہمراہ روانہ کیا کہ آپ بصرہ کے پہاڑی جگہ اور نہر دجلیس پر قیام کرے تا کہ نہر ابلہ اور نہر معقل اور نہر غربی تک جائے۔ اس نے ایسا ہی کیا۔

صاحب الزنج کی ناکہ بندی:

محمد بن الحسن نے کہا اور مجھ سے محمد بن حماد نے بیان کیا کہ جب نصیر اور قیصر نے بصرہ میں قیام کر لیا تو ان کی رسد کو بطیحہ اور دریا سے بذریعہ کشتی ہو کے کی وجہ سے خبیث اور اس کے گروہوں سے رسد کا سلسلہ منقطع ہو گیا تو ان حبشیوں نے نہر الامیر سے نکل کر القندل تک بحرانی سے نکل کر ان راستوں تک جو خشکی و تری تک پہنچانے والے تھے تجسس کیا۔ اس طریقے سے خشکی و تری سے ان کی رسد پہنچی گئی اور دریا سے مچھلیاں پیش کرنا آسان ہو گیا۔ یہ خبر بھی الموفق تک پہنچی اس نے ابوالعباس کے غلام رشیق کو دجلہ کی شرقی جانب نہر ابوالامیر کے مقابل جو بیت بارہ ہے میں چھاؤنی بنانے کا حکم دیا اور کہا اس چھاؤنی کے لئے ایک خندق کھودے۔ ابوالعباس کو یہ حکم دیا کہ وہ اپنے منتخب ساتھیوں میں سے پانچ ہزار آدمی اور تیس کشتیاں رشیق کے ساتھ کر دے۔ رشیق کو ان کشتیوں کے دستوں کو نہر الامیر پر ترتیب وار کرنے کا حکم دیا کہ وہ ان میں سے ہر چند کشتی کی باری مقرر کرے اور ان میں بیٹھ کر نہر الامیر میں داخل ہو کے اس حد تک مقام تک پہنچ جائے جہاں سے زنجی دریا اور القندل اور نہر المیکی کی طرف ہوتے تھے۔ بڑی لشکر وہیں ہو تو ایں۔ اگر حبشیوں میں سے کوئی ان کے سامنے آ جائے تو اس پر حملہ کریں۔ جب ان کی باری ختم ہو جائے تو واپس آ جائیں۔ ان کے بعد ان کے دوسرے جو ان کی باری پر مقرر ہیں وہ بھی ایسا ہی کریں۔ رشیق نے اس مقام پر جو فوج تو مقرر کی جہاں اسے قیام کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ فاجروں کے وہ تمام مورچے منقطع ہو گئے جن میں نکل کر وہ دریا اور القندل اور ابا کی تک جاتے تھے۔ ان کے لئے کوئی راستہ نہ رہا نہ خشکی کا نہ تری کا۔ اس طریقے تک ہونے پر ان کا محاصرہ نہایت شاق گزرا۔

متفرق واقعات:

اسی سال خطارمش نے الجعلانی پر حملہ کر کے اس کی ماں کو گرفتار کر لیا۔

اسی سال ابن شیبہ بن الحسن نے حملہ کر کے عمر بن سیما کو گرفتار کر لیا۔

اسی سال احمد بن ابی الاصبغ عمرو بن اللیث کے پاس سے واپس آیا۔ عمرو نے اسے احمد بن عبدالعزیز بن ابی دلف کے پاس روانہ کیا تھا وہ اپنے ہمراہ مال لایا۔ عمرو نے جو اس سے مطالبہ کیا تھا اس میں سے کچھ تین لاکھ دینار جس میں پچاس من مشک پچاس من عنبر دو سو من تین سو عود کے ٹکڑے۔ سونے چاندی کے برتن۔ چوپائے اور غلام جو دو لاکھ دینار کی قیمت کے تھے جو

کو روانہ کیا [illegible] بھیجا گیا [illegible] تھا۔

اس سال [illegible] نے [illegible] اسی [illegible] میں [illegible]

[illegible] خبیث کے [illegible]

رشیق کا زنج کیمپ پر حملہ:

اسی [illegible] رشیق نے [illegible]

[illegible] خبیث

کے لشکر [illegible]

[illegible] رشیق [illegible]

[illegible] رشیق نے اس طرح [illegible]

[illegible] تھے [illegible] اور خبیث [illegible] لشکر سے [illegible]

تھے [illegible] کیا۔

قیدیوں [illegible] قیدیوں کو

[illegible] رشیق [illegible] تمام اطراف لشکر میں [illegible]

[illegible] قیدیوں کے متعلق [illegible] خبیث کے لشکر [illegible] رشیق کے [illegible]

حال معلوم ہو جائے [illegible]

قیدیوں کو قتل:

ان لوگوں میں [illegible] ایک شخص [illegible] صاحب الزنج [illegible]

[illegible] ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کاٹ کر [illegible] خبیث کے لشکر میں [illegible]

[illegible] رشیق کے

[illegible] رشیق کے پاس [illegible]

صاحب الزنج کے ساتھیوں کی زبوں حالی:

[illegible] رشیق [illegible]

[illegible] تمام [illegible] خبیث اور اس کے ساتھیوں [illegible]

[illegible] قیدیوں [illegible]

[illegible]

ابو احمد کے زنجیوں پر حملے:

جب [illegible] ابو احمد [illegible] ان کے

ضرر اور مخالفت کو ترک کر دے۔ اس وقت میں تکلف نہ کیجئے امان میں ابو احمد کی طرف نکل آئی۔ ان لوگوں کو جو موفق کے مکان میں ٹھہرے تھے پہنچا تھا کہ ان کے لئے تدبیر کی حد ہوتی ہو، وہ اپنے مظالم۔ یہ دور و نزدیک دیہات اور شہروں میں تمام اہل ستائش میں منتشر ہو گئے۔ ابو احمد کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو اس نے اپنے حبشی غلاموں کے سرداروں اور ان کے گروہوں کو حکم دیا کہ ان مقامات کی طرف روانہ ہوں جہاں ان کی جماعتیں ہیں آباد ہو کر وہ عبادت کر لیتے ہیں۔ انہیں بتا دیا کہ اب سے پہلے زمان روزی کی خوشی کریں جو شخص اس میں داخل ہونے سے انکار کرے اس کو قتل کر دیں اور اس کا سر لے آئیں۔ ان کے لئے اجرت بھی مقرر کر دی۔ اس کے بعد انہوں نے صبح و شام کا معمول مقرر کر لیا کہ کوئی دن خالی نہ جاتا کہ ایک جماعت پر دو تین حملے نہ کئے جائیں۔ سروں کو لے آتے تھے اور قیدیوں کو گرفتار کرا لاتے تھے۔

اسیران جنگ سے ابو احمد کا حسن سلوک:

محمد بن الحسن نے بحوالہ محمد بن حماد بیان کیا کہ جب زنگیوں کے بہت سے قیدی الموفق کے پاس جمع ہو گئے تو اس نے ان کے پیش کرنے کا حکم دیا۔ ان میں سے جو شخص طاقتور، بہادر، ہتھیار اٹھانے کی قوت رکھتا تھا اس پر احسان و کرم کیا اور اسے اپنے حبشی غلاموں میں شامل کر لیا اور اپنی بخشش اور احسان سے جو ان کے لئے کی جانے والی تھی نعمتیں آشکار کر دیا اور جو بیمار لاغر یا کمزور تھا جنگ کے ذرا سے کام کا نہ تھا یا ایسا قریب المرگ بوڑھا جو ہتھیار اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا تھا یا ایسے زخموں سے مجروح تھا کہ جس سے بیکار ہو رہا تھا۔ اس کے متعلق یہ حکم دیا کہ اسے دو کپڑے پہنائے جائیں چند درہم انعام دیے جائیں۔ زاد راہ دیا جائے اور خبیث کے لشکر کی جانب روانہ کر دیا جائے اس سے یہ کہا جائے کہ الموفق کے پاس آنے والوں کے ساتھ اس کا احسان دیکھا ہے وہ سب کچھ بیان کر دے کہ الموفق کی یہی رائے ان تمام لوگوں کے بارے میں ہے جو امن لے کر اس کے پاس آ گئے ہیں یا گرفتار ہو کر آئیں۔ اس نے صاحب الزنج کے ساتھیوں کے مائل کرنے کے لئے جو کچھ چاہا وہ سب کیا یہاں تک کہ ان لوگوں نے اس کی طرف میلان کرنے اور اس کی امن و اطاعت میں داخل ہونے کو اپنا شعار بنا لیا۔ الموفق اور اس کا فرزند ابو العباس دونوں کے دونوں خود بھی اور ان دونوں کے ساتھی بھی خبیث اور ان لوگوں کی جنگ میں جو اس کے ہمراہ تھے صبح کو بھی مشغول رہتے تھے اور شام کو بھی۔ جس سے وہ ان لوگوں کو قتل بھی کرتے تھے، قید بھی کرتے اور مجروح بھی کرتے تھے۔ ابو العباس کو ان میں سے بعض جنگوں میں زخم بھی لگے مگر وہ ان سے اچھا ہو گیا۔

بہبود بن عبدالوہاب کی رہزنی:

اسی سال رجب میں خبیث کا ساتھی بہبود قتل کیا گیا۔ بیان کیا گیا ہے کہ فاسق کے ساتھیوں میں سب سے زیادہ لوٹ مار کرنے والا اور سب سے بڑھ کر رہزنی کرنے والا اور مال وغیرہ جمع کرنے والا بہبود بن عبدالوہاب تھا۔ اس نے اس سبب سے مال کی بہت بڑی مقدار جمع کر لی تھی۔ وہ ہلکی کشتیوں کے ساتھ بہت زیادہ نکلا کرتا تھا اور ان نہروں میں حرکت کیا کرتا تھا جو دجلہ تک پہنچاتی تھیں۔ جب وہ الموفق کے ساتھیوں کی کوئی کشتی دیکھتا تو اسے گرفتار کر کے نہر میں داخل کر لیتا تھا۔ اگر کوئی پیچھا کرنے والا اس کا پیچھا کر کے کسی تنگ ہوتے ہوئے نہر تک پہنچ جاتا تو اس کے ساتھیوں کی وہ جماعت اس پر ٹوٹ پڑتی تھی جس کو وہ اسی کام کے لئے تیار رکھتا تھا۔ وہ لوگ اس کے سامنے سے پیچھا کرتے اور اس پر حملہ کرتے تھے۔ پھر جب یہ طرز عمل بہت بڑھ گیا اور اس سے احتیاط کی جانے لگی تو وہ ایک چھوٹی کشتی میں سوار ہوتا تھا اسے الموفق کی کشتیوں کے مشابہ بنا لیتا تھا اور ان کے جھنڈوں کی طرح جھنڈا اس پر نصب کرتا تھا۔ اسے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور بہادر اور شجاع ساتھیوں کو ہمراہ لے کر ان حبشیوں کے اور ان کی صاحب الزنج کے شہر [illegible] کے درمیان حائل ہو جائے۔ ابو العباس اس مقصد کے لئے روانہ ہوا اور خبیث کو بھی ابو العباس کے اس کام کے لئے جانے کا علم ہو گیا۔ اس نے بہبود کو یہ حکم دیا کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ کنارے کی پوشیدہ جگہوں اور [illegible] میں [illegible] پوشیدہ رہے یہاں تک کہ [illegible] اور سامان اور ان کی طرف میں پہنچ جائے۔ بہبود اسی کام کے لئے روانہ ہوا جس کا خبیث نے حکم دیا تھا۔ اتنے میں ابو العباس کی ایک کشتی اس کے سامنے آ گئی جس میں اس کے تیر اندازوں میں سے چند غلام اور [illegible] سوار تھے۔ بہبود اس کشتی سے [illegible] میں ان کی طرف روانہ ہوا [illegible] ان سے جنگ کی [illegible] ان میں سے ایک حبشی غلام کے ہاتھ سے اس کے پیٹ میں تیر سے ایک زخم لگا اور وہ پانی میں گر گیا۔ اس کے ساتھیوں نے جلدی سے اسے اٹھا کے کشتی میں سوار کیا اور پیٹھ پھیر کر خبیث کے لشکر کی طرف بھاگے۔ وہ لوگ اسے لے کر اس کے پاس پہنچنے بھی نہ پائے تھے کہ [illegible] مر گیا۔ اس کی موت سے خبیث اور اس کے ساتھیوں پر بڑی مصیبت پڑی۔ ان کا غم بہت بڑھ گیا۔ اس کی [illegible] تھی۔ اس کی ہلاکت ابو احمد سے پوشیدہ رہی یہاں تک کہ [illegible] ایک شخص نے اس سے امان حاصل کرکے پھر اس کی [illegible] جس سے وہ بہت مسرور ہوا۔ اس نے اس غلام کے متعلق [illegible] حکم دیا جس نے اس کو تیر مارا تھا وہ حاضر کیا گیا تو اس نے اسے عطیے میں خلعت دیا اور طوق پہنایا۔ انگوٹھی اور [illegible] اضافہ کیا اور ان سب لوگوں کے لئے جو اس کشتی میں تھے انعام اور صلے اور خلعت کا حکم دیا۔

متفرق واقعات

اسی سال ماہ رمضان کا پہلا دن یک شنبہ تھا اس کے دوسرے یک شنبے کو [illegible] (شمار [illegible] = عیسوی تاریخ [illegible] کے شروع میں ہوتی ہے) تیسرے یک شنبے کو گرہن ہوا (شمسی = یہ دن [illegible]) اور چوتھے یک شنبے کو [illegible] اور پانچویں یک شنبے کو [illegible] ہو گیا۔

اسی سال ابو احمد نے [illegible] پہلی بار صاحب الزنج کی طرف [illegible]۔

اسی سال اذکوتکین بن اساتکین اور احمد بن عبد العزیز کے درمیان جنگ ہوئی۔ اذکوتکین نے اسے شکست دی اور [illegible] قم پر قابض ہو گیا۔

اسی سال عمرو بن لیث نے ابو احمد کے حکم سے ایک سردار محمد بن عبید اللہ بن آزادمرد کردی کی جانب روانہ کیا۔ اس سردار نے اسے گرفتار کر لیا اور اسے اس کے پاس لے آیا۔

اسی سال ذی القعدہ میں شام میں حمص اور حلب کے درمیان عبد الملک بن صالح ہاشمی کی اولاد میں سے ایک شخص نے خروج کیا جس کا نام بکار تھا۔ اس نے ابو احمد کے لئے دعوت دی۔ ابن طولون کا لشکر اس سے جنگ [illegible]۔ [illegible] ابن طولون کے ساتھی لوٹ گئے ایک سردار [illegible] کا نام [illegible] تھا [illegible] کے ساتھ اس کی طرف [illegible] طرح لوٹ کر [illegible] ہمراہ بہت کم [illegible] سے ایک [illegible]۔ اسی سال لولو نے ابن طولون سے مخالفت کی۔

اسی سال صاحب الزنج نے [illegible] کو قتل کر دیا۔ [illegible]

اسی سال محمد بن [illegible] گرفتار کیا گیا جس کو [illegible] کے [illegible] قتل کر دیا۔

اس سال [illegible] نے واسط کے قریب [illegible] محمد بن علی بن حبیب [illegible] کو قتل کر دیا اور اس کا سر بغداد میں لٹکایا گیا۔

اس سال [illegible] نے [illegible] سے جنگ کی [illegible] بھی ہوا۔

اس سال [illegible] المعروف [illegible] [illegible] یمن روانہ کر دیا۔

اسی سال [illegible] ہارون بن [illegible] کی جانب [illegible] کی طرف [illegible] [illegible] بھی گئی۔

اسی سال [illegible] [illegible] [illegible] ہو گئی۔

امیر حج ہارون بن محمد

اس سال ہارون بن [illegible] الہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا [illegible]

۲۹۳ھ کے واقعات

[illegible] کی اطاعت:

[illegible] [illegible] کے بعد [illegible]

قافلہ حجاج کی تباہی:

اسی سال [illegible] حجاج [illegible] [illegible] کے ہاتھ [illegible] گئے۔

[illegible]:

اسی سال [illegible] [illegible] [illegible] ہو گئے۔

ابراہیم خلیجی پر عوام کا حملہ:

اس سال کے صفر میں بغداد میں ابراہیم خلیجی پر عام لوگوں کا حملہ ہوا۔ ان لوگوں نے اس کا مکان لوٹ لیا۔ سبب یہ ہوا کہ اس کے ایک غلام نے ایک عورت کے تیر مار کر قتل کر دیا۔ خلافت سے اس کے خلاف فریاد کی گئی۔ حکام نے غلام کے نکالنے کے بارے میں اس کے پاس کہلا بھیجا تو وہ رکا۔ اس کے غلاموں نے لوگوں پر تیر اندازی کر کے ایک جماعت کو قتل اور ایک جماعت کو مجروح کر دیا جن میں دو آدمی سلطنت کے بھی تھے۔ مگر وہ (ابراہیم) بھاگ گیا۔ اس کے غلام گرفتار کر لئے گئے۔ اور اس کا مکان اور جائداد لوٹ لئے گئے۔ محمد بن عبیداللہ بن عبداللہ بن طاہر نے جو اپنے باپ کی جانب سے الجسر پر تھا ابراہیم کے جانوروں اور اس کے اس لٹے ہوئے مال کو جس پر اس نے قبضہ پایا جمع کر لیا اور اس کے سپرد کرنے کا حکم دیا۔ اس مال کے اسے واپس کرنے پر شہادت قائم کی۔

المخزومی کی دو کشتیوں پر قبضہ:

اسی سال ابن ابی الساج نے مکہ سے جانے کے بعد جدے کی طرف واپس ہوتے ہوئے ایک لشکر روانہ کیا۔ ان لوگوں نے المخزومی کی دو کشتیوں کو گرفتار کر لیا جن میں مال اور ہتھیار تھے۔

فرغانی سرداروں کی گرفتاری:

اسی سال رومیوں نے فرغانی سرداروں میں سے تین شخصوں کو جن میں سے ایک کا نام صدیق اور دوسرے کا [illegible] اور تیسرے کا طغان تھا گرفتار کر لیا اور انہیں قید کر دیا۔ صدیق کے چند گھوڑے اور وہ بیچ گیا۔

برسر منبر ابن طولون پر لعنت:

اسی سال ماہ ربیع الاول میں احمد بن طولون کے ساتھی خلف کا جو سرحد شام تک جن پر وہ اس کا عامل بھی تھا۔ ابن طولون کے آزاد کردہ غلام یازمان خادم پر حملہ ہوا۔ اس نے یازمان کو قید کر دیا۔ سرحد والوں کی ایک جماعت نے خلف پر حملہ کر کے یازمان کو چھڑا لیا اور خلف بھاگ گیا۔ ان لوگوں نے خطبات جمعہ میں ابن طولون کے لئے دعا ترک کر کے برسر منبر لعنت کی۔ یہ خبر ابن طولون کو پہنچی تو وہ مصر سے نکل کے دمشق ہوتے ہوئے سرحد شام پر آیا۔ اذنہ میں اترا۔ یازمان اور طرسوس کے باشندوں نے اذنہ کے تمام دروازے سوائے باب الجہاد اور باب البحر کے بند کر دیے۔ پانی کو کاٹ کے دروازوں اور اس کے گرد آنے دیا۔ اس طرح وہ محفوظ ہو گئے۔ ابن طولون اذنہ میں مقیم ہو گیا۔ پھر واپس ہو کے انطاکیہ کی طرف جاتے ہوئے حمص گیا۔ پھر دمشق پہنچ کے وہاں مقیم ہو گیا۔

لولو غلام کی مخالفت:

اسی سال ابن طولون کے غلام لولو نے اپنے آقا کی مخالفت کی۔ جس وقت اس نے اس کی مخالفت کی حمص اور حلب اور دیار مضر اور قنسرین اس کے قبضے میں تھا۔ لولو بالس کی طرف گیا۔ اسے لوٹ لیا۔ سعید اور اس کے بھائی کو جو عباس کلابی کے بیٹے تھے گرفتار کر لیا۔ اس کے بعد لولو نے ابو احمد سے اس کے پاس جانے اور ابن طولون سے علیحدہ ہونے کے بارے میں مراسلت کی جس میں اس نے اپنے لئے کچھ شرطیں لگائیں۔ ابو احمد نے اس کی درخواست قبول کر لی۔ لولو الرقہ میں مقیم تھا۔ وہاں سے روانہ ہوا۔ اہل رقہ وغیرہم کی ایک جماعت کو اپنے ہمراہ لے کے قرقیسیا گیا۔ وہاں ابن صفوان عقیلی تھا۔ اس نے اس سے جنگ کی۔ لولو نے قرقیسیا

[illegible]

[illegible]

بہبوذ کے خاندان و ساتھیوں پر صاحب الزنج کا عتاب:

[illegible]

ابواحمد کا موضع القندل اور [illegible] کا [illegible]

[illegible]

صاحب الزنج کی احتیاطی تدابیر:

[illegible]

مقتدیوں کے دلوں میں ڈر بیٹھ جائے گا تو ان میں اس کی تدبیر کا بھرم جاتا رہے گا اور اس کے تمام امور ابتر ہو جائیں گے۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو ان مزدوروں سے جنگ کرنے کا برابر مجبور کیا اور ان کے پیچھے اس شہر کے حال کی اصلاح سے روکنے کا حکم دیا جس کی اصلاح ہو۔ وہ ڈر کے وہاں کی طرف حملہ آور ہو جاتے تھے۔

ابو احمد کے ایک سردار پر زنگیوں کی یورش:

ایک دن تیز ہوا اس وقت چلنے لگی جب کہ الموفق کا کوئی سردار اپنے کسی کام کے لئے جس کے لئے وہ عبور کرتا تھا جانب غرب میں تھا۔ فاسق نے اس سردار کے تنہا ہونے کا اور اس کا اپنے ساتھیوں سے جدا ہونے کا اور تیز ہوا کے چلنے کی وجہ سے دجلے کے عبور سے مانع ہونے کا موقع غنیمت جانا۔ اس نے اس سردار کا قصد کیا جو فرضی درجے میں مقیم تھا اور پیچھے آدمیوں کی کثرت سے اس پر غالب آ گیا۔ کشتیوں سے جو اس فرضہ اور سردار کے درمیان تھیں اس مقام پر ٹھہرنے کی بجائے وہ چلی گئی تھیں اس وجہ سے کوئی کمک نہ پہنچ سکی۔ ہوا نے انہیں پتھروں پر پہنچا دیا تھا۔ کشتی رانوں کو ان کے ٹوٹ جانے کا خوف تھا۔ زنگیوں کو اس سردار اور اس کے ساتھیوں پر برتری ہو گئی۔ انہوں نے ان کو اپنے مقام سے ہٹا دیا۔ وہ ان کے ایک گروہ کو پا گئے جو ثابت قدم رہے۔ دوسرے قتل کر دیئے گئے۔ ایک گروہ نے پانی کی طرف بھاگے۔ زنگیوں نے ان کا تعاقب کر کے ان میں سے چند کو گرفتار کر لیا اور بہت سوں کو قتل کر دیا۔ ان میں سے اکثر لوگ بچ گئے۔ وہ اپنی کشتیوں پر گئے۔ انہوں نے اپنے آپ کو ان کشتیوں میں ڈال دیا اور شہر الموفقیہ کی جانب عبور کر گئے۔ زنگیوں کو جو کچھ ان پر ملا اس سے لوگوں کی پریشانی بہت بڑھ گئی اور بہت غم ہوا۔

شہر فاسق کی فصیل و دیوار توڑنے کا ارادہ:

ابو احمد نے دجلے کی غربی جانب ترتیب دینے کے بارے میں جو سوچا تھا اس میں غور کیا کہ وہ کامیاب نہیں ہوا تو وہ اور اس کے مقتدیوں نے اس حیلے پر بھی غور کیا جس سے وہ دن کے وقت شہر پر چڑھائی کر سکیں۔ انہوں نے یہ بات زیادہ مناسب سمجھی جس میں ان کے لئے سہولت ہو۔ اس وجہ سے کہ اس مقام پر ابو احمد کے خلاف بہت سے امور تھے، راستے نہایت دشوار تھے۔ زنگی ایسے ویران مواقع میں گھسنے پر زیادہ قادر تھے اور وہ ان لوگوں پر بہ نسبت ابو احمد کے مقتدیوں کے زیادہ آسان ہے۔ اس وجہ سے ابو احمد نے دجلے کی غربی جانب اترنے کی رائے اس نے ترک کر دی۔ دیوار توڑنے کا اور اس سے اپنے مقتدیوں کے لئے راستے اور گزرگاہیں بنانے کا عزم کیا۔

ابو احمد کی پیش قدمی:

شہر کی دیوار ڈھانے کی ابتدا وہاں سے کی جو نہر منکی کے متصل ہے۔ تب اس بارے میں خبیث کی توجہ اس کام سے روکنے کے لئے اپنے بیٹے انکلائی، علی بن ابان اور سلیمان بن جامع کو مقرر کر کے ایک ایک باری میں بھیجتا تھا۔ لیکن جب ان پر الموفق کے مقتدیوں کا ہجوم ہو گیا تو وہ سب کے سب ہر ایک شہر کی حفاظت سے سمٹ کر جمع ہو گئے۔ جو ان کے پاس آ جاتا تھا۔ جب الموفق نے زنگیوں کے مل جانے اور دیوار سے منہ موڑ کر اس سے روکنے میں ان کے باہم مددگار ہونے کو دیکھا تو اس نے خود اس کام کے لئے اور اپنے فوجیوں کا قصد کیا کہ اس کے ذریعے سے اپنے اصحاب کو تقویت دے، ان کی کوشش کو متحد کرے اور ان کی توجہ اور محنت میں اضافہ کرے۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ اور اس جنگ نے بھی دونوں فریق پر شاق گزرنے لگی۔ دونوں جماعت میں مجروحین و مقتولین کی کثرت ہو گئی۔

زنجیوں کی شدید مدافعت:

الموفق نے نہر منکی کے دہانہ پر دشمنوں سے جنگ جاری رکھی۔ وہ دونوں پل بھی تھے جن کا ہم ذکر کر چکے ہیں۔ ابو احمد کے ساتھی ان دونوں پلوں کے ذریعے سے جو نہر منکی پر تھے جنھیں قبل ازیں یہ سمجھے تھے جن پر جنگ کی شدت کے وقت زنگی پہنچے تھے۔ ان کے ذریعے سے اس راستے تک پہنچ جاتے تھے جو انہیں ابو احمد کے ساتھیوں کی پشت پر نکال دیتا تھا۔ وہ ان سے کامیابی حاصل کر لیتے تھے اور انہیں دیوار کے منہدم کرنے سے روک دیتے تھے۔

پلوں کے انہدام کا منصوبہ:

الموفق نے ان دونوں پلوں کے توڑنے کی تدبیر پر عمل کرنا مناسب سمجھا کہ دشمنوں کو اس راستے سے روک دے جس کے ذریعے سے وہ شدت جنگ کے وقت اس کے ساتھیوں کی پشت سے حملہ کرنے کے لئے جاتے تھے۔ اس نے اپنے غلاموں کے سرداروں میں سے چند سرداروں کو ان دونوں پلوں کے قصد کا حکم دیا کہ وہ زنگیوں کو غافل کر دیں اور ان دونوں پلوں پر قبضہ کرنے کے لئے ان لوگوں کی غفلت کے موقع کی تلاش میں رہیں۔ یہ بھی حکم دیا کہ وہ لوگ ان دونوں پلوں کے لئے کلہاڑیاں، آریاں اور ان آلات میں سے جن کے کاٹنے کے لئے ضرورت ہو جو کام جلد ہو جانے میں ان کے مددگار ہوں تیار کر لیں۔

ابو الندا کا قتل:

غلام جہاں کا انہیں حکم دیا گیا تھا وہاں تک پہنچ گئے۔ دوپہر کے وقت نہر منکی پہنچے تو زنگی مقابلے کو نکلے۔ انہوں نے جلدی اور عجلت کی۔ ان زنگی سرداروں میں ابو الندا بھی تھا۔ اپنے ان ساتھیوں کے جو پانچ سو سے زائد تھے۔ الموفق کے ساتھیوں اور زنگیوں کے درمیان جنگ ہونے لگی۔ دوپہر کے ختم تک جنگ کی پھر ابو احمد کے غلام دشمنوں پر غالب آ گئے اور ان کو دونوں پلوں سے ہٹا دیا۔ ابو الندا کے سینے میں ایک ایسا تیر لگا جو اس کے دل تک پہنچ گیا۔ زخم کاری نے اسے گرا دیا۔ ساتھیوں نے اس کی لاش کی حفاظت کی۔ اسے اٹھا لیا اور پشت پھیر کر بھاگ گئے۔ الموفق کے غلاموں کے سردار دونوں پلوں کے کاٹنے کا موقع پا گئے۔ ان دونوں کو کاٹ ڈالا اور ان کو دجلے تک نکال دیا۔ پھر ان کو ابو احمد کے پاس روانہ کر دیا اور سلامتی کے ساتھ واپس آ گئے۔

ابن سمعان اور سلیمان بن جامع کے مکانات کا انہدام:

الموفق کو ابو الندا کے قتل اور دونوں پلوں کے کاٹ دینے کی خبر دی۔ تمام اہل لشکر کو بہت مسرت ہوئی۔ اس نے ابو الندا کے تیر مارنے والے کے لئے بہت سے انعام کا حکم دیا۔ اس کے بعد ابو احمد برابر دیوار کا اتنا حصہ منہدم کر دیا جس سے ان لوگوں پر داخل ہونا ممکن ہو گیا۔ ان لوگوں نے ان کے شہر کے اندر کی جنگ سے انہیں اچھی امداد کی۔ مدافعت سے باز رکھنا تیزی سے اسے منہدم کر کے ابن سمعان اور سلیمان بن جامع کے مکانوں تک پہنچ گیا۔ یہ دونوں مکانات اس طرح الموفق کے ساتھیوں کے قبضے میں آ گئے کہ نہ کوئی مدافعت کی طاقت تھی اور نہ وہاں تک پہنچنے سے روک سکی۔ یہ دونوں مکان بھی منہدم کر دیئے گئے جو کچھ ان میں تھا لوٹ لیا گیا۔

الحسوبہ بازار کی تباہی:

الموفق کے ساتھی صاحب الزنج کے ایک بازار تک پہنچے جس نے اسے دجلے کے کنارے سایہ دار بنایا تھا۔ الحسوبہ نام رکھا

تو الموفق نے ابو العباس کو [illegible] کے دروازے کی طرف [illegible] جانے کا حکم دیا۔ الموفق نے اس مکان کا قصد کیا جسے صاحب زنج نے اپنی ذات کے لئے بنایا تھا اسے [illegible] اور جو [illegible] اس سے متصل تھے انہیں لوٹ لیا۔

مسجد جامع کا انہدام:

اپنے ساتھیوں [illegible] الموفق نے اس مقام کے قصد کا عزم کیا جہاں فاسق نے ایک عمارت بنائی تھی اور اس کا نام مسجد جامع رکھا تھا۔ [illegible] اس کی حمایت [illegible] سخت [illegible] کیونکہ [illegible] الموفق کے ساتھیوں پر وہ مرتے دم تک [illegible] اس مقام پر جنگ کو [illegible] کر دیا۔

چنانچہ اس دن فاسق کے [illegible] منتخب [illegible] اور ان کے بڑے بہادر [illegible] تھے وہ اس سے [illegible] اپنے [illegible] پہنے ہوئے تھے۔ وہ ایک قدم پیچھے نہ ہٹتے تھے تو ان میں سے کسی کے تیر یا نیزہ [illegible] لگ [illegible] اس کے پہلو میں [illegible] اس کو [illegible] اور اس خوف سے [illegible] اس کی جگہ پر [illegible] ان کے ایک [illegible] جگہ خالی [illegible] کہیں ان کے [illegible] ساتھیوں پر شکست نہ آ جائے۔

ابو احمد نے اس [illegible] سخت [illegible] استقلال [illegible] واقف [illegible] دیکھا تو اس نے ابو العباس کو [illegible] عمارت کے قصد کا حکم دیا جس کا نام خبیث نے مسجد رکھا تھا [illegible] اس کے لئے اپنے [illegible] اور غلاموں [illegible] سے [illegible] اس نے ان مزدوروں کو بلا [illegible] کے [illegible] تیار [illegible] تھے [illegible] انہیں [illegible] جب [illegible] منہدم [illegible] دی [illegible] تو اس کی [illegible] [illegible] اور [illegible] انہوں نے [illegible] اور ان [illegible] ان کے [illegible] تیر [illegible] تھے۔ ابو العباس کے [illegible] مقام تک جہاں اس نے ابو العباس کو [illegible] تھا [illegible] منہدم کر دیا۔

الموفق [illegible] لئے [illegible] سر [illegible] ساتھیوں [illegible] اس کے [illegible] [illegible] ساتھیوں [illegible] کریں۔ [illegible] جنگ کے بعد [illegible] تھا [illegible] [illegible] خبیث نے [illegible] تھا۔ اس کے [illegible] اور الموفق کے پاس [illegible] اور [illegible] کے ساتھ [illegible] واپس [illegible] گیا۔

الموفق [illegible] کے لئے [illegible] نکلنے [illegible] مکان سے [illegible] الموفق کے ساتھی [illegible] کے [illegible] تک پہنچ گئے [illegible] ہو گئے اور [illegible] ہو جانے [illegible] نہایت [illegible] آدمی [illegible] آدمی [illegible] نہیں دیکھا تھا۔

[illegible] کی حالت:

[illegible] الموفق نے [illegible] کی [illegible] ہو [illegible] [illegible] کے [illegible] میں۔

ایک [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے بیٹے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اسی شب اس کے زخم کا علاج کیا گیا [illegible] گیا۔

ابو احمد کی صحت یابی:

ابو احمد [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جنگ کے لئے [illegible] لشکر [illegible] اور اسی سال شعبان [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جنگ کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]۔

صاحب الزنج کے وعدے:

[illegible] گیا ہے۔

اسی سال [illegible] جمادی الاولیٰ [illegible] [illegible] معتمد [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مصر [illegible] معتمد [illegible] اسحاق بن کنداج [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بھی [illegible] لی گئی۔

المعتمد کے سرداروں میں اختلاف:

جب یہ اطلاع المعتمد [illegible] تک پہنچی تو [illegible] پہنچے [illegible] ساتھ [illegible] حالات آ پہنچے تھے۔ [illegible] ان لوگوں نے [illegible] آیا۔ [illegible] سب [illegible] نے [illegible] کی [illegible] سے [illegible] کی [illegible] کیونکہ [illegible] کی مخالفت چاہتے ہیں۔ [illegible] المعتمد [illegible] تمام نے تمام [illegible] سے انکار کیا [illegible] ان کی طرف [illegible] ہو گیا۔ ہے۔ جب [illegible] آ گئے [illegible] تو وہاں سے [illegible] ان کے ساتھ [illegible] جیسا کہ بیان کیا گیا ان غلاموں کے علاقے میں پہنچنے سے پہلے ہی مغرب میں آ گیا۔ جب صبح ہوئی تو [illegible] المعتمد کے ساتھ تھا [illegible] لوگ [illegible] نے ہمراہ سامرا سے روانہ ہوئے تھے [illegible] ہو گئے۔ [illegible] نے ان سرداروں سے جو المعتمد کے ساتھ تھے [illegible] میں ملاقات کی اور ان سے کہا کہ ”تم لوگ ان غلاموں [illegible] ان سرداروں سے [illegible] قریب ہو گئے [illegible] کے پاس پہنچ گئے تو خلافت [illegible] ہوئی اور تم لوگ [illegible] کے زیر دست ہو گئے [illegible] لشکر [illegible] ہو جانے [illegible] تم لوگوں میں سے کسی [illegible] ہے۔“ اس معاملے میں ان کے درمیان اتنی دیر تک گفتگو ہوتی رہی کہ دن ڈھل گیا۔ المعتمد نے اپنے سرداروں کو اپنے [illegible] بحث میں مشغول ہونے کی وجہ سے اب تک کوئی [illegible] ان کی [illegible] بات پر متفق نہیں ہوئی تھی [illegible] نے ان سے کہا کہ ”ہمارے [illegible] اس معاملے میں [illegible] کے علاوہ [illegible] اور [illegible] مجلس کا [illegible] یہاں [illegible] ان کا [illegible] المعتمد کے خیمے سے [illegible] خیمے کے اندر [illegible] کے [illegible] المعتمد کو اپنے قرابت داروں اور ساتھیوں [illegible] گئی [illegible] کے [illegible]

المعتمد کے سرداروں کی گرفتاری:

جب وہ لوگ اس کے خیمے میں پہنچ گئے تو ان کے اور جو سردار ان کے ہمراہ تھے ان کے پاس [illegible] سے غلام ساتھی آ گئے۔ [illegible] کے غلاموں نے ان تمام سرداروں کو جو المعتمد کے ہمراہ آئے تھے زنجیروں میں جکڑ کر دیا۔ جب [illegible] تک [illegible] سے [illegible] المعتمد کے [illegible] اور [illegible] اپنے [illegible] دار السلطنت سے [illegible] اپنے بھائی [illegible] ہی کی حالت میں چھوڑنے پر ملامت کی [illegible] کے اہل بیت [illegible] ان کی سلطنت کو [illegible] اور [illegible] نے ان کے ہمراہ [illegible] یہاں تک کہ سامرا میں [illegible]۔

متفرق واقعات:

اس سال [illegible] سے [illegible] کے [illegible] کا انتقال [illegible]۔ [illegible] بن [illegible] نے پہلے [illegible] اس سال سے [illegible] وصول کیا تھا [illegible] اس نے [illegible] اور ان [illegible] کو [illegible] کر دیا تھا۔

اسی سال [illegible] اور [illegible] اور [illegible] کے درمیان جنگ ہوئی [illegible] کے [illegible] ہو گئے [illegible] کی تباہی آئی [illegible] انھوں نے [illegible] سے [illegible]۔

جمادی الآخر میں [illegible] الموفق سے [illegible] امان [illegible] اور [illegible] الفرات [illegible] عراق کا [illegible] احمد بن محمد الطائی کو [illegible] کا والی بنایا۔ ہارون [illegible] سے [illegible] کر دیا گیا۔ احمد بن محمد نے الہیصم العجلی سے [illegible] جنگ کی [illegible] الہیصم کو شکست ہوئی اور [illegible] اس کے [illegible] پر قبضہ کر لیا۔

المعتمد کی مراجعت سامرا

اسی سال [illegible] شعبان کو اسحاق بن کنداج نے المعتمد کو سامرا واپس کیا [illegible] خلعت دیا گیا اور اس کے [illegible] تلواریں حمائل کی گئیں جن میں سے ایک دائیں طرف سے تھی اور دوسری بائیں طرف سے۔ اس کا نام ذوالسیفین [دو تلواروں والا] رکھا گیا۔ اس کے بعد [illegible] خلعت دیا گیا [illegible] ایک تاج پہنایا گیا اور ایک [illegible] سے مرصع تھی۔ اسی [illegible] ہارون بن الموفق اور صاعد بن مخلد [illegible] نے [illegible] ان دونوں نے [illegible] کے پاس [illegible] کے ساتھیوں نے [illegible] تلاوت [illegible]۔

جوی کور کا معرکہ:

محمد بن [illegible] نے بیان کیا کہ [illegible] جب اس [illegible] جوی کور [illegible] تمام کی [illegible] خبیث نے [illegible] گئے تھے۔ الموفق نے ان کے منہدم کرنے کا حکم دیا۔ اول وقت سے عصر تک [illegible] نہر [illegible] کے متصل [illegible] جنگ ہوتی رہی۔ [illegible] زنگی [illegible] تھے [illegible] اپنے آپ کو اسی میں مشغول [illegible] اس مقام سے [illegible] جنگ ختم ہو گئی۔

الموفق آیا [illegible] کے قریب ہو گیا۔ زنگی بھی [illegible] وہاں آئے جنگ [illegible] الموفق نے [illegible] کاٹنے والوں [illegible] کرنے والوں کو حکم دیا کہ کشتی میں [illegible] پہنچیں [illegible] الخبیث کے [illegible] زنگیوں نے [illegible] آگ لگا [illegible] پہنچے تھے [illegible] قریب [illegible] دیوار [illegible] منہدم کر دیا [illegible] متصل تھا [illegible] قتل کیا [illegible] تک پہنچ گئے [illegible] ان [illegible] تھے [illegible] خوب [illegible]۔

صاحب الزنج کی بے بسی:

الموفق غروب آفتاب کے وقت [illegible] کے ساتھ واپس ہوا [illegible] جنگ [illegible] کے قصد سے [illegible] کے مکان تک [illegible] کیا۔ [illegible] خبیث کے مکان کے متصل [illegible] الموفق کے ساتھیوں کو اپنے شہر میں داخل ہونے [illegible] حیران ہو گیا اور [illegible] کیا [illegible]۔

علی بن ابان کا مشورہ:

علی بن ابان المہلبی نے اسے [illegible] پانی جاری کرنے کا مشورہ [illegible] الموفق کے [illegible] چلتے [illegible]

راستہ بنالے۔ متعدد مقامات میں نقب زنی ہوئی تاکہ شہر میں داخل ہونے کے راستے بن جائیں پھر بھی اگر اندر گھس پڑے تو شکست نہ ہو اور انہیں شکست ہو گئی تو پھر کشتیوں کی طرف پلٹنا آسان نہ ہوگا۔ الموفق نے اپنے شہر کے متعدد مقامات میں اور ان میدانوں میں جو خبیث نے راستہ بنایا تھا ایسا ہی کیا۔ یہ خندقیں اس کے مکان کے قریب تک تھیں۔

صاحب الزنج کے محل پر حملہ:

الموفق نے یہ دیکھ کر کہ اللہ نے فاسق کے شہر کی دیوار منہدم کرنے کے سبب بنا دیئے یہ مناسب سمجھا کہ خندقوں اور نہروں کے بہنے اور پانی جمع ہونے کے مقامات سے گزرنے کا انتظام کرے کہ وہ پیدل فوج سے ان میں راستہ کر لی جائیں۔ اس لڑائی کے سلسلہ میں [illegible] زنگیوں نے مزاحمت کی۔ جنگ ہونے لگی اس کا سلسلہ دراز ہو گیا۔ دونوں فریق میں زخمی اور اموات سے بڑا نقصان پہنچا اسی طرح کئی دن تک زخمیوں کی تعداد تقریباً برابر رہی۔ جنگ کے وقت دونوں فریق نزدیک ہونے اور ہر ایک فریق نے اپنے مقابل کو خندقوں سے روکنے اور بچنے کی صورت پیدا کر لی۔

الموفق نے یہ دیکھا تو دجلہ کی جانب جا اس کے مکان پر حملہ کرنے اور اس کے جلانے کا قصد کیا۔ خبیث نے پیچھے ہٹ کر اپنے مکان کے بچاؤ کے لئے [illegible] کی کثرت اس قصد سے روک دی تھی۔ کشتی جب اس کے محل کے قریب ہوتی تھی تو وہ لوگ دیوار سے تیر پھینکتے تھے اور محل کے اوپر سے پتھر برساتے تیر چلاتے اور گوپھنوں سے پتھر پھینکتے اور [illegible] آگ پھینکتے تھے۔ اس وجہ سے مکان کا جلانا نہایت دشوار تھا۔

آتش گیر و آلات:

الموفق نے کشتیوں کے لئے لکڑی کے سائبان بنائے اور انہیں [illegible] کھالوں سے منڈھا اور ان پر کتان کا [illegible] کا ملف تھا [illegible] چیزیں [illegible] اور دواؤں کے تیل سے [illegible] بنایا گیا تھا [illegible] کا حکم دیا۔ یہ تیار ہو گئے اور متعدد کشتیوں پر لگا دیئے گئے۔ ان میں اس نے اپنے بہادر تیر انداز اور [illegible] غلام ایک جماعت کو [illegible] آگ لگانے والوں کی [illegible] اور انہیں اس نے [illegible] صاحب الزنج کا مکان جلانے کے لئے تیار کیا۔

محمد بن سمعان کی امان طلبی:

۱۸/ شعبان روز جمعہ ۲۶۹ھ کو محمد بن سمعان نے جو خبیث کا کاتب اور اس کا وزیر تھا الموفق سے امان طلب کی۔ اس کے امن لینے کا سبب محمد بن الحسن نے یہ بیان کیا ہے کہ وہ ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے اس کی صحبت میں امتحان دیا اور وہ اس کی گمراہی معلوم ہونے پر اس سے بیزار تھا۔ محمد بن الحسن نے کہا کہ میں بھی اس بات پر اس سے متفق تھا۔ ہم دونوں رہائی کے لئے تدبیر سوچتے تھے مگر موقع نہ تھا۔ جب خبیث پر محاصرہ کی مصیبت نازل ہوئی [illegible] اور اس کی حالت کمزور ہو گئی تو اس نے رہائی کے لئے ایک تدبیر سوچی اور اس نے مجھے اطلاع دی [illegible] میں اس امر پر [illegible] تو [illegible] ہوں کہ [illegible] اور تنہا [illegible] میں نے قصد کیا اس میں تیری کیا رائے ہے۔ میں نے جواب دیا کہ تیرے [illegible] ہے کیونکہ [illegible] صرف آپ اپنے [illegible] بچے کو چھوڑ [illegible] پر حملہ [illegible] کیا بات ہے [illegible] سے تجھے [illegible] تیرے ساتھ [illegible] مجھے [illegible]

سے امان کی حفاظت کی قدرت نہ ہو گی کیونکہ تم اپنے حال پر قائم رہے۔ مجھے تو تمہاری قوت اور ان کی محبت کی ناگواری کے بارے میں میری نیت کا جو کچھ علم ہے اس کی اطلاع تم کو دے رہا۔ اگر اللہ نے میرے سامنے میرے بچوں کی رہائی کا کام آسان کر دیا تو میں بہت جلد تم سے ملوں گا۔ اور اگر تقدیر نے پیچھا کر دیا تو ہم دونوں ساتھ ہوں گے اور صبر کریں گے۔

محمد بن سمعان نے اپنے ایک وکیل محمد بن ... کو روانہ کیا۔ وہ الموفق کے لشکر میں آیا اور اس نے اس کے لئے اس کی خواہش کے مطابق امان لے لیا۔ اس کے لئے کشتی تیار کی گئی وہ اسی میں سوار ہو کر اس کے پاس آیا پھر الموفق کے لشکر چلا گیا۔

صاحب الزنج کے محل پر یورش:

الموفق نے اس دن کی صبح سویرے جس دن محمد بن سمعان نے امان پایا تھا دار الخبیث کی جنگ اور آگ لگانے کا قصد کیا جو نہایت عمدہ طریقے اور کامل تیاری کے ساتھ تھا۔ یہ ۱۳ شعبان ۲۶۹ھ مطابق کا دن تھا۔ اس کے ساتھ وہ کشتیاں تھیں جن میں اس کے موالی اور غلام تھے۔ وہ کشتیاں بھی تھیں جن میں اس کی پیادہ فوج تھی۔ الموفق نے اپنے فرزند ابو العباس کو محمد بن یحییٰ عرف الکرنبائی کے مکان کے قصد کا حکم دیا جو نہر ابی الخصیب کے شرقی جانب خائن کے مکان کے سامنے تھا جس کا راستہ نہر اور دجلے سے تھا۔ اسے اس کے پاس کے سرداران زنج کے مکانات جلانے کا اور ان سرداروں کو اس میں مشغول کرنے کا جو خائن کی مدد اور اعانت سے باز رکھے کا حکم دیا۔ جو لوگ منتخب کشتیوں میں مقرر تھے انہیں خبیث کی ان جھونپڑیوں اور عمارتوں کے قصد کا حکم دیا جو دجلے کے کنارے بنائی گئی تھیں۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اپنی کشتیوں کو محل کی دیوار سے ملا دیا۔ پھر ان سے نہایت شدید جنگ کی اور آگ سے ان کی مدافعت کی۔ ان دستوں نے صبر کیا اور جنگ کی۔ اللہ نے ان کے خلاف مدد کی تو وہ ان جھونپڑیوں اور مکانوں سے ہٹ گئے جن کی وہ حفاظت کر رہے تھے۔ انہیں الموفق کے غلاموں نے جلا دیا۔ جو کشتیوں میں تھے وہ فصیلوں کے ان حجروں اور کمروں اور چھپے ہوئے میسیوں کے پیچھے ہونے سے جن کے ذریعے سے وہ لوگ مقابلہ کر رہے تھے ان سے بچاؤں کی وجہ سے بچ گئے جنہیں الموفق نے کشتیوں میں بٹھا دیا تھا۔ کشتیوں کے خبیث کے مکان پر قابو پانے کا یہی سبب ہو گیا۔ اور الموفق نے ان لوگوں کو واپس ہونے کا حکم دیا جو کشتیوں میں تھے۔ وہ واپس ہو گئے۔ جو غلام تھے انہیں نکال دیا اور دوسروں کو بٹھایا۔ اور پانی کے مد (چڑھاؤ) اور اس کی بلندی کا انتظار کیا۔

صاحب الزنج کے محل پر آتش زنی:

وقت آگیا تو سائبان دار کشتیاں خبیث کے محل کی طرف لوٹیں۔ الموفق نے ان لوگوں کو جو ان میں سوار تھے۔ فاسق کے محل کی ان کوٹھریوں کو جو دجلے پر بنی ہوئی تھیں جلانے کا حکم دیا۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ ان کوٹھریوں میں آگ لگ گئی اور جو پردے ان سے متصل تھے ان میں بھی آگ لگ گئی۔ جن کے ذریعے سے خبیث نے اپنے مکان پر پردہ کیا تھا۔ ان پردوں میں جو ان کے دروازوں پر تھے۔ اس وقت آگ اور زیادہ بھڑک اٹھی۔ اس نے خبیث اور اس کے ساتھ والوں کو ان اشیاء کے متعلق فکر کرنے کا موقع نہ دیا جو اس کے مکان میں از قسم مال و متاع و جواہر و خزانہ وغیرہ تھیں۔ وہ بھاگ نکلا اور یہ تمام چیزیں اس نے چھوڑ دیں اور الموفق کے غلام خبیث کے محل پر چھا گئے۔ وہ تمام مال و اسباب کا فرو اور چاندی اور سونا اور جواہر و زیورات وغیرہ لوٹ لیا جس تک آگ نہیں پہنچی تھی۔ عورتوں کی ایک جماعت کو بھی چھڑا لیا۔ جنہیں خبیث چرا لے گیا تھا۔ خبیث اور اس کے بیٹے انکلائی کے تمام مکانات میں گھس گئے اور ان سب میں آگ لگا دی۔ اس روز لوگوں کو اس پر بڑی مسرت ہوئی جو اللہ نے ان کے لئے مہیا کر دیا تھا۔

ایک جماعت مقرر کر رکھی تھی۔ جس نے ان کے شہر میں اور خبیث کے محل کے اس دروازے پر جو میدان کے متصل تھا جنگ برپا کر دی۔ ان کے بہت سے لوگوں کو قتل اور بہت سوں کو زخمی کیا۔ ابو العباس نے اس کے محل کے اور اس کے متصل کے مکانات میں اسی طرح آگ لگا دی اور ان کو منہدم کر دیا۔

ابو احمد کی کامیابی:

اسی دن ابو العباس نے اس بڑی بھاری اور مضبوط دوہری زنجیر کو کاٹ ڈالا جس کے ذریعے سے خبیث نے نہر ابی الخصیب کو مقفل کر رکھا تاکہ کشتیوں کو اس میں داخل ہونے سے روکے۔ اس نے انہیں زنجیروں کو کھلوا لیا جو کشتیوں میں لاد دی گئیں۔ الموفق نماز مغرب کے وقت بخیریت مع اپنے تمام لوگوں کو اسی طرح واپس لایا۔ اس روز فاسق کے جان و مال اور اولاد اور ان مسلمان عورتوں کے بارے میں جن پر وہ غالب تھا ایسی ہی کامیابی حاصل کی گئی تھی کہ اس سے مسلمانوں کی پریشانی جاتی رہی اور پراگندگی جماعت کی مصیبت اپنے اہل و عیال میں پہنچ گئی تھی۔ اسی روز اس کے بیٹے انکلائی کے پیٹ میں ایک شدید زخم لگا جس سے وہ قریب مرگ ہو گیا۔ اس کے دوسرے دن یوم چہارشنبہ اسی سال ۲۰/ شعبان کو نصیر غرق ہو گیا۔

ابو حمزہ نصیر کی غرقابی:

محمد بن الحسن نے بیان کیا کہ جب دوسرا روز ہوا تو الموفق نے صبح کے وقت خبیث سے جنگ شروع کی۔ اور نصیر معروف ابو حمزہ کو اس پل کے قصد کا حکم دیا جو خائن نے نہر ابی الخصیب پر غربی سے نزدیک تھا اور جو ان دونوں پلوں سے آگے تھا جنہیں اس نے اس پر بنایا تھا۔ زیرک کو اسی مقام پر اپنے ساتھیوں کے لے جانے کا حکم دیا جو الجبائی کے مکان کے متصل تھا کہ جو فاجر کے یہاں جمع ہیں ان سے جنگ کرے۔ اس کے ہمراہ اس نے ایک جماعت کو اس مقام پر ان کی جنگ کے لیے جانے کا حکم دیا جو انکلائی کے مکان کے متصل تھا۔ نصیر فوراً روانہ ہو گیا اور اپنی متعدد کشتیوں کے ساتھ شروع مد میں زنج کے محاذ میں داخل ہو گیا پانی کے چڑھاؤ (مد) نے انہیں پل کے پاس سے لا دیا۔ چند کشتیاں الموفق کے موالی اور غلاموں کی بھی داخل ہوئیں جن لوگوں میں سے تھے جنہیں داخل ہونے کا حکم دیا گیا تھا۔ ان لوگوں کو بھی مد نے اٹھا کے نصیر کی کشتیوں پر ڈال دیا۔ بعض کشتیاں بعض سے ٹکرا گئیں۔ ملاحوں کی کوئی تدبیر ان پر نہ چلی اور نہ کوئی کام۔

زنگیوں نے یہ دیکھا تو کشتیوں تک پہنچ گئے اور انہیں نہر ابی الخصیب کے دونوں جانب سے گھیر لیا۔ ملاحوں نے خوف اور اندیشے سے اپنے آپ کو پانی میں ڈال دیا اور زنگی کشتیوں میں گھس گئے۔ بعض سپاہیوں کو قتل کر دیا اور کچھ غرق ہو گئے۔ نصیر نے جنگ کی۔ گرفتار ہونے کا اندیشہ ہوا تو اس نے اپنے آپ کو پانی میں گرا دیا اور ڈوب گیا۔

سلیمان بن جامع کی شکست:

الموفق اس روز ظہر کی نماز سے جنگ کرتا رہا اور ان کے مکانات جلاتا رہا اور اس روز برابر ان لوگوں پر اور ان پر جو اس روز تک خائن کے محل کی حفاظت کر رہے تھے غالب رہا۔ سلیمان بن جامع بھی مع اپنے ساتھیوں کے ثابت قدم رہا۔ الموفق کے ساتھیوں کے اور ان کے درمیان برابر جنگ ہوتی رہی۔ سلیمان جس جگہ مقیم تھا اس سے نہیں ہٹا۔ یہاں تک کہ اس کی پشت پر الموفق کے حبشی غلاموں کا ایک پوشیدہ لشکر نکلا جس کی وجہ سے وہ بھاگا۔ تب انہوں نے ہر طرف اس کا تعاقب کیا اور اس کے ساتھیوں کو قتل

کر رہے تھے اور ان میں سے بعض کو قید کر رہے تھے۔ اسی وقت سلیمان کی پنڈلی میں ایک زخم لگا جس سے وہ ایک ایسے مقام پر اپنے مدد کے لیے گرا جہاں آگ لگی ہوئی تھی جس میں شعلے اور چنگاریاں بھی تھیں۔ جس سے اس کے جسم کو [illegible] گیا۔ ایک جماعت نے اس کی حفاظت کی۔ تیروں یا پتھروں سے محفوظ کر لیا گیا۔

ابو احمد کی علالت:

الموفق کامیاب اور سلامت واپس ہوا۔ فاسقین کمزور ہو گئے۔ سرکشی ختم ہو گئی تو اس سال ان کا خوف بہت کم ہو گیا۔ ابو احمد کی وہی سابق کی بیماری پیدا ہو گئی جس سے وہ بقیہ شعبان اور ماہ رمضان اور چند روز شوال میں ٹھہر کر فاسق کی جنگ سے رکا رہا۔ جب اسے اپنے مرض سے افاقہ ہوا اور تندرست ہو گیا تو ان اشیا کی تیاری کا حکم دیا جن کے مقابلے کے لیے ضرورت تھی۔ اس کے تمام ساتھی تیار ہو گئے۔

اسی سال عیسیٰ بن الشیخ بن السلیل کی وفات ہوئی۔

منبروں پر ابن طولون کے لیے بددعا:

اس سال المعتمد نے دارالعوام میں ابن طولون پر لعنت کی اور منبروں پر اس کی لعنت کا حکم دیا گیا کہ ابن جعفر المفوض (ولی عہد) جامع مسجد گیا اور اس نے ابن طولون پر لعنت کی۔ اسحاق بن کنداج کو ابن طولون کے علاقے کا عامل بنایا۔ اسے باب الشماسیہ سے افریقیہ تک کا والی بنایا گیا۔ شرطۂ خاصہ (خاص پولیس) کا بھی والی بنا دیا گیا۔

جواب کی اسیری:

اسی سال رمضان میں احمد بن طولون نے اہل شام کو ایک خط لکھا جس میں انھیں خلیفہ کی مدد کی دعوت دی تھی۔ نیز جواب اس طرح پایا گیا کہ وہ ابن طولون کا قصد رکھتا تھا۔ اس کے ہمراہ اس کے نائب جواب کی جانب سے واقعات کے متعلق چند خطوط تھے۔ جواب قید کر دیا گیا اور اس کا مال و غلام جانور لے لیے گئے۔

ابن ابی الساج اور اعراب کی جنگ:

اسی سال شوال میں ابن ابی الساج اور اعراب کے درمیان ایک جنگ ہوئی جس میں ان لوگوں نے اسے شکست دی۔ اس نے شب خون مارا، بعض کو قتل کیا اور بعض کو گرفتار کیا۔ سروں اور قیدیوں کو بغداد بھیج دیا۔ جو اسی سال شوال میں پہنچ گئے۔

عمال کا تقرر:

اسی سال ۱۷/شوال کو جعفر المفوض نے صاعد بن مخلد کو شہرزور اور داراباذ اور صامغان اور حلوان اور ماسبذان اور مہرجانقذق اور فرات کے اعمال پر عہدہ دار بنایا۔ موسیٰ بن بغا کے سردار یعنی احمد بن موسیٰ اور کیغلغ اور اسحاق بن کنداجیق اور اساتکین کے مراتب کو اس کے ساتھ شامل کر دیا۔ صاعد نے ۲۲/شوال یوم شنبہ کو ان مقامات میں سے ان پر جن پر اسے عہدہ دار بنایا گیا تھا۔ لؤلؤ کو عہدہ دار بنایا۔ ابن ابی الساج کو اپنی جانب سے اس عمل کے لیے کہلا بھیجا جس کا وہ والی تھا وہ انبار اور طریق الفرات اور رحبہ طوق بن مالک پر ہارون بن الموفق کی جانب سے والی تھا۔ رمضان میں ادھر روانہ ہوا تھا۔ جب یہ صاعد کے ماتحت کیا گیا تو ان میں سے جو عہدے ان کے سپرد تھے۔ صاعد نے ان پر اسے برقرار رکھا۔

ابن ابی الساج کا رحبہ پر غلبہ:

اسی سال آخر شوال میں رحبہ طوق بن مالک میں وہاں کے باشندوں نے ابن ابی الساج سے جنگ کی پھر وہ ان پر غالب آیا اور رحبہ میں داخل ہو گیا۔ احمد بن طوق بن مالک شام کی طرف بھاگ گیا۔ پھر ابن ابی الساج قرقیسیا کی طرف روانہ ہوا۔ وہاں داخل ہوا تو ابن صفوان العقیلی اس سے کنارہ کش ہو گیا۔ اسی سال ۲۰ شوال یوم سہ شنبہ کو ابو احمد اور زنجیوں کے درمیان فاسق کے شہر میں ایک جنگ ہوئی جس میں بہت سے مارے گئے جن کے ذریعے سے وہ اپنی مراد تک پہنچ گیا۔

صاحب الزنج کا پل پر قبضہ:

محمد بن الحسن نے بیان کیا کہ خبیث دشمن خدا نے الموفق کے مرض کے زمانے میں اس پل کو دوبارہ بنا لیا جس کی تعمیر کی کشتیاں تیار کی تھیں اور سامان کی بوجھ دی جس کو اس نے استواری کے لئے سمجھا تھا۔ اس طرف لکڑی کے تختے کا زور دے کر انہیں ایک دوسرے سے ملا دیا اور ان پر لوہا چڑھا دیا۔ اس کے آگے پتھروں سے بند باندھ دیا کہ کشتی کی گذرگاہ تنگ ہو جائے اور نہر ابی الخصیب میں پانی کا بہاؤ تیز ہو جائے کہ لوگ اس میں داخل ہونے سے ڈریں۔

ابو احمد کا پل کے انہدام کا حکم:

الموفق نے اپنے غلاموں کے دو سرداروں کو اس چار ہزار غلاموں کے ساتھ روانہ کیا۔ نہر ابی الخصیب میں آ گئے۔ ان دونوں میں سے ایک اس کی شرقی جانب ہو اور دوسرا غربی جانب یہاں تک کہ دونوں اس پل تک پہنچ جائیں جسے فاجر نے درست کر دیا ہے اور جس کے سامنے اس نے بند باندھ دیا ہے۔ پھر وہ دونوں خبیث کے ساتھیوں سے جنگ کر کے پل سے ہٹا دیں۔ بڑھئی اور مزدور پل اور ان متفرق چیزوں کے کاٹنے کے لئے مہیا کئے جو اس کے آگے بنائی گئی تھیں۔ ایسی کشتیاں تیار کرنے کا حکم دیا جن پر تیل میں بھیگا ہوا ایندھن بھرے ہوئے ہوں کہ مدد کے وقت نہر ابی الخصیب میں داخل کی جائیں اور ان میں آگ لگا دی جائے تاکہ ان کے ذریعے سے وہ پل جلا دیا جائے۔

ابن جامع و ابن ابان کی شدید مدافعت:

الموفق اسی روز لشکر کے ہمراہ سوار ہو کر روانہ ہوئے اور دہانہ نہر ابی الخصیب تک پہنچا۔ خبیث کے لشکر کے اوپر اور بہت سے متعدد مقامات میں سپاہیوں کے اتارنے کا حکم دیا کہ وہ اس طریقے سے انہیں پل کی حفاظت پر مدد کرنے سے باز رکھیں۔ دونوں سردار اپنے ساتھیوں کے ہمراہ آگے بڑھے۔ فاسق کے زنجی ساتھی ملے جن کی کمان اس کا بیٹا انکلائی اور علی بن ابان المہلبی اور سلیمان بن جامع کر رہے تھے۔ فریقین کے درمیان جنگ جاری ہوئی اور ہوتی رہی۔ پل کی حفاظت کرنے والوں نے نہایت سخت جنگ کی۔ اس کے کٹ جانے میں ان کا جو نقصان تھا اسے وہ جان گئے کہ اس کے بعد کے ان دونوں بڑے پلوں تک جنہیں خبیث نے نہر ابی الخصیب پر بنایا تھا پہنچنا سہل ہے۔

پل کا انہدام:

فریقین میں بکثرت مقتول و مجروح ہوئے۔ جنگ نماز عصر تک برابر ہوتی رہی۔ الموفق کے غلاموں نے فاجر کے غلاموں کو پل سے ہٹا دیا اور اس کے آگے بڑھ گئے۔ بڑھئی اور مزدوروں نے اسے کاٹا اور توڑ دیا۔ وہ مذکورۃ الصدر تختے جو بنائے گئے تھے اور فاسق نے اس پل کو انہی سے ایسا مضبوط کیا تھا کہ بڑھئی اور مزدوروں کو قلت کے ساتھ ان کا کاٹنا دشوار ہو گیا۔ اس وقت الموفق نے ان

کشتیوں کے داخل کرنے کا حکم دیا [illegible] پانی کے [illegible] پہنچ گئے [illegible] جب انہوں نے [illegible] انہوں نے ان کو [illegible] بہت زیادہ ہو گئی۔ انہوں نے [illegible] جدھر [illegible] بہت سے [illegible] ہو گئے۔

ایک زنگی جماعت کی امان طلبی

ایک [illegible] صاحب [illegible] موفق نے [illegible] پاس [illegible] صاحب زنج [illegible] امان [illegible] ہو گئے۔

جاسوسوں کی گرفتاری پر انعامات کا اعلان

الموفق نے [illegible] کا حکم دیا [illegible] انعام [illegible] جماعت [illegible] جو [illegible] ہو گئے۔

برجوں کے توڑنے کا حکم:

جب [illegible] موفق نے [illegible] برجوں کے توڑنے کا حکم [illegible] برجوں کے توڑنے کا حکم دیا [illegible]

اسی سال وہ قتل کر دیا گیا اور سب کی تباہی ہو گئی جس سے ان کی ترقی بجانب مختارہ [illegible] مستحکم ہو گئی۔

زنگیوں کی زبوں حالی:

بیان کیا گیا ہے کہ الموفق نے جب صاحب الزنج کے گاؤں کو ویران کر کے انھیں برباد کر دیا تو [illegible] ان مقامات میں جو اپنی فصیل کے اندر تھے خلافت کی طرف بلاؤں۔ وہ ان میں [illegible] اطاعت [illegible] اپنے [illegible] مقام [illegible] زنگیوں کے [illegible] حالت خراب ہو گئی۔ [illegible] ان کے پاس [illegible] منقطع ہو گیا۔ [illegible] بھوک [illegible] تھے۔ [illegible] تمام [illegible] آدمیوں کو [illegible] تھے۔ جب ان میں سے کوئی [illegible] پکڑا جاتا تو [illegible] ظلم کرنے لگے۔ [illegible] انھوں نے [illegible] ان کا گوشت کھا جاتے تھے۔ خبیث ان لوگوں کو [illegible] ان کی قید [illegible] زندہ [illegible] کر دیتا تھا۔

ابوالعباس کی مشرقی جانب پر دھاوا کرنے کا حکم:

بیان کیا گیا ہے کہ جب نافع کا مکان تباہ اور جلا دیا گیا اور زنگیوں کی قوت [illegible] ختم ہو گئی۔ نہر ابی الخصیب کی غربی جانب [illegible] مشرقی جانب چلا گیا۔ [illegible] صاحب [illegible] مشرقی جانب [illegible] جانے [illegible] خبیث [illegible] غربی جانب سے نکالے [illegible] ابوالعباس کو ایک جماعت کے ساتھ [illegible] نہر ابی الخصیب [illegible] کا حکم [illegible] اپنے ساتھیوں [illegible] نہر ابی الخصیب کے مشرقی جانب [illegible] مقابلہ کرنے کے لئے روانہ [illegible] الموفق قصر [illegible] ان کا لشکر [illegible] تھا۔

زنگیوں کے مکانات کی تباہی:

الموفق کے حکم سے مسرور اور [illegible] نے [illegible] کے مکان کا [illegible] تھے۔ [illegible] خبیث کے [illegible] ساتھیوں کی بہت بڑی جماعت سے [illegible] دونوں [illegible] الموفق نے ساتھیوں [illegible] شکست [illegible] ان کے ساتھیوں [illegible] ابوالعباس [illegible] الموفق نے [illegible] خبیث [illegible] تھا [illegible] الموفق کے [illegible] کے لئے اس مکان [illegible] تیار کر کے اپنے [illegible] مقام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ابوالعباس کا شرقی جانب سفر

[illegible]

ابواحمد کا توقف:

[illegible]

ابواحمد کا کا حملہ:

[illegible]

گئے۔ انھوں نے الموفق کے ساتھیوں پر حملہ کر دیا۔ سلیمان ایک پوشیدہ مقام سے کہ زنگیوں کے مقابل تھا نکل آیا۔ ان لوگوں نے موفق کے ساتھیوں کو پسپا کر دیا۔ یہاں تک کہ اپنی کشتیوں میں آ پہنچے۔ ان کی ایک جماعت قتل کر دی گئی۔ موفق کو اس کا حال ظاہر ہو گیا کہ اسے یہ ضروری تھا کہ متعدد مقامات سے فاسقین سے جنگ کر کے ان کی جماعت کو منتشر کر دے۔ پھر اس خبیث مقام کے قصد کرنے والے کو اس کا ارادہ کرنا آسان ہو جاتا۔

ابو احمد کا قلعہ پر قبضہ

اس نے ان پر دوبارہ حملہ کرنے کا عزم ارادہ کر لیا۔ ابو العباس اور دوسرے سرداروں کو جمع کر کے ان کا اور اپنے آدمیوں میں سے بہادروں کے انتخاب کرنے کا حکم دیا۔ سرداروں کو نہر منکی پر مقرر کیا۔ تیر انداز آدمیوں کو اس مقام کے پہاڑوں اور جنگل کے پاؤں میں روانہ کر دیا تاکہ زنگیوں کا دھیان بٹ جائے اور وہ یہ سمجھیں کہ ان کے خلاف اس جانب سے بھی کوئی تدبیر ہے۔ اور ابو العباس کو اپنے ساتھیوں کو بڑی کشتیوں میں روانہ کیا۔ نیز وہاں مقام پر کشتیوں کا سلسلہ قائم کرنے کا حکم دیا۔ وہ موضع [illegible] تک پہنچے جو نہر [illegible] کے پیچھے ہے۔ خود موفق نہر [illegible] کی طرف روانہ ہوا اور اپنے غلاموں کے سرداروں کو یہ حکم دیا کہ ساتھیوں کے ہمراہ روانہ ہوں۔ فاسقین سے ان کے قلعے اور باجے کے درمیان ان سے جنگ کریں یہاں تک کہ خدا تعالیٰ انھیں فتح دے۔ یہ قلعہ کا ارادہ تھا۔ ہر ایک کی حرکت آ گئے اور دیوار پر اس کے منہدم کرنے میں مشغول ہو گئے۔ پہلے کا کچھ حصہ بھی گرا ہوا تھا۔ فاسقین نے اسے بچایا اور کشتیاں ڈبو دیں۔ وہ پہاڑ پر چڑھ گئے۔ وہ ان کے قبضے میں آ گیا۔

نہر ابی الخصیب کی تباہی:

پھر ابو احمد نے دیکھا تو اس پہاڑ پر جنگ کرنے کا عزم ارادہ کر لیا جس کے کنارے ہے۔ اس نے اپنے چند غلام سرداروں کو نامزد کیا اور ان دونوں کو اپنے تمام ساتھیوں کے ہمراہ جو نہر ابی الخصیب میں کشتیوں اور دوسرے اور مضبوط آلات تک ہوں جمع ہونے کا اور خود قنطرہ کی جانب سے آگ لگانے والوں اور ان آلات کے تیار کرنے کا حکم دیا جن سے پل توڑا جاتا ہے۔ ایک سردار کو نہر غربی جانب جانے کا حکم دیا۔ وہ دوسرے کو اس کی شرقی جانب گیا۔ الموفق نے اپنے موالی، خدام اور غلاموں کے ہمراہ کشتیوں میں سوار ہو کر نہر ابی الخصیب کا قصد کیا۔ یہ واقعہ ہفتہ کی صبح ۱۲؍ شوال ۲۶۹ھ کا ہے۔

پہلے تک وہ سردار جس کو موفق نے نہر کی غربی جانب سے جانے کا حکم دیا تھا۔ اس نے فاسق کے ان ساتھیوں پر حملہ کیا جو اس پر مقرر تھا۔ ان کی ایک جماعت قتل کر دی گئی۔ پل میں آگ لگا دی گئی۔ اس پر پانی اور بجانے والی مجنیقیں تھیں زائل کر دی گئیں۔ خبیث کے وہ مددگار جو وہاں تھے بھاگ گئے۔ اس کے بعد وہ سردار پہنچا جس کو شرقی جانب سے پل پر جانے کا حکم دیا گیا تھا۔ اس نے حسب الحکم آتش زنی شروع کر دی۔ خبیث نے اپنے بیٹے انکلائی اور سلیمان بن جامع کو پل کی حفاظت کے لیے بھیجنے کا حکم دیا تھا۔ دونوں نے ایسا ہی کیا۔ وہ سردار ان کی طرف متوجہ ہوا جو ان دونوں کے مقابل تھا۔ ان لوگوں نے ان سے شدید جنگ کی۔ انکلائی اور سلیمان ہٹ گئے۔ ان لوگوں کو پل کے جلانے کا موقع مل گیا۔ ان لوگوں نے اسے جلا دیا اور اس سے گزر کر اس مقام تک گئے جہاں فاسق کی بادبانی اور کشتیاں اور وہ تمام آلات حرب بنائے جاتے تھے۔ چند بادبانوں اور کشتیوں کے سوا جو نہر میں تھیں سب جلا دیے گئے۔ انکلائی اور سلیمان بن جامع بھاگ گئے۔ الموفق کے غلام نہر ابی الخصیب کے غربی جانب خبیث کے ایک قید خانے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دوسرے پل کو جلانے کا منصوبہ

پہلا پل جلانے کے بعد الموفق چند روز تک ٹھہرا رہا پھر غلاموں کے ایک گروہ کو نہر ابی الخصیب کے غربی جانب بھیجا [illegible] اور جو تاجروں کے بقیہ مکانات [illegible] جلاتے جاتے تھے اور دوسرے پل کے قریب ہوتے جاتے تھے اور زنگیوں سے جنگ کرتے تھے۔ زنگیوں کی ایک جماعت ان مکانوں میں رہ گئی تھی جو غربی جانب دوسرے پل کے قریب تھے۔ الموفق نے غلاموں کو [illegible] تھے اور ان دشمنوں اور زنگیوں پر حملے ہوتے تھے جو اکثر خبیث کے ان سے بچے ہوئے تھے جب الموفق نے اپنے غلاموں اور صاحب الزنج کے اس راستے کو جان لیا اور ان کے اس راستے سے بچنے کے ذریعے سے واقف ہو گیا تو اس نے دوسرے پل کے جلانے کا قصد کیا کہ جانب غربی کا خبیث کے لشکر سے رابطہ منقطع کر دے اس نے ساتھیوں سے کئی کشتیاں [illegible] اقدام ہونے کی اس پل سے نہر ابی الخصیب کے دونوں جانب [illegible] درمیان اور پل حائل تھے اس وقت الموفق نے ابو العباس کو مع اپنے ساتھیوں اور غلاموں کے غربی جانب جانے کا حکم دیا اور یہ ۱۲ شوال یوم ہفتہ ۲۶۹ھ کا واقعہ ہے۔

ابو احمد کے فوجی دستوں کی پیش قدمی:

غلام [illegible] کو جانا سمجھا گیا تھا اور وہاں سے [illegible] تک پہنچ گئے جس کو خبیث نے مضبوط کیا ہوا تھا۔ جب یہ لوگ پہنچے تو اس پہاڑ کی طرف بڑھے [illegible] سے مشہور ہے۔ اپنے غلاموں کے سوار اور پیادہ ہر دو میں سے تقریباً ایک ہزار آدمیوں کے ہمراہ [illegible] کہ اپنے مقدمے کے [illegible] ان کے ساتھیوں کے [illegible] کیونکہ اگر اس مقام پر غلاموں کا کوئی [illegible] ہو تو ان کے نکلنے کا خوف تھا۔ [illegible] زنگی [illegible] کے درمیان ان کے اس پہاڑ پر [illegible] سب کے سب اس پہاڑ پر سے نہر ابی الخصیب کے دوسرے پل کے مقام تک پہنچ جائیں۔ [illegible] ابو العباس کے ساتھ کشتیوں پر [illegible] اپنے ساتھیوں کے ہمراہ [illegible] کے مکان کے درمیان روانہ ہوں اور ان کی روانگی [illegible] ابی الخصیب کے [illegible] ملحقات پر [illegible] کے ابتدائی حصوں سے مل جائیں جو پہاڑ [illegible] دونوں کی ایک جماعت کے [illegible] کے لیے [illegible] جانے کا حکم دیا۔ راشد [illegible] ابو العباس کے ساتھ تھے نہر ابی الخصیب کی شرقی جانب اور پل پر جنگ کرنے کا حکم دیا۔ ابو احمد نہر ابی الخصیب میں کشتی میں داخل ہوا۔ اپنے ساتھ ایسی کشتیاں تیار کیں جن میں [illegible] جلانے کے تھے [illegible] بقدر ضرورت پہنچا دیا جائے۔ انہیں اپنے آگے نہر ابی الخصیب میں روانہ کیا۔

دوسرے پل کی تباہی:

دونوں جانب سے فریقین کے درمیان سخت خون ریزی ہونے لگی۔ غربی جانب ابو العباس اور اس کے ہمراہیوں کے مقابلے میں انکلای [illegible] اپنے لشکر کے اور سلیمان بن جامع [illegible] اپنے لشکر کے تھے۔ شرقی جانب [illegible] کے ہمراہیوں کے مقابلے میں صاحب الزنج اور المہلبی مع اپنے باقی لشکر کے تھے اس دن جنگ [illegible] تک ہوتی رہی [illegible] اس طرح

بھاگے کہ کسی طرف رستہ بھی نہ پاتے تھے تو زنوں نے ان میں اپنا راستہ صاف کر لیا۔ فاسقوں کے اتنے سر کاٹ لئے گئے کہ کثرت کی وجہ سے ان کا شمار نہ ہو سکا۔ الموفق کے پاس جب کوئی سر لایا جاتا تو وہ نہر ابی الخصیب میں ڈالنے کا حکم دیتا کہ مجاہدین سروں میں مشغول نہ رہ کر رہ جائیں اور اپنے دشمن کے تعاقب میں کمی نہ کریں۔ کشتی والوں کو جن کو اس نے نہر ابی الخصیب میں مقرر کیا تھا پل کے نزدیک ہونے کا اور اس کے جلانے کا اور جو بھی کسی کی حفاظت کرے اسے تیروں سے دفع کرنے کا حکم دیا۔ انہوں نے ایسا ہی کیا اور پل کو آگ لگا دی۔

انکلائے اور ابن جامع کا فرار:

اسی وقت انکلائے اور سلیمان نہر ابی الخصیب کی شرقی جانب عبور کرنے کے ارادے سے زخمی ہو کر بھاگتے ہوئے آئے۔ ان دونوں کے اور پل کے درمیان آگ حائل تھی۔ دونوں نے اور ان کے ہمراہ جو لوگ تھے اپنے آپ کو پانی میں ڈال دیا۔ ان میں سے مخلوق کثیر غرق ہو گئی انکلائے اور سلیمان قریب ہلاکت پہنچ کر بچ گئے۔ پل پر دونوں جانب سے مخلوق کثیر جمع ہو گئی۔ وہ پل آگ لگے ہوئے بانسوں سے بھری ہوئی ایک کشتی ڈالنے کے بعد کاٹ دیا گیا۔ کشتی نے بھی اس کے کاٹنے اور جلانے میں مدد کی۔ دونوں جانب سے پورا لشکر خبیث کے شہر میں منتشر ہو گیا۔ لوگوں نے ان کے مکانات کو اور بازاروں میں سے بہت کچھ جلا دیا۔ قیدی عورتوں اور بچوں میں سے بھی اتنے چھڑائے جن کا شمار نہیں ہو سکتا۔ موفق نے مجاہدین کو اپنی کشتیوں میں سوار کرا کے الموفقیہ تک عبور کرانے کا حکم دیا۔

صاحب الزنج کی قیام گاہ پر یورش:

فاجر اپنا محل اور اپنے مکانات جلا دیے جانے کے بعد احمد بن موسیٰ القلوص اور محمد بن ابراہیم ابو عیسیٰ کے مکانوں میں رہتا تھا۔ اس نے اپنے بیٹے انکلائے کو مالک بن اخت القلوص کے گھر میں رکھا تھا۔ الموفق کے غلاموں کی ایک جماعت نے ان مقامات کا قصد کیا جن میں خبیث رہتا تھا لوگ گھس گئے۔ چند مقامات جلا دیے۔ جو کچھ آگ زنی اور خبیث کے بھاگنے سے بچ گیا تھا سب لوٹ لیا۔ اسی روز اس کے مال کے مقامات کی اطلاع ہو گئی۔

علوی مستورات کی رہائی:

اسی روز چند علوی عورتیں بھی چھڑائی گئیں جو اسی مکان کے قریب جس میں وہ رہتا تھا ایک جگہ قید تھیں۔ الموفق نے انہیں اپنے قصر میں روانہ کرنے کا حکم دیا۔ ان کے ساتھ احسان کیا اور صلہ دیا۔

صاحب الزنج کے قیدیوں کی رہائی:

الموفق کے غلاموں کی اور دیگر لڑنے والوں کی ایک جماعت نے جو ابو العباس کے ساتھ لگے ہوئے تھے ایک قید خانے کا قصد کیا۔ جس کو فاسق نے نہر ابی الخصیب کے شرقی جانب بنایا تھا اس کو کھول کے بہت سی مخلوق کو نکالا کہ ان لشکروں میں سے قید ہوئے تھے جو فاسق اور اس کے ساتھیوں سے جنگ کرتے تھے۔ ان کے علاوہ دوسرے بھی تھے۔ سب اپنی بیڑیوں اور طوقوں کے ساتھ نکالے گئے۔ الموفق کے پاس لائے گئے تو اس نے بیڑیوں کے کھولنے اور الموفقیہ روانہ کرنے کا حکم دیا۔ اسی روز تمام فاسق کی کشتیاں شذا۔ سمیریہ چھوٹے بڑے سفینے براقات زلالات وغیرہ جو نہر ابی الخصیب میں باقی تھیں نہر سے دجلہ میں داخل کر دی گئیں۔ ان

[illegible]

[illegible]

[illegible] کی امان طلبی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کی امان طلبی

[illegible]

[illegible]

مختل پر ابو احمد کی نوازشات:

[illegible]

مختل کا کامیاب شب خون:

[illegible]

[illegible]

زنجی لشکر میں بے وفائی:

[illegible]

کر دیا ہے۔ ان کی تعداد اور کثرت اور ان کی فوج میں بہت کمی ہو گئی۔ موفق کے ساتھی جو آنے جانے کے راستوں کو پہچان چکے تھے، یہ خبیث کے شہر میں گھسنے کے زیادہ راستے حاصل ہونے کا تجربہ کر چکے تھے اور اس دیوار پر غالب آ گئے تھے جو ان کے اور اس کے درمیان حائل تھی۔

ابو احمد الموفق کا خطبہ:

جب الموفق کو یہ یقین ہو گیا کہ کامیابی کے لئے جن وسائل کی ضرورت تھی وہ سب فراہم ہو چکے تو جوابی لکھیں۔ کہ شرقی جانب فاسق کی جنگ کے لئے عبور کرنے کا قصد پختہ ہو گیا۔ دربار عام میں تمام چیدہ چیدہ عرب سرداروں اور موالی کے ساتھ سرداروں کو حاضر ہونے کا حکم دیا۔ وہ لوگ دربار میں اپنے مقام پر کھڑے ہو گئے جہاں سے اس کا کلام سن سکیں۔ اس نے انہیں مخاطب کر کے کہا جس شخص کی گمراہی اور بغاوت کا تم نے بارہا تجربہ کیا ہے اور تم جانتے ہو کہ ان سب کو جمع کر لیا فاسق نے اللہ کی نافرمانی کا ارتکاب کیا ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو۔ اس نے ناحق خون بہایا ہے۔ اس نے خلافت سے بغاوت کی اور لوگوں کو لوٹا اور چوری سے دریغ نہیں کیا اور عورتوں کو بے عزت کیا۔ جس شخص نے اس کی پناہ لی اس نے اپنی گردن کو اس کے ساتھ جوڑ لیا ہے۔ سب کو اسی کے نتائج اٹھانا پڑے۔ محدود رکھے گا اور تم اپنے راستوں اور دونوں جانب کی نشاندہی کرتے ہو۔ جو احسانات ان پر ہوتے ہیں ان کے بدلے اطاعت و اطاعت ان پر لازم ہے۔ یہ بدکار اس سے بڑی کوئی بات نہیں اور خلافت کی خوشنودی کا اس سے بہتر کوئی موقع نہیں کہ ان دشمنان خدا کے مقابلے میں جہاد کریں تم اللہ کا حق ادا کرو۔ اس خبیث نے اقطار کے راستوں سے اس کے شہر کو گھیر لیا ہے اور محفوظ مقامات پر جانے کی اس نے بھاگنے کے لئے جا رہی نہیں تدبیر رہی ہے ان کے سرداروں کو اتنی قوت نہیں ہے اس لئے وہ اس امر کے زیادہ طالب ہیں کہ خلافت کے لئے اپنی خیر خواہی کا ثبوت دیں۔ خبیث پر حملہ کرنے میں اور ان کے گھروں کے عوام اس کے بدلے میں خوب کوشش کریں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس پر دونوں پر کامیاب کرے۔ جب وہ ہو گا کہ ان کے لئے احسان ہے اور انعام حاصل ہے۔ جو اس میں قصور کرے گا تو اس کے انجام سے اس کی حالت کی کر دی اور اس کی قدر خوشامد سے ہر ایک کی خواہش کی جائے گی۔"

سپاہ کا اظہار اطاعت:

سب نے آواز دی کہ ایک دم سے بلند ہو گئی جس میں الموفق کے لئے دعا تھی اس نے احسان کا اقرار کیا تھا اور صدق دل سے اطاعت اور خیر خواہی اور خبیث کے مقابلے میں کوشش اور اپنی جان اس کے ساتھ اپنے کام میں صرف کرنے کا اقرار تھا جو اس کا مقرب بنا دے۔ اس نے جس امر کی دعوت دی ہے اس نے اس کی تعمیل کی بات کی ہے انہیں کسی مدد اور ضرورت کی جگہ ان پر اعتماد ہے ان کو بے وفاداروں کے مرتبے پر لانے کی بات ہے۔ درخواست کی کہ انہیں عبور کرنے کی اجازت دی جائے جس میں وہ شک نہ رہے تاکہ ان کی نیت نیکی اور حسن کے عمل سے اور بات ظاہر ہو جس سے ان کا اخلاص نمایاں ہو اور بہادری اور جانثاری کا امتحان ہو جائے۔

الموفق نے ان کی درخواست قبول کر لی۔ ان کی تعریف کی اور وہ لوگ خوش خوش اس کے پاس سے روانہ ہوئے۔

بحری کشتیوں کی روانگی:

اس سال ذی الحجہ میں الموفق نہر ابی الخصیب کے شرقی جانب سے فاسق کے شہر میں داخل ہوا۔ اس نے اس کا گھیراؤ کیا۔

دیے ہوئے [illegible] میں [illegible] ہیں۔

بیان کیا گیا ہے کہ ابو احمد نے جب نہر ابی الخصیب کی شرقی جانب سے فاسق کے شہر پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا تو جلد از جلد [illegible] اور ان کے دونوں طرف سے تمام کشتیوں اور [illegible] کرنے کے [illegible] جانے کا حکم دیا۔ انہیں ان کشتیوں میں ملاحوں کے علاوہ [illegible] میں ضرورت سے [illegible] شہر میں تھیں۔ [illegible] [illegible] کشتیوں میں [illegible] کر لیا تو [illegible] بیت المال سے [illegible] کشتیوں کے [illegible] ہے اور ان پر لوگ اپنی ضرورت سے سوار ہوتے ہیں۔ اور اس زمانے میں [illegible] کی کشتیاں تھیں ان کو [illegible] زورق کہتے تھے۔ ان سب میں [illegible] اور [illegible] سے ان کا [illegible] تھا۔

ابو احمد کے لشکر کی پیش قدمی:

جب کشتیاں اور [illegible] کے [illegible] سب [illegible] مکمل ہو گئی تو ابو احمد نے ابو العباس کے ہمراہ اپنے موالی اور غلاموں کے سرداروں کو دشمن کے مقابلے کے لیے تیار رہنے [illegible] کا حکم دیا۔ کشتیوں اور ملاحوں کے علاوہ پیادہ [illegible] کے لیے تقسیم کرنے کا حکم دیا۔ ابو العباس کو [illegible] کہ اپنے لشکر کے ساتھ نہر ابی الخصیب کے [illegible] تمام ہمراہیوں کے ساتھ [illegible] کہ فاسق کے لشکر کے پیچھے سے [illegible] کے مکان سے آگے بڑھ جائے۔ فاسق نے [illegible] اپنے ساتھیوں میں سے [illegible] کے قریب ٹھہرا دیا تھا کیونکہ اسے اپنے لشکر کے پیچھے سے [illegible] خوف تھا [illegible] کا قصد کرنے [illegible]۔

ابو العباس کی شرقی جانب روانگی:

ابو احمد نے ابو العباس کو اپنے ساتھیوں سمیت نہر ابی الخصیب کے مغربی جانب عبور کرنے کا حکم دیا [illegible] ان کی پشت سے داخل ہو جائے [illegible] سرداروں [illegible] کی کثیر تعداد کے [illegible] نہر ابی الخصیب کے شرقی جانب روانہ ہونے کا حکم دیا۔ وہ نہر ابی الخصیب کی شرقی جانب اس کی شمالی سمت پر تھا [illegible] دجلہ کے کنارے کنارے چلتے ہوئے اس مکان تک پہنچ جائیں جس میں خبیث ٹھہرا ہوا ہے۔ [illegible] اپنے غلاموں کی ایک جماعت کو [illegible] روانہ ہونے کا حکم دیا جو نہر ابی الخصیب سے پیچھے تھی۔ دوسرے لوگوں کو [illegible] اپنے ساتھیوں کے [illegible] روانہ ہونے کا حکم دیا [illegible] سب [illegible] کرنے کا حکم دیا کہ سب خائن کے مکان کی طرف چلے جائیں۔ اگر اللہ تعالیٰ تم [illegible] کامیاب کر دے تو [illegible] اس کے مکان کا قصد کریں [illegible] ہمراہ عبور کرنے کا حکم دیا گیا ہے [illegible] فاسقوں کے مقابلے میں سب ایک ہو جائیں۔ الغرض [illegible] تمام سرداروں نے جو انہیں حکم دیا گیا تھا اسے پورا کر لیا۔

ابو احمد کا کشتیوں میں قیام:

ماہ ذی قعدہ ۲۶۹ھ دوشنبہ کو بوقت عشاء کشتیوں میں سوار ہونے کے [illegible] پیچھے [illegible] اور [illegible] چلے۔ روشنی [illegible] سے پہلے دشمن کے [illegible] تھا جس میں [illegible] لوگ [illegible] ابو احمد نے [illegible]

تھا۔ الموفق نے یہ خبر سنی اور خوف زدہ ملاحوں کو جو کشتیوں پر تھیں ان کے درست کرنے اور پانی میں ڈالنے کا اور ان کی کمی پوری کرنے کا حکم دیا تھا کہ ہوا بند ہو جانے کی وجہ سے نکلے اور ان کے کنارے سے دور سمت نکل گئے۔ جہاں جنگ کی ہوا ایک میدان میں سوار اور پیادہ کو ناقوت نے الموفق کے مقابلے میں پیش کرنے کے لئے منظم کیا۔ ان زنگیوں ناقوت نے ان کو ... جنگ کرنی ہوا اپنے ساتھیوں سے الموفق کے اپنے مقام سے جو منتقل ہونے کے متعلق کہا تھا۔ وہ دونوں کی داخل ہو کر پیش بتائے گئے۔ وہ دونوں ... کا قبضہ تھا تو ان سے ملے اور ان کے درمیان فیصلہ کن رہے۔ اس مقام پر ناقوت نے لشکر کے مقابل شب کو آرام کیا۔ وہاں سے سب مقام کی طرف سوار اور پیادہ جاتے تھے۔ جن کی صورت اور وہ دیکھتے ہی تھے گھیر گئے تھے۔ ان کا اتفاق تھا اور ساتھ کے تھے۔ امام اتفاقی کا اعتماد کرتے تھے کہ تھا کہ جا کے رہتے تھے۔

ابو احمد کی بحری قوت:

خبیث نے فوج اور سامان اور تعداد کی کثرت سے خشکی کی راہ لی اور اس کے ساتھیوں کی عقلیں جاتی رہیں۔ الموفق دجلہ کے وقت بادبان میں سوار ہوئے۔ اس روز ایک سو پچاس بادبان تھے جن کو اس نے اپنے موالی اور غلاموں کے بہادر تیر اندازوں سے بھرا تھا۔ خانوں کے لشکر کے شروع سے آخر تک ان کا سلسلہ قائم کیا تھا کہ وہ لشکر کے لئے ان کی پشت سے بطور حفاظت ہو جائیں۔ اپنے مقام پر ان کے لنگر ڈال دیئے گئے۔ جو ساحل سے قریب تھا۔ جو کشتیوں کے علاوہ تھیں جن کو اس نے اپنے لئے منتخب کر کے ان میں اپنے خاصوں کے سرداران خاص کو بٹھایا۔ وہ لوگ نہر ابی الخصیب میں داخل ہونے کے وقت ان کے ہمراہ ہوں۔ سواروں اور پیادوں میں سے دس ہزار کا انتخاب کر کے حکم دیا کہ نہر ابی الخصیب کے دونوں کناروں پر ان کے ساتھ ساتھ چلیں۔ وہ خبیث سے خود بھی جا ملیں۔ لڑائی میں جدھر رخ کرے اسی طرف متوجہ ہوں۔

ابو احمد کا صاحب الزنج پر حملہ:

صبح کو الموفق ناقوت صاحب الزنج کی جنگ کے لئے فوج کو روانہ ہوا اور ساتھیوں سے جو اس مقام کی طرف روانہ ہوا۔ جس کا اسے قصد دیا گیا تھا۔ خبیث اور اس کے ساتھی تو حق کی جانب روانہ ہوئے۔ خبیث نے اپنے لشکر کے ہمراہ ان کا مقابلہ کیا اور جنگ جاری ہو گئی۔ دونوں طرف بکثرت مقتول و مجروح ہوئے۔ فاسقین نے اپنے شہر کی نہایت شدید حمایت کی جس کی نہایت پروا تھی۔ اور وہ ان کی مدافعت میں جان دینے پر آمادہ ہو گئے۔ الموفق کے ساتھیوں نے صبر کیا اور ثابت قدم رہے یہاں تک کہ اللہ نے ان پر احسان کیا اور فاسقین کو شکست ہوئی۔ ان لوگوں سے قتل عظیم کیا۔ ان کے سپاہیوں اور بہادروں میں سے بہت بڑی جماعت کو گرفتار کر لیا۔ قیدیوں کو الموفق کے پاس لایا گیا۔ ان کی گردنیں میدان جنگ ہی میں مار دی گئیں۔ اپنی جماعت کے ہمراہ ناقوت کے مکان کا قصد کیا۔ جہاں اس بات میں پہنچا کہ خبیث اس میں پناہ گیر تھا اور اس کی مدافعت کے لئے اس نے اپنے بہادر ساتھیوں کو جمع کیا تھا۔ مگر جب وہ لوگ مدافعت کے کچھ کام نہ آ سکے تو انہوں نے اس کو بھی چھوڑ دیا اور اس کے ساتھی وہاں سے منتشر ہو گئے۔

آل صاحب الزنج کی گرفتاری:

الموفق کے غلام گھس گئے خبیث کا جو مال وہاں تھا سب پر قبضہ کر لیا۔ اس کی عورتوں اور اولاد کو جو تعداد میں ... گرفتار کر لیا۔ جو عورتیں اور بچے ملا کر سو سے زائد تھے۔ ناقوت بچ گیا اور اس طرح ... کے مکان کی طرف بھاگ کر ... ہوا کہ وہ پہنچ گئی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

صاحب الزنج کے ٹھکانوں کی بربادی:

[illegible]

ساتھیوں کو گرفتار کرنے میں نہایت مستعد ہوں گے کیونکہ ان کی غذا کے لئے اس کے سوا اور کوئی ٹھکانا نہ تھا۔ ابو احمد نے اسی روز جو کچھ خبیث اور اس کے ساتھیوں پر گزری اس کے متعلق تمام اطراف میں ایک فرمان بھیجنے کا حکم دیا کہ لوگوں کو پڑھ کر سنایا جائے یہ عمل کیا گیا۔

صاعد بن مخلد کی آمد:

اسی سال ۲۸ ذی الحجہ ۲۶۹ھ بروز شنبہ کو ابو احمد کے لشکر میں اس کا کاتب صاعد بن مخلد سامرا سے اس کی جانب روانہ ہو کر آیا۔ اور اپنے ہمراہ بہت بڑا لشکر لایا۔ کہا گیا ہے کہ پیادہ اور سوار کی تعداد تیس ہزار تک تھی۔ ابو احمد نے اس کے ساتھیوں سے آراستہ ہونے کو اور ان کے ہتھیاروں کے تیار کرنے کا اور ان کی حالت کے درست کرنے کا حکم دیا اور انہیں جنگ خبیث کے لئے تیار ہونے پر مامور کیا۔ آنے کے بعد وہ چند روز ٹھہرا

لؤلؤ کی ابو احمد سے حاضری کی درخواست:

لوگ اسی حالت میں تھے کہ ابن طولون کے ساتھی لؤلؤ نے اپنے کسی معتمد سرداروں کے ہمراہ خط بھیجا جس میں اس نے اس کے پاس آنے کی اجازت کی درخواست کی تھی کہ اس کے ساتھ جنگ فاسق میں حاضر ہو۔ یہ درخواست قبول کی اور اسے اپنے پاس آنے کی اجازت دے دی۔ اس نے لؤلؤ کی آمد کے انتظار میں جنگ فاسق کے ارادے کو مؤخر کر دیا۔ اور لؤلؤ فرغانی ترک روم اور بربر وغیرہ کے ہمراہ جو ابن طولون کے منتخب ساتھیوں میں سے تھے رقہ میں مقیم تھا جب لؤلؤ کو ابو احمد کا فرمان اپنے پاس آنے کی اجازت کے بارے میں ملا تو وہ دیار مضر سے روانہ ہو کر اپنے تمام ساتھیوں کے ہمراہ مدینۃ السلام میں آ کے مدت تک وہاں قیام کیا۔ پھر ابو احمد کی جانب روانہ ہوا۔

لؤلؤ کی آمد:

وہ اس کے لشکر میں ۲ محرم ۲۷۰ھ بروز پنجشنبہ آیا۔ ابو احمد نے اس کے لئے دربار کیا۔ اس کا بیٹا ابو العباس اور صاعد اور سردار اپنے مراتب پر موجود تھے۔ لؤلؤ اچھی شکل میں اس کے پاس داخل کیا گیا۔ ابو العباس نے اسے حکم دیا کہ اس چھاؤنی میں اترے جو اس کے لئے نہر ابی الخصیب کے سامنے تیار کی گئی ہے۔ وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اسی میں اتر گیا۔ صبح کے وقت الموفق نے سلام کے لئے اسے گھر پر اپنے سرداروں اور ساتھیوں کے ساتھ آنے کا حکم دیا۔

لؤلؤ کی قدر و منزلت:

۳ محرم بروز شنبہ کی صبح کو لؤلؤ بہت بڑے لشکر کے ہمراہ روانہ ہوا اور الموفق کے پاس پہنچ کر اسے سلام کیا۔ اس نے اپنے قریب بلایا۔ اس سے اور اس کے ساتھیوں سے نیکی کا وعدہ کیا اور اسے اور اس کے سرداروں میں سے ایک سو چھیاسی سرداروں کو خلعت دیئے اور بہت سے گھوڑے سونے چاندی کی زینوں کا ساز اور زیوروں کے ساتھ سرفراز کئے۔ اس کے سامنے اس قدر اقسام کے کپڑے اور مال جو تھیلیوں میں تھے رکھ دیئے گئے جن کو غلام اٹھائے ہوئے تھے۔ اس کے سرداروں میں بھی ہر شخص کے لئے اس کی قدر کے موافق انعامات اور روپیوں اور کپڑے دینے کا حکم دیا۔ ایک بڑی کشتی میں سوار کر کے اسے اس کے لشکر کی جانب جو نہر ابی الخصیب کے سامنے تھا۔ نہایت اچھی حالت کے ساتھ واپس کیا۔ اس نے اور اس کے ساتھیوں کے لئے ضیافت کا کھانا اور گھوڑوں کے لئے دانہ چارہ مہیا کیا گیا۔ اسے اپنے ساتھیوں کے دو ماہ کی تنخواہ پیش کرنے کا حکم دیا جس کو ان کے مراتب کے موافق ان کی

تنخواہیں درج تھیں۔ جو پیش کئے گئے تو ہر شخص کے لئے اس کے روزینہ کا حکم دیا۔ اخراجات پیش کرنے کے وقت وظیفہ جاری کیا گیا۔ اور جو مہمان ہے کے لئے مقرر کیا گیا وہ پورا کر دیا گیا۔ لولو کو اور اس کے ساتھیوں کو جنگ کے لئے نہر ابی الخصیب کی جانب جانے کی تیاری اور مستعد ہونے کا حکم دیا۔

نہر ابی الخصیب پر ابو احمد کا غلبہ

خبیث نے جب دیکھا کہ نہر ابی الخصیب پر غلبہ ہو گیا اور وہ پل اور مورچے جو اس پر تھے کاٹ دیئے گئے تو اس نے نہر کے دونوں جانب سے ایک پشتہ باندھ دیا۔ بند کے درمیان ایک تنگ دروازہ بنایا کہ اس میں پانی کی روانی تیز ہو جائے جس سے مد (پانی کے اتار) کے وقت کشتیاں اس میں داخل ہونے سے رک گئیں۔ اور جزر (پانی کے چڑھاؤ) کے وقت اس میں سے نکلنا دشوار ہو۔ ابو احمد کی یہ رائے ہوئی کہ بغیر اس بند کے توڑے ہوئے اس سے جنگ ممکن نہ ہوگی۔ یہ قصد کیا تو فاسقوں کی طرف سے اس کی شدید حفاظت ہوئی۔ وہ صبح و شام اس کی حفاظت میں ضرب زنی کرنے لگے۔ یہ بند ان کے گھروں کے بیچ میں تھا۔ اس وجہ سے مشقت ان پر سہل تھی اور ساتھی ہر آن تھی جس نے اس کے کھولنے کا ارادہ کیا تو۔

لولو کی جماعت کی شجاعت و ثابت قدمی

صاحب معلوم کیا کہ لولو کے ساتھیوں میں سے ایک گروہ دوسرے گروہ کے بعد جنگ کرے تاکہ زنجیوں کی جنگ کے لئے مضبوط ہو جائیں اور شہر کی راہوں اور گلیوں سے واقف ہو جائیں۔ اس لئے لولو کو حکم ملا کہ اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ہمراہ اس جنگ کے لئے حاضر ہو۔ بند توڑنے کے لئے مزدوروں کے حاضر کرنے کا حکم دیا۔ اس نے ایسا کیا۔ الموفق نے لولو کی بہادری اور اس کی پیش قدمی اور اس کے ساتھیوں کی شجاعت اور زخم کی تکلیف پر ان کا صبر اور ان کی قلیل جماعت کی زنجیوں کی کثیر جماعت کے مقابلے میں ثابت قدمی دیکھی جس سے خوش ہو گیا۔ اس نے لولو کو شفقت و محبت کی وجہ سے ان کے واپس کرنے کا حکم دیا۔ الموفق نے انہیں صلہ دیا اور ان کے ساتھ احسان کیا اور ان کے لشکرگاہ کی طرف واپس کر دیا۔

نہر الغربی کے پشتہ کو تباہ کرنے کا منصوبہ

الموفق نے اس بند پر پے در پے جنگ کی۔ وہ خبیث کے ان ساتھیوں سے جو اس کی حفاظت کرتے تھے، لولو کے ساتھیوں اور ان کے علاوہ دوسروں کے ذریعے سے جنگ کرتا تھا۔ مزدور اس کے اکھاڑنے میں لگ جاتے تھے۔ وہ مختلف طریقوں سے زنجیوں کے گروہوں سے جنگ کرتا تھا ان کے مقامات پر۔ جب وہ جنگجوؤں کو قتل کرتا تو ان کے ساتھیوں کی جماعت پر جماعت ان سے آملتی تھی۔ خبیث اور اس کے ساتھیوں کے لئے نہر الغربی کے علاقے میں چند زمینیں باقی رہ گئی تھیں جن میں ان کے کھیت اور کاروبار تھے۔ نہر الغربی پر دو پل تھے جن پر سے ان زمینوں تک عبور کرتے تھے۔ ابو العباس اس سے واقف ہو گیا۔ اس نے اس علاقے کا قصد کیا اور اس کے بارے میں الموفق سے اجازت مانگی۔ اس نے اجازت دے دی اور اسے آدمیوں کے منتخب کرنے کا حکم دیا کہ اپنے غلاموں اور ساتھیوں میں سے بہادروں کو ساتھ لے۔ ابو العباس نے ایسا ہی کیا اور نہر الغربی کی جانب روانہ ہوا۔ زیرک کو اس نہر کی غربی جانب اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ہمراہ کمین گاہ میں بٹھا دیا۔ اپنے غلام رشیق کو حکم دیا کہ وہ اپنے بہادر اور منتخب آدمیوں کے بہت سے گروہ کے ساتھ نہر المسیحی کا قصد کرے کہ اس وقت زنجیوں کی پشت پر نکلے جب کہ وہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

متفرق واقعات

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

صاعد بن مخلد کی روانگی:

[illegible]

شبل بن سالم کی جنگی تدبیر:

[illegible]

زنگیوں پر ابو احمد کے سرداروں کی یورش:

[illegible]

صاحب الزنج اور زنگی سرداروں کا فرار:

فاسق مع اپنے ساتھیوں کے جن کے ہمراہ انکلائی اس کا بیٹا اور سلیمان بن جامع اور زنگیوں کے سردار بھی تھے بھاگ کھڑا ہوا۔ ان لوگوں کا اس مقام کا ارادہ تھا جو خبیث نے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لئے اس وقت کے لئے جائے پناہ بنا رکھی تھی جب کہ اس کے شہر میں غالب آ جائیں۔ یہ مقام نہر السفیانی پر تھا۔ خبیث بچ کر اسی پر بھاگ گیا۔ جب نوبت یہ ہوئی تو لوگ اس کے مکان کے بازار میں جو نہر ابی الخصیب کے اندر تھا گھس گئے۔ جو کچھ اس مکان میں اور اس کے متصل تھا اس کے لوٹنے اور جلانے میں مشغول اور اس کی تلاش میں منتشر ہو گئے تھے۔ تمام چیزیں جو چھوڑ گئے تھے وہ سب اس مکان میں تھیں۔

لولو کا صاحب الزنج کا تعاقب:

ابو احمد کشتی میں بیٹھ کر نہر السفیانی کے قصد سے آگے بڑھے۔ ان کے ساتھ لولو بھی اپنے پیادہ اور سوار ہمراہیوں کے ساتھ تھا۔ ابو احمد اپنے باقی لشکر سے علیحدہ ہو گئے۔ لوگوں نے خیال کیا کہ وہ واپس ہو گئے تو اکثر مع ان اموال کے جس پر انہوں نے قبضہ کیا تھا اپنی کشتیوں میں لوٹ گئے۔ الموفق اپنے ہمراہیوں کے ساتھ فاسق اور اس کے ساتھیوں کے تعاقب میں آگے بڑھ گیا۔ وہ لوگ بھاگ رہے تھے۔ لولو اور اس کے ساتھیوں نے ان کا تعاقب کیا۔ ان لوگوں نے نہر السفیانی کو عبور کیا تو لولو نے بھی اپنا گھوڑا اس میں ڈال دیا اور اس کے ساتھیوں نے اس کے پیچھے عبور کیا۔ فاسق بھاگا یہاں تک کہ نہر القریری تک پہنچ گیا۔ لولو اور اس کے ساتھی اس کے پاس پہنچ گئے۔

لولو کو واپسی کا حکم:

ان لوگوں نے اس پر اور اس کے ساتھیوں پر حملہ کیا اور انہیں شکست دی۔ وہ پشت پھیر کر بھاگ رہے تھے۔ یہ لوگ ان کا تعاقب کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ انہوں نے نہر القریری کو عبور کیا۔ لولو اور اس کے ساتھیوں نے بھی ان کے پیچھے عبور کیا اور انہیں نہر المساوان تک پہنچا دیا۔ انہوں نے اسے بھی عبور کیا اور ایک پہاڑ کی پناہ لے لی جو اس کے پیچھے تھا۔ لولو اور اس کے ساتھی بغیر باقی لشکر کے اس کام میں تنہا تھے اور ان کو فاسق اور اس کے گروہ کی تلاش کی کوشش ہونے کے سبب سے اس مقام تک لے گئی تھی۔ الموفق نے اسے واپس ہونے کا حکم دیا۔ وہ اپنے کام پر تعریف کیے جانے کے بعد واپس ہوا۔ الموفق نے اپنے ساتھ کشتی پر بٹھا لیا۔ اس کا اکرام کیا اور مہربانیاں فرمائیں اور اس کا مرتبہ بلند کر دیا۔

ابو احمد الموفق کی مراجعت نہر ابی الخصیب:

الموفق کشتی میں نہر ابی الخصیب میں واپس ہوا۔ لولو کے ساتھی بھی اس کے ہمراہ واپس ہو رہے تھے۔ الموفق جب فاسق کے مکان کے سامنے آیا تو اس نے اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو نہ دیکھا۔ یقین ہو گیا کہ وہ لوگ واپس ہو گئے۔ اس سے ان پر بہت سخت غصہ آیا۔ اپنی کشتی کے اندر سے روانہ ہوا۔ لولو نے اپنے ساتھیوں کو چھوڑ کر لے جانے کا حکم دیا اور اس نے جب فتح کی علامتیں دیکھیں تو نصرت خداوندی کا یقین ہوا۔ اللہ نے فاسق کی اور اس کے ساتھیوں کی شکست اور ان کا اپنے شہر سے اخراج اور ان کے تمام مال و اسباب و ذخیرہ ہتھیار و محصور اور تمام عورتوں اور بچوں کی رہائی جو ان کے ہاتھ میں قید تھے میسر فرمائی اس پر اس نے لوگوں کو خوش خبری دی۔

سپاہ کی حکم عدولی پر ابو احمد کا اظہار ناراضگی:

ابو احمد نے دل میں اپنے ساتھیوں پر اس کے حکم کی مخالفت کرنے اور اس مقام کو ترک کرنے کی وجہ سے جہاں اس نے

انھیں گھیر لیا تھا [illegible] غلاموں اور موالی نے [illegible] کی ملامت کی [illegible] انھوں نے [illegible] پیچھے ہٹ گئے [illegible] وہ [illegible]

[illegible] لی گئی۔

ابو احمد کے غلام کا اقرار

موفق نے [illegible]

[illegible] اسی طرح ہو۔

صاحب الزنج کے مستقر پر حملہ

الموفق بروز جمعہ [illegible] اور [illegible] کے متعلق [illegible] الموفق نے [illegible] انھوں نے [illegible]

[illegible]

سلیمان بن جامع کی گرفتاری

[illegible]

صاحب الزنج کا قتل

[illegible]

علی بن ابان کا فرار

[illegible]

اور جھاڑیوں کی پناہ والے گروہ بھی ختم ہو گیا۔

صاحب الزنج کے سر کی تشہیر:

الموفق اس معرکے سے واپس ہوا کہ خبیث کا سر اس کے آگے ایک کشتی میں نیزے پر نصب تھا جسے وہ شہر میں نصب کرنے کے لیے جا رہا تھا۔ لوگ نہر کے دونوں کناروں سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے یہاں تک کہ وہ دجلہ میں آیا اور اس کی طرف روانہ ہوا۔ کشتیاں جن پر بیٹھے ہوئے تھے جیسے کہ مشرقی جانب جمع کر لی گئی تھیں ابھی روانہ نہیں کی تھیں۔ اور لوگ بھی بھاگ رہے تھے۔ وہ اسی طرح روانہ ہوا کہ خبیث کا سر اس کے آگے ایک نیزے پر تھا اور سلیمان ابن جامع اور الہمدانی کشتیوں میں لٹکے ہوئے تھے یہاں تک کہ اپنے محل میں موفقیہ پہنچا۔ ابو العباس کو کشتیوں میں سوار ہونے کا حکم اور سلیمان بن جامع اور الہمدانی کو اس کے ساتھ قید رکھنے کا اور ان کو بغداد لے جانے کا حکم دیا۔ شہر میں الموفق کی فتح کی خبر پہنچ چکی تھی۔ عورتیں بچے جو لوگ لشکر میں تھے سب کی نگاہ ان پر پڑے۔ ابو العباس نے ایسا ہی کیا اور اپنے والد ابو احمد کے پاس واپس ہوا تو سلیمان اور الہمدانی کے قید کرنے کا اور ان کے دوست اور ساتھی گرفتار کرنے کا حکم دیا۔

زنگی گروہوں کی اطاعت:

بیان کیا گیا ہے کہ ان زنگیوں کے آنے کا سلسلہ بندھ گیا جو خبیث کے ساتھ مقیم تھے اور جنہوں نے اس کی صحبت اختیار کر لی تھی۔ اسی روز ان میں سے تقریباً ایک ہزار آئے۔ الموفق نے انھیں امان دینا ہی مناسب سمجھا کیونکہ ان کی کثرت بھی تھی اور ان کی شجاعت بھی دیکھی کہ کوئی ایسی جماعت نہ رہے جس کی شرارت کا اسلام اور اہل اسلام پر اندیشہ ہو۔ تب سے پچھلے دن وہ ایک تھے اور وہ تھے جو زنگیوں کے سردار امان کے لیے آئے تھے وہ تقریباً پانچ ہزار زنگی تھے جو لوگ جنگ کے روز قتل اور غرق ہوئے اور گرفتار ہوئے تھے وہ اس قدر کثیر تھے کہ ان کی تعداد معلوم نہیں ہو سکی۔ ایک جماعت تقریباً ایک ہزار زنگی کی جدا ہو گئی جو صحرائے دشت کی طرف چلی گئی۔ ان میں اکثر پیاسے مر گئے۔ جو بچ گئے ان پر اعراب نے قابو پا لیا اور پکڑ لے گئے۔

علی بن ابان اور انکلائے کی گرفتاری:

الموفق کو المہلبی اور انکلائے کے مقام کی خبر پہنچی جب ان دونوں نے ان بڑے بڑے زنگی سرداروں اور سپاہیوں کے ہمراہ قیام کیا تھا۔ یہ ارادہ تھا کہ ان کے علاقے میں پھیل جائیں اور ہر طرف سے تنگ کریں۔ جب انھیں یقین ہو گیا کہ کوئی جائے پناہ نہیں ہے تو انھوں نے اپنے آپ کو حوالے کر دیا۔ الموفق نے ان پر اور بغاوت کرنے والوں پر قابو پا لیا یہاں تک کہ کوئی نہ بچا۔ اور وہ بھی تقریباً اسی تعداد میں تھے (۱۰۰۰) جو فاجر کے قتل کے بعد الموفق کی امان میں آئے تھے۔ الموفق کے حکم سے انکلائے اور المہلبی سخت پہرے میں قید رکھے گئے۔

قرطاس کا قتل:

ان لوگوں میں سے جو ہلاکت کے روز لشکر خبیث سے بھاگے تھے اور رامہرمز کی طرف پہنچے ہوئے تھے قرطاس بھی تھا جس نے الموفق کے تیر مارا تھا۔ وہ بحفاظت رامہرمز پہنچ گیا۔ ایک شخص نے پہچان لیا جس نے اسے لشکر خبیث میں دیکھا تھا۔ اس نے عامل شہر کو خبر کر دی جس نے اسے گرفتار کر کے پہرے میں روانہ کر دیا۔ ابو العباس نے اپنے والد سے درخواست کی کہ اس کے قتل پر مجھے مامور کیا جائے۔ اس نے ابو العباس کے حوالے کر دیا۔ اس نے قرطاس کو قتل کر ڈالا۔

درمویہ زنجی کی شرانگیزی:

اسی سال درمویہ زنجی نے ابو احمد سے پناہ لی۔ اور یہ درمویہ جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ درمویہ بڑا بہادر اور شجاع تھا۔ فاجر نے اپنی ہلاکت سے مدتوں پہلے اسے نہر اصفر جانے کے آخری حصے میں جو بطیحہ کی جانب عمر سے ملتا ہے۔ وہاں یہ تقرر وہاں ایک دشوار گزار نخلستان میں کہ گھنی جھاڑیوں اور گھنے درختوں کی کثرت تھی۔ بطیحہ کے متصل وہ مقیم ہو گیا۔ درمویہ اور اس کے ساتھی چھوٹی اور ہلکی اور پتلی کشتیوں میں جو خود ہی بنائی تھیں۔ راہ گیروں پر ڈاکہ ڈالتے تھے۔ سرکاری کشتی والے ان کا تعاقب کرتے تو تنگ نہروں میں گھس جاتے۔ تنگ مقامات کی پناہ لیتے تھے۔ کسی نہر میں جہاں کشتی کے چپو اور دشوار ہوتے تو اپنی کشتیوں سے نکل جاتے اور انہیں اپنی پشت پر لاد کے انہیں دشوار گزار مقامات کی پناہ لیتے تھے۔ اس دوران میں بطیحہ کے دیہات اور اس کے قرب و جوار میں لوٹ مار کرتے تھے اور قتل کرتے تھے اور جس پر قابو پاتے تھے اس کا مال و متاع چھین لیتے تھے۔

درمویہ زنجی کی غارت گری:

ایک زمانے تک یہی افعال کرتے رہے یہاں تک کہ فاجر قتل کر دیا گیا۔ وہ اسی مقام پر تھے۔ جو جو شہر کہ ان کی جاہ کا مگر انہیں اس کا علم نہ تھا۔ خبیث کے قتل کے بعد اس کا لشکر منتشر ہو گیا۔ لوگ مطمئن ہو گئے۔ روزی کی تلاش میں منتشر ہو گئے۔ مال تجارت وہ لے کر نکلے اور راہ گیر جانے میں چلنے لگے تو درمویہ نے ان پر حملہ کیا۔ قتل کیا اور لوٹ لیا۔ اس حرکت نے لوگوں کو پریشان کر دیا۔ شریروں اور بدمعاشوں کی ایک جماعت نے غور سے اس کے حالات دیکھے اور قصد کیا کہ اسی کے ساتھ وہ خود بھی یہی حرکتیں کریں۔ الموفق نے حبشی غلاموں اور ان کے تمام ساتھیوں کا جو کہ تنگ نہروں اور جھاڑیوں کی جنگ کے آزمودہ کار تھے ایک لشکر بھیجنے کا ارادہ کیا۔ چھوٹی چھوٹی کشتیاں اور ہر قسم کے اسلحے تیار کئے۔

درمویہ زنجی کی امان طلبی:

وہ اسی میں مشغول تھا کہ اس کے پاس درمویہ کا قاصد آیا جس نے امان کی درخواست کی۔ الموفق نے یہ مناسب سمجھا کہ اسے امن دے۔ تاکہ اس شر کے اڈے کو منقطع کرے جس میں وہ اور اس کے گروہ کے لوگ تھے۔ بیان کیا گیا ہے کہ درمویہ کے طلب امان کا سبب یہ تھا کہ جن لوگوں پر اس نے حملہ کیا تھا ان میں ان لوگوں کی بھی ایک جماعت تھی جو الموفق کے لشکر سے مدینۃ السلام اپنے ملاقات کے قصد سے روانہ ہوئی تھی کہ ان میں عورتیں بھی تھیں۔ اس نے ان مردوں کو قتل کر دیا اور ان کو لوٹ لیا اور ان عورتوں پر غالب آ گیا جو ان کے ہمراہ تھیں۔ جب وہ عورتیں اس کے قبضے میں پہنچیں تو انہوں نے حالات بیان کئے۔ فاسق کے قتل ہونے کی اور انکلائی اور سلیمان بن جامع اور دوسرے ساتھیوں اور سرداروں پر فتح حاصل ہونے کی ان میں سے کسی نے الموفق کے امان میں جانے اور ان کے انہیں قبول کر لینے اور ان کے ساتھ احسان کی اسے خبر دی۔ تو بجز اس کے کوئی تدبیر نہ بن پڑی کہ الموفق سے اپنے جرم کی معافی کی درخواست کرے۔ اس بارے میں قاصد روانہ کیا اور اسے جواب دیا گیا۔ امان کی خبر ملی تو وہ نکلا۔ اس کے ساتھی بھی ہمراہ تھے۔ الموفق کے لشکر میں آیا۔ اس کی اچھی جماعت پہنچی جس کی تعداد بہت تھی۔ محاصرے کی تکلیف و مضرت بھی نہ پہنچی تھی جیسی کہ خبیث کے باقی ساتھیوں کو پہنچی تھی۔ اس لئے کہ ان لوگوں کے پاس اور غلے پہنچ رہے تھے۔

درمویہ زنجی کو امان:

بیان کیا گیا ہے کہ درمویہ کو جب امان دے دیا گیا اور اس نے اور اس کے ہمراہیوں کے ساتھ احسان کیا گیا تو اس نے لوگوں کا وہ تمام مال و اسباب جو اس نے وہاں لوگوں کے قبضے میں تھا خواہ جو کچھ ہو اور تھوڑا ہو یا بہت اس کے مالک کو واپس کر دیئے۔ اس سے اس کی توبہ معلوم ہوئی تو اسے اور اس کے معزز ساتھیوں اور سرداروں کو خلعت اور صلہ دیا گیا۔ الموفق نے ان کو اپنے غلاموں کے سرداروں میں سے ایک سردار کے ساتھ کر دیا۔

صاحب الزنج کے قتل کا اعلان:

الموفق نے یہ حکم دیا کہ تمام اسلامی شہروں میں اہل بصرہ والا بلہ و کور دجلہ اور اہل الاہواز و کور الاہواز اور اہل واسط اور اس کے اطراف والوں میں جہاں زنجی داخل ہو گئے تھے۔ خائن کے قتل کا اعلان ہو۔ اور ان کو اپنے اپنے وطن واپس آنے کو کہا جائے۔ ایسا ہی کیا گیا۔ لوگ تیزی سے بڑھے اور تمام اطراف سے موفقیہ میں آ گئے۔ خود موفقیہ ہی میں مقیم رہا کہ اس کے قیام کی وجہ سے لوگوں کے اطمینان و امن و خوشی میں ترقی ہو۔ اس نے بصرے والا بلہ اور کور دجلہ پر اپنے موالی کے سرداروں میں سے ایک اپنے شخص کو والی بنایا جس کا طریقہ پسندیدہ تھا اور جس کی خوش خصائل سے وہ واقف تھا اس کا نام العباس بن ترکس تھا۔ اس کو بصرے منتقل ہونے اور وہاں قیام کرنے کا حکم دیا۔ بصرے والا بلہ اور واسط اور کور دجلہ کا قاضی محمد بن حماد کو مقرر کیا۔

ابوالعباس کی روانگی مدینۃ السلام:

اپنے فرزند ابوالعباس کو مدینۃ السلام روانہ کیا۔ اس کے ہمراہ صاحب الزنج خبیث کا سر بھی تھا کہ لوگ اسے دیکھ کر خوش ہوں۔ ابوالعباس اپنے لشکر کے ہمراہ روانہ ہوئے اسی سن ۱۸/ جمادی الاول یوم شنبہ کو مدینۃ السلام پہنچا جہاں نہایت عمدہ ہیئت میں داخل ہوا۔ سر اس کے آگے آگے ایک نیزے پر بلند کیا گیا۔ لوگ جمع ہو گئے۔

۲۶/ رمضان یوم چہارشنبہ ۲۵۵ھ کو صاحب الزنج کا خروج ہوا تھا۔ اور ۲/ صفر ۲۷۰ھ یوم شنبہ کو وہ قتل کیا گیا۔ جب سے کہ اس نے خروج کیا اس دن تک کہ قتل کیا گیا چودہ سال چار ماہ چھ دن ہوتے ہیں۔ اہواز میں ۱۷/ رمضان ۲۵۶ھ کو داخل ہوا۔ بصرے میں اس کا داخلہ اور وہاں کے باشندوں کا قتل اور آتش زنی ۱۷/ شوال ۲۵۷ھ کو ہوئی تھی۔

ابواحمد الموفق کی شان میں قصیدے:

الموفق اور اس جنگ کی شان میں شعراء نے بہت سے اشعار کہے ان میں سے یحییٰ بن محمد الاسلمی کا کلام یہ ہے:

"میں کہتا ہوں کہ خوش خبری دینے والا ایک اہل جنگ کی خوش خبری لایا۔ جس نے اسلام کو کمزور ہونے کے بعد طاقتور کر دیا۔

اللہ تعالیٰ بہترین احسان (الموفق) کو ان لوگوں کی جانب سے جن کی اس نے حمایت کی اس کی جزا دے جو بہترین ہو۔

اس وقت جب کسی نے اللہ کے دین کی مدد کی اس نے تنہا اس کی تجدید کی جو بوسیدہ ہو چکا تھا۔

اس نے تنہا ملک کی مضبوطی کی جو اپنے غلبے کے بعد کمزور ہو چکا تھا۔ اور خود وہ انتقام لئے جو دشمنوں کو ہلاک کر دیتے ہیں۔

اس نے تنہا عمارتوں کو واپس کیا جو ویران کر دی گئی تھیں کہ وہ ایسی ہو جائیں اور وہ واپس آ جائے جو منقطع ہو گیا تھا۔

وہ شہر اپنی حالت پر واپس آ جائیں گے جو ویران اور مسمار یا جلا دیئے گئے تھے ان کی شام اس طرح ہوئی تھی کہ ایک بیابان

ہو گئے تھے۔

'' کیا کسی جنگ سے مومنین کا دل ٹھنڈا ہو سکتا ہے جیسا کہ ہمارا دل ہوا ہے تم نے دیکھا ہے۔

کتاب اللہ کی ہر سورۃ میں تلاوت کی جاتی ہے اور دشمنان خدا کو ذلیل و خوار کیا جائے۔

الحرشی نے اپنے اصحاب اور اپنی قوت و طاقت سے ان کا تعاقب کیا اور قتل کرتا ہوا آگے نکل گیا''۔

ایک اور طویل قصیدے کا اقتباس یہ ہے۔

'' کیا تو نے دین کے سردار کے کارنامے دیکھے جو بہت عجیب تھے اور حادثات تھے۔

ایک ایسے مبارک ہاتھ والے سردار نے جو اپنے قول میں صادق ہے اسے صبح کے وقت خوست میں داخل کر دیا۔

وہ اپنی جنگ میں اس طرح گھس گیا اور اپنے لوگوں کے پیچھے میں تھا جو جنگ میں جنگل کے شیر ہیں۔

اس نے کفار کو موت سے ایک ایسا گھونٹ پلایا جو چکھنے والے پر بہت کڑوا ہے''۔

یحییٰ بن خالد کا کلام یہ ہے۔

'' خلفاء کے فرزند جو خون کی جماعت میں سے تھے اور اپنے فضل و کرم سے لوگوں کو ڈھکے ہوئے تھے۔

اپنے دشمنوں کو قوم سے دفع کرنے والے تھے اور روز جنگ کے لئے قابل ہمت تھے۔

ایسا قربان ہو جس نے دین کو ہلاک ہونے کے بعد زندہ کر دیا اور عبادتوں سے قیدیوں کو رہا کرا لیا۔

تو ہی زمانے سے پناہ دینے والا ہے۔ جب زمانہ غضب کرے اور تیرے ہاں رغبت کرنے والا امان لے کر آتا ہے۔

تیری خوبیاں اللہ ہی کے لئے ہیں تو خلفاء کی اولاد میں سے ہے۔ اپنے قصد کو پورا کرنے والا اور پاکباز ہے۔

تو نے بے دینوں کے گروہ کو اس طرح تباہ کر دیا کہ انہوں نے بحالت حیرانی اس طرح صبح کی کہ زوال کا یقین تھا۔

تو نے کھانے والے کے پیروں کو ان پر روند ڈالا اور ان کے قلوب کو وحشت سے بھر دیا۔

جب ایک ملعون نے سرکشی کی تو اس کا سر الگ کروا دیا اور کچلنے والے غزے سے قصد کیا۔

اس حالت میں اس کی گردن کی رگیں اور جوڑ بند کاٹے گئے چھوڑ دیا کہ پرندے اس کے گرد منڈلاتے ہیں۔

وہ ان بھاری بیڑیوں کے ساتھ جن کو ملعون نے اسے مست کر دیا جہنم کی گرمی اور اس کے گڑھے کی طرف آیا ہے۔

یہ سب اس وجہ سے ہے جو اس نے کمایا اور جمع کیا اور جن برے اعمال کا اس نے ارتکاب کیا۔

تو نے دین کی آنکھوں کو اس شخص سے ٹھنڈا کر دیا جس نے مکاری کی تھی تو نے دین کو ان کے قاتل سے چھڑا دیا۔

الحرشی نے عراق میں حملہ کیا تو مغرب والوں کو بیماروں کے جھگڑے نے پریشان کر دیا''۔

خالد بن مروان کا کلام یہ ہے۔

'' اے منزل ویرانہ مجھے جواب دے (خدا کرے) تجھ پر کثرت سے بارش ہوتی رہے۔

مجھے پڑوسیوں کی اصل بتا دے کہ وہ کہاں چلے گئے ہیں۔ کیا وہ جگہ آئی اور کیا مسافر وہیں ہو گئے؟

مکانات ویرانی کے بعد کیونکر جواب دے سکتے ہیں ان کے باشندوں کے تو نشانات بھی باقی نہیں۔

وہ کسی محفل میں نہ تھے اور رلا دیا ۔ دنیا مجھ پر تنگ ہو گئی اور صبر جاتا رہا۔

انہیں زمانے کی گردشوں نے تباہ و برباد کر دیا۔ جس نے بہت کچھ لی ہوئی ان کے شہر سے جدا کر دیا اور نے تقسیم کیا۔

یہ خوش ہوئی اور ان کی محبت پیدا ہو گئی اور ان کی بدبختی سے ان کی حالت بدل گئی۔

جو لوگ بھاگے ہوئے تھے وہ اپنے وطنوں میں بکھر گئے ۔ اور کسی قوم پر دشمن کو کوئی اختیار نہ رہا۔

وہ اہل حق تلوار سے جدا ہوئے تو ان کا گھر برباد ہو گیا۔ دین کا چہرہ روشن ہو گیا اور کفر کی بنیاد اکھڑ گئی۔

اللہ نے دشمن کے راستے میں ان لوگوں کے ساتھ جہاد کا حق ادا کر دیا۔

اہل جان کے ساتھ حق جہاد ادا کیا کہ ان کے لیے سلامتی اور رزق اور مدد ہے۔

یہ قصیدہ طویل ہے ۔ یحییٰ بن حکم کا کلام یہ ہے۔

"اے ... تو مجھ سے بیزار ہے اور میں تجھ سے بیزار ہوں تو مجھے کسی کو ملامت نہ کر جو ملامت سے فرحت ہے۔

میرے عزیز مجھے ملامت نہ کر کیونکہ میں اپنے نفس کو جو ... عزت کرتے ... کرنے کے لیے اٹھتا ہے۔

کس قدر مقام ہوا جب کہ میرے لیے کوئی شہر اس طرح تنگ ہو گیا کہ میں آنکھوں کی ... ہوں اور گرا ہوا

ہوں۔

اس ہمت نے کسی کو بیدار نہ کیا۔ جس نے صاحب ہمت کو بیدار پایا جس کے اندر آنکھوں کی لذت سرایت کیے ہوئے

ہو۔

وہ شخص آرام سے نہ سویا جس شخص نے اس خوف میں رات گزاری کہ اس کا چراغ خوف کی حالت میں رات گزارتا

ہے۔

یہ قصیدہ بھی طویل ہے۔

* * *

باب۴

فتوحات

[illegible]

[illegible]

متفرق واقعات:

اسی سال مدینۃ السلام میں [illegible] کی وفات ہوئی۔

اسی سال [illegible]

[illegible]

اسی سال [illegible] کی وفات ہوئی [illegible]

[illegible]

[illegible]

اسی سال [illegible]

اسی سال [illegible]

[illegible]

اسی سال [illegible]

[illegible]

اسی سال [illegible]

[illegible]

اسی سال [illegible] کو قتل کیا گیا۔

امیر حج ہارون بن محمد:

اس سال ہارون بن محمد بن اسحاق الہاشمی بن عیسیٰ بن موسیٰ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن العباس نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۷۱ھ کے واقعات

پہلا دن [illegible] ۲۹ [illegible] ۱۱۹۵ [illegible] عیسوی تھی۔

محمد و علی فرزندان الحسین کی مدینہ میں غارت گری:

اس سال محمد اور علی فرزندان الحسین بن جعفر بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین (رضی اللہ عنہم) مدینہ میں داخل ہوئے۔ انہوں نے ایک جماعت کو قتل کر دیا۔ ان کا مال لے لیا اور ایک جماعت سے وصول کیا گیا اور اہل مدینہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں چار جمعوں تک نہ تو جمعہ ہوا نہ جماعت ہوئی۔

ابو العباس بن الفضل العلوی نے کہا ہے۔

"فتنہ برپا کرنے والے نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کا مکان ویران کر دیا جس کی ویرانی نے مسلمانوں کو رلا دیا۔

وہ گھر جو مقام جبریل [illegible] اور قبر مبارک [illegible] وہ وہاں کی خاک مبارک (نے [illegible]) اس مسجد [illegible] جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی جو ہمیشہ عبادت کرنے والوں کی [illegible] اس سرزمین پر جس پر اللہ نے [illegible] سے برکت نازل کی اللہ تعالیٰ اس امت کو برباد کرے جنہوں نے اسے ویران کیا۔ اور ہلاک ہونے والوں کی اطاعت کی۔"

عمرو بن اللیث پر لعنت کرنے کا حکم:

اسی سال خراسان سے وہ حاجی جو بغداد میں آئے تھے الموفق کے پاس لائے گئے۔ اس نے انہیں بتایا کہ عمرو بن اللیث کو جو اس نے سپرد کیا تھا اس سے معزول کر دیا اس پر لعنت کی اور انہیں یہ خبر دی کہ خراسان محمد بن طاہر کے سپرد کیا ہے۔ یہ واقعہ ۲۰ شوال کو ہوا اس نے منبروں پر بھی عمرو بن اللیث پر لعنت کرنے کا حکم دیا چنانچہ لعنت کی گئی۔ اسی سال ۲۲ شعبان کو صاعد بن مخلد ابو احمد کی واسط کی چھاؤنی سے عمرو بن اللیث کی جنگ کے لیے فارس کی جانب روانہ ہوا۔ رمضان کے آخر میں احمد بن محمد الطائی کو مدینے اور طریق مکہ کا عہدہ دار بنایا گیا۔

ابو العباس اور خمارویہ کی جنگ:

اس سال ابو العباس بن الموفق اور خمارویہ بن احمد بن طولون کے درمیان الطواحین میں جنگ ہوئی۔ ابو العباس نے خمارویہ کو شکست دی۔ خمارویہ مصر کی طرف بھاگنے کے لیے گدھے پر سوار ہوا۔

ابو العباس کے ساتھی لوٹ میں پڑ گئے۔ ابو العباس خمارویہ کے خیمے میں اس طرح جا اترا کہ وہ یہ نہیں سمجھتا تھا کہ کوئی اس کی تلاش میں ہے۔ [illegible] خمارویہ کا [illegible] نکل آیا۔ [illegible] اس کے سرداروں کی جماعت اس لشکر میں تھی جو پیچھے کمین گاہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ابو العباس کے ساتھیوں نے ہتھیار رکھ دیے تھے اور اترے ہوئے تھے۔ ان پر خمارویہ کے لشکر نے حملہ کر دیا۔

بھاگ گئے اور ان کی جمعیت منتشر ہو گئی۔ ابو العباس اپنے ساتھیوں کی ایک قلیل جماعت کے ہمراہ طرسوس کو ہزیمت خوردہ ہو کر گیا اور دونوں لشکر ابو العباس اور خمارویہ میں جو کچھ مال و اسباب و ہتھیار وغیرہ تھے لوٹ لئے گئے۔ یہ واقعہ جیسا کہ بیان کیا گیا ہے اس سال کی ۱۶ شعبان کو ہوا۔

یوسف ابن ابی الساج کی گرفتاری:

اسی سال یوسف بن ابی الساج نے جو والی مکہ تھا بدر غلام الطائی کے جو امیر حج تھا، مکہ میں حملہ کیا جبکہ حاجیوں کی واپسی کے ایام قریب آ چکے تھے۔ اسے یوسف نے قید کر لیا۔ لشکر کی ایک جماعت نے ابن ابی الساج سے جنگ کی اور حاجیوں نے ان کی مدد کی۔ الطائی کے غلام کو چھڑا لیا اور ابن ابی الساج کو گرفتار کر لیا۔ جو قید کر کے مدینۃ السلام بھیج دیا گیا۔ یہ جنگ مسجد حرام کے دروازے پر ہوئی تھی۔

دیر عتیق کا انہدام و تعمیر:

اسی سال عوام نے اس دیر عتیق کو تباہ کر دیا جو نہر عیسیٰ کے پیچھے تھا اور جو کچھ اسباب اس میں تھا سب لوٹ لیا اور دروازے اور لکڑیاں وغیرہ اکھاڑ لیں اور چھتیں اور دیواریں بھی منہدم کر دیں۔ الحسین بن اسماعیل جو محمد بن طاہر کی جانب سے بغداد کی پولیس کا حاکم تھا وہاں گیا اور جو حصہ بچ گیا تھا اس کے منہدم کرنے سے انہیں روکا۔ چند روز تک وہ بھی اور عوام بھی آمد و رفت کرتے رہے یہاں تک کہ قریب تھا کہ سلطانی لشکر کے اور ان لوگوں کے درمیان خونریزی ہو جائے۔ چند روز کے بعد عوام نے جو حصہ منہدم کر دیا تھا وہ بنا لیا اور اس کی دوبارہ تعمیر جیسا کہ بیان کیا گیا ہے عبدون بن مخلد اور صاعد بن مخلد کی قوت سے ہوئی۔

امیر حج ہارون بن محمد:

اسی سال ہارون بن محمد بن اسحاق بن عیسیٰ بن موسیٰ الہاشمی نے حج کرایا۔

۲۷۲ھ کے واقعات

متفرق واقعات:

اس سال کا پہلا دن جمعہ ۱۰ حزیران ۱۱۹۶ ذی القرنی کو تھا۔

منجملہ واقعات اہل طرسوس کا ابو العباس بن الموفق کو طرسوس سے اس اختلاف کی وجہ سے نکال دینا ہے جو ان کے اور یازمان کے درمیان واقع ہو گیا تھا۔ وہ وہاں سے اسی سال نصف محرم کو بغداد کے ارادے سے نکلا۔

اسی سال ۸ صفر بروز منگل الموفق کی قید میں سلیمان بن وہب کی وفات ہوئی۔

اسی سال ماہ ربیع الاول میں بغداد کی شرقی جانب کے عوام جمع ہوئے۔ البیعہ (معبد یہود) کی جس قدر تعمیر ہوئی تھی اسے منہدم کر دیا۔

اسی سال ایک شاری (خارجی) کو اور اس کے ساتھیوں کو خراسان سے حکم کے ساتھ لایا گیا۔ وہ موفق کو قتل کرنا چاہتا تھا، اسے قتل کر دیا گیا اور سولی پر لٹکا دیا گیا۔

اسی سال مدینۃ السلام میں حمدان بن حمدون اور ہارون الشاری (خارجی) کی شہر موصل میں داخل ہونے کی خبر آئی۔ الشاری نے لوگوں کو جامع مسجد میں نماز پڑھائی۔

[illegible]

الزبادی العلوی پر عتاب:

[illegible]

صاعد بن مخلد کی فارس میں آمد

[illegible]

صاعد بن مخلد پر عتاب

[illegible]

[illegible]

بغداد میں گرانی:

[illegible]

گرانی کے خلاف عوام کا احتجاج:

[illegible]

کو تسکین دے کے واپس کیا۔

اسی سال ۵ شوال یوم سہ شنبہ کو اسماعیل بن بریہ ہاشمی کی وفات ہوئی۔ ۲۴ شوال کو عبیداللہ بن عبداللہ ہاشمی کی وفات ہوئی۔

زنجی سرداروں کا قتل:

اسی سال واسط میں زنجیوں نے پھر حرکت کی۔ انھوں نے "انکلائے یا منصور" کی صدا لگائی۔ انکلائے اور المہلبی اور سلیمان بن جامع اور شبل اور الہمدانی اور ان کے ہمراہ ایک دوسرا زنجی سردار محمد بن عبداللہ بن طاہر کے مکان واقع مدینۃ السلام کے دارالشط میں الموفق کے ایک غلام فتح السعدی کے زیر نگرانی قید تھے۔ الموفق نے فتح کو لکھا کہ وہ ان چھ آدمیوں کے سر روانہ کرے۔ وہ ان کے پاس داخل ہوا۔ ایک ایک کو نکالتا جاتا تھا جسے ایک غلام ذبح کرتا تھا۔ مکان کے بیچ میں گڑھا بنایا گیا۔ دھڑ اس میں ڈال کے ڈھکنا بند کر دیا گیا۔ اور ان کے سر الموفق کے پاس روانہ کر دیے گئے۔

زنجی سرداروں کی لاشوں کی تشہیر:

اسی سال ان چھ مقتولین کی لاشوں کے بارے میں محمد بن طاہر کے پاس الموفق کا خط آیا تو اس نے انھیں الجسر کے سامنے لٹکانے کا حکم دیا۔ وہ چونکہ گڑھے سے نکالی گئیں۔ سب پھول گئی تھیں ان کی بو بدل گئی تھی۔ اور بعضوں کی کھال بھی اتر گئی تھی۔ یہ لاشیں محملوں میں لادی گئیں۔ ان میں سے تین کو شرقی جانب لٹکایا گیا اور تین کو غربی جانب۔ یہ واقعہ اسی سال ۲۴ شوال کو ہوا۔ محمد بن طاہر بھی سوار ہو کے گیا تھا۔ اسی کے سامنے لٹکائے گئے تھے۔

اسی سال مسجد رسول ﷺ کی عمارت درست ہوئی وہ آباد ہو گئی اور لوگ اس میں واپس آ گئے۔

اسی سال زمستانی جہاد (سرمائی) یازمان نے کیا۔

۲۷۳ھ کے واقعات

متفرق واقعات:

اسی سال ۱۰ ربیع الاول کے سہ شنبہ کے دن بمقام عمرو بن اللیث اور احمد بن عبدالعزیز بن ابی دلف کے درمیان جنگ ہوئی۔

اسی سال ماہ رجب میں اسحاق بن کنداج اور محمد بن ابی الساج کے درمیان جنگ ہوئی۔ اسحاق کو شکست ہوئی۔ یہ واقعہ ۱۷ جمادی الاولی یوم سہ شنبہ کو ہوا۔

اسی سال طرطوس سے یازمان کے چلے جانے کے بعد روم کے سرغنہ (بادشاہ) کے تین بیٹوں نے اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور ان میں سے ایک بادشاہ بن بیٹھا۔

لؤلؤ کی اسیری:

اسی سال ۱۷ ذی القعدہ کو ابو احمد نے لؤلؤ کو جو اس کے پاس ابن طولون کے پاس سے آیا تھا قید کر دیا اور اس کا کل مال لے لیا۔ بیان کیا گیا ہے کہ جس قدر مال لیا اس کی مقدار چار لاکھ دینار تھی۔ لوگوں سے لؤلؤ نے بیان کیا کہ میں نے سوائے اپنے مال کی کثرت کے اور کوئی ایسا گناہ معلوم نہیں کیا جس کی وجہ سے میں اس فعل کا مستوجب ہوا جو میرے ساتھ کیا گیا۔

اسی سال دیوداد بن محمد بن ابی الساج اور اسحاق بن کنداج کے درمیان ایک دوسری جنگ ہوئی جس میں کنداج کو شکست ہوئی۔

امیر حج ہارون بن محمد:

اس سال ہارون بن محمد بن اسحاق ہاشمی بن موسیٰ بن علی بن عبداللہ بن عباس نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۹۷ھ کے واقعات

۸ / ماہ ربیع الاول کو لیث بن علی کی جنگ کے لئے مونس خادم کی روانگی ہوئی۔

یازمان کا جہاد:

اس سال یازمان نے جہاد کیا۔ مسکنین فتح کیا گیا تھا کافی لوگ قید کیے اور مال غنیمت حاصل کیا اور صحیح سلامت مسلمان محفوظ رہے۔ یہ واقعہ اسی سال ماہ رمضان میں ہوا۔

صدیق الفرغانی کی رہزنی:

اسی سال صدیق الفرغانی سامرا کے مکانات میں گھسا تجار کا مال وغیرہ لوٹا اور لوگوں کے ساتھ بہت فساد کیا۔ یہی صدیق پہلے راستے کی حفاظت کیا کرتا تھا۔ اس کے بعد وہ ایک شخص چور بن گیا جو رہزنی کرتا ہے۔

امیر حج ہارون بن محمد

اس سال ہارون بن محمد الہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۹۸ھ کے واقعات

صدیق الفرغانی پر عتاب:

افلح کا غلام سامرا آیا ہوا تھا۔ صدیق نے اس کو ... بنا کر اپنے بھتیجے کے پاس بھیج دیا۔ جو اس کے پاس قید تھا۔ یہ واقعہ اسی سال محرم میں ہوا۔ الطائی نے صدیق کے پاس قاصد بھیجا وعدے کئے احسان کیا اور اسے امن دیا۔ صدیق نے امان طلب کی اس کے پاس داخل ہونے کا ارادہ کیا۔ تو ایک غلام نے جس کا نام ... تھا اور وہ بھیجا گیا ... نے اس کی بات قبول نہ کی۔ اور سامرا میں اپنے بھتیجوں کے ہمراہ داخل ہو کے الطائی کے پاس چلا گیا۔ الطائی نے اسے اور اس کے ہمراہیوں کو گرفتار کر لیا۔ صدیق کا ایک ہاتھ ایک پاؤں اور ... کا ایک ہاتھ ایک پاؤں اور اس کے بھتیجوں کا ایک ایک ہاتھ ایک ایک پاؤں کاٹ کے بحالت قید گھوڑوں میں لا کر مدینۃ السلام میں اس طرح داخل کر دیا کہ ان کے کٹے ہوئے ہاتھ پاؤں کھلے ہوئے تھے تاکہ لوگ دیکھیں۔ پھر اس کے بعد قید کر دیئے گئے۔

اسی سال یازمان نے بحری جہاد کیا۔ رومیوں کی چار کشتیاں گرفتار کر لیں۔

الطائی اور فارس العبدی کی جنگ:

اسی سال فارس العبدی نے بد دستوری کی۔ سامرا کے علاقے میں فساد کیا اور سامرا سے کرخ تک چلا گیا۔ اور کرخ کے مکانات

لوٹ لئے۔ الطائی نے ان کی طرف [illegible] روانہ ہو [illegible] لیکن الطائی نے [illegible] کی اور ان کی جمعیت کو منتشر کر دیا۔ الطائی جب [illegible] سے چلا آیا پھر اپنی جگہ [illegible] سے [illegible] کے [illegible] نے [illegible] لوگ [illegible] کے پیچھے ہو گئے۔ الطائی نے اپنے [illegible] جب اس نے [illegible] نکالا تو [illegible] العمری [illegible] الطائی [illegible] اور [illegible]۔

الطائی کی گرفتاری:

الطائی [illegible]
[illegible]
[illegible]
اسی سال ابو احمد نے الطائی کے [illegible]

۲ رمضان کو [illegible] وہ [illegible] اور [illegible]۔

ابو العباس کی گرفتاری:

اسی سال ابو احمد نے اپنے بیٹے ابو العباس کو قید کیا تو اس کے ساتھیوں نے شور کیا اور ہتھیار اٹھا لیے [illegible] سوار ہوئے۔ اسی لئے بغداد میں پریشانی ہوئی۔ ابو احمد سوار ہو کے باب الرصافہ پر پہنچا [illegible] ساتھیوں اور اس کے غلاموں سے کہا [illegible] کیا تم اپنے آپ کو میرے بیٹے پر مجھ سے زیادہ شفیق سمجھتے ہو [illegible] اس کی درستی کی ضرورت ہوئی۔ یہ سن کے لوگ چلے گئے [illegible] یہ واقعہ [illegible] شوال [illegible] ہوا۔

امیر حج ہارون بن محمد:

اسی سال ہارون بن محمد ہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۷۶ھ کے واقعات

مدینۃ السلام کی پولیس عمرو بن لیث کے تحت دی گئی اور اسی سال اس کا نام [illegible] پر جو [illegible] میں رہتے ہیں لکھا گیا [illegible]۔

ابو احمد الموفق کی روانگی جبل:

اسی سال ربیع الاول میں ابو احمد مدینۃ السلام سے جبل کی طرف روانہ ہوا۔ اس روانگی کا سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ الماذرائی کاتب اذکوتکین نے اسے [illegible] بہت سا مال ہے [illegible] ہو جائے گا [illegible]

[illegible] سے ہو کر [illegible]۔ جب یہ خبر پہنچی تو محمد کرج روانہ ہوئے احمد بن عبدالعزیز بن ابی دلف کے ارادے سے اصفہان چلا۔ احمد بن عبدالعزیز بیوی بچے لشکر عیال لے کر کسی طرف ہٹ گیا۔ [illegible] جب ابو احمد سے [illegible]

محمد بن ابی الساج کی ابو احمد کی اطاعت:

ابو احمد کے جب [illegible] سے اپنے خیمے سے واسط روانہ ہونے سے قبل [illegible] محمد بن ابی الساج آیا جو [illegible] سے چند لڑائیاں کرنے کے بعد بھاگا تھا جس کے [illegible] اپنے ساتھیوں کی قلت اور [illegible] کے آدمیوں کی کثرت کی وجہ سے ان کے مقابلے سے عاجز ہو گیا تھا [illegible] تو اس نے اسے اپنے ساتھ شریک کر لیا۔ خلعت دی اور [illegible] کا والی بنا دیا۔

اسی سال [illegible] عبیداللہ بن عبداللہ بن طاہر عمرو بن اللیث کی جانب سے بغداد اور [illegible] کا والی ہو گئے۔

سات قبروں کے کھلنے کا واقعہ:

اسی سال [illegible] کی سات قبروں کے پھٹ جانے کی خبر ملی، وہ [illegible] کے زمانے سے مشہور تھا ان قبروں میں سات [illegible] تھے جن سے مشک کی خوشبو مہکی ہوئی تھی۔ ان میں ایک جوان تھا جس کے سر پر بال تھے۔ پیشانی اور دونوں کان اور دونوں رخسار [illegible] اور ہونٹ اور ٹھوڑی اور اس کی آنکھوں کی پلکیں تھیں [illegible] دونوں ہونٹوں پر پانی کی تری تھی۔ گویا اس نے پانی پیا ہے۔ [illegible] سرمہ لگایا ہے۔ [illegible] زخم تھا [illegible] ہمارے بعض ساتھیوں سے بیان کیا کہ ان میں سے کسی کے بال کھینچے۔ تو اس نے اس کے بال [illegible] مضبوط پایا [illegible] ان قبروں سے پہلے [illegible] پتھر کے حوض کی مثل تھا جو [illegible] کے رنگ کا تھا اس پر [illegible] تحریر تھی جو سمجھ میں نہ آ سکی۔

اسی سال [illegible] اور [illegible] نے [illegible] عمرو بن اللیث کو [illegible] کا [illegible] کرنے کا حکم دیا [illegible]۔

امیر حج ہارون بن محمد

اس سال ہارون بن محمد بن اسحاق الہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا [illegible] تھا۔

۲۶۶ھ کے واقعات

[illegible] کی بازیابی کی کوشش:

[illegible] نے [illegible] محمد بن [illegible] کے قتل میں [illegible] اس کا سبب جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ اس کا سبب یہ ہوا کہ [illegible] اور ان کے [illegible] اور [illegible] سے اور [illegible] ہوا [illegible] ([illegible]) اور [illegible] کے پاس بھیجے۔ جب وہ [illegible] پہنچے تو اس نے ان کے لیے [illegible] کے بعد سے [illegible] دیے گئے۔

وصیف اور [illegible] کی [illegible]:

[illegible] محمد بن ابی الساج نے [illegible] وصیف اور ابی الصقر کے [illegible] ساتھیوں کے درمیان [illegible] انہوں نے آپس میں جنگ کی۔ [illegible] کے چار غلام اور [illegible] میں سے بہت مقتول ہوئے [illegible] تمام نے اس [illegible]

[illegible] کی طرف ہے۔ ابوالعباس [illegible] ان سے شکست ہوئی تو وہ منتشر ہو گئے۔ دوبارہ ان کے بعد انہوں نے [illegible] کیا۔ ابوالعباس پھر ان کے پاس [illegible] اور ان سے شکست کھائی۔

یوسف بن یعقوب کی ولایت مظالم:

اس سال یوسف بن یعقوب کو مظالم کا والی بنایا گیا۔ اس نے حکم دیا کہ اعلان کیا جائے کہ جس کسی کا کوئی مقدمہ امیر الناصر لدین اللہ کے بیٹے کا ہو یا اور کسی شخص کے بیٹے کا وہ خود حاضر ہو۔ [illegible] اس وقت تک [illegible] کرے جب تک ان کے مقدمات پیش کر کے [illegible] یوسف بن یعقوب [illegible] سنا سکے۔

شعبان کے پہلے روز ابن طولون کا ایک سردار بغداد آیا جس کے ہمراہ [illegible] بہت زیادہ تھا۔

امیر حج ہارون بن محمد:

اس سال ہارون بن محمد ہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۷۲ھ کے واقعات

وصیف خادم کی بربر سے مصالحت:

وصیف خادم کے ساتھیوں اور بربر اور موسیٰ بن اتامش کے درمیان تین روز تک جنگ ہوئی۔ پھر انہوں نے صلح کر لی۔ [illegible] ربیع الاول [illegible] کے شرقیہ میں [illegible] ترکی [illegible] کے ساتھیوں کے درمیان جنگ ہوئی جس میں ایک شخص قتل ہو گیا اور لوگ جدا ہو گئے۔

وصیف کی روانگی واسط:

اسی سال ربیع الثانی [illegible] وصیف ابی الصقر کے حکم سے واسط [illegible] روانہ ہوا [illegible]

[illegible]

[illegible] کیا۔ وصیف کی [illegible] موجود ہوئی تھی۔

اسی سال [illegible] بغداد [illegible] نظر آتے تھے [illegible] کے پاس بن گئے۔

ابو احمد الموفق کی علالت:

اسی سال ابو احمد الموفق جبل سے عراق واپس آیا۔ [illegible] ایک محفہ [illegible] بنایا گیا [illegible] جس پر وہ بیٹھتا تھا۔ [illegible] اس کے بعد [illegible] جس کی وجہ سے [illegible] ہوئی تھی۔

کبھی مرض کی شدت ہو جاتی تھی تو وہ انہیں یہ حکم دیتا تھا کہ دوا سے مدد کریں۔ بیان کیا گیا ہے کہ اس نے ایک روز ان لوگوں سے کہا جو اس وقت اس کے پاس تھے کہ تم سب کی بابت سے میرے نالہ کرنے پر مضطرب ہو۔ میں تم میں سے کسی ایک کے شخص کو [illegible] جانوں۔ اب میں کسی قدر آرام میں ہوں اس تمام مرض میں کیا کہ میرا دفتر ایک لاکھ تنخواہ داروں پر مشتمل ہے۔ ان میں سے کسی نے مجھ سے زیادہ بری حالت کے ساتھ صبح نہیں کی۔

ابو احمد کی نہروان میں آمد:

اسی سال ۲ صفر بروز شنبہ کو ابو احمد نہروان آیا۔ لوگوں نے اس کا استقبال کیا۔ وہ نہروان سے روانہ ہوا۔ پھر نہر دیالی پھر دجلے میں اتر کر الزعفرانیہ تک گیا۔ جمعہ کو الفرک گیا۔ ۳ صفر بروز دوشنبہ کو اپنے مکان میں داخل ہوا۔ ۸ صفر پنج شنبہ کا دن ہوا تو ابو الصقر کے اپنے گھر سے واپس آنے کے بعد ابو احمد کی موت کی خبر شائع ہو گئی۔ اس نے ابو العباس کی حفاظت میں پیش بندی کی تھی۔ دروازے مقفل کر دیے گئے۔ ابو الصقر ابن الفیاض کو اپنے مکان لے گیا۔ وہ بھی ابو العباس کی طرف مائل تھا۔ اس روز ابو الصقر اپنے گھر ہی میں رہا۔ ابو احمد کی موت کی خبر بہت پھیل گئی حالانکہ اس پر غشی طاری تھی۔

ابو العباس کی رہائی:

ابو الصقر نے جمعے کے دن المدائن قاصد بھیجا، وہاں سے المعتمد اور اس کے لڑکوں کو روانہ کیا گیا۔ انہیں ابو احمد کے گھر لائے۔ ابو الصقر اپنے ہی گھر میں مقیم رہا۔ ابو احمد کے گھر نہیں گیا۔ جب ابو احمد کے غلاموں نے جو ابو العباس کی طرف مائل تھے اور ابو العباس کے غلاموں کے ان رئیسوں نے جو حاضر تھے حالت دیکھی تو دروازوں کے قفل توڑ ڈالے۔

اس خادم سے مذکور ہے جو ابو العباس کے ساتھ حجرے میں تھا کہ جب ابو العباس نے قفلوں کی آواز سنی کہ وہ توڑے جاتے ہیں تو اس نے کہا کہ ان لوگوں کو سوا میری جان کے اور کچھ درکار نہیں ہے۔ اس نے تلوار لے لی اور اسے سونت لیا اور اس طرح بیٹھنے کے لیے تیار رہ کے بیٹھ گیا کہ تلوار اس کی آغوش میں تھی۔ مجھ سے کہا کہ "تو میرے پاس سے ہٹ جا" بخدا اگر ضرور مجھے صدمہ پہنچایا گیا تو جب تک مجھ میں کچھ بھی جان ہو گی"۔ جب دروازہ کھل گیا تو سب سے پہلے جو شخص اس کے پاس داخل ہوا وہ وصیف موشگیر تھا جو ابو العباس کا غلام تھا۔ جب اس نے اسے دیکھا تو تلوار اپنے ہاتھ سے رکھ دی اور اس نے پہچان لیا کہ ان کا ارادہ سوائے خیر کے کچھ نہیں ہے۔ قید سے نکال کے ان لوگوں نے اس کو اس کے باپ کے پاس لائے جو بے ہوشی کے آخری وقت میں تھا۔ جب ابو احمد نے اپنی آنکھیں کھولیں اور اسے افاقہ ہو گیا تو اسے دیکھا۔ بلا کے اسے اپنے نزدیک کیا۔

جس روز المعتمد کو لانے کے لیے بھیجا گیا تھا وہ جمعے کا دن تھا۔ وہ اسی دن نصف النہار کے وقت جمعے کی نماز کے قبل ابو الصقر کے گھر پہنچا۔ اس کے ہمراہ اس کا بیٹا جعفر المفوض الی اللہ ولی عہد اور اس کے بیٹے عبد العزیز، محمد اور اسحاق بھی تھے۔ وہ ابو الصقر کے پاس اترا۔

ابو الصقر کو ابو احمد کی حیات کی اطلاع:

ابو الصقر کو یہ خبر پہنچی کہ ابو احمد نہیں مرا تو اس نے اسماعیل بن اسحاق کو روانہ کیا کہ خبر دریافت کرے۔ یہ جمعے کا دن تھا۔ ابو الصقر نے [illegible] المعتمد کو [illegible] دیا۔ اس کا مکان اور اس کے گرد و پیش آدمیوں اور ہتھیاروں سے بھر گیا۔ اس کے گھر سے الجسر

کے کنیز مول لی تھا۔ دونوں کے کان کاٹ دیئے گئے۔ ایک جماعت شرقی جانب آئی۔ پھر جنگ ہوئی ابوالصقر کے ساتھیوں سے جنگ ہوئی جس میں کئی مقتول بھی ہوئے اور مجروح بھی۔ مقرب کا بھائی محمد اپنے ساتھیوں کے سب ... میں تھا۔ ساتھیوں نے بتایا کہ ابوالصقر کو بتایا کہ ابواحمد زندہ ہے۔ سرداروں میں سب سے پہلے جو اس کی طرف روانہ ہوا وہ محمد بن ابی الساج تھا۔ جس نے نہر عیسیٰ کو عبور کیا۔ اس کے بعد ان لوگوں میں سے جو بغداد سے ... تھے ہر طرف لوگ ابواحمد کے دروازے کی طرف روانہ ہو چلے تھے۔ جو لوگ اپنے مکانوں میں تھے اور جو لوگ بغداد سے نکل جاتے تھے۔ جب ابوالصقر نے یہ دیکھا اور اسے ابواحمد کی صحت کی تصدیق ہو گئی تو وہ اور اس کے دونوں بیٹے ابواحمد کے محل کو روانہ ہوئے ابواحمد نے اس کا تذکرہ نہیں کیا اور کوئی بات نہ کی۔ وہ ابواحمد کے گھر میں ٹھہر گیا۔

المعتمد کی قصر ابواحمد میں آمد:

المعتمد نے دیکھا کہ وہ گھر میں تنہا رہ گیا ہے اور ... کے بیٹے اور ... آئے۔ ایک کشتی میں سوار ہو کر چلا۔ ... بن عبدالعزیز بن ابی دلف کی ... کی گئی۔ اس نے انہیں اپنی کشتی میں سوار کر لیا اور اپنے مکان لے آیا۔ وہ علی بن جہشیار کا مکان تھا ابوالصقر کے دروازے پر تھا۔ المعتمد نے اس سے کہا کہ میں اپنے بھائی کے پاس جانا چاہتا ہوں۔ اس نے اسے اور اس کے ہمراہیوں کو اپنے گھر سے ابواحمد کے مکان پر اتار دیا۔

ابوالصقر کی بربادی:

ابوالصقر کا مکان اور جو کچھ اس میں تھا سب لوٹ لیا گیا یہاں تک کہ اس کی عورتیں برہنہ پا ... نکلیں۔ ... محمد بن سلیمان کا مکان ... گیا۔ ... کا مکان لوٹ کر جلا دیا گیا۔ اس کے ... مکانات لوٹ لئے گئے۔ قید خانوں کے دروازے توڑ دیئے گئے۔ ... جو لوگ وہاں تھے سب نکل گئے۔ ... دونوں پلوں ... کی ... گئیں۔ ... جو کچھ تھا سب لے لیا گیا۔ وہ مکانات بھی لوٹ لئے گئے جو ابوالصقر کے مکان کے قریب تھے۔

ابوالعباس اور ابوالصقر کو خلعت:

ابواحمد نے اپنے بیٹے ابوالعباس اور ابوالصقر کو خلعت دیا۔ وہ دونوں خلعت پہن کر ... ۲۲ ... (یوم ... شنبہ) کو ... ایک ساتھ سوار ہو کر گئے۔ ابوالصقر ابوالعباس کے ہمراہ اس کے مکان پر ... کیا گیا ... کے پاس ایک ... بالا خانے ... پر بٹھایا گیا۔

ابوالعباس نے اپنے غلام بدر کو پولیس کا افسر بنایا اور محمد بن غانم بن شاہ کو شرقی جانب پر اور ... الحرشی کو غربی جانب پر ... بنایا۔ ... ابی ساج کا ... ہوا۔

ابواحمد الموفق کی وفات:

اسی سال ۲۲ صفر یوم چہارشنبہ کو ابواحمد الموفق کی وفات ہوئی الرصافہ میں اپنی والدہ کی قبر کے پاس شب پنجشنبہ دفن کیا گیا۔

ابوالعباس نے تین دن تعزیت کے لئے دربار عام کیا۔

ابوالعباس کی ولی عہدی کی بیعت:

اسی سال پنجشنبہ کو سرداروں اور غلاموں نے الموفق کے بعد ابوالعباس کی ولی عہدی کی بیعت کی اور المعتضد باللہ لقب ... کا

[illegible] ہے۔

ابو الصقر پر عتاب:

اس سال [illegible]

[illegible] گئے۔

متفرق واقعات:

اس سال [illegible] سلیمان بن وہب [illegible] گیا۔

اس سال [illegible]

[illegible]

اس سال [illegible] ہوا۔

اس سال [illegible]

[illegible]

اس سال [illegible] ہے۔

* * *

باب ۵

فتنہ قرامطہ

ابتدائی حالات:

اسی سال ایک قوم نے حرکت کی یعنی جو کوفہ کے دیہات میں قرامطہ کے نام سے مشہور تھے۔ ان کی ابتدا یوں ہوئی کہ ایک شخص خوزستان سے کوفہ کے دیہات میں آیا اور ایک مقام پر جس کا نام النہرین تھا قیام کیا۔ زہد و تقشف ظاہر کرتا تھا۔ کھجور کے پتے بنتا تھا۔ اپنی کمائی سے کھاتا تھا اور نماز کثرت سے پڑھتا تھا۔ اسی حالت پر ایک مدت تک قائم رہا۔ جب کوئی پاس بیٹھتا تو اس سے دینی امور کا تذکرہ کرتا اور دنیا سے نفرت دلاتا اور بتاتا تھا کہ لوگوں پر فرض نماز پچاس ہیں دن اور رات میں پانچ نہیں۔ یہ بات پھیل گئی تو اس نے ان سے کہا کہ وہ اہل بیت رسول اللہ ﷺ کے ایک امام کی طرف دعوت دیتا ہے۔ وہ وہاں قیام کرتا رہا اور ان کو اپنی خبر دیتا تھا جس سے ان کے دل لگے رہیں۔ وہاں گاؤں میں ایک سبزی فروش کے پاس بیٹھا کرتا تھا۔ اس کے قریب ایک کھجور کا باغ تھا جسے تاجروں کی ایک جماعت نے خرید کر گودام بنا رکھا تھا۔ جہاں کھجوروں کے ذخیرے جمع کرتے تھے وہ ان کے لیے وہ اس بقال کے پاس آئے اور اس سے درخواست کی کہ ان کے لیے کوئی ایسا شخص تلاش کرے جو ان کی کھجوروں کی حفاظت کر سکے۔ اس نے اس شخص کی طرف اشارہ کیا اور اس نے تمہاری کھجور کی حفاظت قبول کر لی تو یہ ایسا ہے جیسا تم چاہتے ہو۔ ان لوگوں نے اس سے گفتگو کی۔ اس نے چند معین درہم پر اس کی حفاظت قبول کر لی۔ وہ وہاں ان کی حفاظت کرتا تھا۔ دن کے اکثر حصے میں نماز پڑھتا رہتا تھا اور روزہ رکھتا تھا۔ افطار کے وقت بقال سے ایک رطل کھجور لے لیتا تھا۔

قرامطہ کی عزت و توقیر:

ان لوگوں نے اس کی اجرت کا حساب کیا اور اسے دے دیا۔ اس نے بقال سے جتنی کھجوریں لی تھیں ان کا حساب کیا اور اس میں سے اس نے اپنی مزدوری کی قیمت کم کر دی جو بقال کو دینا تھا۔ تاجروں کے بعض لوگوں نے اس بقال کے درمیان جو گفتگو ہوئی وہ تاجروں نے سنی تو انہوں نے کہا کیا تم ہماری کھجوریں کھاتے رہے ہو اس پر افسوس ہے کہ کھایا گیا؟ تب بقال نے ان سے کہا کہ یہ تو روزہ دار ہے اس نے تمہاری کھجوریں چھوئی تک نہیں۔ یہ واقعہ بیان کیا تو لوگ اس کے سامنے شرمندہ ہوئے اور معافی کی درخواست کی۔ اس نے معاف کر دیا۔ اس کی وجہ سے اہل قریہ میں اس کی بڑی قدر ہوئی اور بڑھ گئی اور وہ اس کے مذہب سے واقف ہو گئے۔

قرامطہ کی علالت:

وہ بیمار ہوا اور راستے میں پڑ گیا۔ اس قریے میں ایک شخص تھا جو بیلوں پر لادا کرتا تھا اس کی آنکھیں بہت سرخ تھیں یہاں تک کہ اہل قریہ اسے آنکھوں کی سرخی کی وجہ سے کرمیتہ کہتے تھے۔ کرمیتہ کے معنی نبطی زبان میں سرخ آنکھوں والے کے ہیں۔ تب بقال نے اس کرمیتہ سے اس بارے میں گفتگو کی کہ وہ اس بیمار کو اپنے گھر اٹھا لے جائے اور اپنے گھر والوں کو تاکید کر دے کہ اس کی نگہداشت کریں۔ وہ اس کے پاس مقیم رہا یہاں تک کہ تندرست ہو گیا۔ اس کے گھر رہتے ہوئے اہل قریہ کو اپنے مذہب کی دعوت دی۔ اور ان سے

اپنا مذہب بیان کیا۔ علاقے کے باشندوں نے اسے قبول کر لیا۔

قبول مذہب کا اصول:

جو کوئی اس کے مذہب میں داخل ہوتا ایک دینار لیتا تھا اور یہ گمان کرتا تھا کہ یہ امام کے لئے ہے۔ بڑی مدت تک اس قریے کے باشندوں کو دعوت دیتا رہا اور وہ اسے قبول کرتے رہے۔

بارہ نقیب:

اس نے بارہ نقیب بنائے جن کو یہ حکم دیا کہ وہ لوگوں کو اپنے دین کی دعوت دیں۔ ان سے کہا کہ "تم لوگ ایسے ہو جیسے عیسیٰ ابن مریم کے حواری"۔ علاقے کے کاشتکار اپنے کاموں سے رک گئے۔ کیونکہ اس نے دن رات میں پچاس نمازیں مقرر کیں اور بیان کیا کہ وہ ان پر فرض ہیں۔

قرامطہ کی گرفتاری:

اس علاقے میں ہیصم کی بھی جاگیر تھی۔ اسے کاشتکاروں کے کام میں کوتاہی کی علامت ہوئی تو اس نے سبب دریافت کیا۔ معلوم ہوا کہ ایک شخص ان کے پاس آیا، ایک طریقہ دین کا ظاہر کیا اور بتایا کہ خدا نے جو تم پر فرض کیا وہ دن رات میں پچاس نمازیں ہیں۔ وہ ان نمازوں میں مشغول رہنے کی وجہ سے اپنے کاموں سے رک گئے۔ اس نے اس کی تلاش میں آدمی بھیجا۔ وہ گرفتار کر کے اس کے پاس لایا گیا۔ حال دریافت کیا۔ اس نے اپنا قصہ سنایا۔ ہیصم نے قسم کھائی کہ اسے قتل کر دے گا اور اس کو کوٹھڑی میں قید کر دیا۔ دروازے میں قفل لگا دیا۔ کنجی اس کے تکیے کے نیچے رکھ دی۔ خود شراب میں مشغول ہو گیا۔

قرامطہ کا فرار:

کسی لونڈی نے جو گھر میں تھی قصہ سنا تو اس پر ترس آیا۔ ہیصم سو گیا تو اس نے تکیے کے نیچے سے کنجی نکال لی۔ دروازہ کھول کر اسے نکال دیا۔ دروازہ مقفل کر دیا۔ کنجی پھر اپنی جگہ پر رکھ دی۔ ہیصم نے صبح کو کنجی مانگی۔ دروازہ کھولا تو اسے نہ پایا۔ یہ خبر پھیل گئی تو اس علاقے کے باشندے فتنے میں مبتلا ہو گئے۔ کہ وہ آسمان پر اٹھا لیا گیا۔ اس کے بعد وہ دوسرے مقام پر ظاہر ہوا۔ اس کے ساتھیوں کی ایک جماعت ملی۔ قصہ دریافت کیا۔ اس نے کہا کہ "کوئی شخص میرے ساتھ برائی نہیں کر سکتا اور نہ کوئی اس پر قادر ہو سکتا ہے"۔ لوگوں کی نگاہ میں اس کی عظمت بڑھ گئی۔ اپنی جان کا خوف ہوا تو ملک شام کی طرف نکلا۔ پھر اس کی خبر نہ معلوم ہوئی۔

قرامطہ کی وجہ تسمیہ:

اس شخص کو اس شخص کے نام پر جس کے گھر میں وہ رہا تھا۔ کرمیتہ کہا۔ پھر مدت کے بعد اس لقب میں تخفیف کر دی گئی۔ لوگ اسے قرمط کہنے لگے۔ اس قصے کو ہمارے ایک ساتھی نے اس شخص سے نقل کیا جس نے اسے مجھ سے بیان کیا کہ وہ محمد بن داؤد بن الجراح کے پاس موجود تھا کہ اس نے قید سے قرامطہ کی ایک جماعت کو بلایا۔ ان سے قرمط کا حال دریافت کیا۔ یہ اس وقت کے بعد کا قصہ ہے کہ محمد بن داؤد نے زکرویہ کو قتل کروا دیا تھا۔ قرمط کو اور اس کے قصے کو دریافت کیا۔ ان لوگوں نے اپنے میں سے ایک بڈھے کی طرف اشارہ کیا کہ "یہ زکرویہ کا ساتھی ہے۔ یہ بہ نسبت اور لوگوں کے اس کے قصے سے زیادہ خبردار ہے۔ تم جو چاہتے ہو اس سے دریافت کرو"۔ میں نے اس سے دریافت کیا تو اس نے اس قصے کی خبر دی۔

محمد بن داؤد کا بیان۔

[illegible]

[illegible]

ہو جاتا تھا۔

نیا دین:

[illegible]

قرمطی شریعت:

[illegible]

ہر نماز میں اذان یہ کہتے۔

الله اكبر الله اكبر الله اكبر الله اكبر اشهد ان لا اله الا الله (دو مرتبہ) اشهد ان آدم رسول الله، اشهد ان نوحا رسول الله، اشهد ان ابراهيم رسول الله، اشهد ان موسى رسول الله، اشهد ان عيسى رسول الله، واشهد ان محمدا رسول الله، اشهد ان احمد بن محمد بن الحنفية رسول الله

[illegible] بیت المقدس کی طرف [illegible]

[illegible] بكلمته وتعالى باسمه المتخذ لاوليائه باوليائه قل ان الاهلة مواقيت للناس ظاهرها ليعلم عدد السنين والحساب والشهور والايام وباطنها اوليائي الذين عرفوا عبادي

[illegible]

اللہ ہی سب تعریف کرنے کے لئے ہے [illegible] اپنے اولیاء کے لئے [illegible] وقت کی حفاظت کا آلہ ہے۔ ان [illegible] معلوم ہو۔ [illegible] دشمنوں نے میرے بندوں کو جو امانت دی تھی [illegible] کرتا ہوں مجھ سے اس کی بازپرس نہیں کی جاتی میں علم و حکمت والا ہوں میں [illegible] اپنے بندوں کو آزماتا ہوں۔ اپنی مخلوق کا امتحان کرتا ہوں۔ جو شخص میری بلا پر صابر ہوا [illegible] اپنی جنت میں ہمیشہ رکھتا ہوں [illegible] میرے رسولوں کو جھٹلایا تو اسے ذلیل کرتے ہمیشہ کے لئے [illegible] رسولوں کی زبان پر اپنا حکم ظاہر کر دیا۔ میں وہ ہوں [illegible] کرتا ہے اسے ذلیل کر دیتا ہوں۔ وہ شخص [illegible] اصرار کیا اور ہمیشہ اپنی جہالت پر قائم رہا [illegible] اور [illegible] ایمان [illegible] کا آگ ہے۔"

اس کے بعد رکوع کرے اور اپنے رکوع میں کہے

سبحان ربی رب العزۃ وتعالیٰ عما یصف الظالمون۔

اس کو دو مرتبہ کہے اور جب سجدہ کرے تو کہے:

اللہ اعلیٰ ، اللہ اعلیٰ ، اللہ اعظم ، اللہ اعظم۔

اس کی شریعت یہ ہے کہ روزہ دو دن سال میں ہے مہرجان (ایرانی عید) اور نوروز کو ہے۔ نبیذ (شراب) حرام ہے اور شراب حلال ہے۔ جنابت (ہم بستری) کا غسل نہیں ہے صرف ایسا وضو ہے جیسا نماز کے لئے ہے [illegible] جنگ کرے گا وہ واجب القتل ہوگا۔ اور جو ان کی مخالفت سے جنگ نہ کرے گا اس سے جزیہ لیا جائے گا۔ ہر ذی ناب (درندے) اور ذی مخلب [illegible] کا گوشت نہیں کھایا جائے گا۔

قرمطہ اور صاحب الخال کی ملاقات:

قرمطہ کا [illegible] صاحب الخال کے قتل سے پہلے ہوا تھا۔ اس لئے کہ [illegible] بعض [illegible] نے [illegible] سے نقل کیا کہ مجھ سے قرمطہ نے کہا کہ میں صاحب الخال کے پاس گیا اور اس سے پوچھا کہ میں ایک مذہب

[illegible]

[illegible] کی وفات

[illegible]

امیر حج ہارون بن محمد

اس سال ہارون بن محمد ہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا

۲۶۱ھ کے واقعات

[illegible]

جعفر المفوض کی ولی عہدی

[illegible]

[illegible] کی گرفتاری

[illegible]

ابو طلحہ منصور [illegible] کی اسیری

[illegible]

محمد بن موسیٰ الاعرج اور [illegible] کی جنگ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

* * *

باب ۲

خلیفہ المعتضد باللہ

بیعت خلافت:

اسی شب کی صبح کو ابوالعباس المعتضد باللہ سے بیعت خلافت کی گئی۔ اس نے اپنے غلام بدر کو پولیس کا اور عبیداللہ بن سلیمان ابن وہب کو وزارت کا اور محمد بن شاہ میکال کو محافظین (باڈی گارڈز) کا افسر مقرر کیا۔ حجابت خاصہ اور حجابت عامہ کی نظامت صالح کو دی۔ اور خاصہ اور عامہ کے دربانوں کا صالح عرف الامین کو والی بنایا جو "امین" مشہور تھا۔ صالح نے خفیف السمرقندی کو اپنا نائب بنایا۔

امارت خراسان پر عیسیٰ النوشری کا تقرر:

اسی سال ۱۲ شعبان کو معتضد کے پاس عمرو بن اللیث کا قاصد آیا اور تحفے لایا اور ولایت خراسان کی درخواست کی۔ معتضد نے عیسیٰ النوشری کو قاصد کے ہمراہ روانہ کیا۔ اور اس کے ہمراہ خلعت اور خراسان کی گورنری کا فرمان اور جھنڈا بھی تھا۔ عمرو نے خلعت رمضان میں اس کے پاس پہنچا اسے خلعت دیا گیا اور جھنڈا تین دن اس کے مکان کے صحن میں نصب رہا۔

اسی سال نصر بن احمد کی موت کی خبر آئی اور نہر بلخ کے اس طرف کا جو ملک اس کے سپرد تھا۔ اس کا انتظام اس کے بھائی اسماعیل بن احمد نے کیا۔

خمارویہ بن احمد کی سفارت:

اسی سال الحسین ابن عبداللہ عرف ابن الجصاص مصر سے خمارویہ بن احمد ابن طولون کا قاصد بن کر دو شنبہ ۲ جمادی الاول کو آیا۔ اس کے ہمراہ ہدایا تھے۔ بہترین اشیاء میں سے بیس بار بردار خچروں پر تھے۔ دس خادم تھے۔ دو صندوق تھے جن میں کپڑے تھے۔ بیس آدمی بیس سرخ گھوڑوں پر مع ابن زینب کے جو کثیر چاندی کے زیور سے آراستہ تھے۔ ان کے ہمراہ چاندی کے نیزے تھے اور ریشمی قبائیں اور آراستہ پٹکے لگائے ہوئے تھے۔ سترہ گھوڑے مع زین ولگام کے تھے جن میں سے پانچ سونے کی اور باقی چاندی کی تھیں۔ اور سینتیس گھوڑے مع منقش جھولوں کے تھے اور پانچ خچر مع زین ولگام کے اور زرافہ (شتر مرغ) تھے۔ یہ سفارت معتضد کے پاس پہنچی تو اس نے اسے اور اس کے ہمراہی سات آدمیوں کو خلعت دیا۔

ابن الجصاص نے خمارویہ کی لڑکی کی شادی کا علی ابن المعتضد کے ساتھ پیام دیا تو معتضد نے کہا۔ کہ میں اس سے شادی کروں گا چنانچہ اس سے شادی کر لی۔

متفرق واقعات:

اسی سال احمد بن عیسیٰ ابن الشیخ کے قلعہ ماردین کو محمد بن اسحاق بن کنداج سے لے لینے کی خبر آئی۔

اسی سال ابراہیم بن محمد بن المسیب کی وفات ہوئی اور وہ دفتر جاگیر کا والی تھا۔ پھر اس کی جگہ محمد بن عبید حمید کو والی بنایا گیا۔ اور

کی موت چہار شنبہ ۱۶/ شوال کو ہوئی۔

اسی سال ۲۳/ شوال یوم شنبہ کو الموفق کے مولیٰ راشد نے [illegible] اور اسے [illegible] یوم شنبہ کو [illegible] لائے گئے۔

اسی سال یوم الاحد کو معتضد [illegible] کی طرف روانہ ہوا [illegible] میں [illegible] اس نے [illegible] اس کا [illegible] کر دی گئی جس میں نماز [illegible] گئی تھی۔

اسی سال عمر بن عبدالعزیز بن ابی دلف کو رافع بن ہرثمہ کی جنگ کے لیے لکھا گیا اور رافع رے سے نکل گیا۔ چنانچہ [illegible] ۲۳ ذی القعدہ [illegible] رافع بن ہرثمہ [illegible] سے نکل گیا۔ اور عمر بن عبدالعزیز اس میں داخل ہو گیا۔

امیر حج ہارون بن محمد:

اس سال بھی ہارون بن محمد ہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا اور یہ اس کا آخری حج تھا جس کو اس نے کیا ۲۶۴ھ سے اس سال تک اس نے لوگوں کو مسلسل حج کرایا ۲۶۴ھ سے ۲۷۹ھ تک۔

۲۸۰ھ کے واقعات

شیلمہ کی گرفتاری:

جو واقعات ہوئے ان میں ایک واقعہ عبداللہ بن المہتدی اور محمد بن الحسن بن سہل عرف شیلمہ کی گرفتاری ہے۔ شیلمہ صاحب الزنج کے امراء اس کے آخری زمانے تک رہا پھر الموفق سے مل گیا جس نے اس کو جان و مال کی امان دی۔ گرفتار کرنے کا سبب یہ ہوا کہ کسی امن لینے والے نے معتضد سے اس کی چغلی کھائی کہ وہ لوگوں کو ایک ایسے شخص کی خلافت کی دعوت دیتا ہے جس کا نام معلوم نہیں۔ اس نے لشکر کی ایک جماعت کو آمادہ فساد کر دیا ہے۔ اس نے [illegible] اور اس کے بھتیجے کو بھی جو مدینے کا رہنے والا تھا گرفتار کر لیا۔

شیلمہ پر عتاب:

معتضد نے اس سے اقرار کرایا مگر اس نے کسی بات کا اقرار نہ کیا۔ اس شخص کو دریافت کیا جس کی خلافت کی وہ دعوت دیتا تھا مگر اس نے بتانے سے انکار کیا اور کہا کہ اگر میرے دونوں قدموں کے نیچے وہ شخص ہو جب بھی میں قدم نہ اٹھاؤں اور ٹکڑے ٹکڑے بھی کر دیے جائیں تب بھی ہرگز اس کی خبر نہ دوں گا۔ خلیفہ نے حکم دیا آگ سلگائی گئی۔ اس کے بعد اسے ستونوں کی لکڑیوں میں سے کسی ایک سے باندھا گیا۔ اور آگ پر رکھا گیا یہاں تک کہ اس کی کھال پھٹ گئی پھر اس کی گردن مار دی گئی اور اسے الجسر [illegible] کے قریب غربی جانب لٹکا دیا گیا۔

عبداللہ بن المہتدی کی گرفتاری و رہائی:

ابن المہتدی کو اس وقت تک قید رکھا گیا۔ جب تک اس کی برأت کا علم نہ ہوا پھر اسے رہا کر دیا گیا۔ ۷/ محرم کو [illegible]

معتضد نے پھر اس کے ساتھ نیکی کی۔

اسی سال جمادی الآخرہ میں عمرو بن اللیث کے جمادی الاولیٰ میں نیشاپور میں داخل ہونے کی خبر آئی۔

اسی سال یوسف بن ابی الساج نے موصل کے راستے سے بعض خارجیوں کو بھیجا جن میں سے بعض کی گردنیں ماری گئیں اور بعض کو سولی پر لٹکا دیا گیا اور سات کو نئے قید خانے میں قید کر دیا گیا۔

اسی سال ۵ رجب کو دستانی بن جستان کو خمارویہ کی جانب سے محمد بن ابی طرسوس میں داخل ہوا۔ پھر جمادی العجیفی داخل ہوا اور دونوں نے مل کر البلکین امیر طرسوس سے جہاد کیا اور لوٹتے لوٹتے البلقسور تک پہنچ گئے۔

اسی سال اسماعیل بن احمد کے بلاد ترک میں جنگ کرنے کی اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے ان کے دارالسلطنت کو فتح کرنے کی اور اس کے اور اس کی ملکہ خاتون کے اور تقریباً دس ہزار کے قید کرنے کی خبر آئی ان میں سے ایک کثیر مخلوق کو اس نے قتل کر دیا۔ اس قدر گھوڑے غنیمت میں ملے جن کی تعداد نہیں معلوم ہو سکی۔ ہر ایک مسلمان سوار کے حصے میں ہزار درہم ملے۔

۲۸ رمضان کو اسی سال الموفق کے مولیٰ راشد کی الدینور میں وفات ہوئی۔ اور اسے ایک تابوت میں بغداد لایا گیا۔

اسی سال ۱۳ شوال کو مسرور البلخی کی وفات ہوئی۔

زلزلے سے تباہی:

اسی سال جیسا کہ بیان کیا گیا ہے دبیل سے ۱۴ شوال کو چاند گرہن کے متعلق خط آیا۔ پھر آخر شب کو روشنی ہوئی تو اس رات کی صبح اسی طرح ہوئی کہ دنیا تاریک تھی اور یہ اندھیرا دن بھر قائم رہا۔ پھر جب عصر کے قریب ہوا تو ایک سیاہ آندھی چلی جو ثلث شب تک رہی۔ پھر جب تہائی رات ہوئی تو زلزلہ آیا۔ اس حالت میں صبح ہوئی کہ شہر تباہ ہو چکا تھا۔ مکانات میں سے ۱۰۰ کے قریب کوئی نہ بچا جو بچ رہے وہ گر رہے تھے۔ اس خط کے لکھنے کے وقت تک ہم تیس ہزار آدمی دفن کر چکے تھے جو ملبے کے نیچے سے نکلے تھے اور دفن کیے جاتے تھے۔ گرنے کے بعد ان پر پانچ مرتبہ زلزلہ آیا۔ ان میں سے بعض سے مذکور ہے کہ وہ تمام لوگ جو ملبے کے نیچے سے نکالے گئے ڈیڑھ لاکھ مردے تھے۔

امیر حج ابو بکر محمد بن ہارون:

اسی سال ابو بکر محمد بن ہارون عرف ابن ترنجہ نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۸۱ھ کے واقعات

ترک بن العباس کی کارگزاری:

۸ محرم کو ترک بن العباس کا جو دیار مضر پر عامل سلطان تھا ایلچی مدینۃ السلام میں سیماط کے ساتھ ابو الاغر کے ساتھیوں میں سے کچھ لوگ لے کر آیا جن کے ۳۰ آدمیوں کو اونٹوں پر بٹھایا جن کے سر پر لمبی ٹوپیاں اور ریشمی قبائیں تھیں۔ ان کو قصر خلافت میں پہنچایا گیا پھر وہ قید خانہ جدید میں داخل کیے گئے اور اس میں قید کر دیے گئے۔ ترک کو خلعت دیا گیا اور وہ اپنے مکان واپس آ گیا۔

وصیف اور عمر بن عبدالعزیز کی جنگ:

اسی سال اس جنگ کی خبر آئی جو ابن ابی الساج کے غلام وصیف کی عمر بن عبدالعزیز بن ابی دلف سے ہوئی تھی اور وصیف نے عمر کو شکست دی تھی۔ وصیف اسی سال ماہ ربیع الآخر میں اپنے مولیٰ محمد بن ابی الساج کے پاس چلا گیا۔

احمد بن محمد الطائی کی وفات:

اسی سال جیسا کہ کہا گیا ہے نصف جمادی الآخر بروز شنبہ کو مطابق جون کے لئے ثمار ایسی کی جانب سے فتح بن ثابت طرسوس میں داخل ہو کے جہاد کیا۔ پھر طرابزون پہنچا اور ملوریہ کو فتح کر لیا۔ ۲۵ تاریخ کو احمد بن محمد الطائی کا کوفے میں انتقال ہوا اور وہ تین کے مقام پر دفن کیا گیا جو مسجد السہلہ کہلاتا ہے۔

اسی سال رے اور طبرستان کا پانی خشک ہو گیا۔

عمر بن عبدالعزیز کی مراجعت بغداد:

اسی سال ۲ رجب کو معتضد ولایت الجبل کی طرف روانہ ہوا۔ پھر الدینور کے علاقے کا قصد کیا۔ وہاں اس نے رے، قزوین، زنجان، ابہر، قم، ہمدان اور دینور ابو محمد علی بن المعتضد کے سپرد کئے اس کے کاتبوں کو احمد بن ابی الاصبغ کی نگرانی میں دیا اور لشکر کی تنخواہ اور دوسرے کی جاگیر کو الحسین بن عمرو النصرانی کے سپرد کیا۔ اور عمر بن عبدالعزیز بن ابی دلف کے اصبہان اور نہاوند اور الکرج سپرد کیا۔ اس نے غلے کی کمی اور سردی کی گرانی کی وجہ سے واپسی میں عجلت کی۔ ۲۱ رمضان یوم چہارشنبہ کو بغداد میں آ گیا۔

الحسن بن علی کورہ کی امان طلبی:

اسی سال رافع کے عامل الرے الحسن بن علی کورہ نے تقریباً ایک ہزار آدمی کے ہمراہ علی بن المعتضد سے امان طلب کی۔ اس نے سب کو معتضد کے پاس روانہ کر دیا۔

اسی سال ذی القعدہ میں اعراب سامرا میں داخل ہوئے اور انہوں نے ابن سیما نف کو گرفتار کیا اور لوٹا۔

فرمانِ خلافت:

۲۴ ذی القعدہ کو المعتضد حمدان بن حمدون کے ارادے سے دوبارہ موصل کی طرف گیا۔ یہ خبر ملی تھی کہ وہ ہارون الشاری الوازقی (خارجی) کی طرف مائل ہو گیا ہے اور اس کے لئے دعا کی ہے۔ کرخ جدان سے نصاح حرمی خادم کے پاس اس جنگ کے متعلق جو اس کے اور کردوں اور اعراب کے درمیان ہوئی المعتضد کا فرمان آیا اور وہ جنگ ختم ذی القعدہ یوم جمعہ کو ہوئی تھی۔

(بسم اللہ الرحمن الرحیم) میرا یہ فرمان شب جمعہ کا ہے۔ اللہ نے کہ اسی کے لئے حمد ہے کردوں اور بدویوں پر ہماری مدد کی اور ان کے بہت سے گروہ اور اہل و عیال پر ہم کو فتح دی۔ خواب دیکھا کہ ہم لوگ گائیں اور بکریاں چرا رہے ہیں۔ جیسا کہ ہم ان کو قتل کر چکے تھے۔ اور تیز نیزے اور تلواریں ان میں رواں رہیں۔ حتیٰ کہ ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان رات حائل ہو گئی۔ پہاڑوں کی چوٹیوں پر آگ روشن کر دی گئی۔ صبح کو روانی ہوئی۔ میرا لشکر بکریاں تلاش کرتا تھا۔ اور ہمارا اعلان ان پر ہوتا تو ہم نے ان کو پہاڑی سلسلے تک قتل کیا۔ ان میں سے کوئی خبر دینے والا بھی نہ بچا۔ اللہ تعالیٰ کے لئے حمد کثیر ہے۔ بے شک خدا کا شکر ہم پر واجب ہو گیا۔ والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی محمد نبیہ وآلہ وسلم کثیراً۔

کردوں اور بدویوں کا اتحاد:

کردوں اور بدویوں کو جب المعتضد کے روانہ ہونے کی خبر پہنچی تھی تو سب نے آپس میں قسم کھائی تھی کہ وہ ایک خون پر ہیں

قتل کر دیں گے اور وہ قتل ہو گئے تھے۔ انہوں نے اپنے لشکر کو بھی [illegible] تھا کہ ایک [illegible] کے بعد [illegible] ان کی اولاد کو فوری طور پر قید میں ڈال دیا تھا۔ پیچھے معتضد نے عرب سرداروں کے ساتھ اچھا سلوک کیا۔ اس نے ان پر حملہ کیا اور ان کو قتل کیا۔ قلعے لے لئے اور پانچ نواب کی فرقہ ہو گئی۔

معتضد کی قلعہ ماردین پر فوج کشی:

معتضد قلعہ ماردین کے قصد سے موصل کی طرف نکلا جو حمدان بن حمدون کے قبضے میں تھا۔ جب اسے معتضد کی آمد کی خبر پہنچی تو بھاگ گیا اور اپنے بیٹے کو وہاں چھوڑ گیا۔ معتضد کا لشکر قلعے پر اترا۔ جو لوگ اس میں تھے ان میں حمدان کے [illegible] انہوں نے ان لوگوں سے جنگ کی۔ جب دوسرا دن ہوا تو معتضد سوار ہوا اور قلعے پر چڑھ کر دروازے تک پہنچ گیا۔ پھر اس نے پکارا: اے ابن حمدون! اس نے اسے جواب دیا: "لبیک" (حاضر)۔ اس نے کہا: تیری بربادی ہو دروازہ کھول۔ اس نے کھول دیا۔ معتضد دروازے میں بیٹھ گیا اور جو اس میں داخل ہوا اسے حکم دیا کہ قلعے میں جو کچھ مال و اسباب ہے سب کو نکال لے پھر وہ منہدم کر دیا گیا۔ حمدان بن حمدون کے پیچھے لشکر روانہ کیا اس نے سخت جنگ کی اور اس کے وہاں جو ذخائر تھے لے لیے گئے تو اس پر کامیابی حاصل ہو گئی۔

قلعہ الحسنیہ کی تباہی:

معتضد کے [illegible] الحسنیہ ایک شخص جس کا نام شداد تھا [illegible] لشکر کے ہمراہ تھا کہا جاتا ہے کہ وہ [illegible] معتضد [illegible] اور اس کو گرفتار کر لیا پھر اس کا قلعہ منہدم کر دیا۔

متفرق واقعات:

اسی سال طریق مکہ سے [illegible] کے اطراف میں [illegible] بارش کی مصیبت آئی [illegible] جس [illegible] سے زیادہ مصیبت گزری۔

اسی سال شوال میں مسلمانوں نے رومیوں سے جہاد کیا۔ چنانچہ [illegible] میں [illegible] جنگ جاری رہی۔ پھر مسلمان [illegible] ہوئے۔ کثیر غنیمت پائی اور واپس ہو گئے۔

۲۸۲ھ کے واقعات

نوروز میں خراج کی ابتدا کی ممانعت:

اس سال محرم میں معتضد کا یہ حکم تھا کہ اطراف اور شہروں کے عاملوں کو یہ فرمان لکھے جائیں کہ وہ نوروز میں خراج کی ابتدا نہ کریں۔ جو نوروز [illegible] تھا اسے حزیران کی [illegible] تک مؤخر کر دیں۔ اسی [illegible] کا نام نوروز معتضدی رکھا گیا۔ ان کے متعلق موصل سے فرمان لکھ دیے گئے۔ معتضد [illegible] یوسف بن یعقوب کے پاس آیا جس میں [illegible] معتضد لوگوں کے ساتھ آسانی اور ان کے ساتھ نرمی چاہتا ہے۔ حکم تھا کہ فرمان [illegible] اس نے [illegible] کیا۔

بنت خمارویہ بن احمد بن طولون کی بغداد میں آمد:

اسی سال ابن الجصاص مصر سے بنت خمارویہ بن احمد بن طولون کو لایا جس سے معتضد نے نکاح کیا تھا۔ اس کے ہمراہ اس کی ایک پھوپھی بھی تھی۔ بغداد میں اس کا آنا ماہ محرم کے ایک شنبہ کو ہوا۔ دن کا جب ایک تہائی حصہ گزر گیا تو داخل کیا گیا اور وہ صاعد بن مخلد کے گھر میں اس حالت میں اتری کہ معتضد موصل میں تھا۔

اسی سال لوگوں کو اس بات سے روکا گیا جو وہ نوروز عجم میں کیا کرتے تھے کہ پانی ڈالتے اور آگ بلند کرتے تھے۔

حمدان بن حمدون کی سرکشی:

اسی سال معتضد نے موصل سے اسحاق بن ایوب کو اور حمدان بن حمدون کو اپنے پاس آنے کو لکھا۔ اسحاق بن ایوب تو فوراً اس کی طرف چلا آیا مگر حمدان بن حمدون اپنے قلعے میں محفوظ ہو گیا اور اپنے مال اور عورتوں کو غائب کر دیا۔ معتضد نے وصیف موشگیر اور نصر القشوری وغیرہ کے ہمراہ اس کی طرف لشکر روانہ کیے۔ وہ لوگ حسن بن علی کورہ کے ساتھ اس وقت پہنچے کہ اس کے ساتھی حمدان کے قلعے پر مقیم تھے جو موصل کے علاقے میں موضع دیر الزعفران میں تھا اور حسین بن حمدان اسی میں تھا۔ جب انہوں نے لشکر کے ابتدائی حصے کو آتے ہوئے دیکھا تو امان مانگی۔ انہیں امان دی گئی اور حسین المعتضد کے پاس چلا گیا اور قلعے کو سپرد کر دیا۔ اس کے منہدم کرنے کا حکم دیا گیا۔ وصیف موشگیر نے حمدان کی تلاش میں جزیرہ سے روانگی کی۔ وہ ایک مقام پر چلا گیا تھا جو دجلہ اور ایک بڑی نہر کے درمیان باسورین کے نام سے مشہور تھا۔ پانی زائد تھا۔ وصیف کے ساتھیوں نے عبور کیا۔ اس نے انہیں روک لیا۔ وہ اور اس کے ساتھی سوار ہو گئے اور پیدل جان لے کر نکلے تو ان کی فوجوں کے اکثر آدمی قتل کر دیے گئے۔

حمدان بن حمدون کا فرار:

حمدان نے اپنے آپ کو ایک کشتی میں ڈال دیا جو اس کے لیے دجلہ میں تیار تھی۔ اس کے ہمراہ اس کا نصرانی کاتب زکریا بن یحییٰ بھی تھا۔ اپنے ہمراہ مال بھی لاد لیا اور دجلہ کی غربی جانب دیار ربیعہ کے عرب کو پار کر گیا۔ اعراب سے مل جانے کا قصد کیا تھا کہ اس کے اور شرقی جانب کے گروہوں کے درمیان رکاوٹ کر دی گئی تھی۔ اسی کے تعاقب میں لشکر کی ایک جماعت نے بھی عبور کیا اور پیچھے پیچھے روانہ ہو کے اس دیر کے سامنے پہنچ گئے جس میں وہ اترا تھا۔ جب اس نے دیکھا تو دیر سے نکل کر بھاگا۔ ہمراہ اس کا کاتب بھی تھا۔ دونوں نے اپنے آپ کو کشتی میں ڈال دیا اور مال دیر میں چھوڑ دیا جو معتضد کے پاس روانہ کر دیا گیا۔

حمدان بن حمدون کی گرفتاری:

خلافت کے سپاہی اس کی تلاش میں خشکی پر بھی اور پانی میں بھی روانہ ہو گئے۔ اس سے قریب تھا کہ وہ تھوڑی سی مدت میں کشتی سے دجلہ کی شرقی جانب اپنی ایک زمین کی طرف نکلا۔ پھر اپنے ساتھیوں کے گھوڑے پر سوار ہو کے ساری رات چلتا رہا یہاں تک کہ اسحاق بن ایوب کے پاس اس سے پناہ لینے کے لیے پہنچا جو معتضد کے لشکر میں تھا۔ اسحاق نے اسے المعتضد کے خیمے میں حاضر کر دیا۔ اس نے اس کی حفاظت کرنے کا حکم دیا۔ سواروں کو اس کے اعزہ کی تلاش میں ہر طرف روانہ کر دیا۔ اس کے کاتب اور چند دوسرے لوگوں پر اور اس کے غلاموں پر قابو پا لیا گیا۔ کردوں کے گروہ سب کے سب امان میں داخل ہونے کے لیے آنے لگے جیسا کہ اس سال کے آخر میں ہوا ہے۔

اسی سال ربیع الاول میں [illegible] گرفتار کر لیا گیا۔ [illegible] قید کر دیا گیا اور اس کا مال اور جائداد اور مکانات ضبط کر لیے گئے۔

بنت خمارویہ کی منتقلی:

اسی سال خمارویہ بن احمد کی بیٹی معتضد کے پاس ماہ ربیع الاول میں منتقل کی گئی اور بغداد کے لوگوں [illegible] کی یوم یک شنبہ کو کوئی شخص دجلہ میں عبور نہ کرے۔ ان راستوں کے دروازے بند کر دیے گئے۔ جو محلوں کے متصل تھے۔ دجلہ تک پہنچنے والے راستوں پر تمام [illegible] گئیں۔ دجلہ کے دونوں کناروں پر پہرہ مقرر کر دیا گیا کہ کوئی شخص اپنے مکانات سے کناروں پر ظاہر نہ ہو۔ جب [illegible] ابن [illegible] خلافت سے کشتیوں [illegible] جن میں خادم تھے وہاں [illegible] صاعد کے مکان کے [illegible] ہو گئے۔ [illegible] کشتیاں تیار کی گئی تھیں۔ جو صاعد کے مکان سے [illegible] ہوئی تھیں۔ جب کشتیاں [illegible] تو [illegible] روانہ کی گئیں اور کشتیاں ان [illegible] کے دروازے [illegible]۔ وہ شب [illegible] (ظہر) [illegible] یہاں قیام کیا۔ [illegible] الاول سہ شنبہ کو ہوا۔

متفرق واقعات:

اسی سال المعتضد الجبل روانہ ہوا۔ الکرج پہنچا اور ابن ابی دلف کے مال لے لیے اور عمر بن عبدالعزیز بن ابی دلف کو ایک فرمان لکھا جس میں اس سے وہ جواہرات طلب کئے تھے جو اس کے پاس تھے۔ عمر نے جواہرات واپس کر دیے۔

اسی سال معتضد نے [illegible] کے بعد ابن طولون کے غلام لؤلؤ کو [illegible] گھوڑوں اور [illegible] کی۔

اسی سال یوسف بن ابی الساج کو [illegible] کی مدد کے لیے [illegible] روانہ کیا گیا تو وہ ان لوگوں کے ہمراہ جنہوں نے اس کی اطاعت کی اپنے بھائی محمد کے پاس المراغہ بھاگ گیا اور راستے میں [illegible] کا کوئی مال ملا تو اسے اس نے لے لیا۔ عبداللہ نے / عبداللہ بن طاہر نے اس پر ایک [illegible] کی تھی۔

اسی سال معتضد نے عبداللہ بن سلیمان وزیر کو اپنے فرزند ابو محمد کے پاس [illegible] روانہ کیا۔

اسی سال محمد بن زید العلوی نے طبرستان سے محمد بن ورد العطار کے پاس بتیس ہزار دینار روانہ کیے کہ وہ انہیں بغداد اور کوفے اور مکے اور مدینے میں اس کے اہل بیت پر تقسیم کرے۔ پھر اس کی چغل خوری کی گئی تو اسے بدر کے مکان پر حاضر کیا گیا اور اس سے باز پرس کی گئی تو اس نے بیان کیا کہ ہر سال اسی قدر مال اس کے پاس روانہ کیا کرتا ہے جو سب مال مستحقین میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ بدر نے معتضد کو اس سے آگاہ کیا۔ [illegible] اور مال اس کے [illegible] ہیں [illegible] اس نے [illegible] کے متعلق [illegible] حکم دیتا ہے۔

المعتضد کا خواب:

ابو محمد [illegible] الحسنی سے مذکور ہے کہ المعتضد نے بدر سے کہا کہ اے بدر تجھے وہ خواب یاد نہیں جو میں نے تجھ سے بیان کیا تھا۔ اس نے کہا اے امیر المومنین! نہیں۔ اس نے کہا کیا تجھے یاد نہیں کہ میں نے تجھ سے یہ بیان کیا تھا کہ ناصر نے مجھے بلایا اور مجھ سے کہا کہ جان لے کہ یہ حکومت عنقریب تیرے پاس آنے کی تو تو غور کر لے کہ تو آل علی بن ابی طالب کے ساتھ کیسا رہتا ہے پھر اس نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں بغداد سے [illegible] ہوں۔

اپنے لشکر کے ہمراہ [illegible] کا ارادہ [illegible] ہوں۔ لوگ میری طرف دیکھ رہے تھے کہ [illegible] ایک بچے پر میرا [illegible] ایک بچے پر پڑا [illegible] میری طرف التفات نہیں کیا۔ اس کی یہ حالت دیکھ کر تعجب کیا۔ اس کے ساتھ [illegible] کہا۔ جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہوا تو [illegible] کیا [illegible] میں نے [illegible] مجھے [illegible] ہے کہ میں نے کہا نہیں۔ کہا [illegible] میں نے اس سے [illegible] مجھے کہا [illegible] قریب [illegible] ہوں گے [illegible] کہا [illegible] نے بیان کیا ہے۔ کہا [illegible] شخص کو بھی [illegible] بچے [illegible] کہا [illegible] کہ اس سے [illegible] کیا [illegible] جو [illegible] اس نے حکم دیا۔

اسی سال ۹ شعبان کو ابو [illegible] منصور بن [illegible] کی المعتضد کی قید میں وفات ہوئی۔

اسی سال ۸ رمضان کو عبیداللہ بن سلیمان الوزیر الجبل سے [illegible] بغداد [illegible] آیا اسے خلعت دیا گیا۔

جعفر بن المعتضد کی ولادت:

اسی سال ۲۲ رمضان کو ام القاسم بنت محمد بن عبداللہ کی جاریہ کے بطن سے المعتضد کے بچہ پیدا ہوا جس کا نام اس نے [illegible] المعتضد نے اس جاریہ کا نام شغب رکھا۔

خمارویہ بن احمد کا قتل:

اسی سال ۱۸ ذی الحجہ کو خمارویہ بن احمد بن طولون [illegible] دمشق [illegible] خشکی کے راستے سے [illegible] میں [illegible] فلاں [illegible] ذبح کر دیا گیا جسے اس کے خدام خاص میں سے کسی غلام نے ذبح کر دیا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کا قتل ۲۸ ذی الحجہ کو ہوا۔ یہ بھی [illegible] دمشق [illegible] اور ان خادموں میں سے جو اس کے قتل کے مرتکب تھے [illegible] قتل کیے گئے۔ المعتضد نے ابن الجصاص کے [illegible] تھے [illegible] اس نے [illegible] ابن الجصاص [illegible] اس کام کے لیے [illegible]۔ جب [illegible] تو المعتضد [illegible] کے قتل کی خبر پہنچی تو وہ [illegible] واپس آ گیا۔ ۳۰ ذی الحجہ کو وہ [illegible] بغداد میں داخل ہوا۔

۲۸۳ھ کے واقعات

الحسین بن حمدان کی المعتضد سے درخواست:

اس سال المعتضد [illegible] ہارون الشاری [illegible] جب [illegible] روانہ ہوا۔ [illegible] کے متعلق المعتضد کا فرمان [illegible] ۱۴ ربیع الاول [illegible] کہ جب [illegible] اس نے اپنے گھوڑے اور دوسرے ساتھیوں کی سواری [illegible] الحسین بن حمدان [illegible] بیان کیا [illegible] الحسین بن حمدان نے المعتضد سے کہا کہ اگر میں اسے امیر المومنین کے پاس لے آیا تو امیر المومنین سے میری [illegible] حاجتیں ہیں۔ کہا بیان کر۔ کہا ان میں [illegible]

ہوئی ہے۔ کہا: وہ مجھے اور اس شخص کو اس نے عبدالرحمٰن کے پاس لانے کے بعد ہاتھوں کا معتضد نے حکم دیا تو وہ مجھ سے کہی گئی ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ اس کے کہنے پر تیس سو دینار کی ضرورت ہے جس کو ہم پورا کریں گے۔ معتضد نے ایک سو تیس تین سو دینار ان کے گھر روانہ کئے۔ اس نے کہا کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ عبدالرحمٰن کو قید کر دیں کہ میں اسے ہر گز اس کی قید و بند کی اجازت نہ کرے۔ معتضد نے مروزی کو اس کا حکم دے دیا۔

الحسین بن حمدان کی مہم:

الحسین روانہ ہوا۔ جب وہ ایک گھاٹ تک پہنچ گئے تو وصیف (موشگیر) اور ان کے ساتھیوں کو وہاں ٹھہرنے کا حکم دیا کہ ہارون کے لئے اگر وہ بھاگے تو راستہ بند رہے کیونکہ اس کے لئے کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے بجز اس کے کہ یہی وہ مقام ہے جس سے گزرنا تھا۔ ہارون تیرے پاس سے گزرے تو اسے عبور کرنے سے روکنا کیونکہ تیرے پاس آئے گا۔ ہارون یا مجھے یہ خبر پہنچے کہ میں قتل کیا گیا یا میں ہارون کو شکست دی ہوئی ہے۔ اس سے وہ جنگ کی نوبت ان دونوں کے درمیان قتل بھی ہوئے۔ ہارون الشاری بھاگا وصیف گھاٹ پر تین روز تک ٹھہرا۔ اس کے ساتھیوں نے اس سے کہا کہ اب یہاں ٹھہرنے کی وجہ نہیں رہی ہمارا قیام بہت ہو گیا ہے۔ دشمن نے ہمیں نقصان پہنچایا ہے ہم کو اس بات سے خوف ہے کہ حسین الشاری کو گرفتار کرے تو فتح اسی کی ہوگی نہ ہماری۔ بہتر یہ ہے کہ ہم لوگ اس کے نشان قدم پر چلیں۔ اس نے ان کو گھاٹ چھوڑ دیا اور روانہ ہو گئے۔

ہارون الشاری کی گرفتاری:

ہارون الشاری بھاگ کر وصیف کے مقام پر آیا اور اس کو حسین بن حمدان کے پیچھے پایا۔ اس نے اس مقام پر جہاں وصیف اور اس کے ساتھیوں کو چھوڑا تھا کسی کو نہیں پایا۔ ہارون کی کوئی خبر معلوم ہوئی اور نہ اس نے اس کا کوئی نشان دیکھا۔ ہارون کا حال دریافت کرنے لگا۔ اس کے جو لوگ واقف ہوئے انہوں نے نشان پر عبور کیا اور قبائل عرب میں پہنچ گیا۔ دریافت کیا تو ان لوگوں نے اس کا حال چھپایا اس نے ان پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا اور تب بتایا کہ معتضد نے ان کی تلاش کی ہے۔ انہوں نے اسے بتایا کہ وہ ان کے ہاں آ گیا ہے۔ اس نے ان کو گرفتار کر لیا اور ہاتھ باندھ کر ان کے پاس بھیج دیا۔ ان کے تعاقب میں روانہ ہوا۔ چند روز کے بعد اسے خارجی الشاری پر پایا سواروں کے ہمراہ ہارون الشاری نے مقابلہ کیا مگر اس نے اس سے جنگ کی اور گرفتار کر لیا۔

محمد بن حمدان کی رہائی:

معتضد نے حسین بن حمدان سے جو آپ کو اس پر ڈال دی تو اس کے ساتھی بھی اس پر پڑے اور اس کو گرفتار کر لیا۔ وسلم بخیر کی عمدگی کے معتضد کے پاس لے آیا تو معتضد نے محمد بن حمدان کی زنجیریں کھولنے کا اور اس کے ساتھ احسان کرنے کا حکم دیا ان کو خلعت دی۔ جب الشاری گرفتار ہو گیا اور معتضد کے قبضے میں آ گیا تو وہ مدینۃ السلام کی طرف واپس ہوا۔ [illegible]

الحسین بن حمدان کے اعزاز میں اضافہ:

معتضد نے الحسین بن حمدان کو خلعت دی سونے کا طوق پہنایا اور اس کے ساتھ ایک جماعت کو بھی خلعت دی ایک باجی

ریشمی کپڑوں سے آراستہ کیا گیا اور اس پر سواری کے لیے ہودج بنایا گیا اس میں بٹھایا گیا' ریشم کی قبا پہنائی گئی۔ سر پر ریشمی بہت بلند ٹوپی تھی۔

دفتر میراث بند کرنے کا حکم:

اس سال ۱۰/ جمادی الاولیٰ کو معتضد نے سہام میراث میں سے زائد حصوں کو ذوی الارحام پر تقسیم کرنے کے لیے تمام اطراف میں فرمان لکھنے کا اور دفتر میراث کے بند کرنے کا اور ان کے عاملوں کے واپس کرنے کا حکم دیا۔ اس کے متعلق فرمان جاری کر دیے گئے اور منبروں پر پڑھ کر سنائے گئے۔

عمرو بن اللیث کا محاصرہ نیشاپور:

اس سال عمرو بن اللیث نیشاپور سے نکلا تو رافع بن ہرثمہ نے اس کا قصد کیا۔ عمرو نے محمد بن زید الطالبی اور اس کے باپ کے لیے خطبہ پڑھا۔ کہ اے اللہ حق کی دعوت دینے والے کی اصلاح فرما۔ ۱۰/ ماہ ربیع الآخر کو عمرو نیشاپور لوٹا اور بستی کے باہر پڑاؤ کیا۔ چھاؤنی ڈالی اور اہل نیشاپور کا محاصرہ کر کے گھیر لیا۔

محمد بن اسحاق و دیگر سرداروں کی بغداد میں آمد:

اسی سال ۲۲/ جمادی الاولیٰ کو محمد بن اسحاق بن کنداجیق اور خاقان المفلحی اور محمد بن تمشک اور بدر بن جف اخو طغج اور ابن حسنج سرداروں کی ایک جماعت کے ہمراہ مصر سے بحالت امان بغداد آئے۔ بیان کیا گیا ہے کہ ان لوگوں کا المعتضد کے پاس بحالت امان آنے کا سبب یہ ہوا کہ ان لوگوں نے جیش بن خمارویہ بن احمد بن طولون کے لشکر پر یکایک حملہ کرنے کا ارادہ کیا تو اس سے ان کی چغلی کھائی گئی۔ اسی روز نکل کر یہ روانہ ہوئے۔ اپنے مال و اہل و عیال کو چھوڑ دیا۔ بیابان میں بھٹکتے پھرے۔ ان کی ایک جماعت پیاس سے مر گئی۔ طریق مکہ پر کوفے سے دو تین منزل اوپر نکلے۔ معتضد نے محمد بن سلیمان سردار لشکر کو ان کے لانے کے لیے روانہ کیا۔ اس نے ان کے نام لکھ لیے۔ کوفے سے تنخواہ مقرر کی گئی۔ جب بغداد کے قریب پہنچے تو ان کے پاس خوان اور پیالے اور خیمے اور کھانا روانہ کیا گیا۔ جس روز وہ داخل ہوئے اسی روز معتضد کے پاس پہنچا دیے گئے۔ اس نے انہیں خلعت دی۔ ہر سردار کو ایک گھوڑا مع زین و لگام کے دیا اور باقی لوگوں کو بھی خلعت دیا۔ ان کی تعداد ساٹھ تھی۔

۱۱/ ربیع الاول یوم شنبہ کو عبید اللہ بن سلیمان وزیر ابن ابی دلف کی جنگ کے لیے جو اصبہان میں تھا الجبل روانہ ہوا۔

رومی فرمانروا کی مسلمانوں سے امداد طلبی:

اسی سال جیسا کہ بیان کیا گیا طرسوس سے ایک مراسلہ آیا کہ صقالبہ نے قوی لشکر کے ساتھ رومیوں سے جنگ کی بہت لوگوں کو قتل کیا اور ان کے بہت سے دیہات تباہ کر دیے۔ یہاں تک کہ وہ قسطنطنیہ تک پہنچ گئے۔ رومیوں نے تمام دروازے بند کر لیے۔ رومی سرکش (بادشاہ) نے صقالبہ کے بادشاہ کے پاس قاصد روانہ کیا کہ ہمارا دین اور تمہارا دین ایک ہے پھر کیوں ہم لوگ آپس میں لوگوں کو قتل کریں۔ صقالبہ کے بادشاہ نے جواب دیا کہ یہ میرے باپ دادا کا ملک ہے اور میں تم سے بغیر اس کے باز نہ رہوں گا۔ جب صقالبہ سے خلاصی نہ مل سکی تو رومیوں نے مسلمانوں کو جمع کیا جو ان کے پاس تھے اور انہیں ہتھیار دیے اور ان سے صقالبہ کے خلاف اپنی مدد کی درخواست کی۔ مسلمانوں نے مدد کی اور صقالبہ کو شکست دی۔ جب بادشاہ روم نے یہ دیکھا تو اسے اپنے

[illegible] ان کے پاس تو صرف جتنا انہیں واپس کر دیا ان سے ہتھیار لے لیے اور ان کی طرف سے [illegible] شہر میں منتشر کر دیا۔

ابن خمارویہ کا قتل:

اسی سال کے شروع میں جب کہ مصر سے یہ خبر آئی کہ [illegible] ہو گئے۔ نے ابن خمارویہ سے لشکر پر [illegible] کہا کہ "تم لوگ اپنے اور تیری حکومت سے راضی نہیں ہیں تو ہم سے کنارہ کش ہو تو ہم تیرے چچا کو والی بنا لیں"۔ ان کے کاتب علی بن احمد ماذرائی نے ان لوگوں سے گفتگو کی اور ان سے یہ درخواست کی کہ وہ [illegible] کے پاس واپس ہو جائیں۔ وہ لوگ واپس ہو گئے۔ دوسرے دن اس نے تو ایک لشکر اس کے چچا کے خلاف روانہ کیا جس کے متعلق ان لوگوں نے یوں کہا تھا کہ وہ اسے امیر بنائیں گے۔ اس نے اس کی گردن مار دی اور اپنے ایک دوسرے چچا کی بھی گردن مار دی۔ دونوں کے سروں کو ان کے پاس پھینک دیا۔ لشکر نے ابن خمارویہ پر حملہ کر کے قتل کر دیا اور اس کی ماں کو بھی قتل کر دیا۔ اس کا مکان لوٹ لیا۔ مصر کو لوٹ لیا۔ اس میں آگ لگا دی اور ہارون بن خمارویہ کو اپنے بھائی کی جگہ بٹھا دیا۔

اسی سال رجب میں معتضد نے نہر دجیل سے نہر نکالنے اور دجلہ تک پہنچنے اور اس کے دہانے کی پتھر کی چٹان توڑنے کا [illegible] کو حکم دیا۔ چنانچہ چار ہزار دینار خرچ کر کے اس پر صرف کیے گئے۔ اور یہ کام [illegible] کاتب اور معتضد کے ایک خادم کے سپرد کیا گیا۔

رومیوں سے قیدیوں کا تبادلہ:

اسی سال شعبان میں مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان احمد بن طغان کے ہاتھوں پر فدا واقع ہوا۔ (یعنی قیدیوں کا باہم تبادلہ ہوا) اس کے متعلق طرسوس سے آنے والے خط میں یہ مضمون تھا۔

(بسم اللہ الرحمن الرحیم) میں تجھے آگاہ کرتا ہوں کہ احمد بن طغان نے لوگوں میں اعلان کیا کہ وہ ۴ شعبان ۲۸۳ھ یوم پنج شنبہ کو فداء میں حاضر ہوں گے۔ ۵ شعبان یوم جمعہ کو لامس کی طرف نکلا جو سلوقیہ کی پہاڑی ہے اور لوگوں کو اسی روز [illegible] نکلنے کا حکم دیا۔ اس نے نماز جمعہ پڑھی اور مسجد جامع سے سوار ہوا۔ ہمراہ راغب اور اس کے موالی بھی تھے۔ شہر کے معززین اور موالی مرابطین [illegible] کی بہت جماعت روانہ ہو گئی۔ لوگ ۱۲ شعبان دو شنبہ تک لامس کی طرف نکلتے رہے۔ فریقین کے درمیان بارہ دن تک فداء ہوتا رہا۔ ان مسلمان بچوں اور عورتوں اور مردوں کی کل تعداد جن کی طرف سے فدیہ دیا گیا دو ہزار پانچ سو چار تھی۔ ۲۳ شعبان چہار شنبہ کو مسلمانوں نے شاہ روم کے سفیر مسیح [illegible] کو رہا کیا۔ اس کے عوض میں رومیوں نے بھی ابن عبد الباقی سفیر اسلام کو رہا کیا جو [illegible] فداء میں بھیجا گیا تھا۔ احمد اور اس کے ساتھ کے لوگ واپس ہوئے۔

بیان کیا گیا ہے کہ احمد بن طغان اپنی فداء سے واپس ہونے کے بعد اسی مہینے میں دریا سے نکلا اور طرسوس میں اپنے کل عہدے کا نائب کر دیا۔ اس کے بعد یوسف بن الباغمردی کو طرسوس پر والی بنا دیا اور خود اس کی طرف نہیں لوٹا۔

عمر بن عبدالعزیز بن ابی دلف کو امان:

اسی سال ۱۰ رمضان یوم جمعہ کو مدینۃ السلام کی جامع مسجد کے منبر پر ایک مراسلہ پڑھ کر سنایا گیا کہ عمر بن عبدالعزیز بن ابی

[illegible]

تو اسے پہلے سے اس کے لیے آراستہ کیا گیا تھا۔

عمرو بن اللیث کا محاصرہ:

اسی سال ابو ابن قرامطہ میں سرداروں کو جو عمرو بن اللیث کے حریف تھے عمرو بن اللیث نے [illegible] تھا۔ اس نے رافع بن ہرثمہ پر حملہ کیا۔ اسے شکست دی۔ وہ بھاگ کر چلا گیا۔ اور اس نے خوارزم کا رخ کیا۔ اس کا تعاقب کرتے ہوئے ۲۵ رمضان کو اسے قتل کیا اور یہ سر ۲۸ ذی قعدہ یوم شنبہ کو روانہ کیا گیا تھا۔

۱۱ ذی قعدہ دو شنبہ کو یہ خبر بیان کی گئی کہ المعتضد کے پاس جب کہ وہ الکرخ میں تھا عمرو بن اللیث کا ایک مراسلہ آیا تو وہ اس کا مضمون یہ تھا۔ عمرو بن اللیث کا [illegible] جس میں اس نے یہ اطلاع دی کہ اس نے شکست کے بعد رافع کے پیچھے محمد بن عمرو کو ایک [illegible] اور سرداروں کے ہمراہ روانہ کیا۔ رافع طوس کی طرف چلا گیا تھا۔ ان لوگوں نے اس سے جنگ کی تو وہ بھاگ گیا۔ اس کا پیچھا کیا تو وہ خوارزم میں گھس گیا۔ پھر خوارزم میں قتل کر دیا گیا۔ اس کا سر بیٹے کے ہمراہ اس کی مہر بھی روانہ کی گئی۔ اور بیان کیا تھا کہ یہ قاصد سر کے ہمراہ ہے میں جو کچھ حکم ہوگا اسے بجا لاؤں گا۔

اسی سال ۲۶ ذی قعدہ یوم جمعہ رافع بن ہرثمہ کے قتل کے متعلق خطوط منبروں پر پڑھ کر سنائے گئے۔

۲۸۳ھ کے واقعات

رافع بن ہرثمہ کے سر کی تشہیر:

۲۸ ربیع الاول یوم شنبہ کو عمرو بن اللیث کا قاصد المعتضد کے پاس رافع بن ہرثمہ کا سر لایا۔ جانب شرقی کی مجلس (چوکی) میں جو خلیج پر تھی اس کے لٹکانے کا حکم اور جانب غربی کی [illegible] وہاں رات کو لٹکانے کا حکم اور واپس کرنے کا حکم دیا گیا۔ قاصد کو خلعت دیا گیا۔

راغب اور دمیانہ کی جنگ:

۲۸ صفر کو طرسوس میں راغب اور دمیانہ کے درمیان مخالفت پیدا ہوئی۔ بیان کیا گیا ہے کہ اس کا سبب یہ ہوا کہ الموفق کے مولیٰ راغب نے ہارون بن خمارویہ ابن احمد کے لیے دعا چھوڑ دی اور المعتضد کے لیے خطبہ پڑھنے لگا۔ اس کے اور احمد بن طغان کے درمیان اختلاف واقع ہوا۔ جب ابن طغان ۲۸۳ھ کے فدا سے واپس ہوا تو جہاز میں سوار ہو کے طرسوس میں داخل نہیں ہوا۔ اور چلا گیا۔ دمیانہ کو طرسوس کے انتظام کے لیے نائب کر گیا۔ جب اس سال کا صفر ہوا تو اس نے یوسف بن الباغمردی کو روانہ کیا کہ وہ طرسوس پر اس کی نیابت کرے۔ وہ داخل ہوا اور دمیانہ اس کی مدد سے آگے بڑھا تو ان لوگوں نے راغب کی مدد کی [illegible] کرنا چاہا۔ جس سے ان کے درمیان جنگ واقع ہوا اور راغب اس پر فتح مند ہوا۔ اس نے دمیانہ اور ابن الباغمردی اور ابن الیتیم کو گرفتار کر کے المعتضد کے پاس روانہ کر دیا۔

عیسیٰ النوشری کا بکر بن عبدالعزیز پر حملہ:

اسی سال ۲۸ صفر یوم دو شنبہ کو [illegible] سے ایک مراسلہ آیا کہ عیسیٰ النوشری نے [illegible] اصبہان میں بکر بن عبدالعزیز بن ابی دلف

پر حملہ کیا اس کے آدمیوں کو قتل کیا اور اس کے لشکر کو تباہ کر دیا اور وہ قلیل جماعت کے ساتھ بچ گیا۔

اسی سال ۱۱/ ربیع الاول یوم پنج شنبہ کو ابو عمر یوسف بن یعقوب کو خلعت دیا گیا۔ مدینۃ ابو جعفر المنصور کی جانب سے علی بن محمد بن ابی الشوارب کے قاضی بنائے گئے اور قطربل، مسکن، بادوریا اور الراذانین کا عہدہ قضا بھی سپرد کیا گیا۔ اسی روز اس نے اپنے عہدے کے لیے جامع مسجد میں اجلاس کیا۔ مدینۃ ابو جعفر جب سے کہ ابن ابی الشوارب کا انتقال ہوا تھا قاضی کے بغیر ہی رہا تھا۔ ایسے چھ مہینے چار دن گزرے۔

غالب نصرانی کی حضور صلعم کی شان میں گستاخی:

اسی ماہ ۱۳/ ربیع یوم چہار شنبہ کو غالب نصرانی طبیب سلطانی کا ایک خادم نصرانی جس کا نام وصیف تھا گرفتار کیا گیا۔ اس پر یہ شہادت گزری کہ رسول ﷺ کو گالیاں دی ہیں۔ اس خادم کو قید کر دیا گیا۔ اس کے دوسرے روز اس خادم کے سبب سے عوام کے کچھ لوگ جمع ہوئے۔ ابو القاسم ابن عبید اللہ کو گھیر لیا اور اس شہادت کی وجہ سے جو اس کے خلاف دی گئی اس پر حد قائم کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

عوام کی برہمی:

جب اسی ماہ کی ۱۶/ ربیع یک شنبہ کا دن ہوا تو باب الطاق کے باشندے نیز دار ان اور اس کے متصل کے بازاروں میں جمع ہوئے۔ انہوں نے لوگوں کو بلایا، باب خلافت کو چلے۔ ابو الحسین ابن الوزیر ملا تو اس کو آواز دی۔ ابن الوزیر نے تسلی دی کہ المعتضد کو اس کی خبر پہنچا دی گئی ہے۔ عوام نے اس کو جھٹلایا اور اسے انتہائی سخت و سست کہا کہ اسے ناگوار ہوا۔ اس کے آدمیوں نے عوام پر حملہ کر دیا۔ وہ لوگ بھاگ کے المعتضد کے قصر الثریا تک گئے۔ پہلے اور دوسرے دروازے سے داخل ہو گئے تو اندر جانے سے روک دیا گیا۔ روکنے والوں پر حملہ آور ہوئے۔ قصر سے نکل کے کسی نے واقعہ دریافت کیا تو انہوں نے المعتضد کو لکھ بھیجا۔ ایک جماعت کو اندر آنے کی اجازت دی۔

حاضر ہونے پر خلیفہ نے واقعہ دریافت کیا۔ انہوں نے بیان کیا۔ خلیفہ نے خفیف السمرقندی کو ان کے ساتھ یوسف قاضی کے پاس روانہ کیا اور خفیف کو یہ حکم دیا کہ وہ یوسف کو اس معاملے میں غور کرنے کا حکم دے اور اس باب میں جو جو بات اس سے ثابت ہو اس کو نافذ کرے۔ خفیف ان لوگوں کے ساتھ یوسف کے پاس روانہ ہوا۔ وہاں عوام کا اس قدر ہجوم ہوا کہ قریب تھا کہ اسے بھی قتل کر دیں اور یوسف کو بھی۔ مگر یوسف ان سے بچ گیا۔ ایک دروازے میں گھس اور اندر سے بند کر لیا۔ اس کے بعد نہ خادم کا کوئی ذکر ہوا اور نہ اس کے بارے میں عوام کا اجتماع ہوا۔

اہل طرسوس کا وفد:

اسی سال کے اسی مہینے میں بیان کیا گیا ہے کہ اہل طرسوس کی ایک جماعت نے حاکم کی خدمت میں حاضر ہو کر درخواست کی کہ ان پر کسی کو والی مقرر کیا جائے کیونکہ ان کا شہر بغیر والی کے ہے۔ طرسوس اس سے قبل ابن طولون کے قبضے میں تھا۔ اس نے بدسلوکی کی تو رعایا نے والی کو شہر سے نکال دیا۔ ابن طولون نے نامہ و پیام کا سلسلہ جاری کیا، احسان کے وعدے کیے۔ مگر رعایا اڑی رہی کہ اس کے کسی غلام کو بھی اپنے شہر میں داخل ہونے نہ دیں۔ صاف کہہ دیا کہ خلیفہ کی جانب سے جو شخص والی ہو کے آئے گا ہم اس

سے جنگ کریں گے۔ آخر انہیں حلوان واپس آنا پڑا۔

اسی سال ۱۷ ماہ ذیقعدہ کو جمعرات کے دن مصر میں ایک تاریکی چھا گئی اور آسمان میں ایک گہری سرخی ظاہر ہوئی اور یہ کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کا چہرہ دیکھتا تو سرخ نظر آتا تھا اور یہی رنگ دیواروں کا تھا۔ عصر سے رات تک یہی حال رہا۔ لوگ اپنے گھروں سے نکل کر اللہ سے دعا کرتے اور گریہ و زاری کر رہے تھے۔

نوروز کی رسوم کی ممانعت۔

۱۳ جمادی الاولیٰ یوم چہار شنبہ مطابق ۱۱ حزیران کو بغداد کے محلوں اور بازاروں میں شب نوروز میں آگ جلانے اور نوروز کے دن پانی پھینکنے کی ممانعت کا اعلان کیا گیا۔ پنجشنبہ کو بھی اسی حکم کا اعلان کیا گیا۔ جمعہ کو عصر کے وقت بغداد کے صاحب شرطہ سعید بن یکسین کے دروازے پر یہ اعلان کیا گیا کہ امیر المومنین نے آگ جلانے اور رنگ چھڑکنے میں لوگوں کو آزاد کر دیا ہے۔ عوام اس قدر بڑھے کہ حد سے گزر گئے۔ جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ انہوں نے جسر کی چوکی پر پولیس کے آدمیوں پر بھی رنگ ڈال دیا۔

حبشی خدام کی اہانت پر سزا۔

اسی سال عوام الناس نے حبشی خدام میں سے ایک شخص کو عمرو بن مسعدہ کے قریب سے پکارا اور لوٹ لیا۔ غضب ناک ہو کے المعتضد نے ایک حبشی خادم کو جمعہ کی رات کے وقت ایک ... کے ساتھ ... صاحب کے پاس روانہ کیا۔ یہ خادم الجسر کے شرقی جانب کے ... پہنچا تھا کہ عوام میں سے کسی نے یا حبشی پکارا۔ خادم نے گالی دی اور وہاں سے نکل گیا۔ عوام نے ... جمع ہو کر خادم کو مارا ... اور وہ ... جو اس کے ہمراہ تھا۔ خادم نے واپس آ کے اس بات کی ... کی تو المعتضد نے طریف المخلدی کو حکم دیا کہ وہ اس شخص کو گرفتار کرے اور تازیانے مارنے کا حکم دیا جو خدام کے ساتھ بدتمیزی کرے۔ طریف ۱۳ جمادی الاولیٰ یوم شنبہ کو سوار اور پیادوں کی ایک جماعت کے ہمراہ روانہ ہوا۔ ایک حبشی خادم اپنے آگے روانہ کیا۔ وہاں تحریک کی ... کہ اس شخص کو گرفتار کر لیا جائے جس نے خادم کو یا حبشی کہہ کے پکارا۔ تو ... باب الطاق تک ... گیا۔ اس نے باب الطاق پر سات آدمیوں کو گرفتار کیا۔ ان میں سے کوئی رضائی بھائی تھا۔ انہیں شرقی جانب کی پولیس کی چوکی میں تازیانے مارے گئے۔ طریف ... ان کو گرفتار کر کے الجسر کی پولیس کی چوکی میں تازیانے مارے۔ سب کو اونٹوں پر لاد کے منادی کی گئی کہ یہ اس شخص کی سزا ہے جو خادمان خلافت کے ساتھ بدتمیزی کرے اور انہیں یا حبشی کہہ کر پکارے۔ دن بھر قید رکھے گئے۔ رات کو رہا کر دیئے گئے۔

حضرت معاویہ بن سفیان کو دعا دینے کی ممانعت:

اسی سال المعتضد باللہ نے منبروں پر حضرت معاویہ بن ابی سفیان پر لعنت کرنے کا ارادہ کیا اور اس کے متعلق ایک فرمان لکھنے کا حکم دیا کہ لوگوں کو پڑھ کر سنایا جائے۔ عبیداللہ بن سلیمان بن وہب نے عوام کے اضطراب کا خوف دلایا کہ اندیشہ ہے کہ فتنہ ہو گا۔ مگر اس نے التفات نہ کیا۔

نیز یہ کہ جب المعتضد نے اس امر کا ارادہ کیا تو سب سے پہلے عوام کو حکم دیا کہ وہ اپنے کام میں مشغول رہیں اور جامعات میں عوام کے پاس اجتماع کو ترک کرنے کا حکم دیا مگر اس صورت کے کہ وہ شاہد عادل ہوں۔ ان سے کوئی شہادت طلب کی

جائے۔ قصہ گویوں اور نجومیوں کو راستوں پر بیٹھنے کی ممانعت کردی۔ اس کے متعلق تحریریں جاری کی گئیں جو مدینۃ السلام کے دونوں طرف محلوں اور بازاروں اور چوراہوں میں اس سال ۲۲ جمادی الاول بروز چہارشنبہ کو پڑھ کر سنائی گئیں۔ ۲۶ جمادی الاولیٰ بروز جمعہ قصہ گویوں کو دونوں جامع مسجدوں میں بیٹھنے سے منع کیا گیا۔ مفتیوں اور دوسرے حلقہ والوں کو دونوں مسجدوں میں بیٹھنے سے روک دیے گئے۔ تاجروں کو ان مساجد کے صحن میں بیٹھنے سے منع کیا گیا۔ جامع مسجد میں اعلان کیا گیا کہ لوگ کسی قصہ گو وغیرہ کے پاس جمع ہونے کی ممانعت کا اعلان کیا گیا اور قصہ گویوں اور حلقہ والوں کو بیٹھنے سے منع کیا گیا۔ جمعہ کے دن دونوں جامع مسجدوں میں اعلان کیا گیا کہ جو لوگ مناظرہ و بحث کے لیے جمع ہوں گے حکومت ان سے بری الذمہ ہے۔ جو شخص ایسا کرے گا وہ اپنے لیے زدوکوب کا حوالہ دے گا اور پانی دینے والوں اور سقوں کو جو دونوں جامع مسجدوں میں پانی پلاتے تھے اس نے حکم دیا کہ وہ حضرت معاویہ پر رحمت نہ بھیجیں (رضی اللہ عنہ) اور نہ بھلائی کے ساتھ ان کا ذکر کریں۔

لوگ چرچہ کرنے لگے کہ حضرت معاویہ پر لعنت کے متعلق جس کتاب کے لکھنے کا المعتضد نے حکم دیا ہے وہ بعد نماز جمعہ منبر پر پڑھ کر سنائی جائے گی۔ جب لوگوں نے نماز جمعہ پڑھ لی تو مقصورہ کی طرف بڑھے کہ کتاب کی قرأت سنیں مگر وہ نہیں پڑھی گئی۔

المعتضد باللہ کی کتاب کی نقل:

ذکر ہے کہ المعتضد نے اس کتاب کے نکالنے کا حکم دیا جو معاویہ پر لعنت کے متعلق المامون کے قلم سے لکھی گئی تھی۔ یہ کتاب اس کے حکم سے دفتر سے نکالی گئی۔ اس کے جمع کرنے والوں سے اس کتاب کی نقل لے لی گئی۔

”بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے جو بزرگ و برتر ہے۔ علم و حکمت والا ہے۔ عزت و رحمت والا ہے جو اپنی وحدانیت میں تنہا و یکتا ہے اپنی قدرت کے سبب سے غلبہ رکھنے والا ہے۔ اپنی تدبیر و حکمت سے پیدا کرنے والا ہے۔ سینوں میں گزرنے والی وسوسوں کی پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے۔ کوئی مخفی سے مخفی بات اس سے پوشیدہ نہیں۔ بلکہ آسمانوں اور پست زمینوں میں ذرے کے برابر بھی کوئی شے اس سے غائب نہیں کیونکہ ہر شے اس کے احاطہ علم میں ہے۔ ہر شے اس کے اختیار میں ہے۔ ہر شے کی اس نے نہایت مضبوط تدبیر کی ہے وہ علیم و خبیر دانا ہے۔

سب تعریف اسی اللہ کے لیے ہے جس نے اپنی مخلوق کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا۔ اپنے بندوں کو اپنی معرفت کے لیے پیدا کیا۔ مطیع کی اطاعت بھی اسی کے علم و حق میں ہے۔ نافرمان کی نافرمانی پر بھی اس کا حکم گزر چکا ہے۔ اس نے ان سے وہ سب بیان کر دیا جو وہ کریں یا جس سے وہ بچیں۔ نجات کے راستے بتا دیے۔ ہلاکت کے راستوں سے ڈرا دیا۔ ان پر حجت کو غالب کر دیا۔ ان کے لیے معذرت مقدم کی۔ جس دین کو خود اس نے پسند فرمایا تھا وہی ان کے لیے منتخب کیا اور اسی کی وجہ سے ان کا اکرام کیا۔ اپنی رسی کے پکڑنے والوں اور اپنے گروہ کے مضبوطی سے پکڑنے والوں کو اہل ولایت اور اہل اطاعت بنایا۔ ان کے ساتھ مخالفت کرنے والوں کو اپنا دشمن اور اہل معصیت بنایا تاکہ جو ہلاک ہو وہ بھی دلیل سے ہو اور جو زندہ رہے وہ بھی دلیل سے زندہ رہے۔ بے شک اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ سب تعریف اسی اللہ کے لیے ہے جس نے اپنے رسول محمد (ﷺ) کو اپنی تمام مخلوق سے برگزیدہ کیا۔ انہیں اپنی رسالت کے لیے منتخب کیا۔ اپنے تمام بندوں کی طرف بھیجنے کے لیے پسند کیا۔ دین کے ساتھ ان کو مبعوث کیا۔ ان پر نہایت صاف اور واضح کتاب نازل فرمائی۔ ان کے لیے مدد اور طاقت پہنچانے کا اعلان کیا۔ غلبہ اور مضبوط دلیل سے ان کی تائید کی۔ جس نے

جماعت پائی جاتی تھی جب سے ہدایت پانی [illegible] سے بچا۔ جس نے اسے قبول کیا [illegible] اور جس نے اس سے پیٹھ پھیری اور روگردانی کی [illegible] اللہ نے [illegible] کتاب نازل کی [illegible] جس نے ان کی مخالفت کی [illegible] اسی حالت میں تھا [illegible] رسالت کی تبلیغ کرنے [illegible] امت کے [illegible] دینے والوں کے [illegible] کے بعد [illegible] اللہ تعالیٰ ان پر [illegible] اور ان کی آل پاک پر۔

سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے امیر المومنین [illegible] کو وارث اور دین کا [illegible] اپنے دین [illegible] کی باتوں اور بدعت کی جڑوں کا قلع قمع کرنے والا [illegible] امت میں خلیفہ بنایا [illegible] خلافت [illegible] اپنے دین کو تمام دینوں پر غالب کر دے گا اگرچہ مشرکین کو ناگوار ہو۔

امیر المومنین کو [illegible] کی خبر ملی ہے [illegible] ایک جماعت ہے [illegible] کے دین میں داخل ہو گئی ہے [illegible] کے عقیدے میں داخل ہو گئی ہے [illegible] تعصب سے [illegible] جس پر ان کی نفسانی خواہشات غالب آ گئی ہیں اور [illegible] ہو گئے [illegible] انہوں نے [illegible] کی پیروی [illegible] قطع کر لی ہے [illegible] بدعت کا [illegible] کیا ہے [illegible] جس نے [illegible] جماعت [illegible] نفس کی پیروی کر لی۔ بے شک [illegible] ہدایت [illegible] انہوں نے بدعت سے [illegible] کی طرف [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] ہے۔

ان لوگوں کی [illegible] جس سے اللہ نے [illegible] ان کی [illegible] قطع کر دیا [illegible] جماعت سے [illegible] پر لعنت کرنا واجب کر دیا۔

اور ان کی [illegible] اللہ نے [illegible] کے معاملے [illegible] کیا ہے [illegible] کا مجموعہ [illegible] ہے۔

اور ان کی مخالفت [illegible] کی وجہ سے اللہ نے انہیں ہدایت سے نکالا [illegible] ان پر [illegible] کی [illegible] کے اہل بیت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اللہ [illegible] بخشنے والا اور رحمت والا ہے۔"

امیر المومنین [illegible] کے متعلق [illegible] بہت [illegible] اپنی [illegible] کے لیے [illegible] اپنی حکومت [illegible] کی مخالفت [illegible] کرتے تھے۔ [illegible] کے کھانے [illegible] والوں [illegible] کرنے [illegible] ہدایت [illegible] واجب کیا [illegible] سمجھا۔

[illegible] امیر المومنین [illegible] کی طرف [illegible] کے ساتھ [illegible] اللہ تعالیٰ نے محمد (ﷺ) [illegible] بنا کے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے اسے پہچان لیا تھا۔ اسے مؤلفۃ القلوب کے لقب سے ممتاز کر دیا گیا تھا اور اس کے بیٹے کا باپ جو اس کا ہم رتبہ تھا نے قبول کر لیا۔ اس بات میں سے ان کی اللہ نے ہے۔ رسول ﷺ کی زبان سے ان پر لعنت کی اور ان کے متعلق قرآن نازل کیا ہے

﴿وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ وَنُخَوِّفُهُمْ فَمَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا طُغْيَانًا كَبِيرًا﴾

”اور وہ درخت جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے اور ہم انھیں ڈراتے ہیں لیکن ان میں اس سے زیادہ سرکشی کے سوا کچھ نہیں بڑھتا۔“

کسی کے درمیان اختلاف نہیں کہ اس سے اللہ نے مراد بنی امیہ ہیں۔ انہی میں سے رسول ﷺ کا اس وقت کے متعلق کہنا ہے جب کہ وہ ایک گدھے پر سوار ہو رہا تھا۔ معاویہ اسے کھینچ رہا تھا۔ اس کا بیٹا یزید اسے ہانک رہا تھا کہ کھینچنے والے اور سوار اور ہانکنے والے پر خدا کی لعنت ہے۔

منجملہ ان کے اس قول جسے راوی روایت کرتے ہیں کہ ”اے اولاد عبد مناف اسے گیند کی طرح لے اڑو کیونکہ نہ وہاں جنت ہے اور نہ دوزخ“۔ یہ ایسا صریح کفر ہے جس کی وجہ سے اللہ کی طرف سے لعنت ملتی ہے۔ جیسا کہ بنی اسرائیل میں کفر کرنے والوں کو داؤد اور عیسیٰ ابن مریم کی زبان پر ملی۔ یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ لوگ حد سے بڑھا کرتے تھے۔

منجملہ ان کے وہ ہے جو راویوں نے اس کی بصارت جانے کے بعد احد کی گھاٹی کے قریب سے گزرنے اور اس کے اپنے پیر مارتے کہنے کے متعلق روایت کیا ہے کہ اس مقام پر ہم نے محمد ﷺ اور ان کے اصحاب کو قتل کیا تھا۔

منجملہ ان کے وہ خواب ہے جو نبی ﷺ نے دیکھا جس سے آپ نہایت غمگین ہوئے حتیٰ کہ اس کے بعد آپ ہنستے ہوئے نہیں دیکھے گئے۔ پھر اللہ نے یہ آیت نازل کی: وما جعلنا الرؤيا التي أريناك إلا فتنة للناس (اور جو ہم نے آپ کو خواب (میں منظر) دکھایا وہ صرف لوگوں کے امتحان کے لیے ہے) راویوں نے بیان کیا کہ آپ نے بنی امیہ کے ایک گروہ کو اپنے منبر پر کودتے ہوئے دیکھا۔

منجملہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا الحکم بن ابی العاص کو اس کی حکایت کی وجہ سے مردود کر دینا ہے۔ جب کہ آپ نے اسے دیکھا کہ وہ نقل اتار رہا ہے۔ تو اللہ نے اپنے رسول کی دعا کے مطابق باقی رہنے والی شکل بنا دیا۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ ”تو ایسا ہی رہ جیسا کہ ہے“ وہ اپنی ساری عمر اسی پر باقی رہا۔ یہاں تک کہ مروان [illegible] یہ پہلا فتنہ اسلام میں اسی کے افتتاح سے ہوا اور ہر محترم خون اس کی وجہ سے بہایا گیا اور اس کے بعد [illegible] ناحق کر دیے گئے۔

منجملہ ان کے وہ ہے جو اللہ نے اپنے نبی پر سورۃ القدر نازل کی ہے کہ (ليلة القدر خير من ألف شهر) (شب قدر بنی امیہ کی سلطنت کی ہزار راتوں سے بہتر ہے)

منجملہ ان کے یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو بلایا کہ وہ آپ کا حکم آپ کے سامنے لکھے تو اس نے آپ کے حکم کو ٹال دیا اور کھانے کا بہانہ کر دیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ اس کے پیٹ کو نہ بھرے۔ وہ ایسا ہی رہا کہ سیر نہیں ہوتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ

گمراہی کے لیے کسی کا قتل کیا گیا ان سے لڑا ہے۔

جملہ ان کے یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اب پہاڑی راستے سے میری امت کا ایک شخص نکلے گا جس کا حشر میری سنت کے خلاف ہوگا" یہ معاویہ تھا۔

جملہ ان کے یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم معاویہ کو میرے منبر پر دیکھو تو اسے قتل کر دینا" جملہ ان کے وہ حدیث مرفوع ہے جو آپ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: "معاویہ آگ کے ایک صندوق میں ہے جو اس کے سب سے نیچے کے درجے میں ہے جو یا حنان یا منان کی صدا لگاتا ہے کہ یا اللہ اس وقت مجھ پر رحم کر" حالانکہ اس کے کہنے سے پہلے تو نافرمانی کی اور مفسدین میں سے تھا۔

جملہ ان کے آپ کا اس جنگ کی وجہ سے مدد مانگنا ہے جو ایسے شخص سے ہوئی جو بلحاظ مرتبے کے اسلام میں مسلمانوں سے افضل تھے جو سب سے پہلے اس طرف سبقت کرنے والے تھے جن کا اثر اس میں سب سے نمایاں تھا یعنی علی بن ابی طالب تھے ان سے وہ ان کے حق میں اپنے باطل سے نزاع کرتا تھا ان کے مددگاروں سے اپنے مددگاروں اور گمراہوں کے ذریعے سے جہاد کرتا تھا اور اسی کا ارتکاب کرتا تھا جس کا وہ اور اس کا باپ ہمیشہ کرتے رہے یعنی اللہ کے نور کو گل کرنا اور اس کے دین کا انکار کرنا تھا حالانکہ اللہ نے اپنے نور کو پورا کرنے کے سوا سب چیزوں سے انکار کیا ہے جو چاہے اس گمراہ جہالت سے بیوقوفوں کو مائل کرتا تھا اور ان کو فریب دیتا تھا جس کے متعلق رسول ﷺ نے پہلے سے خبر دی تھی جب آپ نے عمار سے فرمایا کہ "تجھے ایک باغی جماعت قتل کرے گی تو انہیں جنت کی طرف بلائے گا اور وہ تجھے دوزخ کی طرف بلائیں گے" اس نے دنیا کو ترجیح دی تھی آخرت سے اسے انکار تھا جو اسلام کے حلقے سے نکلنا تھا جو حرام خون کو حلال کرتا تھا یہاں تک کہ اس نے اپنے فتنے میں اور اپنی گمراہی کے راستے میں ان مسلمانوں کے خون بہائے جن کا شمار نہیں ہو سکتا۔ بہترین مسلمانوں کے خون بہائے جو ہر طرح اللہ کے دین کے محافظ تھے اور اس کے حق کے مددگار تھے۔ یہ شخص اس سے جہاد کرتا رہا اور اس میں اپنی کوشش کرتا رہا تاکہ اللہ کی نافرمانی کی جائے اور اس کی اطاعت ترک کی جائے اس کے احکام اس طرح باطل ہو جائیں کہ پھر قائم نہ ہوں اس طرح اس نے دین کی مخالفت کی کہ پھر دین حق باقی نہ رہے گمراہی کا بول بالا ہو۔ باطل کی دعوت بلند ہو جائے اور اللہ کا کلمہ پست ہو، اللہ کا دین مغلوب ہو جائے اللہ کا حکم ٹالا جاتا ہے اور اس کا حکم غالب ہے اور اس کا کلمہ غالب ہے اور باطل ہے جو اللہ سے عداوت کرے۔

یہاں تک کہ اس نے ان تمام جنگوں نے اور جو ان کے بعد ہوئیں سب کے بوجھ اٹھائے۔ ان قوموں کا طوق اور جو ان کے بعد ہوئے ان کی گردنوں میں ڈال دیے قیامت تک کے لیے یہ دیکھ کر کہ ان کا گناہ اس پر ہے اور قیامت تک جو ان پر عمل کرے گا ان کا بوجھ اس پر ہے جو ان پر عمل کرے گا اور اپنے شخص کے لیے اس نے حرمتوں کو مباح کر دیا جس نے ان کا ارتکاب کیا اہل حق کے حقوق کو روکا اسے مہلت دینے سے دھوکے میں ڈالا اس کے لیے ڈھیل دی اور مکاروں کی مدد کی حالانکہ اللہ اس کی گھات میں ہے۔

ان امور میں سے جن کی وجہ سے اللہ نے اس پر لعنت واجب کر دی اس کا ان اہل فضیلت و دیانت صحابہ و تابعین کا قتل کرنا ہے جو صبر کے ساتھ قتل کیے گئے جیسے عمرو بن الحمق اور حجر بن عدی، ان لوگوں کو اس لیے قتل کیا کہ عزت اور ملک اور غلبہ اسی کا ہو حالانکہ اللہ ہی کے لیے ملک و قدرت ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: "جو مومن کو عمداً قتل کرے گا اس کی جزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ

کتاب اللہ کو پس پشت ڈال دیا۔

اس کے احکام کو معطل کر دیا۔

اللہ کے مال کو اپنے آپس میں دولت بنا لیا۔

اللہ کے گھر کو منہدم کر دیا۔

حرام کو حلال کر لیا۔

خانہ کعبہ پر منجنیق [illegible] اور اس پر آگ [illegible] ان کے چلنے [illegible] پر [illegible]۔

اللہ نے جو حرام کیا اس کو حلال کر لیا، حرام کے مرتکب ہوئے، جس نے اللہ کی پناہ لی اس کو قتل کرتے اور ہلاک کرتے [illegible] میں برابر مصروف رہے۔

جس کو اللہ نے امن دیا اسے خوف زدہ کرتے رہے۔

غرض جب ان کے لیے ثابت ہو گیا کہ اللہ کے انتقام کے مستحق ہو گئے تو ظلم و تعدی سے باز نہ آئے اور اللہ کے بندوں کے ساتھ عام طور پر ظلم و جبر کرنے لگے تو ان پر [illegible] اللہ کی جانب سے ان پر غضب نازل کر دیا گیا۔ اللہ نے ان کے لیے نبی کی اولاد میں سے اور ان کے اہل وراثت میں سے ایک شخص کو تیار کیا جس نے انہیں اپنی خلافت کے ذریعے سے ان لوگوں سے نجات دلائی جیسا کہ اللہ نے ان کے اسلاف مومنین اور مجاہدین کو ان کے پیشرو کافروں کے لیے تیار کیا تھا۔ اللہ نے ان کے ذریعے سے ان لوگوں کا خون بہایا جو مرتد ہو گئے تھے جیسا کہ ان کے آباء کے ذریعے سے ان کے [illegible] کا خون بہایا تھا۔ اللہ نے ظالموں کی جماعت کی جڑ کاٹ دی اور اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہے۔

اللہ نے کمزوروں کو طاقت دے دی۔ حق کو اس کے حقداروں کے پاس لے آیا۔ جیسا کہ اللہ جل شانہ نے کہا ہے کہ "ہم چاہتے ہیں کہ ان لوگوں پر احسان کریں جو زمین میں کمزور سمجھے جاتے ہیں اور انہیں پیشوا بنائیں اور انہیں وارث بنائیں۔"

لوگو! خوب سمجھ لو۔ اللہ عزوجل نے اسی لیے امر بنایا ہے کہ اطاعت کی جائے۔ اسی لیے قرآن نازل کیا ہے کہ اسے [illegible] جائے اسی لیے حکم دیا ہے کہ قبول کیا جائے۔ اس نے اپنے نبی کی سنت کے اختیار کرنے کو لازم کیا ہے کہ اس کی اتباع کی جائے۔ جو لوگ گمراہ ہوئے ان میں سے اکثر نے اسے [illegible] کر دیا اور بہت سے اس کی جہالت [illegible] ہٹ گئے۔ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے اپنے عالموں اور عابدوں کو اللہ کے سوا اپنا پروردگار بنا لیا تھا۔ حالانکہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے کہ "تفرقہ نہ ڈالو [illegible] سے [illegible]" [illegible] ان باتوں سے باز آ [illegible] تم سے [illegible] کرتی ہیں۔ اور ان چیزوں کی طرف رجوع کرو جو تم سے راضی کرتی ہیں۔ خدا سے ان چیزوں پر راضی رہو جو اس نے تمہارے لیے پسند کی ہیں اسی کو اختیار کرو جس کا اس نے تمہیں حکم دیا۔ اس سے بچو جس سے اس نے منع کیا۔ [illegible] ظاہر ہو اور [illegible] اور اہل بیت رحمت کی پیروی کرو جن کی وجہ سے ابتداءً اللہ نے تمہیں راہ راست دکھائی اور آخر میں تمہیں علم اجر سے انہی کی بدولت [illegible]۔ [illegible] نبی کی طفیل پہنچایا اور دین و دنیا میں تمہیں نیک فضائل دیا۔

[illegible] پر لعنت کرو جس پر اللہ و رسول نے لعنت کی اس سے [illegible] کرو جس کی [illegible] کے ذریعے تم اللہ کی قربت [illegible]

حاصل کرتے۔

اے اللہ لعنت کر ابوسفیان بن حرب اور اس کے بیٹے معاویہ، یزید بن معاویہ اور مروان بن حکم پر اور ان کے بیٹوں پر۔ اے اللہ لعنت کر کفر کے اماموں، گمراہی کے پیشواؤں، دین کے دشمنوں، رسول ﷺ سے جہاد کرنے والوں، احکام میں تغیر کرنے والوں، کتاب کے بدلنے والوں اور محترم خون بہانے والوں پر۔

اے اللہ ہم تیرے دشمنوں کی دوستی سے تیرے گنہگاروں سے چشم پوشی کرنے سے تیری رضا کے لیے بیزاری ظاہر کرتے ہیں جیسا کہ تو نے کہا ہے کہ "تو کسی جماعت کو جو اللہ پر اور قیامت پر ایمان لاتے ہیں نہیں پائے گا کہ وہ ان لوگوں سے محبت کریں جو اللہ اور رسول کے مخالف ہیں۔"

اے لوگو! حق کو پہچانو اور اہل حق کو پہچانو گمراہی کے راستوں میں غور کرو اور ان کے چلنے والوں کو پہچانو کیونکہ لوگوں سے ان کے اعمال صاف بیان کر دیے جاتے ہیں اور ان کے آباء انہیں گمراہی اور ہلاکت میں مبتلا کرتے ہیں۔ لہٰذا اللہ کے راستے میں تمہیں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت نہ روکے اور نہ کوئی طالب تم کو کتاب اللہ کی اور دین کی خواہشات کی بدعتیں ایجاد کر کے منافقوں کی راہ سے تمہیں بھٹکا دے کیونکہ ایسے کام کرنا بڑی تحریف ہے۔ اس شخص کی اطاعت جس کی پیروی تمہیں اپنے پروردگار کی نافرمانی تک لے جائے اللہ کرے کہ تمہیں اللہ کے دین سے ہٹنے نہ دے۔

لوگو! ہماری وجہ سے اللہ نے تمہیں ہدایت دی اور ہم تم لوگوں میں اللہ کے حکم کے محافظ ہیں۔ ہم رسول اللہ کے وارث اور اللہ کے دین کو قائم کرنے والے ہیں۔ لہٰذا اس بات سے واقف ہو جاؤ جس سے ہم تمہیں واقف کر رہے ہیں اور اس پر عمل کرو جو ہم تمہیں حکم دیں۔ کیونکہ جب تک تم اللہ کے خلفاء کی اور ائمہ ہدیٰ کی ایمان اور تقویٰ کے ساتھ اطاعت کرتے رہو گے تو امیر المومنین اللہ سے تمہارے لیے گناہوں سے حفاظت کی دعا کرے گا اور تمہاری توفیق کی دعا کرے گا۔ تمہارے نیک ہونے کے لیے اور اپنے دین کی حفاظت کرنے کے لیے اللہ کی طرف رجوع کرے گا۔ یہاں تک کہ تم اس سے اس حالت میں ملو کہ اس کی اطاعت کے مستحق ہو اور اس کی رحمت کے امیدوار ہو۔ اللہ ہی امیر المومنین کے لیے کافی ہے اسی پر اس کا بھروسہ ہے۔ تمہارے معاملات میں جو اللہ نے اس کے سپرد کیے ہیں اسی سے مدد چاہتا ہے۔ سوائے اللہ کے امیر المومنین کے لیے توفیق ہے ہی نہیں۔ والسلام علیکم"

بقلم ابو القاسم عبید اللہ بن سلیمان ۲۸۴ھ

کتاب کے متعلق یوسف بن یعقوب کا مشورہ:

مذکور ہے کہ عبید اللہ بن سلیمان نے یوسف بن یعقوب قاضی کو بلا کر حکم دیا کہ المعتضد نے جو ارادہ کیا ہے وہ اس کے باطل کرنے میں حیلہ پیدا کرے۔ یوسف بن یعقوب نے اس معاملے میں المعتضد سے گفتگو کی "اے امیر المومنین مجھے یہ خوف ہے کہ عوام میں اضطراب پیدا ہوگا اور اس کتاب کے سننے کے وقت ان میں ایک حرکت پیدا ہو جائے گی۔ معتضد نے جواب دیا کہ اگر عوام متحرک ہوئے یا کلام کیا تو میں شمشیر زنی کروں گا"۔ قاضی نے کہا "امیر المومنین ان طالبیوں کے بارے میں کیا کیا جائے گا جو ہر طرف ہیں بغاوت کرتے رہتے ہیں اور لوگ ان کی قرابت رسول اور ان کے فضائل کی وجہ سے ان کی طرف مائل ہو جاتے اس کتاب میں انہی کی تعریف کی گئی ہے۔ جب لوگ سنیں گے تو ان کی طرف اور زیادہ مائل ہو جائیں گے اور ان کی زبان بھی

اور زیادہ کشت و خون ہو جائیں گی اور آپ کی سے زیادہ ان کی حجت قوی ہو گی۔ المعتضد رک گیا اور اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ اور اس کتاب کے متعلق اس کے بعد کوئی حکم نہ دیا۔

متفرق واقعات:

اسی سال ۹ رجب یوم جمعہ کو عطریف بن مخلد کیغلغ عمرو بن اللیث کے پاس جو نیشاپور میں تھا المعتضد کی جانب سے خلعت و تحائف اور ولایت رے کا جھنڈا لے کر روانہ ہوا۔

اسی سال بکر بن عبدالعزیز بن ابی دلف طبرستان میں محمد بن زید العلوی سے مل گیا۔ اور عبیداللہ بن سلیمان جبل کی حالت کے انتظام کے انتظار میں اور ابن عمر کی روک کے لیے ٹھہرے رہے۔

شعبان کی ۱۷ تاریخ شب چہار شنبہ کو شب بیان کیا گیا کہ ایک شخص المعتضد کے قصر الثریا میں اس طرح ظاہر ہوا کہ اس کے ہاتھ میں تلوار تھی۔ ایک خادم آیا کہ دیکھے وہ کون ہے۔ اس شخص نے اسے ایک ایسی تلوار ماری کہ کمر کے پٹکے کو کاٹ کے اس کے بدن تک پہنچ گئی۔ خادم اس کے پاس سے پلٹ کر بھاگا۔ وہ شخص باغ کے کسی جھاڑی میں پوشیدہ ہو گیا۔ پھر شب بھر اس کو تلاش کیا گیا اور صبح کو بھی مگر اس کے نشان قدم کی بھی اطلاع نہ ملی۔ المعتضد متوحش ہو گیا۔ لوگ اس کے متعلق طرح طرح کی قیاس آرائیاں کرنے لگے۔ یہاں تک کہ کہنے لگے کہ یہ جن ہے۔ اس کے بعد بھی یہ شخص بہت مرتبہ ظاہر ہوا۔ المعتضد نے دیوار پر پہرہ مقرر کر دیا اور دیوار اس نے بالائی حصے کو مضبوط کر دیا اور اس پر چونے کی طرح بنا دیا کہ اگر کوئی کمند ڈالے تو اس پر نہ ٹھہر سکے۔ قید خانے سے چوروں کو لایا گیا اور اس بارے میں گفتگو کی گئی کہ کیا نقب زنی کے ذریعہ کر کے یہ ممکن ہے کہ کوئی اس میں داخل ہو۔

اسی سال ۲۲ شعبان یوم شنبہ کو کرخ سے ایک جماعت کو قید کیا گیا جس کے متعلق بیان کیا گیا کہ وہ قرامطہ ہیں۔ انہوں نے ابن ابی الفوارس کی نسبت اقرار کیا کہ وہ ان سے خط و کتابت کرتا تھا اور وہ ان کے روساء میں سے ہے۔ اسے گرفتار کر لیا گیا اور تعذیب کے بعد المطامیر میں قید کر دیا گیا۔

اسی سال یوم شنبہ ۶ رمضان کو اس شخص کی وجہ سے جو اس کے لیے ظاہر ہوا کرتا تھا۔ المعتضد کے قصر الثریا میں مجنونوں اور جھاڑ پھونک والوں کو جمع کیا گیا۔ وہ لوگ داخل کیے گئے۔ المعتضد ایک شہ نشین پر سے ان کے سامنے آیا۔ جب اس نے انہیں دیکھا تو ایک عورت جو مجنونوں میں سے تھی اس کے ہمراہ تھی گر پڑی گھبرا گئی اور اس کی چادر کھل گئی۔ معتضد اٹھ کر وہاں سے چلا گیا۔ بیان کیا گیا ہے کہ ان میں سے ہر ایک کے لیے اس نے پانچ پانچ درہم کا حکم دیا اور وہ لوگ واپس کر دیے گئے۔ قبل اس کے کہ انہیں جھاڑ پھونک والوں کے پاس روانہ کیا گیا تھا کہ اس شخص کا حال دریافت کرے کہ آیا یہ ممکن ہے کہ اپنے علم سے اس کی خبر دیں۔ ایک جماعت نے بیان کیا کہ وہ کسی مجنون پر کوئی عمل (تعویذ) کریں گے۔ وہ گر پڑا تو اس جن سے اس شخص کی خبر دریافت کی جائے گی لیکن جب معتضد نے اس عورت کو دیکھا جو گر پڑی تو ان لوگوں کے واپس کرنے کا حکم دے دیا۔

ابو لیلیٰ حارث بن عبدالعزیز کی اسیری:

اسی سال ذی القعدہ میں اصفہان سے حارث بن عبدالعزیز بن ابی دلف ابو لیلیٰ کے شفیع خادم پر حملہ کرنے کی خبر آئی جو مقرر کیا گیا تھا اس نے اسے قتل کر دیا۔ اس کے بھائی عمر بن عبدالعزیز بن ابی دلف نے گرفتار کر کے الفرز میں آل ابی دلف کے قلعے

[illegible] سے قید کر دیا تھا۔ [illegible] ابی الفضل کی [illegible] جب [illegible] قلعے میں تھے۔ ان [illegible] [illegible] قلعے کی [illegible] کے ساتھ [illegible] ابولیلیٰ نے [illegible] سے [illegible] کے [illegible] اس کے [illegible] میں [illegible] سامنے [illegible] ہے۔

ابولیلیٰ کی جاریہ کا بیان:

ابولیلیٰ کی ایک جاریہ سے مذکور ہے کہ ابولیلیٰ کے ساتھ قید میں ایک چھوٹا غلام بھی تھا جو اس کی خدمت کرتا تھا اور ایک دوسرا تھا جو اپنی ضروریات کے لیے نکل جاتا تھا [illegible] اس کے پاس [illegible] ابولیلیٰ نے اس غلام سے [illegible] ضرورت کے لیے نکل [illegible] اس نے [illegible] کے نیچے چھپا دیا اور شفیع [illegible] ابولیلیٰ تھا اسے دیکھ لیتا تھا خود اپنے ہاتھ سے کوٹھری کے دروازے پر قفل لگا دیتا تھا اور پھر جا کے سو رہتا تھا۔ اس کے سر کے نیچے ایک تلوار رہتی تھی۔ ابولیلیٰ کی درخواست پر اس نے باہر [illegible] پہنچا دی۔

شفیع خادم کا قتل:

ابولیلیٰ کی جاریہ [illegible] کہ ابولیلیٰ نے بیڑی کو [illegible] اپنے پاؤں سے نکال لیتا تھا [illegible] شفیع خادم [illegible] ابولیلیٰ [illegible] ہم نے [illegible] ابولیلیٰ کے [illegible] اس نے [illegible] سب [illegible] اس نے [illegible] شفیع [illegible] ابولیلیٰ کوٹھری سے نکل [illegible] کوٹھری کا دروازہ [illegible] شفیع آیا [illegible] سب لوگ سو گئے تو ابولیلیٰ نے [illegible] شفیع کے [illegible] تلوار [illegible] قتل کر دیا۔ غلام [illegible] ابولیلیٰ [illegible] شفیع کو قتل [illegible] میری طرف بڑھے گا تو اسے بھی قتل کر ڈالوں گا۔ تم لوگ [illegible] انہوں نے قلعے کا دروازہ کھولا اور [illegible] قلعے کے دروازے پر [illegible] قلعے میں تھے جمع [illegible] احسان کا وعدہ کیا اور ان سے [illegible] حکومت کا مخالف [illegible] کہ [illegible] قتل [illegible] اسی سال [illegible] ذی القعدہ [illegible] اس نے [illegible] اس کے پاس [illegible] غلام نے [illegible] اس [illegible] کی طرف [illegible]۔

نجومیوں کی غلط پیشگوئی:

اسی سال نجومیوں نے لوگوں کو [illegible] اقلیموں کے غرق ہو جانے کا خوف دلایا [illegible] سے [illegible] کے بعد

[illegible] اور سب [illegible] پانی [illegible] [illegible]
گیا بہت سی [illegible] بارش [illegible] [illegible]
بغداد میں کئی مرتبہ نماز استسقاء پڑھی گئی۔

ابولیلیٰ کا قتل:

اس سال ۲۸۴ھ [illegible] بیان کیا گیا ہے کہ [illegible] ابو لیلیٰ [illegible] بن عبدالعزیز بن ابی دلف [illegible] کے درمیان جنگ ہوئی [illegible]
[illegible] اصفہان سے [illegible] ابو لیلیٰ کے حلق میں ایک تیر لگا جس نے اسے [illegible]
ہو کر گر پڑا اس کا سر کاٹ لیا گیا اور [illegible] روانہ کر دیا گیا۔

امیر حج محمد بن عبداللہ:

اس سال محمد بن عبداللہ بن داؤد الہاشمی [illegible] نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۸۵ھ کے واقعات

حاجیوں کے قافلہ پر حملہ:

صالح بن مدرک الطائی نے حاجیوں کی ایک جماعت کے [illegible] [illegible] عورتوں کی ایک جماعت کو
بھی گرفتار کر لیا۔ کہا گیا ہے کہ جو [illegible] سے [illegible] تھا۔

اسمٰعیل بن احمد کی معزولی:

اسی سال ۲۸۵ھ میں المعتضد [illegible] خراسان [illegible] عمرو بن اللیث [illegible] اسمٰعیل بن
احمد کی معزولی کے متعلق فرمان [illegible]۔

ابولیلیٰ کے سر کی تدفین:

اس سال ماہ صفر [illegible] المعتضد کے [illegible] [illegible] ابولیلیٰ [illegible] المعتضد [illegible] [illegible] [illegible]۔

آندھی اور پتھروں کی بارش:

اسی سال بیان کیا گیا ہے کہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

امارت طرسوس پر ابن الاخشاد کا تقرر:

[illegible]

آذرکش سے جنگ:

[illegible]

اسی سال [illegible] کی وفات ہوئی۔

محمد بن عبدالعزیز کی وفات:

[illegible]

[illegible]

رافع کی فوجی شکست:

اسی سال [illegible]

امارت آمد پر محمد بن احمد بن عیسیٰ کا تقرر:

اسی سال [illegible] احمد بن عیسیٰ بن شیخ کی وفات [illegible] محمد بن احمد بن عیسیٰ [illegible]

[illegible] المعتضد [illegible]

[illegible] المعتضد سے درخواست:

اسی سال [illegible]

طور پر اس کا باپ تھا۔ وصیف بغداد آیا تو المعتضد نے اسے اپنی [illegible] اس کے ہمراہ عبیداللہ بن بلیخ کو بھی روانہ کیا کہ ان سے مشافہۃً گفتگو کرے اور ان سے معاملات طے کرے۔ وہ دونوں اس کام کے لیے تیار ہو کر روانہ ہو گئے۔

اسی سال [illegible] نے [illegible] سے جنگ کی [illegible] تک پہنچ گیا۔ [illegible] ان کی وفات ۲۸۶ھ میں ہوئی تھی۔

امیر حج محمد بن عبداللہ:

اسی سال محمد بن عبداللہ بن داؤد الہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۸۶ھ کے واقعات

محمد بن ابی الساج نے اپنے بیٹے ابو المسافر کو اپنی اطاعت و وفاداری کی ضمانت بنا کر بغداد روانہ کیا جس کا اس نے حکومت سے وعدہ کیا تھا۔ مذکور ہے کہ وہ اسی سال ۸ محرم یوم پنجشنبہ کو اس طرح آیا کہ اس کے ہمراہ گھوڑے اور اسباب وغیرہ کے تحفے بھی تھے۔ المعتضد اس زمانے میں بغداد سے غائب تھا۔

معتضد کا محاصرۂ آمد:

اسی سال ماہ ربیع الآخر میں یہ خبر آئی کہ المعتضد بآمد تک پہنچ گیا۔ لشکر کو باب پر ٹھیرایا۔ محمد بن احمد بن عیسیٰ بن شیخ نے المعتضد اور اس کے ساتھ کے لوگوں پر شہر آمد کے دروازے بند کر دیے۔ المعتضد نے لشکر کو اس کے گرد اگرد منتشر کر کے ان کا محاصرہ کر لیا۔ یہ واقعہ ربیع الآخر کے چند دن باقی تھے جب ہوا۔ اس کے بعد لڑائیاں ہونے لگیں۔ منجنیقیں نصب کی گئیں۔ اہل آمد نے بھی اپنی دیواروں پر منجنیقیں نصب کیں اور ان سے جنگ ہوتی رہی۔

ابن احمد بن عیسیٰ کی امان طلبی:

۱۹ جمادی الاولیٰ یوم شنبہ کو محمد بن احمد بن عیسیٰ نے المعتضد کے پاس کسی کو بھیج کر اپنے لیے اور اپنے گھر والوں اور اہل آمد کے لیے امان طلب کی۔ اس نے قبول کر لیا۔ اسی روز محمد بن احمد بن عیسیٰ اور اس کے ہمراہی اور ساتھی نکل کر المعتضد کے پاس پہنچ گئے۔ اس نے اسے اور اس کے ساتھ کے رؤسا کو خلعت دیے۔ وہ ان خیموں میں ٹھیرے جو ان کے لیے لگائے گئے تھے۔ المعتضد اپنے لشکر سے ابن عیسیٰ بن شیخ کے مکانات کی طرف منتقل ہو گیا۔ اس نے اس واقعے کے متعلق ۲۰ جمادی الاولیٰ یوم یکشنبہ بغداد لکھا۔

اسی سال ۲۵ جمادی الاولیٰ کو آمد کی فتح کے متعلق المعتضد کا فرمان بغداد آیا جسے جامع مسجد کے منبر پر پڑھ کر سنایا۔

ہارون بن خمارویہ کی تجدید ولایت کی درخواست:

اسی سال المعتضد کے پاس جب کہ وہ آمد میں مقیم تھا ہارون بن خمارویہ کے نام کے خطوط کے جوابات لے کر ابو عبداللہ [illegible] واسطی آیا اور اس نے یہ بتایا کہ ہارون نے اس بات کی درخواست کی ہے کہ قنسرین اور عواصم کے علاقوں کو چھوڑ دے گا اور بغداد کے بیت المال میں سالانہ ساڑھے چار لاکھ دینار ادا کرے گا۔ اور وہ درخواست کرتا ہے کہ مصر و شام پر اس کی ولایت کی تجدید کر دی جائے۔ المعتضد اپنے خدام میں سے کسی کو اس کے پاس روانہ کرے۔ معتضد نے اس درخواست کو قبول کر لیا اور اس کے پاس بدر القدامی اور عبداللہ

[illegible] المعتمد کے [illegible] المعتمد نے [illegible] المعتمد کا [illegible] حسین بن عمرو نصرانی [illegible] المعتضد نے [illegible]

عمرو بن اللیث کے تحفے

اسی سال [illegible] عمرو بن اللیث کا [illegible] تعداد [illegible] اور [illegible] گھوڑے [illegible] کے [illegible] تھے۔ [illegible]

حمدان قرمط کا ظہور

اسی سال [illegible] ایک شخص ظاہر ہوا جس کا [illegible] اس کے پاس [illegible] بیان کیا گیا ہے کہ [illegible] کے [illegible] اس کے ساتھیوں کی کثرت ہو گئی [illegible]

[illegible] احمد بن محمد [illegible] کا حاکم تھا [illegible]

اعراب بنی شیبان کی غارت گری:

اس سال رجب میں بنی شیبان کے اعراب کی ایک جماعت [illegible] کے [illegible] اعراب نے [illegible] اور ان کے ساتھیوں کو قتل کر دیا [illegible] المعتضد [illegible] کی ایک جماعت [illegible]

ہوئے پھر گئے۔ [illegible] نے [illegible] کے اطراف میں [illegible] کہ انہوں نے [illegible] کے علاقے میں کیا تھا۔ یہ واقعہ [illegible] اور رمضان میں ہوا۔

راغب کی گرفتاری اور وفات:

اسی سال المعتضد [illegible] راغب [illegible] میں تھا [illegible] ایک [illegible] اپنے [illegible] میں رہے [illegible] چند روز کے بعد راغب مر گیا۔ [illegible] راغب کے غلام [illegible] اس کے [illegible] گرفتار کر لیا گیا اور اس کا مال لے لیا گیا۔ [illegible] کر لیا گیا تھا۔

مونس خادم کی اعراب پر فوج کشی:

[illegible] المعتضد نے [illegible] کے اطراف اور [illegible] مونس خادم کو اعراب کی جانب روانہ کیا [illegible] میں سے [illegible] ان کے [illegible] مونس [illegible] پہنچا تو معلوم ہوا کہ اعراب اپنے مقام سے کوچ کر گئے ہیں۔ بعض [illegible] بیابان میں داخل ہو گئے ہیں۔ پھر وہ چند روز ٹھہر کے مدینۃ السلام واپس ہوئے۔

عمال کا عزل و نصب:

اسی سال شوال میں المعتضد [illegible] عبیداللہ [illegible] کو اس سے معزول کیا گیا۔ [illegible] معزول کر دیا گیا۔

۲۸۰ھ کے واقعات

ابن احمد بن عیسیٰ کی گرفتاری:

المعتضد نے محمد بن احمد بن عیسیٰ بن شیخ اور اس کے اعزہ کی ایک جماعت کو گرفتار کر لیا [illegible] کے مکان میں قید کر دیا۔ [illegible] عبیداللہ بن سلیمان کے پاس گیا اور اسے یہ اطلاع دی [illegible] المعتضد نے اسے لکھا جس میں گرفتار کرنے کا حکم تھا [illegible] اسی سال [illegible]۔

اعراب کی سرکوبی:

اسی سال کے اسی مہینے میں ابو الاغر کا ایک [illegible] قبیلے [illegible] اعراب [illegible] حاجیوں کے قافلے [illegible] مدینۃ السلام [illegible] انہوں نے ان پر حملہ کر [illegible] رات [illegible]

نصف النہار تک جنگ کی۔ انہوں نے اپنے دشمنوں پر حملہ کیا۔ [illegible] جب پشت پھیر کر بھاگے اور [illegible] کرنے۔ [illegible] وہ [illegible] ہو گئے۔ [illegible] ابن الاصفر [illegible] سے [illegible] کے بھائی [illegible] میں سے قتل اور [illegible] کے [illegible] کے لیے [illegible] کیا [illegible] سے [illegible] کے ایک [illegible] بھائی [illegible] تھے [illegible] کا [illegible] کیا۔ [illegible] میں داخل ہو گئے۔

[illegible] میں محل کی تعمیر:

[illegible] کے [illegible] المعتضد [illegible] کے [illegible] بنایا تھا [illegible] محل [illegible] آ [illegible] وہاں کی تعمیر کا حکم دیا گیا۔

قرامطہ کا ظہور:

اسی سال کے ربیع الاول میں بحرین میں قرامطہ کا ظہور ہوا۔ [illegible] بصرہ کے قریب ہو گئے۔ احمد بن محمد بن یحییٰ الواثقی نے [illegible] کی درخواست کی۔ [illegible] کے [illegible] ان کے پاس [illegible] کشتیاں [illegible] تھے۔ المعتضد نے ایک [illegible] کے انتخاب کا حکم دیا [illegible] بصرہ [illegible] روانہ کرے۔

[illegible] ربیع الآخر [illegible] المعتضد کے [illegible] میں [illegible] اور [illegible] کے [illegible] ربیع الآخر [illegible] مشرق و مغرب کے [illegible] تھا۔

اسی [illegible] کیا گیا۔ [illegible] کیا اور اس [illegible] کیا۔

امارت یمامہ و بحرین پر ابن عمرو الغنوی کا تقرر:

اسی سال ربیع الآخر میں المعتضد نے عباس بن عمرو الغنوی کو یمامہ اور بحرین [illegible] ابو سعید الجنابی اور اس کے ہمراہ قرامطہ کی جنگ پر والی بنایا۔ تقریباً دو ہزار آدمی اس کے ساتھ تھے۔ عباس نے [illegible] میں [illegible] کیا۔ [illegible] بصرہ چلا گیا۔ [illegible] سے بحرین و یمامہ روانہ ہوا۔

اسی سال بیان کیا گیا ہے کہ [illegible] (قیصر روم) [illegible] الطرسوس [illegible] ابو ثابت جو ابن الاخشاد کی موت کے بعد امیر طرسوس تھا [illegible] کی تلاش میں [illegible] یہاں تک کہ [illegible] گرفتار ہو گیا اور ان کے [illegible] مصیبت آ گئی۔ [illegible] جب [illegible] کے [illegible] ان کے معاملات کا انتظام [illegible] علی بن الاعرابی [illegible] ہوئی۔ [illegible] کے اختلاف کے بعد [illegible] ان کے باپ [illegible] ایک جماعت جمع کر لی۔ [illegible] ربیع الآخر [illegible]

[illegible] اسی زمانے میں [illegible] طرسوس [illegible] ابن ثابت [illegible] مسلمانوں کی ایک جماعت [illegible] کے قلعے سے قسطنطنیہ منتقل کر دیا۔

ماہ ربیع الآخر میں اسحاق بن ایوب مر گیا جس کے سپرد دیار ربیعہ کے معاملات تھے۔ جو کچھ اس کے سپرد تھا وہ عبداللہ بن الہیثم بن عبداللہ المعتمر کے سپرد کر دیا گیا۔

عمرو بن اللیث اور اسمٰعیل بن احمد کی جنگ:

۱۵/ جمادی الاولیٰ یوم چہار شنبہ کو جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ بارگاہ خلافت میں یہ عریضہ آیا کہ اسمٰعیل بن احمد نے عمرو کو گرفتار کر کے اس کے لشکر کو تباہ کر دیا۔

اسمٰعیل اور عمرو کا واقعہ یہ ہے کہ عمرو نے خلافت سے درخواست کی تھی جس کی بنا پر اس کو ماوراء النہر کا والی بنا دیا گیا۔ وہ نیشاپور ہی میں تھا کہ خلعت حکومت اور ماوراء النہر کا پرچم اس کے پاس پہنچا۔ عمرو وہاں سے اسمٰعیل بن احمد کی جنگ کے لیے نکلا۔ اسمٰعیل بن احمد نے اسے لکھا کہ ”تو کشادہ دنیا کا والی بنایا گیا ہے۔ میرے قبضے میں صرف ماوراء النہر ہے اور میں ایک سرحد میں ہوں۔ لہٰذا جو کچھ تیرے قبضے میں ہے اسی پر قناعت کر اور مجھے اسی سرحد پر رہنے دے“۔ عمرو نے انکار کر دیا۔ نہر بلخ اور اس کے عبور کی دشواریوں کا حال بیان کیا گیا تو اس نے کہا کہ ”اگر میں چاہوں تو مال کے توڑوں سے اس کا بند باندھوں اور عبور کر دوں“۔ ضرور کروں گا۔ جب اسمٰعیل مایوس ہو گیا تو اپنے ہمراہیوں کو وہاں کے رہنے والوں کو اور دہقانوں کو جمع کیا۔ نہر عبور کر کے غربی جانب گیا۔ عمرو آ کے بلخ میں اتر گیا۔ اسمٰعیل نے تمام اطراف کو اس پر بند کر دیا۔ محاصرے کی سی حالت ہو گئی۔ عمرو اپنے کردار پر شرمندہ ہوا۔ بیان کیا گیا ہے کہ اس نے اسمٰعیل سے جنگ سے باز رہنے کی خواہش کی مگر اسمٰعیل نے انکار کیا۔ ان دونوں کے درمیان کچھ قتال ہوا۔ عمرو کو شکست ہوئی اور پشت پھیر کر بھاگا۔

عمرو بن اللیث کی گرفتاری:

راستے میں ایک ایسی جھاڑی ملی کہ جس کو کہا گیا کہ وہ قریب ہے تو اس نے اپنے عام ہمراہیوں سے کہا کہ تم لوگ کھلے راستے میں چلو خود ایک قلیل جماعت کے ہمراہ جھاڑی میں داخل ہوا تھا کہ اس کا گھوڑا دلدل میں پھنس کے گر پڑا۔ اور عمرو کی جان بچنے کی کوئی تدبیر نہ رہی۔ ہمراہی اس طرح چلے گئے کہ اس کی طرف رخ بھی نہ کیا۔ اسمٰعیل کے ساتھی آ گئے انہوں نے اسے گرفتار کر کے قید کر لیا۔

جب اس کی خبر المعتضد کو پہنچی تو بیان کیا گیا ہے کہ اس نے اسمٰعیل کی تعریف اور عمرو کی مذمت کی۔

وصیف کی معتضد سے درخواست:

اسی سال ۲۹/ جمادی الاولیٰ کو سلطان کے پاس یہ خبر آئی کہ ابن ابی الساج کا غلام وصیف بردعہ سے بھاگ کے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ محمد بن ابی الساج کو چھوڑ کر ملطیہ چلا گیا اور المعتضد کو لکھا کہ اسے سرحدوں کا والی بنا دے تاکہ ان کا انتظام کرے۔ المعتضد نے اسے ایک فرمان لکھا جس میں اپنے پاس آنے کا حکم تھا۔ اس کے پاس رشیق الحرمی کو روانہ کیا۔

بنت خمارویہ بن طولون کی وفات:

اسی سال ۷/ رجب کو خمارویہ بن طولون کی بیٹی کی جو المعتضد کی زوجہ تھی وفات ہوئی۔ اسے قصر الرصافہ کے اندر دفن کیا گیا۔

وصیف کے وفد کی آمد:

۰/ رجب کو تین آدمیوں کا وفد آیا جن کو ابن الساج کے غلام وصیف نے المعتضد کے پاس بھیج کر یہ درخواست کی تھی کہ

اسے ہرمز دون کا والی بنا کے ایران کے ہاں ... روانہ کیا۔ ... معتضد نے ... [illegible] ... اقرار کرانے کا حکم ... [illegible] ... کے ساتھی ... [illegible] ... کو قتل کیا۔ ... [illegible] ... آئے ... [illegible] ... ہو گئے ... [illegible] ... جہاں ... [illegible] ... لوگ ... کے متعلق ... بات چیت کرتے تھے۔

اسی سال ... کو فارس کی ولایت پر ... عمرو بن اللیث کے قبضے میں تھا ... ولایت سے ... ان کے بھائی ... [illegible] ... میں مقیم تھے ... فارس کی ولایت ... دیا گیا۔

قرامطہ سے مقابلہ:

اسی سال جیسا کہ بیان کیا گیا عباس بن عمرو الغنوی ... لشکر کے ... ساتھ ... بحرین ... تھا ... ان کے ساتھ ... ابو سعید جنابی اور اس کے ساتھی قرامطہ ... ابو سعید کے ... نے اپنی جماعت کو چھوڑ دیا ... کی طرف روانہ ہوا۔ ابو سعید اور اس کے ... شام کے وقت ... میں جنگ کی رات ... دونوں ... ہر فریق اپنے اپنے مقام پر واپس ہو ... جب صبح ہوئی تو ... عباس کے ہمراہ تھے ... واپس ہو گئے ... تقریباً تین سو تھے ... [illegible] ... قرامطہ سے جنگ کی۔ قرامطہ نے ... [illegible]

عباس بن عمرو الغنوی کی شکست و گرفتاری:

عباس کے ... ساتھیوں ... [illegible] ... پر حملہ کیا ... قتل کر ... اور اس کے ساتھیوں نے الغنوی کے ساتھیوں پر حملہ کیا تو انہیں شکست ہوئی۔ عباس گرفتار ہو گیا اور اس کے ساتھیوں میں سے ... گرفتار ہو گئے۔ عباس کے لشکر میں جو کچھ تھا اس پر ابو سعید نے قبضہ کر لیا۔

اسیران جنگ کا انجام:

جنگ کے ... عباس کے ... ساتھی گرفتار ... ابو سعید الجنابی ... حاضر کیے گئے۔ اس نے سب کو قتل کر دیا۔ ... [illegible] ... یہ واقعہ جیسا کہ بیان کیا گیا رجب کے آخر میں ہوا اور اس کی خبر بغداد میں ... شعبان ... اسی سال جیسا کہ بیان کیا گیا ... کی طرف ... وہاں ... [illegible] ... جنگ سے پہلے ... ہوا۔

عباس کے شکست خوردہ ساتھیوں کا خاتمہ:

... عباس بن عمرو کے شکست خوردہ ساتھی ... ان میں سے ... چند کے کوئی ... [illegible]

بطیرہ دراوزدی ابن ابی کے قتل بصرہ سے ایک جماعت قریباً پانچ سو جو [illegible] کے ہمراہ [illegible] تھا بابلی اور [illegible] ان کی جانب گئی [illegible] مدد [illegible] اور ان [illegible] جو ان پر [illegible] سے آیا اور ان [illegible] کے ہمراہ آئے تھے ان میں سے ایک جماعت کو اور [illegible] کے بچے [illegible] ایک [illegible] قتل کر دیا۔ یہ [illegible] کیا گیا۔

اہل بصرہ میں خوف و ہراس

بصرہ کے [illegible] اس کی وجہ سے شہر پر اضطراب ہوا۔ لوگوں نے وہاں سے منتقل ہو جانے کا قصد کیا۔ احمد بن محمد الواثقی نے جو بصرہ کے معاملات کا متولی تھا انہیں اس سے روکا انہیں اپنے اوپر قرامطہ کے حملے کا اندیشہ ہوا۔

عباس بن عمرو الغنوی کی رہائی:

اسی سال ماہ رمضان کو جیسا کہ بیان کیا گیا ہے [illegible] خلافت میں ان باتوں سے مطلع [illegible] عباس بن عمرو کے [illegible] سواری میں پہنچنے کے متعلق ایک خبر پہنچی کہ ابو سعید الجنابی نے اسے اور اس کے ایک خادم کو رہا کر دیا۔

۱۱ رمضان کو عباس بن عمرو مدینۃ السلام پہنچا اور [illegible] المعتضد کے حضور باریاب ہوا۔ اس نے بیان کیا کہ جنگ کے بعد چند روز تک الجنابی کے پاس رہا اس نے [illegible] کہا کیا تو یہ چاہتا ہے کہ میں تجھے رہا کر دوں اس نے جواب دیا ہاں اس نے کہا اور جو کچھ تو نے دیکھا ہے اس سے بیان کرے جس نے تجھے میرے پاس روانہ کیا۔ اور اسے کجاووں پر سوار کر [illegible] چند آدمی اس کے ہمراہ کر دیئے جس قدر زاد راہ اور پانی کی انہیں حاجت تھی وہ ان کے ساتھ بار کر دیا۔ ان آدمیوں کو حکم تھا اس کے ہمراہ روانہ ہوں [illegible] حکم دیا کہ واپس [illegible] اس کے مقام تک پہنچا دیں۔ وہ اسے لے چلے یہاں تک کہ وہ کسی ساحل تک پہنچا اور وہاں ایک کشتی [illegible] گیا۔ وہ اس میں سوار ہو کے الابلہ روانہ ہو گیا۔ المعتضد نے اسے خلعت دے کے واپس کر دیا۔

۱۲ شوال یوم پنجشنبہ کو المعتضد نے اپنے باب الشماسیہ کے خیمے سے ابن ابی الساج کے غلام وصیف کی تلاش میں کوچ کیا۔ اس کو پوشیدہ رکھا اور یہ ظاہر کیا کہ اس کا قصد دیار مضر کے علاقے کا ہے۔

قرامطہ کا مسلمانوں پر ظلم و ستم

اسی ماہ کی ۱۸ تاریخ یوم جمعہ کو یہ اطلاع پہنچی کہ قرامطہ نے ان [illegible] کے دیہات پر ان کے اموال پر [illegible] حملہ کیا۔ مسلمانوں کی ایک جماعت کو جس میں عورتیں اور بچے بھی تھے قتل کر دیا اور مکانوں میں آگ لگا دی۔

غلام وصیف کی گرفتاری:

۱۳ ذی القعدہ کو المعتضد وصیف خادم کی تلاش میں کنیسۃ السوداء میں اترا۔ یوم پنجشنبہ سے شنبہ تک مقیم رہا۔ یہاں تک کہ لوگ اور اس نے المصیصہ کے راستے میں کوچ کرنے کا ارادہ کیا۔ جب صبح ہوئی [illegible] آئے کہ خادم [illegible] جا رہا ہے [illegible] سرحد والے اور [illegible] ۱۷ ذی القعدہ یوم پنجشنبہ کو [illegible] لشکر میں حاضر کیے گئے۔ ان سے [illegible] دریافت کیا تو ان لوگوں نے اسے [illegible] راستے سے مطلع کیا۔ اس نے اپنے بیٹے علی کو [illegible] کے ہمراہ الحسن بن علی [illegible] پہلے [illegible] کے پیچھے محمد بن [illegible] المعتضد کے پیچھے اس کے پیچھے [illegible] گئی [illegible] ان لوگوں کے [illegible] قدم [illegible] کے [illegible] ان کے لیے [illegible] گیا۔ [illegible] اس کے [illegible] دیا [illegible]

کے نشان قدم پر خادم کے تعاقب سے روانہ ہوا۔ جب نماز عصر ہوئی تو اس کے پاس خادم کی گرفتاری کی خوشخبری آ گئی۔ اس کو انہوں نے المعتضد کے پاس پہنچا دیا تو اس نے مونس خادم کے سپرد کر دیا اور ... نے ... لشکر ... پر ... تھی۔ اس نے خادم کے ساتھیوں کے لیے امن وامان کا اعلان کیا اور لشکر میں ہر شخص سے ... کا اعلان کیا۔ جس کے پاس خادم کے لشکر کی کوئی چیز پائی جائے اسے واپس اس کے ساتھیوں کے پاس پہنچا دے۔ بہت سے ... لوگوں نے وہ مال لوٹا دیا جو ان کے لشکر سے لوٹا تھا۔

اہل عین زربہ کی معتضد سے درخواست:

بیان کیا گیا ہے کہ یہ جنگ اور وصیف خادم کی گرفتاری ۱۷ ذی القعدہ دوشنبہ کو ہوئی۔ اس دن سے کہ جس دن المعتضد نے ... کے خیمے سے کوچ کیا تھا خادم کی گرفتاری تک ... دن ہوئے تھے۔ جب المعتضد نے خادم کو گرفتار کر لیا تو بیان کیا گیا ہے کہ وہ عین زربہ کی طرف روانہ ہوا۔ وہاں اس نے دو روز قیام کیا۔ تیسرے دن کی صبح ہوئی تو عین زربہ کے باشندے اس کے پاس آئے۔ انہوں نے اپنے شہر کی تنگی کی ... اس سے یہ درخواست کی کہ وہ کوچ کر جائے۔ اس نے تیسرے دن وہاں سے کوچ کیا اور سوائے ابن الاعرابی کے ... ابو الاغر کے ... دو لشکروں کے المصیصہ میں اترا۔ ابو الاغر کو روانہ کر دیا تھا کہ وہ خادم کے راستے کو بند کر دے کہ مرعش اور ملطیہ کی طرف نہ جا سکے۔

وصیف خادم کے ساتھیوں کو امان:

خادم نے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے عیال کو مرعش روانہ کر دیا تھا۔ خادم کے ساتھیوں کو جو بھاگ گئے تھے جب اس امان کی خبر جو المعتضد نے ان کے لیے دی تھی اور ان کے اسباب انہیں واپس کرنے کا حکم دیا تھا پہنچی تو وہ لوگ اس کی امان میں داخل ہو کر المعتضد کے لشکر میں آ گئے۔ کہا گیا ہے کہ المعتضد کا نزول المصیصہ میں ۲۰ ذی القعدہ یک شنبہ کو ہوا تھا اور وہ دوسرے یک شنبہ تک وہاں ٹھہرا۔ اس نے معززین طرسوس کو اپنے پاس آنے کو لکھا۔ جو لوگ پاس آئے ان میں سے ابن المعلی بھی تھا جو اس شہر کے رؤسا میں سے تھا۔ اس کا ایک بیٹا اور ایک اور شخص جس کا نام ابن المہدی تھا اور ان کے ہمراہ ایک جماعت بھی تھی۔ یہ لوگ ... کے ہمراہ قید کیے گئے اور ان میں سے ... کو ... دیا ... جس کو ... کیا تھا اپنے ہمراہ بغداد لے گیا۔ اس نے ... کے خلاف پایا۔ اس لیے جیسا کہ بیان کیا گیا۔ ان لوگوں نے ... سے ... کی تھی۔

بحری کشتیوں کا احراق:

المعتضد نے ان تمام بحری جہازوں اور ان کے آلات کے جلانے کا حکم دیا جن میں مسلمان جنگ کیا کرتے تھے۔ ذکر ہے کہ دمیانہ کا غلام یا زمان ... تھا جس نے اسے اس چیز کا مشورہ دیا۔ جو اہل طرسوس کے خلاف اس کے دل میں تھی۔ وہ سب جلا دیا گیا۔ ان بحری سامان میں تقریباً پچاس پرانی کشتیاں تھیں جن پر رقم کثیر صرف کی گئی تھی کہ ایسی اس وقت تک نہیں بن سکتی۔ یہ سب جلا دی گئیں۔ اس نے مسلمانوں کو نقصان پہنچایا۔ ان کے بازوؤں کو توڑ دیا۔ اس سے رومی طاقتور ہو گئے۔ اور وہ بحری جنگ سے مطمئن ہو گئے۔ المعتضد نے شامی سرحدوں کو سرحد والوں کی حسب درخواست حسن بن علی کے سپرد کیا۔

المعتضد کی المصیصہ سے مراجعت:

المعتضد نے جیسا کہ بیان کیا گیا المصیصہ ... ذی الحجہ ... کو کوچ کیا ... عین الحسین میں اترا۔ پھر ... پھر بغراس ... پھر انطاکیہ میں

یوم قربانی کے دن (١٠ ذی الحجہ) آئے تیار ہو گئے۔ دوسرے دن (١١ ذی الحجہ) کی صبح کو کوچ کیا۔ [illegible] حلب میں داخل ہوا دو دن مقیم رہا پھر الناعورہ کی طرف کوچ کیا پھر خسف اور حلب کی طرف واپس گیا جہاں سے وہ اس سمت میں دوسری جانب میں امیر المومنین علی بن ابی طالب کے بیت المال میں۔ پھر بالس کی طرف پھر دوسری طرف پھر [illegible] کی طرف پھر الرقہ کی طرف جہاں ٢٨ ذی الحجہ تک مقیم رہا۔

محمد بن زید علوی کی پیش قدمی:

ماہ شوال میں محمد بن زید العلوی کو قتل کر دیا گیا۔

مذکور ہے کہ محمد بن زید کو جب اسماعیل بن احمد نے عمرو بن اللیث کو گرفتار کر لینے کی خبر پہنچی تو وہ بہت بڑے لشکر کے ساتھ خراسان کی جانب یہ گمان کر کے نکلے کہ اسماعیل بن احمد اپنی عمل سے آگے نہ بڑھے گا جس کا چونکہ عمرو بن اللیث کے زمانہ ولایت خراسان میں والی تھا۔ خراسان میں کوئی مدافعت کرنے والا نہیں ہے۔ کیونکہ عمرو گرفتار ہو گیا ہے اور وہاں سلطنت کی جانب سے کوئی عامل نہیں ہے۔ جرجان تک پہنچ کر وہاں مقیم ہو گئے۔

ابن زید علوی کا قتل:

اسماعیل نے ان کو لکھا طبرستان واپس جائیں اور جرجان کو اپنے لیے چھوڑ دینے کی درخواست کی۔ ابن زید نے انکار کیا۔ اسماعیل نے جیسا کہ مجھ سے بیان کیا گیا ایک شخص کو جو رافع کی امارت خراسان کے زمانے میں رافع بن ہرثمہ کا نائب تھا جس کو محمد بن ہارون کہا جاتا تھا محمد بن زید کی جنگ کے لیے نامزد کیا اس نے اس کے لیے منظور کیا اس نے اپنے آدمیوں اور لشکر میں سے بہت بڑی جمعیت اس کے ساتھ کر دی۔ اور اسے ابن زید کی جنگ کے لیے روانہ کر دیا۔ محمد بن ہارون جب ابن زید کی جانب روانہ ہوا تو دونوں کا باب جرجان پر مقابلہ ہوا۔ انہوں نے نہایت شدید قتال کیا۔ محمد بن ہارون کے لشکر کو شکست ہوئی۔ وہ لوٹے تو علوی کی صفیں ٹوٹ چکی تھیں۔ محمد بن زید کے لشکر کو شکست ہوئی۔ اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگے۔ ان میں سے جیسا کہ بیان کیا گیا بہت سے آدمی مقتول ہوئے۔ ابن زید کو کاری کے چند زخم لگے اور ان کے بیٹے زید گرفتار ہو گئے۔ محمد بن ہارون نے لشکر اور جو کچھ اس میں تھا گھیر لیا۔ اس جنگ کے چند روز کے بعد محمد بن زید انہی زخموں سے مر گئے۔ چنانچہ وہ باب جرجان پر دفن کیے گئے۔ ان کے بیٹے زید کو اسماعیل بن احمد کے پاس روانہ کر دیا گیا اور محمد بن ہارون طبرستان روانہ ہو گیا۔

قرامطہ پر حملہ:

٢٣ ذی القعدہ یوم شنبہ کو الطائی کے غلام بدر نے رودمستان وغیرہ کے نواح میں قرامطہ پر ان کی غفلت کی حالت میں حملہ کیا۔ جیسا کہ بیان کیا گیا اس نے ان میں قتل عظیم برپا کیا۔ پھر رعیت کے ویران ہو جانے کے اندیشے سے چھوڑ دیا۔ کیونکہ وہ لوگ ان کے کاشتکار اور پیشہ ور لوگ تھے ان کے سرداروں اور ان کے داعیوں کی تلاش کی ان میں سے جس پر قابو ملا اسے قتل کر دیا۔

امیر حج محمد بن عبداللہ:

اس سال محمد بن عبداللہ بن داؤد نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۸۸ھ کے واقعات

آذربائیجان میں وباء

بیان کیا جاتا ہے کہ آذربائیجان میں بڑی وبا واقع ہوئی [illegible] یہاں تک کہ لوگوں کو کفن نہ ملتا اور [illegible] نمدوں کا کفن دیا جاتا اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ انہیں دفن کرنے والا کوئی نہ ملتا تو ان کو راستوں میں پڑا ہوا چھوڑ دیتے تھے۔

اسی سال طاہر بن محمد بن عمرو بن اللیث نے [illegible] اور وہاں سے خلافت کے عاملوں کو نکال دیا اور یہ واقعہ اس سال ماہ صفر میں ہوا۔

اسی سال آذربائیجان میں محمد بن ابی الساج کی جس کا لقب افشین تھا وفات ہوئی اور اس کے ساتھیوں کی ایک جماعت اس کے بیٹے پر متفق ہو گئی اور انہوں نے [illegible] کو امیر بنا دیا اور یوسف بن ابی الساج نے اختلاف کی وجہ سے انہیں چھوڑ دیا۔

عمرو بن اللیث کی بغداد میں آمد

۱۴ جمادی الاولیٰ کو [illegible] عمرو بن اللیث نے [illegible] اسمٰعیل بن احمد [illegible] بیان کیا گیا ہے کہ اسمٰعیل [illegible] بغداد [illegible] نے روانہ کر دیا۔

[illegible] بغداد [illegible] کے پاس [illegible]

[illegible]

اسمٰعیل بن احمد سامانی اور ابن [illegible] کے لیے خلعت

اسی سال [illegible] اسمٰعیل بن احمد بن سامان کے پاس [illegible]

۲۸۹ھ کے واقعات

ابن ابی الفوارس قرامطی پر عتاب:

کوفہ کے دیہات میں قرامطہ پھیل گئے۔ ان کی جانب احمد بن محمد الطائی کے غلام شبل کو روانہ کیا گیا اور اسے ان کی تلاش کا حکم دیا گیا اس نے جس پر قابو پایا اسے گرفتار کر کے باب خلافت روانہ کر دیا۔ ان کے ایک رئیس پر قابو پایا گیا جس کا عرف ابن ابی فوارس تھا اسے بھی ان کے ہمراہ روانہ کر دیا۔ المعتضد نے اسے ۲۲ محرم کو بلایا تو اس نے بد زبانی کی حسب حکم اس کی داڑھیں اکھاڑ دی گئیں۔ اس کے ایک ہاتھ کو کھینچ کے وقت مد (دوزنی یات) سے بیکار کر دیا گیا اور دوسرے میں پتھر لٹکا دیا گیا۔ اسی حال میں نصف النہار سے مغرب تک چھوڑ دیا گیا۔ دوسرے روز اس کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کاٹ دیئے گئے اور گردن مار کر شرقی جانب لٹکا دیا گیا۔ چند روز بعد اس کی لاش الیاسریہ روانہ کر دی گئی وہاں قرامطہ کے ساتھ لٹکا دیا گیا۔

۲ ربیع الاول کو باب الشماسیہ میں جن لوگوں کے مکان و دوکان تھی انہیں اپنے مکان و دوکان سے نکال دیا گیا کہ اپنے غلے کی قیمت لے لو اور نکل جاؤ۔ اس لیے کہ المعتضد نے یہ چاہا تھا کہ وہاں پر وہ اپنے لیے ایک محل تعمیر کرے کہ سکونت اختیار کرے۔ شہر پناہ کی دیوار کے مقدمہ پر خط لگا دیا گیا۔ اور اس کا کچھ حصہ کھود دیا گیا۔ دجلے کے کنارے ایک چبوترہ بنانے کی ابتدا کی گئی جس کی تعمیر کا المعتضد نے حکم دیا تھا کہ محل بننے کی تعمیر سے فراغت ہونے تک وہاں مقیم رہے۔

المعتضد کی وفات:

اسی سال ربیع الآخر شب دوشنبہ کو المعتضد کی وفات ہوئی۔ صبح ہوئی تو یوسف بن یعقوب اور ابو حازم عبد الحمید بن عبد العزیز اور ابو عمر محمد بن یوسف بن یعقوب کو حاضر کیا گیا۔ نماز جنازہ وزیر القاسم بن عبید اللہ بن سلیمان اور ابو حازم اور ابو عمر اور گھر والے اور خاص لوگ حاضر ہوئے۔ اس نے یہ وصیت کی تھی کہ محمد بن عبداللہ بن طاہر کے مکان میں دفن کیا جائے۔ وہاں قبر کھودی گئی۔ قصر حسنی سے رات کے وقت اٹھایا گیا اور وہیں اس کی قبر میں دفن کر دیا گیا۔

اسی سال ۲۳ ربیع الآخر ۲۸۹ھ کو قصر حسنی میں قاسم بن عبید اللہ بن سلیمان نے دربار کیا۔ اور لوگوں کو اجازت دی گئی۔ سب نے المعتضد کی تعزیت اور المکتفی کی نئی حکومت کی تہنیت کی۔ اس نے کاتب، امراء اور لشکر کی باقی تنخواہ کا حکم دیا۔ سب نے اس کو قبول کیا۔

* * *

باب ۷

خلیفہ مکتفی باللہ

بیعت خلافت:

معتضد کی وفات کے بعد [illegible] قاسم بن عبید اللہ نے المکتفی [illegible] [illegible]

رقہ میں [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible]

عمرو بن اللیث کے قتل کا حکم:

بیان کیا جاتا ہے کہ معتضد نے اپنی موت کے قریب [illegible] عمرو بن اللیث [illegible] [illegible]

عمرو بن اللیث کا قتل:

[illegible]

محمد بن ہارون کا سر [illegible]:

اسی سال [illegible] رجب [illegible]

اسی ماہ رجب میں [illegible]

اسی سال المعتضد کے غلام بدر کا قتل ہوا۔

القاسم اور بدر میں مخاصمت:

سبب یہ ہوا کہ القاسم بن عبیداللہ نے المعتضد کے بعد خلافت کو المعتضد کی اولاد کے علاوہ کسی اور کے سپرد کرنے کا ارادہ کیا تھا اس معاملے میں بدر سے گفتگو کی تھی مگر بدر نے انکار کیا کہ میں ایسا نہیں ہونے دوں گا کہ خلافت اپنے آقا کی اولاد سے پھیر دوں جو میرا ولی نعمت ہے۔ جب القاسم نے یہ دیکھا اور جان لیا کہ اسے بدر کی مخالفت کا کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ بدر المعتضد کے لشکر کا افسر اعلیٰ اور معاملات پر قابض تھا اور بڑے غلام و خدام تھے سب اسی کی اطاعت کرتے تھے تو اسے بدر سے کینہ ہو گیا۔

بدر سے المکتفی کو نفرت:

المعتضد کی موت کے وقت بدر فارس میں تھا۔ القاسم نے المکتفی کے لیے خلافت کا انتظام کیا اور اس کی وفات سے پہلے اس سے بیعت کرلی جب کہ وہ الرقہ میں تھا۔ المکتفی اور بدر کے درمیان ان کے والد کی حیات ہی سے نفرت تھی۔ القاسم نے جب المکتفی کے لیے معتضد کے غلاموں سے اس کی بیعت کرلی اور انہوں نے ان سے بیعت لے لی تو تحریر بھیج کر المکتفی کو بلالیا۔ المکتفی بغداد آیا۔ بدر اب تک فارس ہی میں تھا بغداد نہیں آیا تھا القاسم نے جو کچھ بدر سے بیان کیا تھا اس سے اپنی جان بچانے کے لیے بدر کے ہلاک کرنے کی کوشش کی کہ مبادا وہ المکتفی کے پاس آئے اور المعتضد کی زندگی میں جو اس کا ارادہ تھا کہ خلافت کو اس کی موت کے بعد اس کی اولاد سے پھیر دے اس کی اسے اطلاع کر دے۔

بدر کے خلاف سازش:

المکتفی نے محمد بن کمشجور اور ایک جماعت کے ذریعے سے ان سرداروں کو دھمکیاں روانہ کیں جو بدر کے ساتھ تھے جس میں انہیں اپنے پاس آنے اور بدر سے جدا ہونے کا حکم تھا۔ یہ پروانے ان سرداروں کو پوشیدہ طور پر پہنچا دیے گئے۔ المکتفی نے خادم یانس کو روانہ کیا اس کے ہمراہ ایک کروڑ درہم بھیجے تھے کہ ان کو المکتفی کی بیعت کے لیے انعام میں صرف کرے۔ یانس انہیں لے کر اہواز پہنچا تو بدر نے اس کے پاس کسی شخص کو روانہ کیا جس نے یہ مال چھین لیا۔ یانس مدینۃ السلام واپس ہو گیا۔ پھر جب المکتفی کے خط سرداروں کو پہنچے جو بدر کے ساتھ تھے تو ایک جماعت نے بدر کو چھوڑ دیا اور اس سے جدا ہو کر مدینۃ السلام آ گئے۔ ان میں سے العباس بن عمرو الغنوی، خاقان المفلحی، محمد بن اسحاق بن کنداج، خفیف الاذکوتکینی اور بہت سے لوگ ان کے علاوہ تھے۔ جب یہ لوگ مدینۃ السلام پہنچے تو خلیفہ کے حضور میں باریاب ہوئے۔ خلیفہ نے ان میں سے ہر ایک کو خلعت دی اور انعام دیا۔ سرداروں کی ایک جماعت کو کسی کو ایک لاکھ دینار اور دوسروں کو اس سے کم انعام دیا۔ ہر شخص کو خلعت دیا اور انعام بھی دیا۔

جب بدر واسط کی طرف روانہ ہوا۔ المکتفی کو بدر کے واسط آنے کی خبر پہنچی تو اس نے بدر کے مکان پر پہرہ مقرر کر دیا۔ اس کے سرداروں اور ساتھیوں کی ایک جماعت کو گرفتار کرلیا۔ محمد بن الکتیبہ اور عریب الجبلی اور منصور بن اخت عیسیٰ النوشری قید کر دیے گئے۔ ان سرداروں کو جو المکتفی نے اپنے پاس بلا کر کہا کہ تم ہم کو بدر کے بجائے کافی ہو گا، تمہیں کوئی حاجت بدر سے نہیں ہے کیونکہ اسے تمہاری حوائج پوری کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ عاملوں اور محصلوں سے بدر کا نام مٹا دینے کا حکم دیا۔ ابو حازم المعتضد باللہ کا مولیٰ اور بھی مقرر تھا۔ بدر نے المکتفی کو ... سے ... سے ... بدر کی ... ان سے آئے ہوئے اس کے ساتھیوں پر ... کی

جب یہ خبر مکتفی کو پہنچی تو اس نے لے لیا اور دیوان پر پہرہ مقرر کر دیا۔ اس نے مونس خادم کو ایک لشکر کے ہمراہ واسط کی طرف روانہ کیا۔ یہ بھی ذکر ہے کہ مکتفی نے اسے پہلے ہی بھیج دیا تھا۔

بدر کو مکتفی کی پیشکش:

اسی سال ۲۲ شعبان کو مغرب کے وقت محمد بن یوسف کو ایک پیغام کے ساتھ بدر کے پاس روانہ کیا۔ مکتفی نے بدر کے پاس جس وقت وہ فارس سے جدا ہوا تھا ایک پیام بھیجا کہ وہ جس علاقے کی ولایت چاہے منظور ہے خواہ اصبہان ہو یا رے یا جبال جو چاہے مع پیادہ و سواروں کے جن کا وہ مختار ہے لے جا سکتا ہے اس علاقے کا والی بن کر ان لوگوں کے قیام کرے۔ بدر نے انکار کیا اور کہا کہ مجھے اپنے آقا کے دروازے پر جانا ضروری ہے۔ قاسم بن عبید اللہ کو اس کی شکایت کرنے کا موقع مل گیا اس نے مکتفی سے کہا کہ امیر المومنین ہم نے اس کے سامنے یہ پیش کیا کہ وہ جس علاقے میں جانا چاہے ہم اس کے سپرد کر دیں گر اس نے سوائے تیرے دروازے پر آنے کے اور سب سے انکار کر دیا۔ خلیفہ کو بدر کے کہنے سے ڈرایا اور اس کی جنگ سے دہشت دلائی۔

بدر کے لیے مکتفی کا امان نامہ:

بدر کو یہ خبر پہنچی کہ اس کے مکان پر پہرہ مقرر کر دیا گیا اور اس کے غلاموں اور عزیزوں کو قید کر دیا گیا تو اسے شر کا یقین ہو گیا۔ اس نے کسی اور کو روانہ کیا جو اس کے بیٹے ہلال کی رہائی کی تدبیر کرے۔ القاسم بن عبید اللہ کو اطلاع ہوئی تو اس کی حفاظت کا حکم دیا۔ ابو حازم قاضی شرقیہ کو بلایا کہ بدر کے پاس جائے اس سے ملے اس کو خوش کرے اس کو اور اس کی جان و مال و اولاد کو امیر المومنین کی جانب سے امان دینے کا حکم دیا۔ مذکور ہے کہ ابو حازم نے اس سے کہا کہ مجھے اس بات کی امیر المومنین سے سننے کی ضرورت ہے کہ بدر کو امیر المومنین کی طرف سے یہ پیغام پہنچا دوں۔ اس نے جواب دیا کہ تم واپس جاؤ ہم اس معاملے میں تیرے لیے امیر المومنین سے اجازت لے لیں گے۔ بعد کو ابو عمر محمد بن یوسف کو بلایا اور اسے بھی وہی حکم دیا جیسا ابو حازم کو دیا تھا۔ اس نے فوراً قبول کر لیا۔ قاسم بن عبید اللہ نے مکتفی کی جانب سے ایک امان نامہ ابو عمر کو دیا۔ وہ اسے بدر کے پاس لے گیا۔ جب بدر واسط سے جدا ہوا تو اس کے ساتھی اور اکثر غلام جدا ہو گئے۔ عیسیٰ نوشری اور اس کا رسالہ یانس جس نے امان لے لیا تھا احمد بن سمعان اور بکثرت لوگ مکتفی کے خیمے میں چلے گئے۔

سرداروں کی گرفتاری:

اسی سال کے رمضان کی دوسری تاریخ ہوئی تو مکتفی بغداد سے اپنے خیمے کی طرف جو نہروان میں تھا نکلا اور اس کے ہمرکاب تمام لشکر بھی تھا۔ اس نے اسی مقام پر پڑاؤ کیا۔ اس جماعت کو جو اس کے خیمے میں تھی سرداروں اور لشکریوں کی ایک جماعت کو خلعت دیا۔ ایک جماعت پر پہرہ مقرر کر دیا اور ان کے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دیں اور انہیں بغداد لے جا کر قید خانے روانہ کرنے کا حکم دیا۔

بدر کی روانگی بغداد:

بیان کیا گیا ہے کہ ابو عمر محمد بن یوسف بدر سے واسط کے قریب ملاقات کی اور اسے امان نامہ دیا۔ جو محمد القاسم بن عبید اللہ نے کہا تھا اس کی خبر مکتفی کی جانب سے دی۔ اس کے ہمراہ بدر بھی تھا آگے نکلنے والی کشتی میں سوار ہو گیا اور اسے شرق

جانب سے جو دیا تھا غلام یمن کے ہاتھ [illegible] لشکر کی ایک جماعت نے اور کردوں کی [illegible] کے ہاتھ سے [illegible] کے [illegible] کنارے سے [illegible] بدر [illegible] کے [illegible] کے پاس [illegible] ۔ بدر نے [illegible] ۔ [illegible] اور [illegible] کے پاس لایا تھا [illegible] ۔

بدر کا قتل:

اس وقت جب کہ بدر واسط [illegible] کے پاس محمد بن اسحاق بن کنداج ایک کشتی میں آیا۔ ہمراہ غلاموں کی بھی ایک جماعت تھی اور [illegible] (بدر کی کشتی میں آ گیا۔ اس نے [illegible] کی۔ اس نے اس کا دل خوش کرنے کے لیے [illegible] معاملات میں [illegible] قاضی ابو عمر [illegible] کہا تھا کہ اب تو بدر نے [illegible] آپ کے ہمراہ کی فوج منتشر ہو چکی [illegible] خلیفہ کا غلام [illegible] ہے۔ [illegible] نے کہا "بہتر ہے" [illegible] اور [illegible] کشتی میں روانہ ہوئے [illegible] اس کے ہمراہیوں سے ملنے آ گیا۔ اپنی کشتی سے بدر کی کشتی میں منتقل ہوا [illegible] ۔ اس نے کہا [illegible] تیرے لیے کوئی خوف نہیں ہے [illegible] اپنی کشتی پر [illegible] لے گیا۔ [illegible] ۔ جب بدر کو قتل کا یقین ہو گیا تو اس نے درخواست کی کہ "مجھے اتنی مہلت دے دو کہ دو رکعت نماز پڑھ لوں" یہ مہلت اسے ملی۔ [illegible] نے اس کی گردن مار دی۔ یہ واقعہ ۶ رمضان [illegible] جمعہ کے روز زوال سے پہلے ہوا۔

بدر کی املاک کی ضبطی:

بدر کا سر لے کر [illegible] کشتی [illegible] کشتی [illegible] بدر کا سر [illegible] تھا۔ [illegible] روانہ [illegible] ۔ [illegible] قتل کے بعد حکومت نے بدر کی جاگیروں، جائیدادوں [illegible] اور اس کے [illegible] پر قبضہ کر لیا [illegible] رمضان [illegible] تو اس نے [illegible] کے لیے مدینۃ السلام کی طرف [illegible] ۔ [illegible] بدر [illegible] اس کے پاس جا [illegible] کرنے سے پہلے [illegible] قاضی ابو عمر [illegible] اپنے مکان واپس آیا۔ [illegible] بدر کے قتل کا سبب ہوا۔

بدر کے قتل پر مرثیہ

اس بارے میں متعدد نظمیں ہوئیں جو کچھ کہا گیا اس کا خلاصہ یہ ہے

[illegible] قاضی سے کہو [illegible] تیری وہ قسمیں کہاں گئیں

جس پر خدا گواہ ہے کہ وہ ایک بدکار کی قبر تھی۔

تجھ سے پہلے تو اس کے ہاتھوں سے عہد شکنی ہوتے تھے جب تک تو نے قوت سے بادشاہ کو نہیں دیکھا تھا۔

اے بے حیا اور اے سب سے زیادہ جھوٹے اور جھوٹی شہادت دینے والے۔

بدر جیسے کا قتل بھی ہے کہ جس جسارت کو تو اچھا سمجھے گا۔

تو نے بہترین ماہ کے روشن حصے میں اس کے قتل کا ارتکاب کیا۔

جس کو تو نے رمضان میں قتل کیا وہ تو عبادت و مغفرت کر کے روزے کی حالت میں چلا گیا۔

اے یوسف بن یعقوب کی اولاد! بچھڑا تم سے جدا ہو گئے ہیں رہے۔

اللہ تعالیٰ تمہارے گروہ کو ہلاک کرے اور مجھے اس ذریت کی بیخ کنی کی صورت دکھا دے۔

تاکہ وہ حشر کے بعد حاکم عادل کے روبرو جواب دینے کے لیے تیار ہو جائے۔

تم سب کے سب ابو حازم پر قربان ہو جاؤ اس میں درست ہے۔

زیدان السعیدی اور مصاحبین بدر کی گرفتاری:

۶/ رمضان کو زیدان السعیدی جو بدر کی جانب سے قاصد بن کے المکتفی کے پاس بھیجا گیا تھا بدر کے ان نو مردوں کے جن کے بیڑیاں ڈالی گئی تھیں اور ان سب مصاحبوں کے جو ان کے بعد المکتفی نے گرفتار کیے گئے تھے جس میں یہ پردہ تھا اور وہ مقید کر کے بصرہ روانہ کر دیے گئے وہاں کے قید خانے میں بند کر دیے گئے۔

مذکور ہے کہ لؤلؤ جو بدر کے قتل پر مقرر کیا گیا وہ محمد بن ہارون کا وہی غلام تھا جو محمد بن زید علوی طبرستان میں اور اس کو شکست دے کر قتل کر کے محمد بن ہارون کے غلاموں کی ایک جماعت کے ہمراہ امان مانگ کر دار الخلافت میں حاضر ہوا تھا۔

عبدالواحد بن ابی احمد کا قتل:

اسی سال ۱۶/ رمضان شب دوشنبہ کو عبدالواحد بن ابی احمد الموفق جیسا کہ بیان کیا گیا قتل کر دیا گیا۔ کہا گیا ہے کہ جب وہ گرفتار کیا گیا تو اس کی ماں نے اس کو ایک دایہ کو مونس کے گھر بھیج دیا تھا کہ اسے اور دایہ کو جدا جدا کر دیا گیا۔ وہ دو تین دن دایہ کی اپنی بیوی کے مکان پر واپس کر دی گئی۔ عبدالواحد کی والدہ نے جب اس کا حال دریافت کیا تو کہہ دیا گیا کہ وہ المکتفی کے مکان میں عزت سے ہے وہ اس کی زندگی کی امیدوار رہی۔ جب المکتفی مر گیا تو مایوس ہو گئی اور اس کا ماتم کیا۔

ابن جستان کی شکست:

اسی سال کے ۱۳/ شعبان کو اسماعیل بن احمد حاکم خراسان کی جانب سے اس جنگ کی خبر کے متعلق خط دار الخلافت میں موصول ہوئی جو طبرستان میں اس کے ساتھیوں اور ابن جستان دیلمی کے درمیان ہوئی تھی کہ اس کے ساتھیوں نے ابن جستان کو شکست دی۔ یہ خط بغداد کی دونوں جامع مساجد میں پڑھ کر سنایا گیا۔

اسحاق الفرغانی اور ابوالاغر کی جنگ:

بدر قتل کر دیا گیا تو ایک شخص جس کا نام اسحاق الفرغانی تھا بدر کے ساتھیوں میں سے تھا وہ ایک جماعت کے ہمراہ حکومت کی

مخالفت پر آمادہ ہو گئے اور رے کے نواح میں چلا آیا۔ وہاں ابو الاغر سے جنگ ہوئی جس میں ابو الاغر نے شکست کھائی اور اس کے ساتھیوں اور سرداروں کی ایک جماعت قتل ہوئی۔ مونس خادم کو بہت بڑی جماعت کے امراء اسحاق فرغانی کی جنگ کے لیے کوفے روانہ کیا گیا۔ ختم ذی القعدہ میں تین دن باقی تھے کہ علی مکتفی کو خلعت دی گئی اور اسے رے کی حکومت کا والی بنا دیا گیا۔ پانچ جرنیل اس کے ماتحت کیے گئے۔

زکرویہ کا خروج:

اسی سال شام میں ایک شخص ظاہر ہوا جس نے اعراب کی بہت بڑی جماعت جمع کر لی۔ انہیں دمشق میں لایا۔ جہاں ہارون بن خمارویہ بن احمد بن طولون کی جانب سے طغج بن جف امیر تھا۔ یہ اسی سال کے آخر میں ہوا۔ اس کے اور طغج کے درمیان بہت سی لڑائیاں ہوئیں جس میں کہا جاتا ہے کہ مخلوق کثیر قتل ہوئی۔

ہم بیان کر چکے ہیں کہ زکرویہ بن مہرویہ ہی قرامطہ کا باعث تھا۔ جب المعتضد کی جانب سے کوفے کے دیہات میں جو قرامطہ تھے ان کی جانب پے در پے لشکروں کی روانگی ہونے لگی۔ ان کی تلاش میں اصرار اور قتل کی گرم بازاری ہوئی تو زکرویہ نے دیکھا کہ کوفے کے دیہات میں اب (قرامطہ) کوئی مدافعت کرنے والا ہے اور نہ کوئی اطمینان کی صورت ہے۔ اس نے کوفے کے قریب اسد وطے وتمیم وغیرہ تمام قبائل عرب کے ورغلانے کی کوشش کی اور انہیں اپنی دعوت دی۔ یہ یقین دلایا کہ دیہات میں جو قرامطہ ہیں سب شریک ہو جائیں گے۔ جتنے قبائل عرب اسے مان لیں مگر ان لوگوں نے نہیں مانا۔ قبیلہ کلب کی ایک جماعت تھی جو سماوہ کے راستے کی حفاظت کرتی تھی۔ جو کوفے و دمشق کے درمیان تدمر وغیرہ کی سڑک پر تھا۔ قاصدوں کو اور تجار کے مال کو اپنے اونٹوں پر لاد کر لے جاتی تھی۔ زکرویہ نے اپنی اولاد کو ان کے پاس بھیجا۔ ان لوگوں نے بیعت کر لی اور ان میں شامل ہو گئے۔ علی ابن ابی طالب اور محمد بن اسماعیل بن جعفر سے اپنے آپ کو منسوب کرتے۔ بیان کیا کہ انہیں حکومت کی جانب سے خوف ہے اور وہ ان کی پناہ میں آگئے۔ کلبیوں نے ان کو قبول کر لیا قرامطہ کی دعوت دینے کی کوشش بھی کی مگر ان میں کسی نے قبول نہ کیا۔ البتہ بنی العلیص بن ضمضم بن عدی ابن جناب کہ قبیلہ کلب ہی کے ایک جزو تھے مع اپنے موالی کے ساتھ ہو گئے۔

ابن زکرویہ کی بیعت:

اواخر ۲۸۹ھ کے سماوہ کے علاقے میں ابن زکرویہ سے بیعت کر لی جس کا نام یحییٰ اور کنیت ابو القاسم تھی۔ ان لوگوں نے اس مکر کی وجہ سے جس کا جال اس نے پھیلا رکھا تھا اسے شیخ کا لقب دیا تھا اس نے بھی اپنے آپ کو یہی لقب دیا تھا اور یقین دلایا تھا کہ وہ ابو عبداللہ ابن محمد بن اسماعیل بن جعفر بن محمد ہے۔ کہا گیا ہے کہ یہ بھی یقین دلایا تھا کہ وہ محمد بن عبداللہ بن محمد بن اسماعیل بن جعفر بن محمد بن علی ابن الحسین بن علی بن ابی طالب ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ محمد بن اسماعیل کا کوئی بیٹا نہ تھا۔ جس کا نام عبداللہ ہو۔ یقین دلایا کہ اس کا باپ معروف بہ ابو محمود اس کا صاحب ہے۔ دیہات اور مشرق و مغرب میں اس کے ایک لاکھ تابع ہیں اور جس اونٹنی پر سوار ہوتا ہے وہ اللہ کی طرف سے مقرر کی گئی ہے۔ جب لوگ اس کے پیچھے چلیں گے تو کامیاب ہوں گے۔

دام تزویر:

غیب کی باتیں کیں ان کے سامنے اپنا ایک ہاتھ یا بازو ظاہر کیا کہ وہ ایک نشان ہے۔ بنی الاصبغ کی ایک جماعت اس کی طرف

مائل ہو گئے۔ اس نے اپنا علوی نسب ظاہر کیا۔ ان کا نام فاطمیین رکھا گیا اور اس کا دین اختیار کر لیا۔ المعتضد باللہ کے مولیٰ سبک الدیلمی نے دریائے فرات کے مغربی جانب الرصافہ کے علاقے میں ان کا قصد کیا۔ انہوں نے اس کو قتل کر دیا اور رصافہ کی مسجد کو جلا دیا۔ دیہات میں جہاں گزرتے تھے تعرض کرتے تھے۔ خود دمشق کے علاقے تک پہنچ گئے جو ہارون بن خمارویہ کی جاگیر میں تھا اور اس نے اس کا انتظام طغج بن جف کے سپرد کر رکھا تھا۔ جب گئے جو ہارون بن خمارویہ کی جاگیر تھا اور اس نے اس کا انتظام طغج بن جف کے سپرد کر رکھا تھا۔ وہاں اس نے تمام جگہ طغج کے ہر لشکر کو جس نے مقابلہ کیا شکست دی۔ اسے اس کے شہر دمشق میں محصور کر دیا۔

یحییٰ بن ذکرویہ کا قتل

مصریوں نے ابن طولون کے غلام بدر الکبیر کو طغج کی مدد کے لیے روانہ کیا۔ جو ان کی جنگ کے لیے طغج کے ساتھ ہو گیا۔ اس نے دمشق کے قریب ان پر حملہ کیا۔ اللہ نے ان کے شیخ یحییٰ بن ذکرویہ کو قتل کر دیا۔

قتل کا سبب جیسا کہ بیان کیا گیا یہ ہوا کہ کسی بربری نے اسے چھوٹے نیزے سے مارا اور کسی آگ لگانے والے نے تعاقب کر کے اس پر آتش گیر مادہ پھینکا۔ یہ اس وقت کی بات ہے کہ لڑائی زوروں پر تھی۔ جنگ مصریوں تک پہنچی تو لوگ ہٹ گئے۔

حسین بن ذکرویہ

بنی کلب اس کے موالی اور بنی الاصبغ نے اتفاق کر کے "شیخ" کے بھائی "حسین بن ذکرویہ" کو اپنا سردار بنا لیا اور اس نے یہ یقین دلایا کہ وہ احمد بن عبداللہ بن محمد بن اسماعیل بن جعفر بن محمد ہے۔ اس کی عمر تقریباً بیس سال کی تھی۔ الشیخ نے پہلے بنی العلیص کے موالی کو دعوت دی تھی تو انہوں نے ایک جماعت کو قتل کر دیا اور انہیں ذلیل سمجھا۔ حسین بن ذکرویہ نے جس کا نام احمد بن عبداللہ بن محمد بن اسماعیل بن جعفر رکھا گیا تھا۔ اس کے بھائی کے بعد دعوت کی۔ اس نے اپنے چہرے میں ایک خال ظاہر کیا۔ جس کو بیان کیا کہ یہ نشان ہے اور اس پر اس کے چچا کا بیٹا عیسیٰ بن مہرویہ جس کا نام عبداللہ ہے آ گیا ہے۔ یقین دلایا کہ وہ عبداللہ بن احمد بن محمد بن اسماعیل بن جعفر بن محمد ہے۔ اس نے اسے المدثر کا لقب دیا اور اس سے عہد لیا۔ بیان کیا کہ جس سورت میں مدثر کا ذکر ہے اس کے معنی یہی ہیں اور اس نے اپنے عزیزوں میں سے ایک لڑکے کا لقب المطوق رکھا۔ مسلمان قیدیوں کا قتل اس کے سپرد کیا۔ وہ مصریوں پر اور حمص اور شام کے شہروں پر غالب آ گیا۔ ان شہروں کے منبروں پر اس کا نام امیر المؤمنین لیا جاتا تھا۔ یہ تمام واقعات ۲۸۹ھ میں اور ۲۹۰ھ میں ہوئے۔

متفرق واقعات:

اسی سال تیرہویں ذی الحجہ کو بغداد میں لوگوں نے گرمی کے لباس میں عصر کی نماز پڑھی۔ عصر کے وقت شمالی آندھی آئی جس سے اس قدر سردی ہو گئی کہ لوگوں کو سردی کی شدت کی وجہ سے آگ کی اور آگ سے تاپنے کی اور روئی دار کپڑوں اور نمدوں کے پہننے کی ضرورت ہوئی۔ سردی بڑھتی رہی یہاں تک کہ پانی جم گیا۔

اسی سال شعبان میں اسماعیل بن احمد اور محمد بن ہارون کے درمیان جنگ ہوئی۔ محمد بن ہارون اس وقت تقریباً آٹھ ہزار کے ساتھ تھا۔ محمد بن ہارون بھاگا اور اس کے ساتھی بکھر گئے۔ تقریباً ایک ہزار اس کے پیچھے ہو گئے۔ اور الدیلم کی طرف چلے گئے۔

وہاں دو ماہ تک مقیم رہ کر واپس ہو گئے۔ اسماعیل بن احمد سے جو لوگ بھاگ گئے تھے ان میں سے تقریباً ایک ہزار آدمی جیسا کہ بیان کیا گیا بخارا کے دروازے پر پہنچ گئے۔

اسی سال ۲ جمادی الاولیٰ کو [illegible] کی سرحدوں پر [illegible] القاسم بن سیما کو مقرر کیا گیا اور [illegible] ہزار دینار کا عطیہ دیا گیا۔

امیر حج الفضل بن عبد الملک:

اس سال الفضل بن عبد الملک الہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۹۰ھ کے واقعات

۲ محرم کو مکتفی نے اسماعیل بن احمد کے پاس خلعت اور رے کی ولایت کا فرمان ایک قاصد کے ہاتھ بھیجا، وہ [illegible] کے ہمراہ تھے روانہ کیے۔

قرامطہ پر ابوالاغر کی فوج کشی:

اسی سال ۵ محرم کو یہ بیان کیا گیا ہے کہ رقہ سے علی بن حسین کا خط آیا جس میں یہ ذکر تھا کہ ابن ذکرویہ قرمطی معروف بہ شیخ ایک بڑے مجمع کے ساتھ رقہ کی طرف آیا۔ یہاں طاقت کی ایک جماعت تھی جس کا رئیس سبک [illegible] تھا۔ [illegible] انہوں نے مقابلہ کیا۔ [illegible] مارا گیا۔ [illegible] ۶ ربیع الآخر کو یہ خبر آئی کہ طغج بن جف نے دمشق سے قرمطی کے مقابلے کے لیے ایک لشکر بھیجا جس کا سپہ سالار بشیر تھا، جو اس کا ایک غلام تھا، قرمطی نے ان سے جنگ کی اور شکست دی اور بشیر کو قتل کر دیا۔

۱۰ ربیع الآخر کو ابوالاغر کو خلعت دے کے شام کے نواح میں قرمطی کی جنگ کے لیے روانہ کیا گیا۔ وہ دس ہزار آدمیوں کے ساتھ چلا گیا۔

۱۹ ربیع الآخر کو ابوالعباس محمد بن عمر کو خلعت دی گئی اور اسے طریق خراسان کا والی بنایا گیا اور مظفر بن حاج کو والی [illegible] کی شکایت کی وجہ سے وہاں سے معزول کر دیا گیا۔

قرامطہ کے متعلق اہل دمشق کی اطلاع:

اسی سال کے نصف میں جمادی الاولیٰ کو دمشق سے مصریوں کے خطوط بغداد آئے جن پر ۲۳ ربیع الآخر کی تاریخ تھی۔ خبر دی تھی کہ شیخ قرمطی نے طغج بن جف کو کئی مرتبہ شکست دی ہے سوائے چند کے اس کے تمام ساتھیوں کو قتل کر دیا۔ وہ قلیل جماعت کے ساتھ دمشق میں بند ہو گیا۔ اب تو صرف یہ لوگ بچ رہ گئے ہیں، پھر ان کے پیچھے نکلتے ہیں۔ اور وہ بھی ہلاکت کے قریب ہیں۔

تین روز بعد بغداد کے تاجروں کی ایک جماعت جمع ہوئی۔ یوسف بن یعقوب کے پاس گئے اور خطوط سنائے۔ اس سے وزیر کے پاس جانے کی درخواست کی کہ اہل دمشق کے حال کی خبر دے۔ اس نے وعدہ کیا۔

عمال کا عزل و نصب:

۲۳ جمادی الاولیٰ کو ابو حازم اور یوسف اور ان کا بیٹا ابو [illegible] دیوان حکومت میں حاضر کیے گئے۔ [illegible] محمد بن [illegible] کا

ساتھ ہی بھی حاضر کیا گیا۔ سے دونوں کے مال کا خزانچی دار بنایا گیا۔ المستعین نے طاہر کو اعمال [illegible] کا عہدہ دیا۔ ان کے ساتھی کو خلعت دیا۔ خلعت مع فرمان تقرر اس کے پاس روانہ کر دیے گئے۔

ابو سعید خوارزمی کا فرار:

جمادی الاولیٰ میں مدینۃ السلام سے اس لیے والا سردار [illegible] کی طرف ابو سعید الخوارزمی تھا بھاگ گیا۔ اس نے موصل کا راستہ اختیار کیا تو عبداللہ عرف غلام عون کو جس کے [illegible] کے ساتھ اور اس کے متصل علاقے کے [illegible] سامرا اور موصل کی حد تک تھے اس کے روکنے اور گرفتار کرنے کے لیے بھیجا گیا۔ انہوں نے یہ گمان کیا تھا کہ عبداللہ نے اسے روک لیا ہے۔ ابو سعید نے اسے دھوکہ دیا یہاں تک کہ دونوں بغیر جنگ کے جمع ہو گئے۔ ابو سعید نے اس پر ناگہانی حملہ کر کے قتل کر دیا۔

ابو سعید شہرزور کی طرف چلا گیا۔ وہ اور ابن ابی ربیع الکروی جمع ہو گئے۔ اس نے اسے دار الامارۃ بنایا۔ وہاں کے والی خزانوں کی [illegible] پر قابض ہو گئے۔ ابو سعید اس کے بعد قتل کر دیا گیا۔ جو لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے تھے سب منتشر ہو گئے۔

۱۰/ جمادی الاولیٰ کو ابو العباس [illegible] اپنے [illegible] سے [illegible] پر روانہ ہوا۔ اس کے ہمراہ جہاد کے لیے رضا کار مجاہدین کی ایک جماعت بھی تھی اور المستعین کی جانب سے ملک روم کے لیے بھیجا گیا تھا۔

المستعین کی روانگی سامرا:

۲۰/ جمادی الاولیٰ کو عصر کے بعد المستعین سامرا کے قصد سے وہاں منتقل ہونے کے لیے عمارت بنانے کے ارادے سے نکلا۔

۲۵/ جمادی الاولیٰ بروز [illegible] شنبہ کو داخل ہوا۔ ان خیموں کی طرف ہوا جو اس کے لیے الجوسق (محل) میں لگائے گئے تھے۔

القاسم بن عبیداللہ اور تعمیر کا تخمینہ کرنے والوں کو بلایا۔ ان لوگوں نے تعمیر کا اور اس پر خرچ کرنے کے لیے جتنے مال کی ضرورت ہو گی سب کا اندازہ کیا۔ [illegible] تکمیل تعمیر [illegible]۔ القاسم اس بارے میں خلیفہ کی رائے [illegible] خرچ کو بہت گراں بتانے لگا۔ تمام مصارف اندازے سے باہر نکلے تھے۔ اس ارادے سے باز رکھا۔ اس نے ناشتہ کیا اور سو گیا۔ جب اپنی نیند سے اٹھا تو سوار ہو کر ساحل کی طرف گیا۔ ایک بادبان میں سوار ہوا اور القاسم بن عبیداللہ کو بھی کشتی میں روانہ ہونے کا حکم دیا۔ بہت سے لوگوں نے جب اوروں کو واپس ہوتے پایا تو وہ سامرا پہنچنے سے پہلے ہی راستے سے واپس لوٹ گئے۔

ابن عبیداللہ کے فرزندوں کے لیے اعزاز و خلعت:

۱۷/ رجب کو القاسم بن عبیداللہ کے لڑکوں کو خلعت دیا گیا۔ بڑے کو شمشیر اور پیٹیوں کی جاگیر و تنخواہ کا والی بنایا گیا۔ چھوٹے کو ابو احمد بن المستعین کے [illegible] کا میر منشی بنا دیا گیا۔ یہ اعمال الحسین بن عمرو النصرانی کے سپرد تھے جو ان دونوں سے معزول کر دیا گیا۔ القاسم بن عبیداللہ نے الحسین بن عمرو پر تہمت لگائی تھی کہ اس نے المستعین سے اس کی چغلی کھائی ہے۔ الحسین بن عمرو نے المستعین کے سامنے القاسم بن عبیداللہ سے منافقت کی تھی۔ مگر القاسم اس کے خلاف تدبیر کرتا رہا اور المستعین کے دل کو اس سے بیزار کرتا رہا۔ یہاں تک کہ جو چاہا کیا۔

قتل [illegible]:

۱۷/ شعبان یوم جمعہ کو مدینۃ السلام کی دونوں جامع مسجدوں میں یحییٰ بن عمر [illegible] ابو الطالب الشیخ کے قتل کے متعلق وعظ [illegible]

زبردست شکست دی۔ مصریوں نے باب دمشق پر ان کو قتل کر دیا۔ یہ جنگ ان کے اور اہل دمشق اور ان کے مصری مددگاروں کی [illegible] ہوئی۔ ان سے زیادہ مصریوں اور طغج کو شکست ہوئی۔ ایک بڑی جماعت کو قتل کر دیا گیا [illegible] اس وقت پر سوار ہو کر [illegible] پہلے کہہ چکے ہیں [illegible] طریقے کا عامل [illegible] تھا [illegible] ان کی حالت یہ تھی [illegible] ہونے سے [illegible] قوت سے پوری [illegible] ساتھیوں [illegible] اس وقت [illegible] جنگ [illegible] اپنے باپ [illegible] شکست [illegible]۔

[illegible] طرف [illegible] اس [illegible] شکست [illegible]۔

حسین بن زکرویہ کی امامت

جب دو شنبہ کے دن یحییٰ بن زکرویہ صاحب [illegible] قتل کر دیا گیا تب اس کے بھائی الحسین بن زکرویہ [illegible] اس نے اپنے چہرے پر ایک شامہ [illegible] ظاہر کیا [illegible] الحسین بن زکرویہ [illegible] ابن عبد [illegible] ساتھیوں [illegible] الحسین بن زکرویہ نے بھی کسی کی امامت [illegible] اس کے بھائی نے دی تھی [illegible] بہت [illegible] وہاں سے نکل کے دمشق کی طرف چلے گئے۔

الحسین بن زکرویہ کا حمص پر قبضہ

[illegible] دمشق [illegible] شہروں [illegible] حمص کے اطراف میں جا کر [illegible] قبضہ کر لیا [illegible] اس کا خطبہ پڑھا جانے لگا [illegible] حمص [illegible] اس نے امان طلب کی [illegible] خوف سے [illegible] دروازے کھول دیئے۔ وہ داخل ہو گیا۔

الحسین بن زکرویہ کا حماۃ پر حملہ

حماۃ اور معرۃ النعمان وغیرہ گیا۔ شہروں کے لوگوں کو [illegible] عورتوں اور بچوں کو قتل کر [illegible] بعلبک [illegible] جس [illegible] اور [illegible] بنی ہاشم [illegible] جن سب کو اس نے قتل کر دیا [illegible] چوپایوں [illegible] قتل کر دیا [illegible]۔

ابو الحسن طبیب کا ایک قرمطی عورت کے متعلق بیان

باب المحول کے ایک طبیب سے جس کا نام ابو الحسن [illegible] قرمطی اور اس کے ساتھیوں کے [illegible] میرے پاس ایک عورت آئی [illegible] اس نے مجھ سے کہا [illegible]

کا علاج کر دے میں نے پوچھا: کیا؟ اس نے کہا: زخم۔ میں نے کہا میں تو آنکھوں کا معالج ہوں۔ یہاں ایک عورت ہے جو زخموں کا علاج کرتی ہے اور زخموں کی بھی دوا کرتی ہے۔ تو اس کے آنے کا انتظار کر۔ وہ بیٹھ گئی۔ میں نے اسے درد مند اور بے تاب ہوتے دیکھا تو اس سے حال دریافت کیا کہ تیرے زخم کا کیا سبب ہے؟ اس نے کہا میرا قصہ طویل ہے۔ میں نے کہا کہ مجھ سے بیان کر اور سچ سچ بتا دے۔ تو لوگ میرے پاس تھے وہ اٹھ کر چلے گئے تھے۔ اس نے کہا کہ میرا ایک بیٹا تھا جو کھو گیا اس کی جدائی دراز ہوگئی میرے پاس اپنے چھوٹے بھائیوں کو چھوڑ گیا۔ میں تنگ ہوتی (حاجت مند ہوگئی) اور اس کی مشتاق ہوئی۔ وہ رقہ کے قریب چلا گیا تھا میں موصل میں شہر و نواح میں اور رقہ کے اطراف میں تمام مقامات پر اسے تلاش کرتی ہوئی اور اس کو پوچھتی ہوئی نکلی کر یہاں تک اس کی تلاش میں نکلی تو قرطل کے لشکر میں گھومنے اور اسے تلاش کرنے لگی۔ یکایک میں نے اسے دیکھا اور لپٹ گئی۔ میں نے کہا میرے بیٹے۔ اس نے کہا میری ماں۔ میں نے کہا ہاں اس نے کہا میرے بھائی کیا ہوئے؟ میں نے کہا خیریت سے ہیں۔ اس کے بعد تو تنگی جو ہمیں لاحق ہوئی تھی اس کی میں نے شکایت کی۔ مجھے وہ اپنے ٹھکانے پر لے گیا میرے سامنے بیٹھ گیا۔ اور حالات دریافت کرنے لگا۔ میں نے اسے خبر دی۔ اس نے کہا یہ باتیں چھوڑ مجھے یہ بتا کہ تیرا دین کیا ہے؟ میں نے کہا اے میرے بیٹے کیا تو مجھے پہچانتا نہیں؟ اس نے کہا بھلا میں تجھے کیسے نہ پہچانوں گا؟ میں نے کہا پھر کیوں میرا دین پوچھتا ہے؟ تو مجھے بھی جانتا ہے اور میرا دین بھی جانتا ہے کہا ہم جس دین میں تھے وہ بالکل باطل ہے۔ دین تو وہ ہے جس میں ہم لوگ اب ہیں۔ مجھے یہ گراں گزرا اور تعجب ہوا۔ جب اس نے مجھے اس حالت میں دیکھا تو نکلا اور چھوڑ گیا۔ گوشت روٹی اور جو میرے لیے مناسب تھا اور کہا اسے پکا۔ مگر میں نے اسے چھوا تک نہیں۔ اس نے خود تیار کیا اور اپنے مکان کی درستی کی۔ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا وہ نکل کر گیا۔ وہ شخص اس سے کہہ رہا تھا کہ یہ جو تیرے پاس آئی ہے کیا اچھا ہوتا اگر کچھ عورتوں کے صحبت کے قابل ہوتی۔ اس نے مجھ سے دریافت کیا تو میں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا میرے ہمراہ چل۔

ایک باغی عورت کا واقعہ:

میں روانہ ہوئی تو اس نے مجھے ایک مکان میں داخل کیا۔ میں نے دیکھا کہ ایک عورت ہے جو دروازے میں بیٹھی ہے۔ میں اس کے سامنے بیٹھ گئی۔ اور اس سے باتیں کرنے لگی مگر وہ مجھ سے بات نہ کرتی تھی۔ جو مجھے اس کے پاس لایا تھا۔ اس نے کہا کہ اس سے پوچھ کہ تیرا فرض نہیں تو اس کی حالت کی اصلاح کر اور گفتگو چھوڑ۔ میں ٹھہر گئی۔ یہاں تک کہ اس کے لڑکا پیدا ہوا۔ میں نے اس کا حال درست کیا۔ باتیں کیں۔ اس کے ساتھ مہربانی کرنے لگی۔ اور اس سے کہنے لگی کہ اے عورت مجھ سے شرم نہ کر کیونکہ تیرا مجھ پر حق واجب ہے۔ مجھے اپنے حال سے اور اپنے قصے سے آگاہ کر کہ اس بچے کا والد کون ہے؟ اس نے کہا کہ تو اس لیے اس کے باپ کو دریافت کرتی ہے کہ اس سے کچھ مطالبہ کرے؟ میں نے کہا نہیں البتہ میں یہ چاہتی ہوں کہ تیرا حال معلوم کروں۔ اس نے بیان کیا کہ "میں ایک باغی عورت ہوں"۔ سر اٹھایا تو میں نے اس کے چہرے کو سب سے زیادہ حسین دیکھا۔ "یہ قوم ہم لوگوں کے پاس آئی میرے ماں باپ بھائی سب کو ذبح کر دیا۔ اس کے رئیس نے مجھ کو گرفتار کر لیا میں پانچ دن اس کے پاس رہی پھر اس نے مجھے نکال دیا۔ اور اپنے ساتھیوں کے حوالے کر دیا کہ اس کو پاک کر دو انہوں نے میرے قتل کا ارادہ کیا تو میں رو دی۔ اس کے ہمراہیوں میں سے ایک شخص اس کے سامنے تھا۔ اس نے کہا: اسے مجھے دے دے۔ اس نے کہا لے لے۔ اس نے مجھے لے لیا۔ سامنے اس کے

ساتھیوں میں سے [illegible] ہوئے تھے انہوں نے [illegible] یہاں سے باہر نکلیں کہ ہم آگے سے تیرے پیچھے ہو کر رہیں گے [illegible] ہم اسے قتل کر دیں گے انہوں نے [illegible] قتل کا ارادہ کیا اور شور مچایا ان کے [illegible] آدمی نے [illegible] اور واقعہ بیان کیا [illegible] میں نے اسے خبر دی اس نے کہا [illegible] ان کے لیے ہے۔ انہوں نے مجھ سے کہا۔ میں ان چاروں کے ساتھ [illegible] ہوں۔ اور [illegible] ہو گئی کہ [illegible] کا ہے"۔ شام کے بعد ایک شخص آیا تو اس نے مجھ سے [illegible] اسے معلوم ہو گیا [illegible] میں نے اسے [illegible] اس نے مجھے [illegible] میرا [illegible] آیا میں نے اس کی [illegible] مجھے [illegible] کا [illegible] آپ [illegible] کے [illegible] ایک [illegible] آئی اس کے آگے [illegible] میں سے [illegible] کی [illegible] کہ [illegible] میں گئی اور خدا [illegible] تعریف کی [illegible] جس نے مجھے [illegible] میں نے [illegible] آپ [illegible] میں [illegible] تھے۔ [illegible] میں ہو گیا۔

شبیب کی قرشی سردار سے درخواست

میں اس عورت کے ساتھ ایک [illegible] میں ہو گئی۔ جب [illegible] میں نے عورت سے کہا [illegible] عورت [illegible] ہے [illegible] میں [illegible] کرتے [illegible] میں نے [illegible] ہے" اس نے اسے اپنے بیٹے کا مکان بتایا [illegible] اس کے [illegible] اور اس نے مجھ سے [illegible] میں اس [illegible] میرے [illegible] کی [illegible] میں اپنے بچے [illegible] ہو [illegible] اس نے کہا "[illegible] آدمی [illegible] کے [illegible] آیا تھا [illegible] درخواست [illegible] ہم [illegible] کی [illegible] ہو گئی جب [illegible] اس کے آگے [illegible] تھا [illegible] پاس [illegible] سردار [illegible] تھی [illegible] جب [illegible] اللہ نے مجھے [illegible] نے مجھے [illegible] ہے [illegible] کی اجازت دے دے گا تو [illegible] اپنی [illegible] کی [illegible] کریں [illegible] ہیں" اس نے کہا تو (ایسا) کرے گی؟ میں نے کہا [illegible] اس نے [illegible] کی [illegible] اور اس کے [illegible] یہاں تک [illegible] مقام پر پہنچا اور [illegible] کے [illegible] چھوڑ [illegible]۔

شبیب کے زخمی ہونے کا بیان

[illegible] نے مجھے [illegible] ہم [illegible] تھے [illegible] میں نے اپنے بیٹے [illegible] چلا آتا ہے۔ [illegible] کہ مجھے [illegible] کی جماعت نے [illegible] چلے گئے [illegible] ہو گیا" [illegible] تھا [illegible] گا [illegible] اور [illegible] سے باہر نکالا [illegible] مجھے [illegible] عورت نے [illegible] کی تلوار [illegible] کے [illegible] عورت نے [illegible] کو [illegible] کیا [illegible] مجھے [illegible] یہاں تک کہ انہوں نے مجھے اس مقام [illegible] ان کے [illegible] تھا [illegible] تم نے [illegible] اور [illegible] ہے [illegible] کے [illegible] کے لیے [illegible] سے [illegible] ہے۔ [illegible] میں [illegible]

ہوں۔ یہ بھی کہا کہ جب امیر المومنین کے پاس [illegible] ان سے [illegible] ساتھیوں کو لایا جاتا تو میں ان کی [illegible] دیکھوں۔ میں نے اپنے [illegible] امانت پر کوئی بچہ ہے جو [illegible] دیکھا کہ وہ [illegible] ہے۔ وہ ایک نوجوان آدمی تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ خدا تیرے لیے آسانی کرے اور مجھے [illegible]۔ حبیب نے کہا کہ جب علاج کر [illegible] تو میں اس عورت کے سر کی طرف [illegible] اس کے لیے [illegible] سے [illegible] کرتے [illegible] سے اس عورت کے راضی ہونے کے بعد دریافت کیا تو اس نے کہا کہ میں نے اپنا ہاتھ زخم پر رکھا اور اس نے کہا کہ [illegible] کے اس نے [illegible] لیا تو میرے ہاتھ کے نیچے [illegible] ہو جائے گی [illegible] پیٹ [illegible] تک نہیں آئی۔

الحسین بن عمرو النصرانی کا بغداد سے اخراج

اسی سال ۱۹ شوال کو القاسم بن عبیداللہ نے الحسین بن عمرو النصرانی کو گرفتار کیا اور اسے قید کر دیا۔ یہ اس لیے ہوا کہ وہ اس کے معاملے میں برابر المکتفی سے چغلی کھاتا اور اس کی برائی کرتا رہا یہاں تک کہ گرفتاری کا موقع آ گیا۔ جس وقت الحسین گرفتار کیا گیا تو الحسین بن عمرو النصرانی کا کاتب الخیر نامی بھاگ گیا۔ اسے تلاش کیا گیا اس کے پڑوسیوں کے مکان بند کر دیے گئے اور یہ اعلان کیا گیا کہ جو شخص اسے پکڑ کر لائے گا اسے انعام ملے گا مگر وہ نہیں ملا۔ اسی ماہ ۲۲ کو الحسین بن عمرو کو [illegible] کے گھر واپس لایا گیا اور بغداد سے نکل جانے کا حکم ملا۔ [illegible] الحسین بن عمرو النصرانی تنہا [illegible] کی طرف روانہ ہوا۔ اس کا کاتب الخیر [illegible] ۳ ذی القعدہ کو گرفتار کیا گیا۔

اہل مصر کی قرامطیوں کے خلاف شکایت

اسی سال ۳ رمضان کو المکتفی نے لشکر کو تنخواہیں دینے اور ان کو شام میں قرامطی کی جنگ کے لیے روانگی کی تیاری کا حکم دیا۔ ایک ہی دفعہ میں لشکر کے لیے ایک لاکھ دینار دیے گئے۔ یہ اس لیے ہوا کہ اہل مصر نے المکتفی کو قرامطی [illegible] ذکرویہ کے صاحب الخال سے جو انہوں نے مقابلہ کیا تھا بڑی شکایت کی کہ اس نے شہروں کو ویران کر دیا لوگوں کو قتل کر دیا۔ ان سے پہلے اس کے بھائی کا مقابلہ کیا تھا تو اس وقت بھی بڑی مصیبت نازل ہوئی تھی کہ ان میں سے سوائے قلیل تعداد کے کوئی نہیں بچا۔

۵ رمضان کو المکتفی کے خیمے نکالے گئے اور باب الشماسیہ میں لگائے گئے۔ ۷ تاریخ کی پچھلی شب کو المکتفی باب الشماسیہ کے خیمے کی جانب نکلا۔ اس کے ساتھ اس کے سردار اور غلام اور لشکر بھی تھے۔ ۱۲ رمضان کو المکتفی باب الشماسیہ کے خیمے کی جانب نکلا۔ اس کے ساتھ اس کے سردار اور غلام اور لشکر بھی تھے۔ ۱۳ رمضان کو المکتفی کوچ کرتے وقت باب الشماسیہ کے خیمے سے نکل کے موصل کے راستے پر روانہ ہوا۔

قرامطیوں کا ابوالاغر کے لشکر پر حملہ

اسی سال کے نصف رمضان کو ابوالاغر حلب روانہ ہوا۔ حلب کے قریب وادی بطنان میں اترا۔ اس کی فوج کے تمام ساتھی گرمی سے پریشان ہو گئے کیونکہ ان کے ساتھیوں کی ایک جماعت نے اپنے کپڑے اتار دیے اور [illegible] میں داخل ہو کر اس کے پانی سے ٹھنڈک حاصل کرنے لگے۔ وہ دن شدید گرمی کا تھا۔ اسی حالت میں تھے کہ یکایک القرمطی معروف بہ صاحب الشامہ کا لشکر آ گیا وہ شخص جس کا عرف المطوق تھا اس کی طرف بڑھا اور اسی حالت میں ان پر حملہ کر دیا۔ اس نے مخلوق کثیر کو قتل کر دیا لشکر کو لوٹ لیا۔ ابوالاغر

اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ہمراہ بھاگ گیا۔ اور حلب میں داخل ہو گیا۔ اس کے ہمراہ بقدر ایک ہزار آدمی کے بچ گئے۔ ابوالاغر جو دس ہزار پیادہ و سوار کے ہمراہ تھا اور فرغانی سرداروں اور سپاہیوں کی ایک جماعت بھی اس کے ساتھ تھی جو سب خلافت پر مامور تھے۔ ان میں سے سوائے چند کے کوئی نہ بچا۔ قرمطی کے ساتھی باب حلب کی طرف گئے تو ان سے ابوالاغر نے اور اس کے بقیہ ساتھیوں نے اور شہر والوں نے جنگ کی انہوں نے ان لوگوں سے وہ مال و اسباب و اسلحہ سامان جو لے لیا تھا ایک جنگ کے بعد واپس کر لیا۔

المکتفی مع ہمراہی لشکر کے روانہ ہوئے اور رقہ پہنچ کر وہاں اتر گیا۔ لشکروں کو القرمطی کی جانب یکے بعد دیگرے روانہ کیا۔

قرامطیوں کی شکست کی اطلاع:

۲ شوال [illegible] میں ابوالقاسم بن عبیداللہ کی جانب سے ایک خط آیا جس میں یہ خبر تھی کہ اس کے پاس دمشق سے ابن طولون کے ساتھی بدر الحمامی کا ایک خط آیا۔ جس میں یہ خبر دی ہے کہ اس نے القرمطی صاحب الشامہ پر حملہ کیا اسے شکست دی اس کے ساتھیوں میں تلوار چلائی ان میں سے جو بچ گئے وہ البادیہ کی طرف چلا گیا۔ امیر المومنین نے اس کے پیچھے سرداروں میں سے الحسین بن حمدان بن حمدان وغیرہ کو روانہ کیا۔

قرامطی قلعے پر حملہ

بیان کیا گیا ہے کہ اسی زمانے میں البحرین سے اس کے امیر ابن بانوا کی جانب سے ایک خط آیا جس میں یہ ذکر تھا کہ اس نے قرامطہ کے ایک قلعے پر حملہ کیا جو ان میں تھا اسے اس پر فتح ہوئی۔ اسی سال ۱۳ ذی القعدہ کو جیسا کہ بیان کیا گیا البحرین سے ابن بانوا کا ایک دوسرا خط آیا جس میں یہ ذکر تھا کہ اس نے ابوسعید الجنابی کے قرابت داروں اور اس کے ولی عہد پر جو مقرر کیا گیا تھا حملہ کر کے اسے شکست دی۔ اس شکست خوردہ کا مقام القطیف میں تھا۔ ساتھیوں کو شکست ہونے کے بعد وہ بھی مقتول پایا گیا۔ پھر اس کا سر کاٹ لیا گیا۔ اور وہ القطیف میں داخل ہو گیا اور اسے فتح کر لیا۔

صاحب الشامہ ابن زکرویہ کا عامل کے نام فرمان:

اور صاحب الشامہ کا اپنے کسی عامل کے نام خط یہ ہے۔

" بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ عبداللہ احمد بن عبداللہ کی جانب سے جو مہدی ہے اور اللہ کی طرف سے اس کی مدد کی گئی ہے جو اللہ کے دین کا مددگار ہے اللہ کے کام کو قائم کرنے والا ہے اللہ کا حکم دینے والا ہے اللہ کی اس کتاب کی دعوت دینے والا ہے جو اللہ کے محترم ناموس کی حفاظت کرنے والی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی اولاد میں سے پسندیدہ ہے مسلمانوں کا امیر المومنین کا امام ہے منافقین کو ذلیل کرنے والا ہے تمام عالم پر اللہ کا خلیفہ ہے ظالموں کی جڑ کاٹنے والا ہے حد سے بڑھنے والوں کا سر توڑنے والا ملحدوں کا برباد کرنے والا خلاف حق چلنے والوں کا قاتل فساد کرنے والوں کو ہلاک کرنے والا اہل بصیرت کا چراغ ظالمان کی روشنی اور مخالفین کا پراگندہ کرنے والا سید المرسلین کی سنت کا انتظام کرنے والا خیر الوصیین ﷺ آل بیت الطیبین وسلم کثیرا کا بیٹا ہے۔

اس کی جانب سے جعفر بن حمید الکردی کے نام۔

سلام علیک۔ میں اس اللہ کی حمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اس سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ میرے نانا

رسول اللہ ﷺ پر رحمت نازل کرے۔

اما بعد۔ اللہ کے ان دشمنوں کی جو خبریں [illegible] جب ظاہر ہوئیں اور تیرے علاقے میں انھوں نے ظلم و جور اور تباہی اور زمین میں فساد برپا کیا اس کی خبر مجھے دی گئی ہے۔ مجھے یہ بہت برا معلوم ہوا اور ہم نے مناسب سمجھا کہ وہاں اپنے ان لشکروں کو بھیجیں جو اللہ کے ظالم دشمنوں سے انتقام [illegible] زمین میں فساد کرتے پھرتے ہیں۔ ہم نے اپنے [illegible] مطیع اور امیرالمومنین کی ایک جماعت کو [illegible] روانہ کر دیا اور لشکروں سے ان کی امداد کی۔ ہم لوگ ان کے پیچھے ہیں۔ ہم نے اللہ کے دشمنوں کی تلاش میں خود [illegible] انہیں تیرے علاقے میں جانے کا مشورہ دیا ہے۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس طریق پر اچھے نتائج نکالے گا۔ مناسب ہے کہ تو [illegible] اپنے ان ہمراہیوں کا دل جو تیرے دوست ہیں مضبوط رکھ اور اللہ پر اور اس کی مدد پر بھروسہ رکھ [illegible] کے بارے میں بھی جو اس کی اطاعت سے پھر گیا اور ایمان سے ہٹ گیا۔ [illegible] اس علاقے کے حالات اور وہاں جو نئی بات ہو اس کی ہمیں جلد اطلاع دے اور اس کے حالات میں سے ہم سے کچھ پوشیدہ نہ رکھ ان شاء اللہ۔

اللہ تعالیٰ ہر عیب سے بالکل پاک ہے۔ وہ [illegible] تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اور اللہ [illegible] محمد رسول اللہ ﷺ پر [illegible] صلی اللہ علیہ و علی اہل بیتہ وسلم کثیراً۔

عامل کا صاحب الدعوت کے نام خط

اس کے عامل کے خط کی نقل یہ ہے جو اس کے نام ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ عبداللہ امام مہدی کے لیے جس کی اللہ کی طرف سے تائید کی گئی ہے۔

(اس کے بعد پورا خطاب خط کے القاب کے طور پر ہے جو اس کے خط کے نام ہے اور جس کو ہم نے اگلی [illegible] کے مطابق نقل کیا ہے)

تیرا [illegible] علیہ [illegible] کے بیٹے کے نام۔

[illegible] اللہ تعالیٰ کی جانب سے امیرالمومنین پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔

اما بعد۔ اللہ تعالیٰ امیرالمومنین کی عمر دراز کرے اور اس کی عزت دائمی [illegible] سلامت و کرامت [illegible] رکھے اس پر اپنی نعمتیں نازل کرے اس کے ساتھ [illegible] احسان [illegible] اس کی نعمت [illegible]

تیرے [illegible] امیرالمومنین کا فرمان پہنچا اللہ اس کی عمر دراز کرے جس میں اس نے مجھے یہ اطلاع دی ہے کہ اس نے اپنا لشکر [illegible] اپنے کسی سردار کے ہمراہ [illegible] اللہ کے دشمن [illegible] جہاد کے لیے خراسان [illegible] ان کی تلاش کے لیے [illegible] ان کی جانب [illegible] حملہ کرنے کے لیے روانہ کیا ہے مجھے اس نے [illegible] فرمان میں (خدا [illegible] مجھے اس کی [illegible] دکھائے) [illegible] اس شخص کے ساتھ [illegible] کام [illegible] اس کے مقابلے کے لیے [illegible] ان کے [illegible] کے ساتھ [illegible] کرنے کا حکم دیا تھا جس کا [illegible] میں نے یہ سب [illegible] امیرالمومنین کو اللہ عزت دے۔ یہ فرمان

مجھ سے پہلے اس وقت تک نہیں پہنچی جب تک کہ لشکر منصور نہیں پہنچا۔ وہ [illegible] کے ملنے تک [illegible] کا مقابلہ ہوا وہ اس خط کو لے گئے جو مسرور بن [illegible] کی جانب سے ان کے پاس آیا تھا کہ [illegible] تو [illegible] اس کا اعلان کریں۔ میرے پاس اس کا خط کی نقل بھی اس کے مضمون کا تھا۔ [illegible] میں نے اپنے اس خط کے ساتھ [illegible] مسرور [illegible] کا خط آیا جس میں اس نے مجھے تمام ساتھیوں اور قبیلوں کو [illegible] جمع کر کے روانہ ہونے کا حکم دیا تھا اور مخالفت سے [illegible] کی کہ میرے پاس ایسے وقت آیا کہ [illegible] محبت کے ساتھ [illegible] نے تمام ملک کے تقریباً ایک ہزار [illegible] کے ہمراہ [illegible] میں نازل ہونے کی خبر آئی تھی [illegible] سے شہر کے قریب ہو گیا ہے اور اس نے [illegible] علاقے میں خون ریزی کی ہے۔

امیر المؤمنین اطال اللہ بقاءہ کے غلام [illegible] نے میرے پاس اپنے تمام ساتھیوں کو بھیج دیا ہے۔ میں نے بھی اپنے سب ساتھیوں کو بلا بھیجا ہے۔ ہم نے ان سب کو اپنے پاس جمع کر لیا ہے۔ پھر ان کو [illegible] کی طرف روانہ کیا ہے۔ [illegible] کے حالات معلوم ہوں کہ اس کا [illegible] مقصد ہے پھر [illegible] اسی طرف ہو۔ مجھے امید ہے کہ اللہ مجھے اس پر فتح دے گا اور اپنی قدرت و احسان سے اس پر کامیاب فرمائے گا۔ اگر [illegible] اور اس [illegible] کا [illegible] اور اس کا ارادہ [illegible] شہر کے نزدیک آ [illegible] تو میں اپنے ساتھیوں کی جمعیت کے ہمراہ [illegible] میں کسی کا [illegible] ان [illegible] کے [illegible] ہوں جو [illegible] سے جہاد کے لیے [illegible] ہیں [illegible] اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان فیصلہ کر دے اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

میں نے اپنے سردار امیر المؤمنین اطال اللہ بقاءہ کو مسرور بن احمد کے اپنے پیچھے رہنے کا سبب بتا دیا۔ وہ ان کے علم میں رہے پھر بھی اگر امیر المؤمنین [illegible] مجھے [illegible] کا حکم دیں گے تو میری روانگی [illegible] اور انشاء اللہ میں اس پر عمل کروں گا جو مجھے حکم دیں گے۔ اللہ تعالیٰ امیر المؤمنین پر اپنا فضل و انعام کرے۔ ان کی عزت و سلامت کو ہمیشہ رکھے اور ان کی حفاظت کرے اور عافیت و مغفرت کا لباس پہنائے۔

والسلام علی امیر المؤمنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی محمد النبی وعلی آلہ الطاہرین الاخیار۔

افسر جنگ محمد بن سلیمان کی روانگی

اسی سال القاسم بن عبید اللہ نے لشکر کو صاحب الشامہ (قرمطی) کی جانب روانہ کیا اس کی جنگ کا محمد بن سلیمان کو افسر بنایا جس کے سپرد دفتر فوج تھا۔ تمام سرداروں کو اس کے ساتھ کر دیا اور سب کو اس کی اطاعت و فرمانبرداری کا حکم دیا۔ وہ رقہ سے ایک بڑے لشکر کے ساتھ روانہ ہوا۔ جو سردار اس سے پہلے جا چکے تھے انہیں اس کی فرمانبرداری کے لیے لکھ دیا گیا۔

رومی قاصدوں کی آمد

اسی سال شاہ روم کے دو قاصد آئے جن میں ایک تو خادم تھا اور دوسرا جوان تھا۔ انہوں نے ان مسلمانوں کا فدیہ طلب کیا جو ان کے پاس

قید تھے۔ ان دونوں کے ہمراہ اشار اور محمد بن عبد ... سب تھے تھے اور مسلمان قیدی تھے جن کو انہوں نے بارگاہ خلافت میں بھیج دیا تھا ان دونوں نے جو ان کا ساتھ فدیہ کیا گیا اور ان کو خلعت دیا گیا۔

امیر حج الفضل بن عبدالملک:

اس سال الفضل بن عبدالملک بن عبداللہ بن العباس بن محمد نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۹۱ھ کے واقعات

محمد بن سلیمان اور قرامطہ کی جنگ:

المکتفی کے مدینۃ السلام سے صاحب الشامہ کی جنگ کے لیے اس کی رقہ جانے اور پھر حسین بن حمدان کو حلب اور حمص کے درمیان چھوڑنے اور صاحب الشامہ کی جنگ پر محمد بن سلیمان کاتب کو والی بنانے اور قواد وغیرہ امراء کا ساتھ اس کے سپرد کرنے کے متعلق بیان کر چکا۔ جب یہ سال آیا تو وزیر القاسم بن عبیداللہ نے محمد بن سلیمان اور دوسرے سرداروں کو لکھا کہ صاحب الشامہ اور اس کے ساتھیوں کا مقابلہ کریں۔ یہ لوگ اس کی جانب روانہ ہوئے ایک ایسے مقام تک پہنچے کہ ان کے اور حماۃ کے درمیان بارہ میل کا فاصلہ تھا اس مقام پر ۶ محرم یوم سہ شنبہ کو قرامطی کے ساتھیوں سے مقابلہ ہوا۔ قرامطی نے اپنے ساتھیوں کو آگے کر دیا تھا اور خود ایک جماعت کے ہمراہ پیچھے رہ گیا تھا۔ اس کے ساتھ وہ مال بھی تھا جو اس نے جمع کیا تھا۔ اس نے کاروان کو اپنے پیچھے کر لیا تھا۔

صاحب الشامہ کا فرار:

جنگ شروع ہوئی اور خوب ہونے لگی۔ قرامطی کے ساتھیوں کو شکست ہوئی۔ وہ قتل کیے گئے اور بکثرت گرفتار کیے گئے۔ باقی لوگ جنگلوں میں منتشر ہو گئے۔ خلافت کے سپاہیوں نے ۶ محرم ۲۹۱ھ چہار شنبہ کی شب ان کا تعاقب کیا۔ جب قرامطی نے اپنا لشکر و ہلاکت دیکھی جو ان کے ساتھیوں پر نازل ہوئی تو کہا گیا ہے کہ اس نے اپنے بھائی کو جس کی کنیت ابو الفضل تھی مال دیا اور اسے یہ حکم دیا کہ جنگلوں میں چلا جائے۔ یہاں تک کہ جب وہ خود کسی مقام میں ظاہر ہو تو اس کے پاس آ جائے۔ وہ خود اور اس کے ساتھ ہوئی، المدثر اور اس کا ساتھی المطوق اور اس کا ایک رومی غلام سوار ہو گئے۔ اس نے ایک رہبر لے لیا اور جنگل میں کوفہ جانے کے ارادے سے روانہ ہوا۔ یہاں تک کہ ایک مقام پر پہنچا جو الدالیہ کے نام سے مشہور تھا اور طریق فرات کے اطراف میں سے تھا (یعنی اس پہلو جو فرات کے ساحل کے قریب رحبہ کی طرف تھی)

صاحب الشامہ کی گرفتاری:

ان کے ہمراہ جو کچھ زاد راہ تھا سب ختم ہو گیا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے میں سے کسی کو بھیجا کہ ضروری اشیاء حاصل کرے۔ وہ الدالیہ میں جو ابن طوق کے نام سے مشہور تھا ضروریات کی خریداری کے لیے داخل ہوا تو لوگوں کو اس کی شکل اجنبی معلوم ہوئی۔ پوچھ گچھ کی تو وہ صاف نہ بول سکا۔ اس کے معاملہ کی اطلاع اس شخص کو دی گئی جو اس مقام کا والی بنایا گیا تھا جس کا عرف ابن خزہ تھا اور

امیر المومنین المکتفی نے ابو جعفر بن ... فرات کے عامل احمد بن محمد بن کشمرد کو خط لکھا۔ وہ ایک جماعت کے ہمراہ سوار ہو کر آیا۔ ان شخص سے ان کا حال دریافت کیا۔ اس نے خبر دی کہ صاحب الشامہ ایک ٹیلے کے پیچھے تین آدمیوں کے ہمراہ ہے تو وہ ان کی طرف روانہ ہوا اور انہیں گرفتار کر کے ابو جعفر اور ابن کشمرد نے المکتفی کے پاس الرقہ روانہ کیا۔ قرمطی کے دوستوں ... ان میں سے جن پر قابو پاکر گرفتار ہوئے انہیں قتل اور قید کرنے کے بعد تلاش کرنے سے لوٹ آئے۔

فتح نامہ:

محمد بن سلیمان نے وزیر کو فتح کے متعلق یہ لکھا۔

"بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میرے دو خط پیشتر قرمطی اور اس کے گروہوں کی خبر کے بارے میں وزیر کے پاس اللہ اسے عزت دے پہنچ چکے تھے۔ امید ہے کہ ان شاء اللہ پہنچ گئے ہوں گے۔ جب ۲ محرم یوم ... ہوا تو میں نے وفاداروں کے تمام لشکر کے ہمراہ موضع القروانہ سے الصوان کی طرف کوچ کیا۔ ہم نے انہیں ان کے مراتب کے مطابق قلب اور میمنے اور میسرے وغیرہ میں مرتب کیا۔ مجھے دو شخص ... سے معلوم ہوا کہ قرمطی نے اسماعیل بن النعمان کے بھائی کے بیٹے النعمان کو جو اس کے تابع کرنے والوں میں سے ہے تین ہزار سواروں اور کچھ پیادوں کے ہمراہ روانہ کیا ہے جو موضع ... میں ہے کہ اس کے اور حماۃ کے درمیان بارہ میل یہیں اترا ہے۔ حماۃ کے ... وہ تمام سوار اور پیادہ بنو ... اور الاصبغ کے نواح اور دیگر اطراف میں جمع ہو گئے ہیں۔ اس خبر کو میں نے ... لوگوں اور سرداروں سے چھپا لیا اور اسے ظاہر نہیں کیا۔ ... جو میرے ... اس موضع کا حال دریافت کیا کہ ... اس کے درمیان کتنا فاصلہ ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ چھ میل۔ میں نے اللہ عزوجل پر بھروسہ کیا اور رہبر کو چلنے کا حکم دیا۔ ہم روانہ ہوئے۔ میں کافروں کے پاس پہنچا تو انہیں تیاری کی حالت میں پایا۔ ہم نے ان کے مخبروں کو دیکھا جب انہوں نے ہمیں آتے دیکھا تو وہ بھی ہماری طرف بڑھے اور ہم ان کی طرف بڑھے۔ وہ چھ دستوں میں منتشر ہو گئے اور انہوں نے جیسا کہ مجھے ان لوگوں نے خبر دی ... پر ... متعدد اپنے مردوں ... العلیصی اور ابو الحمل اور ابو العداس العلیصی کے غلام اور ابو العذاب اور ... اور ابو یعلی العلوی کو پندرہ سو سواروں کے ہمراہ اپنے میمنے پر کیا ہمارے میمنے کے مقابل اپنے میسرے کے پیچھے ... سو سواروں کے ہمراہ ایک لشکر کمین میں ... قلب میں النعمان العلیصی اور ابو المحلی اور الحماری اور اپنے بہادروں کی ایک جماعت کو چودہ سو سواروں اور تین ہزار پیادے کے ہمراہ کیا میمنے میں کلیب العلیصی اور السدید العلیصی اور الحسین بن العیصی اور ابو الحمل بن ... العلیصی اور ... الصیصی اور ایک جماعت کو چودہ سو سواروں کے ہمراہ کیا اور ... سواروں کو کمین بنایا وہ برابر ہماری طرف بڑھتے رہے۔ ہم لوگ بغیر اس کے کہ ... اللہ عزوجل کے بھروسے پر ان کی طرف چلتے رہے۔

میں نے وفاداروں اور غلاموں اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کو برانگیختہ کیا اور انہیں خوف دلایا کہ فریقین میں سے جب ایک نے دوسرے کو دیکھا تو اس لشکر کو جو ان کے میسرے میں تھا تازیانے مار کر برانگیختہ کیا اس نے الحسین بن حمدان کا جو میمنے کے بازو میں تھا قصد کیا۔ الحسین نے اللہ اس پر برکت کرے اور اسے جزائے خیر دے خود بھی اور اس کے تمام ساتھیوں نے

اپنے [illegible] سے اس کا مقابلہ کیا جو ان کے کھیتوں میں [illegible] اور لوگ ان کے تعاقب سے بھاگے تو اسد نے ان پر دوبارہ حملہ کیا تو انہوں نے تلواریں لے لیں۔ [illegible] لیا۔ شروع جنگ ہی میں [illegible] کے چھ سو آدمی زخمی ہو گئے۔ اسحاق کے ساتھیوں نے پانچ سو آدمی اور چار سو چاندی کے طوق لے لیے۔ وہ لوگ پیٹھ پھیر کر شکست کھا کر بھاگے۔ انہوں نے ان کا تعاقب کیا تو وہ پر پلٹ پڑے اور برابر حملے پر حملے کرتے رہے۔ اسی دوران میں ان کی ایک جماعت کے بعد دوسری جماعت بھی آ گئی یہاں تک کہ [illegible] نے [illegible] کر دیا اور ان میں سے سوائے چند کے جو دوسرے [illegible] کوئی زندہ نہ بچا۔

[illegible] نے [illegible] کے [illegible] کا کام [illegible] اور [illegible] کے ان دونوں کے ہمراہ تھے [illegible] لوگوں نے بچاؤ [illegible] ہاتھ [illegible] یہاں [illegible] ان کے پیچھے پڑ گئے۔ بعض [illegible] قیدیوں کی بہت بڑی جماعت [illegible] ان کے قتل کے وقت [illegible] نے ان پر حملہ کیا [illegible] سرداروں کے ہمراہ خلیفہ اور ان کے تمام ساتھیوں کا [illegible] تھا [illegible] سے جنگ کر رہے تھے [illegible] انہوں نے ان کا تعاقب کیا۔

[illegible] نے ان میں سے تین سو آدمی [illegible] گرفتار کر لیے اور خلیفہ کے ساتھیوں نے بھی اسی قدر [illegible] اس کے [illegible] قریب میں تھے [illegible] طرف بڑھے [illegible] نے حملہ کیا۔ [illegible] ان کے درمیان تھا۔ ما قان اور [illegible] اور [illegible] جو لوگ [illegible] ان کے ہمراہ تھے اور ابو سعید محمد [illegible] اور [illegible] کے دونوں [illegible] اور [illegible] اور [illegible] اور [illegible] بن [illegible] اور [illegible] کے [illegible] تھے [illegible] کے بازو میں تھے [illegible] نے ان [illegible] جو [illegible] میں تھے اور ان لوگوں سے [illegible] تھے [illegible] ان پر حملہ [illegible] پانچ سو سے زیادہ [illegible] قتل کیا۔ [illegible] ان [illegible] سے [illegible] ان پر [illegible] اور [illegible] یہاں تک [illegible] لوگ بھی [illegible] ہو گئے۔ میں نے [illegible] لوگوں [illegible] میرے [illegible] کے [illegible] تھا [illegible] میں نے اور لوگوں نے اس وقت میں [illegible] تھا۔

[illegible] اپنے سوار و پیادے کے [illegible] سے اس کے لیے مقرر کیا تھا ان کے پیچھے [illegible] طرف سے [illegible] جنگ [illegible] اور اپنے مقام سے [illegible] تک کہ [illegible] مقام سے [illegible] پاس آ گئے [illegible] نے اسی قدر [illegible] نصب کیا جہاں میں [illegible] یہاں تک کہ [illegible] آئے [illegible] میں نے [illegible] مغرب [illegible] لشکر میں [illegible] روانہ کیا اور میں نے اس پر خدا کی بہت حمد کی کہ اس نے [illegible] فرمائی [illegible] کے ہمراہ [illegible] کے [illegible] اور [illegible] دن [illegible] اور [illegible] پیادہ [illegible] پہنچے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر برکت نازل کرے۔ جب لوگوں نے آرام کر لیا تو میں [illegible] تک [illegible] کے [illegible] قیام [illegible] کیا [illegible] چار [illegible] چلیں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

صاحب الشامل بغداد میں آمد

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کر دیا۔ ان کے بیچ میں [illegible] سے [illegible] جو مکتفی نے مدینۃ السلام لوٹ کر آنے کے وقت اپنے لشکر کو محمد بن سلیمان کے ہمراہ رقہ میں چھوڑا۔ پھر محمد بن سلیمان نے القرمطی کے ان سرداروں، قاضیوں اور پٹے والوں کو جو اس کی فوج میں تھے جمع کر کے گرفتار کیا اور ان سب کو بیڑیاں پہنا دیں۔ محمد بن سلیمان ان کو لے کر فرات کے راستے سے مدینۃ السلام کی طرف روانہ ہوا۔ شب پنجشنبہ [illegible] ربیع الاول کو باب الانبار پہنچا۔ اس کے ساتھ سرداروں کی ایک جماعت تھی جن میں خاقان مفلحی اور محمد بن اسحاق بن کنداجیق بھی تھے۔

قرامطی سرداروں کی اسیری

ان سرداروں کو جو بغداد میں تھے محمد بن سلیمان نے استقبال اور اس کے ہمراہ آنے کا حکم دیا۔ یہ وہ بغداد میں اس طرح داخل ہوا کہ اس کے آگے آگے اونٹوں پر قیدی تھے۔ آخر [illegible] آیا تو اسے خلعت دی گئی اور سونے کا طوق پہنایا گیا۔ سونے کے دو کنگن پہنائے گئے۔ محمد بن سلیمان کے ساتھ تمام سرداروں کو بھی خلعت دے کر طوق اور کنگن پہنائے گئے۔ پھر وہ اپنے گھروں کو چلے گئے۔ قیدیوں کے لیے قید خانے کا حکم دیا۔

صاحب الشامہ سے مذکور ہے کہ جب وہ مکتفی کی قید میں تھا تو اس نے اس دسترخوان سے جو اس کے پاس داخل کیا جاتا تھا ایک پیالہ لے کر توڑ ڈالا اور اس کی ایک کرچ لے لی اور اس سے اپنے جسم کی کوئی رگ کاٹ ڈالی جس سے بہت سا خون نکالا۔ اپنے ہاتھ سے باندھ دیا۔ جب اس شخص نے جو اس کی خدمت کے لیے مقرر کیا گیا تھا اس سے دریافت کیا کہ تم نے کیوں کیا؟ اس نے کہا میرے خون میں جوش پیدا ہو گیا تھا تو میں نے اسے نکال دیا۔ پھر اسے چھوڑ دیا یہاں تک کہ درست ہو گیا اور اس کی قوت واپس آ گئی۔

قرامطیوں کی تذلیل

جب ۲۳ ربیع الاول دوشنبے کا دن ہوا تو مکتفی نے سرداروں اور فوجیوں کو اس چبوترے پر حاضر ہونے کا حکم دیا جس کے بنانے کا اس نے حکم دیا تھا۔ مخلوق کثیر حاضر ہونے کے لیے نکلی۔ محمد بن عمر الواثقی جو اس زمانے میں مدینۃ السلام میں [illegible] کا والی تھا اور محمد بن سلیمان کاتب لشکر چبوترے پر بیٹھ گئے۔ ان قیدیوں کو جنہیں مکتفی اپنے ہمراہ الرقہ سے لایا تھا اور جنہیں محمد بن سلیمان لایا تھا اور ان قرامطہ کو جو قید خانے میں تھے اور جو کوفے سے گرفتار کیے گئے تھے اہل بغداد کی ایک جماعت کو جو قرامطہ کی رائے پر تھی باقی شہروں کے بدمعاشوں کی ایک جماعت کو جو [illegible] تھے اور بہت تھوڑے سے تھے لا کر حاضر کیا گیا اور چبوترے پر [illegible] کیے گئے اپنے اونٹوں پر بٹھائے گئے۔ ان میں سے ہر شخص [illegible] کیا گیا [illegible] سے [illegible] تھا [illegible] سب [illegible] تھے۔

قرامطیوں پر عتاب

الحسین بن زکرویہ القرمطی عرف صاحب الشامہ کو جس کا نام [illegible] اس کے [illegible] اور اس کا چچازاد بھائی عرف المدثر بھی ایک [illegible] پر

انکی قطاروں میں گھس کر ان پر حملہ کر دیا گیا تھا۔ اس نے [illegible] ایک جماعت بھی تھی۔ ان دونوں کو نیزے سے چھید دیا گیا اور ان کو [illegible] کر دیا گیا۔ پھر قیدیوں میں سے [illegible] آدمیوں کو آگے لیا گیا۔ [illegible] اسی طرح ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے اور گردنیں ماری گئیں [illegible] ہوتا تھا۔ [illegible] دیا جاتا تھا اور اسے نیچے پھینک دیا جاتا تھا پھر اسے [illegible] کیا جاتا تھا۔ اس کی [illegible] باقی تھی۔ [illegible] اسے نیچے پھینک دیا جاتا تھا۔ ان قیدیوں میں سے کچھ ایسے بھی تھے جو چلا رہے تھے فریاد کر رہے تھے اور قسمیں کھا رہے تھے کہ وہ قرامطی نہیں ہیں۔ جب ان قیدیوں میں [illegible] آدمیوں کو قتل کر دیا گیا جن کا بیان کیا جاتا ہے۔ تو قرامطی کے معزز ساتھیوں اور ان کے بڑوں میں سے تھے المدثر کو آگے کیا گیا [illegible] ان کے دونوں ہاتھ پاؤں کاٹے گئے اور گردن ماری گئی

الحسین بن زکرویہ کا قتل

پھر القرمطی کو لایا گیا اسے دو سو تازیانے مارے گئے پھر اس کے دونوں ہاتھ اور پاؤں کاٹے گئے اور داغا گیا پھر اسے بے حس کر دیا گیا پھر ایک لکڑی لائی گئی اور اس میں آگ لگائی گئی اور اسے اس کے دونوں کولہوں اور پیٹ پر رکھا گیا وہ اپنی دونوں آنکھیں کھولنے لگا اور پھر بند کرنے لگا۔ جب انہیں یہ اندیشہ ہوا کہ مر جائے گا تو اس کی گردن ماری گئی اور اس کا سر ایک لکڑی پر بلند کیا گیا۔ جلو میں جو تھے انہوں نے بھی تکبیر کہی اور باقی لوگوں نے بھی تکبیر کہی۔

قرامطیوں کے سروں کی تشہیر

جب وہ قتل کر دیا گیا تو سردار اور وہ لوگ جو دیکھنے کے لیے آئے تھے القرمطی کے سر کو لیے ہوئے واپس ہو گئے اور الواثقی اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ساتھ اسی مقام پر عشاء کے آخری وقت تک ٹھہرا رہا یہاں تک کہ باقی قیدیوں کی گردنیں ماری گئیں جو جو اس کے روبرو حاضر کیے گئے تھے۔ پھر وہ واپس ہوا۔ جب دوسرا دن ہوا تو مقتولین کے سر مصلیٰ سے الجسر روانہ کیے گئے۔ القرمطی کا بدن بغداد کے الجسر الاعلیٰ کے ایک حصہ سے لٹکا دیا گیا۔ چہارشنبہ کو مقتولین کی لاشوں کے لیے دجلہ کے کنارے کنوئیں کھودے گئے۔ وہ ان میں ڈال دیئے گئے۔ کچھ دنوں کے بعد [illegible] کا حکم دیا گیا۔

قرمطی مبلغ ابواحمد کو امان:

۲۰ ربیع الآخر کو القاسم بن سیما اپنے طریق فرات کے عمل سے واپس ہوا۔ بغداد آیا۔ اس کے ہمراہ بنی العلیص کا ایک شخص تھا جو صاحب الشامہ القرمطی کے ساتھیوں میں سے تھا اور جس نے [illegible] امان مانگی [illegible] القرمطی کے جانشینوں میں سے تھا اس کی کنیت ابو محمد تھی۔ اس کے امان میں داخل ہونے کا سبب یہ ہوا کہ سلطنت نے اس کے پاس قاصد بھیجا اور اس سے امان کا وعدہ کیا بشرطیکہ وہ امان میں داخل ہو جائے۔ یہ اس لیے کہ الشامہ کے زمانے میں [illegible] سے اس کے [illegible] باقی نہیں رہا تھا اور وہ بنی العلیص کے موالی میں سے تھا۔ [illegible] نے اسے [illegible] طاقت پوشیدہ کر رکھا تھا۔ جس سے [illegible] اپنی [illegible] سے قوت سے [illegible] اور [illegible] میں شامل ہو گئی [illegible] کے ساتھ تھے مدینۃ السلام پہنچے [illegible] ہاتھ آئی تھی انہیں [illegible] کر دیا گیا اور وہ مال دیا گیا جو ان کے پاس [illegible] گیا تھا۔ اس کے ہمراہ [illegible] القاسم بن سیما کے

ہو اور ان کی تین طرف سے میدان کی طرف روانہ کر دیا جائے [illegible] جاری کی گئیں۔

قرامطی جماعت کی بدعہدی و قتل

بدر غلام ابن ہمام [illegible] بدعہدی کرنے پر اتفاق کر لیا اور ان کے متعلق [illegible] ایک جماعت کو گرفتار کر لیا [illegible] کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے گئے [illegible] باقی [illegible] ایک مدت تک [illegible] قید [illegible] کر دیے گئے [illegible] کے پاس [illegible] کے بعد [illegible]

[illegible] نے اپنے بیٹے [illegible] ایک [illegible] کیا۔

علاقہ جبل میں سیلاب:

اس سال [illegible] جمادی الاول میں [illegible] ایک [illegible] غرق ہو گیا [illegible] غرق ہو گئے [illegible] ان کے [illegible]

محمد بن سلیمان کی روانگی:

پھر جب [illegible] محمد بن سلیمان کو اور بڑے بڑے سرداروں کی ایک جماعت کو [illegible] محمد بن [illegible] ان کے [illegible] سرداروں [illegible] محمد بن سلیمان کی [illegible] محمد بن سلیمان خلعت [illegible] اپنے خیمے میں [illegible] سرداروں کی [illegible] مصر [illegible] کرنے کے لیے [illegible] محمد بن سلیمان [illegible] کا حکم دیا۔

ترکوں پر [illegible] حملہ:

[illegible] جانب سے [illegible] ان کے [illegible]

سات سو ترکی قبے تھے۔ ترکان کے سرداروں کے سوا کسی کے لیے خیمہ نہیں ہوتا۔ اس کے سرداروں میں سے ایک شخص کو لشکر کے ساتھ ان کی طرف روانہ کیا گیا۔ لوگوں میں کوچ کا اعلان کیا گیا تو رضاکاروں میں سے بہت سے لوگ نکلے۔ صاحبِ لشکر ان لوگوں کے جو ان کے ہمراہ تھے ترکوں کی جانب روانہ ہوا۔ مسلمان ان کے پاس اس حالت میں پہنچے کہ وہ لوگ غافل تھے۔ صبح ہوتے ہی ان پر حملہ کر دیا۔ بے شمار مخلوق کو قتل کر دیا اور باقی بھاگ گئے۔ ان کے لشکر کو لوٹ لیا گیا۔ مسلمان اپنے مقام پر صحیح و سالم اور مال غنیمت لے کر واپس ہوئے۔

اسی سال کے شعبان میں یہ خبر آئی کہ شاہ روم نے دس صلیبیں جن کے ساتھ ایک لاکھ آدمی تھے سرحدوں کی جانب روانہ کیں۔ ان کی ایک جماعت نے الحدث کی جانب قصد کیا، لوٹ مار کی اور جن مسلمانوں کو پایا انہیں قید کیا اور آگ لگا دی۔

قرمطیوں کے متعلق ابن سیما کا خط

اسی سال کے رمضان میں قاسم بن سیما کا الرحبہ سے خط آیا جس میں یہ ذکر تھا کہ "ان اعراب بنی العلیص اور ان کے موالی نے جو القرمطی کے ساتھ تھے ارباب خلافت سے امان لے لیا تھا انہوں نے عہد توڑ دیا اور بے وفائی کی۔ ان کا ارادہ تھا کہ عید الفطر کے دن جب لوگ نماز عید میں مشغول ہونے کے وقت الرحبہ پر حملہ کریں گے اور جس کو پائیں گے اسے قتل کریں گے آگ لگا دیں گے۔ میں ان کے ارادے سمجھ گیا، میں نے پہلے سے ان پر حملہ کر دیا کہ بہتوں کو قتل کر ڈالا اور بچے ہوؤں کو گرفتار کر لیا جو ان کے علاوہ تھے وہ دریائے فرات میں غرق ہو گئے۔ میں قیدیوں کو لا رہا ہوں ان میں ایک جماعت رؤسا کی بھی ہے اور جو قتل ہوئے ان کے سر بھی۔

غلام زرافہ کی کارگزاری:

اسی سال آخر رمضان میں جیسا کہ کہا گیا الرقہ سے ابو معدان کی جانب سے طرسوس سے خبر رسانی کی ڈاک میں ایک مراسلہ آیا کہ میرے پاس ایک شخص غلام زرافہ کی جنگ میں حاضر تھا جس وقت رومیوں کا شہر انطالیہ فتح کیا گیا۔ لوگوں کا یہ گمان تھا کہ دریا کے ساحل پر قسطنطنیہ اور یہ شہر برابر ہو گیا۔ غلام زرافہ نے اسے زبردست تلوار کے زور سے فتح کر لیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس نے پانچ ہزار رومیوں کو قتل کر دیا اور قریب قریب اتنے ہی قید کیے۔ مسلمان قیدیوں میں سے چار ہزار آدمیوں کو چھڑا لیا۔ رومیوں کی ساٹھ کشتیاں لے لیں جن میں غلام اور سونا چاندی اور سامان وغیرہ بھر کر لایا۔ ہر شخص کے حصے کا جو اس جنگ میں حاضر تھا اندازہ کیا تو وہ ایک ہزار دینار ہوا۔ مسلمان اس سے خوش ہوئے اور میں نے اس لیے جلدی کی تاکہ اس کی فتح کی کیفیت کی اطلاع ہو جائے۔ یہ خط [illegible] بروز پنجشنبہ لکھا گیا۔

امیر حج فضل بن عبد الملک

اسی سال الفضل بن عبد الملک بن عبد اللہ بن العباس بن محمد نے لوگوں کے لیے حج کا انتظام کیا۔

۲۹۲ھ کے واقعات

باغیوں کی گرفتاری

بصرہ سے بغداد میں نزار بن محمد نے حکومت کے حضور میں ایک شخص کو روانہ کیا۔ جس کے متعلق یہ بیان کیا گیا کہ اس نے بغاوت کرنے کا ارادہ کیا اور ادعا کیا تھا۔ نزار نے اس کی جستجو میں کئی کو روانہ کیا۔ جس نے اسے واسط میں گرفتار کر کے بصرہ روانہ کر دیا۔ بصرہ میں ایک جماعت کو گرفتار کیا جس کے متعلق بیان کیا گیا کہ انھوں نے اس سے بیعت کی ہے۔ نزار نے ان سب کو ایک کشتی میں بغداد روانہ کر دیا۔ وہ لوگ فرضۃ البصرہ (بصریوں کے گھاٹ) پہنچائے گئے۔ سواروں کی ایک جماعت کو فرضۃ البصرہ میں بٹھا دیا گیا۔ اس شخص کو دو کوہان کے اونٹ پر سوار کیا گیا۔ اس کے آگے آگے اس کا بیٹا تھا جو بچہ تھا ایک اونٹ پر تھا۔ ہمراہ انتالیس آدمی بھی اونٹوں پر تھے۔ ان کی ایک جماعت جو ریشم کی ٹوپیاں اور حریر کے جبے پہنے تھی۔ ان میں سے اکثر لوگ رو رہے تھے اور گریہ کر رہے تھے کہ وہ بے گناہ ہیں وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ اس نے کس امر کا ارادہ کیا ہے۔ ان سب کو مجبور اونٹوں پر باب الشماسیہ اور الخلد سے لے چلے یہاں تک کہ المکتفی کے محل تک پہنچایا۔ اس نے ان کے واپس کرنے اور سب کے قید خانہ میں قید کرنے کا حکم دیا۔

اسی سال محرم میں اندرونقس الرومی نے مرعش اور اس کے نواح کو لوٹا۔ اہل مصیصہ اور اہل طرسوس بھاگے۔ ابو الرجال بن ابی بکار پر مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ مصیبت آگئی۔

محمد بن سلیمان کی مصر پر فوج کشی

اسی سال محرم میں محمد بن سلیمان ہارون بن خمارویہ کی جنگ کے لیے حدود مصر کی جانب روانہ ہوا۔ مکتفی نے یازمان کے غلام دمیانہ کو بغداد سے روانہ کیا اور اسے دریا کے راستہ مصر جانے اور نیل میں داخل ہونے اور مصر کے لشکر کی رسد بند کرنے کا حکم دیا۔ وہ گیا اور نیل میں داخل ہو کے الجسر تک پہنچ گیا اور وہاں مقیم ہو گیا۔ اس نے ان پر تنگی کی۔ محمد بن سلیمان لشکروں کے ہمراہ ان لوگوں کی طرف خشکی کے راستے سے روانہ ہوا۔ جب الفسطاط کے قریب پہنچا تو سرداران مصر نے اس سے خط و کتابت کی۔ سب سے پہلے جو شخص نکلا وہ بدر الحمامی تھا۔ وہ قوم کا رئیس تھا۔ اس کے اس فعل نے ان لوگوں کو توڑ دیا۔ پھر تو ان مصری سرداروں کا سلسلہ بندھ گیا جو اس سے امان لے رہے تھے۔

آل طولون کی گرفتاری

جب ہارون نے اور اس کے ساتھ کے جو لوگوں نے یہ دیکھا تو وہ محمد بن سلیمان کی طرف بڑھے۔ ان کے درمیان عصبیت کا جوش آیا کئی لڑائیاں ہوئیں۔ بعض راتوں میں ہارون کے ساتھیوں میں جھگڑا ہو گیا۔ انھوں نے آپس میں جنگ کی تو ہارون نکلا کہ ان کو علیحدہ کرے۔ اسے کسی مغربی نے ایک تیر مارا اور قتل کر دیا۔ محمد بن سلیمان کو یہ خبر پہنچی تو وہ اور اس کے ساتھی الفسطاط میں داخل

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

امیر حج الفضل بن عبدالملک:

اس سال میں الفضل بن عبدالملک ابن عبداللہ بن العباس بن محمد نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۹۳ھ کے واقعات

ماہ صفر کو خبر آئی کہ الخلنجی نے کہ جو دن مصر پر غلبہ کر لیا تھا۔ احمد بن کیغلغ اور سرداروں کی ایک جماعت سے العریش کے قریب جنگ کی۔ اس نے انہیں بہت ہی بری شکست دی۔ اس کی جانب روانگی کے لیے ان سرداروں کی ایک جماعت نامزد کی گئی جو مدینۃ السلام میں مقیم تھے جن میں ابراہیم بن کیغلغ بھی تھا۔ وہ لوگ روانہ ہو گئے۔

ابو قابوس کی امان طلبی۔

اسی سال کے ماہ ربیع الاول کو طاہر بن محمد بن عمرو بن اللیث الصفار کا ایک سردار جس کا عرف ابو قابوس تھا۔ سیستانی لشکر کو چھوڑ کر طالب امان ہو کر مدینۃ السلام آیا۔ یہ اس لیے ہوا کہ طاہر بن محمد سیر و شکار میں مشغول ہو گیا اور شکار و تفریح کے لیے سجستان کی طرف چلا گیا۔ فارس کی حکومت پر اللیث بن علی بن اللیث اور عمرو بن اللیث کے مولیٰ سبکری نے غلبہ کر لیا۔ اس نے طاہر کے کل امور میں اپنے لیے تدبیر کی تو ان میں اور ابو قابوس میں اختلاف ہو گیا۔ اس نے انہیں چھوڑ دیا اور حکومت کے دروازے پر چلا گیا۔ حکومت نے اسے قبول کر لیا۔ اسے اور اس کی ہمراہی جماعت کو خلعت دیا، خوش آمدید کہا اور اس کا اکرام کیا۔ طاہر بن محمد بن عمرو بن اللیث نے ابو قابوس کو اپنے پاس واپس کرنے کی درخواست کی کہ اس نے بعض اعمال فارس میں کوئی [illegible] تھا اس نے مال وصول کیا اور اپنے ہمراہ لے گیا اگر اسے واپس نہ کیا جائے تو یہ درخواست ہے کہ وہ مال فارس جس کا اس سے مطالبہ کیا گیا ہے اور جسے وہ اپنے ہمراہ لے گیا ہے اس کے لیے محسوب کر لیا جائے۔ مگر حکومت نے ان میں سے کسی بات کو قبول نہ کیا۔

برادر ابن زکرویہ کا خروج:

اسی سال کے اسی مہینے میں یہ خبر آئی کہ الحسین بن زکرویہ معروف صاحب الشامہ کا ایک بھائی ایک جماعت کے ہمراہ فرات کے راستے سے الدالیہ میں ظاہر ہوا ہے۔ ان کے پاس اعراب کی اور چوروں کی ایک جماعت جمع ہو گئی ہے۔ وہ انہیں خشکی کے راستے سے دمشق کی طرف لے گیا۔ اس علاقے میں فساد برپا کیا اور وہاں کے باشندوں سے جنگ کی۔ اس کے مقابلے کے لیے الحسین بن حمدان بن حمدون نامزد کیا گیا جو لشکر کی جماعت کثیر کے ہمراہ نکلا۔ القرمطی کی دمشق کی جانب روانگی اسی سال کے جمادی الاولیٰ میں ہوئی تھی۔

بلاد یمن کی تاراجی۔

پھر یہ خبر آئی کہ یہ قرمطی طبریہ گیا تو لوگ اس کے داخل کرنے سے رکے۔ اس نے جنگ کی اور داخل ہو گیا۔ وہاں جو عورتیں اور مرد تھے ان میں سے اکثر کو قتل کر دیا۔ شہر کو لوٹ لیا اور بادیہ کے راستے میں لوٹ گیا۔ ماہ ربیع الاول میں یہ خبر آئی کہ وہ داعی جو یمن

نے شام میں تھا وہ شہر حمص میں بٹھایا گیا۔ اس سے وہاں کے باشندوں نے جنگ کی آخر میں وہ ان پر فتحیاب ہوا۔ باشندوں کو قتل کر دیا۔ ان میں سوائے چند کے کوئی نہ بچا اور وہ ان کے تمام شہروں پر زبردستی غالب آ گئے۔

ابو غانم عبداللہ بن سعید:

محمد بن داؤد بن جراح سے مذکور ہے کہ ان سے کہا گیا کہ زکرویہ بن مہرویہ نے اپنے بیٹے صاحب الشامہ کے قتل کے بعد ایک شخص کو جو بچوں کو پڑھاتا تھا [illegible] کی طرف روانہ کیا جو [illegible] کے علاقے میں تھا۔ اس شخص کا نام عبداللہ بن سعید اور کنیت ابو غانم تھی مگر اس نے اپنا نام نصر رکھ لیا۔ [illegible] قبائل کلب پر گھوم کر انھیں اپنی رائے کی دعوت دینے لگا مگر کسی نے قبول نہ کیا۔ سوائے ایک شخص کے جو بنی زیاد میں سے تھا اور جس کا نام مقدام بن الکیال تھا۔ اس نے اس کے لیے اپنی چند [illegible] لوگوں کو جو اصبغ کی طرف منسوب تھے اور علیص کے [illegible] اور قبائل کلب کی تمام شاخوں کے بد معاشوں کو اکٹھا کیا اور علاقہ شام کا قصد کیا۔ دمشق اور اردن پر احمد بن کیغلغ حاکم تھا جو مصر میں ابن خلیج کی جنگ کے لیے مقیم تھا۔ [illegible] کی اور بصریٰ [illegible] اور اس پر غالب آ گیا

عبداللہ بن سعید کی غارت گری:

عبداللہ بن سعید نے اس موقع کو غنیمت جانا اور بصریٰ اور اذرعات کی طرف چلا گیا جو [illegible] کے علاقے میں سے تھے۔ ان کے باشندوں سے اس نے جنگ کی پھر انھیں امان دی۔ جب وہ مطیع ہو گئے تو جوانوں کو قتل کر دیا۔ بچوں کو قید کر لیا اور مال و اسباب لوٹ لیا۔ دمشق کے قصد سے روانہ ہوا۔ [illegible] جماعت نکل کر دمشق کی حفاظت [illegible] تھی۔ احمد بن کیغلغ نے صالح بن فضل کے ساتھ چھوڑا تھا وہ ان پر غالب آ گئے ان کی خونریزی کی۔ امان کا دھوکہ دے کر انھیں جمع کر دیا سب کو قتل کر دیا اس کے بعد شہر دمشق کا [illegible] کی طرف گئے تھے۔

اردن کی تباہی:

انھوں نے طبریہ کی طرف [illegible] اردن کا قصد کیا۔ دمشق کے لشکر کی ایک جماعت بھی جو [illegible] سے مل گئی تھی۔ یوسف بن ابراہیم بن بغامردی نے جنگ کی یہ اردن پر احمد بن کیغلغ کا عامل تھا۔ ان لوگوں نے شکست دی اور اسے امان دے کر بد عہدی کی اور اسے قتل کر دیا۔ شہر اردن کو لوٹ لیا عورتوں کو قید کر لیا اور [illegible] جماعت کو قتل کر دیا۔ حکومت نے حسین بن حمدان کو [illegible] سرداروں کو ان کی تلاش میں روانہ کیا۔ دمشق میں ابن حمدان ایسے وقت آیا کہ دشمن طبریہ میں داخل ہو چکے تھے۔ جب اس کی خبر انھیں پہنچی تو السماوہ کا رخ کیا۔ حسین بیابان [illegible] ان کی تلاش کرتا ہوا ان کے پیچھے پیچھے گیا حالانکہ وہ لوگ ایک [illegible] کی طرف منتقل ہو رہے تھے [illegible] تھے۔ یہاں تک کہ انھوں نے ان دو [illegible] کی [illegible] جو [illegible] کے نام سے مشہور تھیں [illegible] حسین پانی نہ ملنے کے باعث ان کے تعاقب سے رک گیا اور [illegible] لوٹ آیا۔

قریہ ہیت کی تاراجی:

قرامطہ اپنے گروہ کے ہمراہ [illegible] ہیت کی طرف [illegible] کے وقت [illegible] شعبان [illegible]

طلوع آفتاب کے ساتھ ہی اس حالت میں وہاں پہنچ گئے کہ باشندے غافل تھے۔ نصر نے قریہ ہیت کو لوٹ لیا اور باشندوں میں سے جس پر قابو پایا قتل کر دیا مکانوں کو جلا دیا اور ان کشتیوں کو لوٹ لیا جو دریائے فرات میں سفر کے لیے تیار تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ شہر کے باشندوں سے تقریباً دو سو آدمیوں کو قتل کیا جن میں مرد و عورت اور بچے تھے۔ جس مال و اسباب پر قابو پایا سب لے لیا۔ کہا جاتا ہے کہ تین ہزار اونٹوں میں جو اس کے ہمراہ تھے قریب دو سو گٹھے گیہوں کے دونوں طرف برابر کر کے بھر لیے اور گیہوں اور عطر اور روئی سامان میں سے وہ تمام چیزیں جن کی اسے حاجت تھی وہاں جس دن داخل ہوا تھا اس کے تیسرے دن اور اس کے جمعہ کے دن بھی مقیم رہا۔ وہاں سے بعد مغرب البریہ کی طرف کوچ کیا۔ یہ مصیبت جو اس نے پہنچائی صرف اس شہر (ہیت) کے اطراف کے مکانات کو پہنچائی۔ باشندے شہر پناہ کی وجہ سے محفوظ رہے۔

محمد بن اسحاق بن کنداجیق اس قرمطی کے سبب سے سرداروں کی ایک جماعت کے ہمراہ بہت بڑے لشکر کے ساتھ ہیت کی جانب روانہ ہوا۔ چند روز کے بعد مونس خازن نے اس کا تعاقب کیا۔

محمد بن داؤد کا بیان

محمد بن داؤد سے مذکور ہے کہ قرامطہ کے وقت ہیت اس حالت میں پہنچے کہ وہاں کے باشندے غافل تھے مگر اللہ نے اس کی دیوار شہر پناہ کے ذریعے سے ان کی اس سے حفاظت کی۔ حکومت نے عجلت کے ساتھ محمد بن اسحاق بن کنداجیق کو ان کی جانب روانہ کیا مگر وہ لوگ اس میں تین دن کے سوا نہیں ٹھہرے یہاں تک کہ محمد بن اسحاق ان سے قریب ہو گیا تو وہ ان سے البادیہ کی طرف بھاگ گئے۔ محمد ان کی طرف روانہ ہوا۔ اس نے انھیں اس حالت میں پایا کہ ان لوگوں نے اس کے اور اپنے درمیان کے پانی تباہ کر دیے تھے۔ دربار سے اس کے پاس روپیہ اور بہت سا پانی اور کھانا روانہ کیا گیا۔ حسین بن حمدان کو رحبہ کی جانب سے ان کی طرف روانہ ہونے کو لکھا گیا کہ وہ اور محمد بن اسحاق ان دونوں پر حملہ کرنے میں متفق ہو جائیں۔

عبداللہ بن سعید کا قتل

جب کلبیوں کو معلوم ہوا کہ لشکر آ رہا ہے تو انھوں نے اللہ کے دشمن کے متعلق جس نے اپنا نام المہدی رکھا تھا مشورہ کیا۔ انھوں نے اس پر حملہ کیا اور اسے پکڑ کر قتل کر دیا اور اس کا قاتل ان میں سے تنہا ایک ہی شخص تھا جس کا نام الذئب بن القائم تھا۔ جو کچھ اس سے ہوا اس کے ذریعے تقرب حاصل کرنے اور بقیہ لوگوں کے لیے امن طلب کرنے کے لیے یہ باب حکومت روانہ ہوا اسے بہت انعام دیا گیا۔ تعریف کی گئی اور اس کی قوم کے تعاقب کو روک دیا گیا۔ وہ چند روز ٹھہر کے بھاگ گیا۔ محمد بن اسحاق کے قرمطی کے سر پر کامیاب ہو گئے اسے کاٹ لیا اور مدینۃ السلام میں بھیج دیا۔ اس کے بعد قرامطہ نے آپس میں ایک خون ریزی کی کہ خون کے دریا بہ گئے۔ مقدام بن الکیال وہ تمام مال بچا کر جو اس کے پاس جمع کیا گیا تھا علاقہ طے کی طرف چلا گیا۔ انھیں کا ایک گروہ کہ ان عمرو کا پیرو کرتا تھا بنی اسد میں چلا گیا جو عین التمر کے نواح میں مقیم تھے وہاں وہ ان کے پڑوسی بن گئے۔ انھوں نے حکومت میں ایک وفد روانہ کیا جو کچھ گزرا ہوا اس کی معذرت اور بنی اسد کے پڑوس میں رہنے کی درخواست کی۔ یہ درخواست قبول کر لی گئی۔ جیسا کہ بتایا گیا قرامطہ میں بصیرت رکھنے والے تھے وہ الشام میں پائے گئے۔ حکومت نے حسین بن حمدان کو ان کی بیخ کنی کے لیے لکھا۔

ذکرویہ کی ہدایات:

ذکرویہ نے اپنے ایک شیخ کو ان کے پاس روانہ کیا جو سواد کے کسان سمجھا جاتا تھا، جس کا نام محمد بن احمد بن قلی [illegible] معروف بہ ابو محمد تھا۔ اس نے بتایا کہ ذکرویہ امام کے قتل سے اسے جو رنج ہوا ہے اس پر حسرت کرتا ہے۔ وہ لوگ دین سے پھر گئے ہیں اور ان کے ظہور کا اب وقت آگیا ہے۔ تم نے جس [illegible] ہزار آدمیوں نے اس سے بیعت کی ہے اور وہ ہدایات کی پابندی کر رہے ہیں۔ جنہوں نے ان کے وعدے کا دن ہے جس کا اللہ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے: علاوہ ازیں اپنے دشمن فرعون کی شان میں ذکر کیا ہے۔ کیونکہ وہ فرماتا ہے کہ "تمہارے وعدے کا دن یوم الزینۃ (میلے کا دن) ہے اور یہ وہ دن ہے جس دن لوگ دن چڑھے اکٹھے جمع کیے جائیں گے"۔ ذکرویہ انہیں یہ حکم دیتا ہے کہ چاہئے وہ اپنی تمام کی جانب ظاہر کریں اور جائیں۔ اپنے کوفے کی طرف یہاں تک کہ یوم النحر کو جو ۱۰ ذی الحجہ یوم پنجشنبہ ۲۹۳ھ ہوگا۔ صبح کے وقت وہاں پہنچیں تو روکے نہ جائیں گے وہاں سے یہ وہ وعدہ ظاہر ہوگا جس کا اس کے رسول ان سے وعدہ کرتے رہے اور قاسم بن احمد کو اپنے ہمراہ لے جائیں۔

قرامطیوں کا کوفہ پر حملہ:

وہ لوگ اس کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے کوفے کے دروازے پر اس وقت پہنچے کہ اہل شہر اپنے عامل اسحاق بن عمران کے ہمراہ عید گاہ سے واپس ہو چکے تھے جو اس روز کوفے کے دروازے پر پہنچے تو سوار تھے یا اس کے قریب قریب جن کا سردار اللہ [illegible] تھا جو اہل الصوار [illegible] تھے۔ وہ لوگ [illegible] اور [illegible] آ رہے تھے ہمراہ ایک جماعت [illegible] پیدل تھی جو [illegible] تھے۔ عوام میں سے جو ملا انہوں نے [illegible] تقریباً بیس آدمیوں کو قتل کر دیا۔ لوگ کوفے کی طرف دوڑے اور داخل ہو گئے۔ وہاں انہیں ہتھیار [illegible] کی تعداد [illegible] تھی۔

قرامطہ کی مراجعت قادسیہ:

اسحاق بن عمران اپنے ساتھیوں کے ہمراہ روانہ ہوا۔ قرامطہ میں سے تقریباً ایک ہزار سوار باب کندہ سے شہر میں داخل ہو گئے۔ عوام [illegible] کی ایک جماعت جمع ہو گئی انہوں نے ان کو [illegible] اور ان پر [illegible] مٹی ڈالی جس سے ان کے تقریباً بیس آدمی مقتول ہوئے۔ انہیں شہر سے نکال دیا۔ اسحاق بن عمران اور [illegible] کے ساتھ مقیم رکھا۔ قرامطہ مقابلے میں جنگ کے لیے صف بستہ ہو گئے۔ اسحاق بن عمران نے اہل کوفہ کو [illegible] کا حکم دیا [illegible] میں [illegible] سے شہر میں داخل ہو جائیں۔ یوم النحر کو عصر کے وقت تک ان کی جنگ ہوتی رہی۔ قرامطہ القادسیہ کی طرف چلے گئے۔ اہل کوفہ نے شہر پناہ اور خندق کو درست کیا۔ رات دن سپاہ کے ہمراہ گشت لگاتے ہوئے اپنے شہر کی حفاظت کرتے رہے۔

اسحاق بن عمران کی امداد طلبی:

اسحاق بن عمران نے حکومت وقت سے امداد طلب کی۔ حکومت نے سرداروں کی ایک جماعت بھیجی جن میں طاہر بن علی بن وزیر اور وصیف بن صوارتکین ترکی اور الفضل بن موسیٰ بن بغا اور بشر خادم الافشینی اور جنی الصفوانی اور رائق الخزری تھے۔ ان کے غلاموں کی ایک جماعت کو ان کے ساتھ کیا۔ ان کا سب سے پہلا دستہ نصف ذی الحجہ یوم سہ شنبہ کو روانہ ہوا۔ ان کا کوئی رئیس نہ تھا جو ایک اپنے ساتھیوں پر [illegible] قاسم بن سیما وغیرہ [illegible] کے اطراف [illegible] طریق

[illegible]

زکرویہ کا قتل

[illegible]

قرامطہ کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

قرامطہ کی [illegible] حجر اسود کی واپسی

[illegible]

یا ثارات الحسین' جس سے ان کی مراد الحسین بن زکرویہ تھی جو مدینۃ السلام کے باب الجسر پر مصلوب تھا۔ ان کا شعار 'یا احمد یا محمد' تھا اس سے ان کی مراد زکرویہ کے وہ دونوں بیٹے تھے جو قتل کر دیے گئے تھے اور انھوں نے سفید جھنڈے ظاہر کیے اور ان کا ارادہ یہ تھا کہ وہ کوفیوں کے چند آدمیوں کو اس سے گمراہ کر دیں گے۔ اسحاق بن عمران اور اس کے ساتھیوں نے سختی کی اور انھیں دفع کر دیا ان میں سے جو جماعت قدم بڑھاتی اسے قتل کر ڈالا۔ ایک جماعت آل ابی طالب کی بھی آ گئی۔ انھوں نے اسحاق بن عمران کی ہمراہی میں جنگ کی۔ عوام کی بھی ایک جماعت آ گئی انھوں نے بھی جنگ کی قرامطہ روانہ ہو گئے اور ایک گاؤں میں چلے گئے جو العشیرہ کہلاتا تھا کہ طسوج السالحین و نہر یوسف کے اس آخری علاقے میں تھا جو [illegible] کے متصل ہے۔

زکرویہ ابن مہرویہ:

بعد کو زکرویہ بن مہرویہ نے ایک ایسے شخص کو روانہ کیا جو قریۃ الصوار میں زمین کے اس گڑھے سے اسے نکال لائے جس میں وہ برسوں پوشیدہ رہا تھا۔ قریۃ الصوار والے اسے ہاتھوں ہاتھ لیتے تھے اسے ولی اللہ کہتے تھے۔ جب اسے دیکھا تو سجدہ کیا۔ اس کے ہمراہ مبلغین اور مخصوصین کی ایک جماعت بھی حاضر ہوئی۔ اس نے انھیں یہ بتایا کہ القاسم بن احمد کا ان پر سب سے زیادہ احسان ہے۔ اسی نے انھیں دین سے نکل جانے کے بعد اس کی طرف لوٹایا ہے۔ وہ لوگ جب اس کا حکم مانیں گے تو انھیں اپنی امید کا یقین کر لینا چاہیے۔ وہ انھیں ان کی مرادوں تک پہنچا دے گا۔ پھر خاص رموز مقرر کیں جن میں آیات قرآن ذکر کیں اور یہ کہا یہ بھی یاد رہے کہ یہ نازل ہوئی تھیں اس نے بدل کر بیان کر دیا۔

متبعین زکرویہ کا عہد:

زکرویہ کے لیے ان تمام اعرابی اور موالی اور نبطی اشخاص نے جن کے دلوں میں کفر کی محبت جم گئی تھی اس امر کا اقرار کر لیا کہ وہ ان کا بھی مقدم اور پیشوا ہے۔ اسے مدد ملنے اور کامیاب ہونے کا یقین کر لیا۔ وہ انھیں اس طرح سے چھپا کر زمین سے پوشیدہ تھا۔ وہ سب اس کو 'سید' پکارتے تھے اور اپنے لشکروں کے سامنے اسے ظاہر نہ کرتے تھے۔ اس کے بعد القاسم تمام امور کا والی تھا۔ وہ انھیں فرماتا کہ زبانی والے جھنڈے کے آنے تک جو کوفے کے معاملے میں تھا اپنی بات سے چاہا رہا۔ انھیں یہ بتایا کہ اطراف کوفہ کے کل باشندے اس کے پاس آنے والے ہیں۔ وہاں وہ تین روز سے زائد نہیں رہے۔ قاصدوں کو باشندگان اطراف کوفہ کے پاس بھیجا جنھیں وہ اپنی طرف منسوب کر چکا تھا بھیجے۔ مگر باشندگان عراق میں سے سوائے ان لوگوں کے کہ جن کی یہی حالت تھی اور کوئی اس سے نہ ملا اور وہ بھی عورتوں اور بچوں کے ساتھ تقریباً پانچ سو آدمی تھے۔

بغداد سے فوجی دستوں کی روانگی:

حکومت نے یکے بعد دیگرے لشکر ان کی جانب روانہ کیے۔ جو لوگ الانبار اور ہیت گئے تھے انھیں ان کے انتظار کے لیے اس خوف سے لکھا گیا کہ جو امن میں مقیم تھے وہ لوٹ نہ جائیں اور وہ ان پر حملہ نہ کر دیں۔ سرداروں کی ایک جماعت قلعت کے ساتھ روانہ ہوئی جن میں بشر الافشینی اور جنی الصفوانی اور نحریر العمری اور امیر المومنین کا غلام رائق اور وہ چھوٹے غلام تھے جو الحجریہ کے نام سے مشہور تھے۔ ان لوگوں نے قریۃ الصوار کے قریب اللہ کے دشمنوں پر حملہ کیا۔ ان کے پیادوں اور سواروں کی ایک جماعت کو قتل کر دیا۔ ان لوگوں نے اپنے مکانات ان لوگوں کے ہاتھ میں چھوڑ دیے تو بیابان میں داخل ہو گئے۔ اور اسی میں مشغول ہو

گئے۔ قرامطہ پھر پلٹ پڑے۔ انھوں نے ان کو بھگا دیا۔

ذکرویہ کی پوشیدگی:

ایک شخص نے ذکر کیا ہے کہ وہ اس وقت محمد بن داؤد بن الجراح کی مجلس میں موجود تھا جب کہ اس کے پاس قرامطہ کی ایک جماعت داخل کی گئی جن میں ذکرویہ کا ہم زلف بھی تھا۔ جو کچھ اس نے اس سے بیان کیا اس میں یہ بھی تھا کہ ذکرویہ میرے مقام پر میرے مکان کے تہ خانے میں پوشیدہ رہتا تھا جس کا دروازہ لوہے کا تھا۔ ہمارا ایک تنور تھا جسے ہم منتقل کیا کرتے تھے۔ جب ہمارے پاس طلب آئی تو ہم نے تنور کو تہ خانے کے دروازے پر رکھ دیا اور ایک عورت کھڑی کر کے اسے گرم کرتی رہی۔ وہ اسی طرح چار سال رہا۔ یہ المعتضد کے زمانے کا واقعہ ہے۔ وہ کہا کرتا تھا کہ میں اس حالت میں نہ نکلوں گا کہ المعتضد زندہ ہے۔ پھر وہ میرے ہاں سے ایک ایسے مکان میں منتقل ہو گیا جس میں مکان کے دروازے کے پیچھے ایک کوٹھری اس طرح بنائی گئی تھی کہ جب گھر کا دروازہ کھولا جاتا تھا تو وہ کوٹھری کے دروازے پر جھک جاتا تھا۔ اندر آنے والا اندر آتا تھا مگر وہ اس کوٹھری کے دروازے کو نہیں دیکھتا تھا۔ جس میں وہ تھا یہی حال رہا یہاں تک کہ المعتضد مر گیا۔ اس وقت اس نے مبلغوں کو روانہ کیا اور نکلنے کی تیاری کی۔ جب اس جنگ کی خبر حکومت کو پہنچی جو الصوار میں قرامطہ اور خلافت کے سپاہیوں کے درمیان ہوئی لوگوں نے اسے بہت بڑا جانا اور سرداروں کی ایک جماعت کوفے کی روانگی کے لیے نامزد کی گئی جن کا میں نے ذکر کیا۔ ہر لشکری محمد بن کنداج [illegible] کے اطراف میں سے تقریباً بارہ ہزار آدمی ان کے ساتھ بھیجے گئے اور انھیں تنخواہیں دی گئیں۔ ۱۸؍ جمادی الاولیٰ کو مکے سے وہاں کی ایک جماعت آئی۔ وہ دارالخلافت کے دروازے پر پہنچے اور اپنے شہر کی طرف لشکر بھیجنے کی درخواست کی اس لیے کہ انھیں اطلاع ملی تھی کہ یمن میں جس شخص نے خروج کیا تھا اس سے یہ خوف تھا کہ وہ ان کے شہر کو جلا ڈالے گا۔ کیونکہ ان کے خیال میں وہ اس کے قریب آ گیا تھا۔

بغداد میں قرامطہ کی شکست کا اعلان:

۱۴؍ رجب یوم جمعہ کو بغداد کے منبر پر وہ خط پڑھ کر سنایا گیا جو حکومت کے پاس آیا تھا کہ صنعاء اور یمن کے شہروں کے باشندے اس خارجی کے مقابلے پر جمع ہوئے جو زبردستی ان شہروں پر غالب آ گیا تھا۔ انھوں نے اس سے جنگ کی اور اسے شکست دی۔ اس کے گروہ کو بھگا دیا۔ وہ نواحِ یمن کے کسی موضع میں پہنچ گیا۔ ۲؍ اتوار کو حکومت نے مظفر بن حاج کو خلعت دے کر اسے یمن کا عہدہ دار بنایا۔ ۵؍ ذی القعدہ کو ابن حاج نکلا اور پہلے یمن کی طرف روانہ ہوا۔ اپنی موت تک وہیں مقیم رہا۔

اسی سال ۲۳؍ رجب کو المکتفی باللہ کا خیمہ نکالا گیا اور اس کا ڈیرا بغداد سے باہر باب الشماسیہ میں نصب کیا گیا کہ وہ ابن الخلیج کے سبب سے شام کی طرف روانہ ہوگا۔

فاتک اور ابن الخلیجی کی جنگ:

اسی ماہ کی ۲۳ تاریخ کو مصر سے فاتک کا ایک خط آیا۔ جس میں بیان کیا تھا کہ وہ اور بدر الحمامی الخلیجی کی طرف بڑھے۔ ان کے درمیان بہت سی لڑائیاں ہوئیں۔ آخری جنگ میں ان کے اکثر ساتھی قتل کر دیے گئے۔ بقیہ لوگ بھاگے تو وہ ان پر حملہ آور ہو گئے۔ ان کی چھاؤنی کو گھیر لیا۔ الخلیجی بھاگ کے فسطاط میں داخل ہو گیا۔ کسی کے پاس جا کر چھپ گیا۔ وفادارانِ خلافت الفسطاط میں داخل ہوئے۔ جب گھیر لیے گئے تو الخلیجی اور اس شخص کو بتا دیا گیا جس کے ساتھ وہ پوشیدہ تھا اور جو اس کے مددگاروں میں سے تھا اس نے

گئے۔ قرامطہ پھر پلٹ پڑے۔ انھوں نے ان کو بھگا دیا۔

ذکرویہ کی پوشیدگی:

ایک شخص سے مذکور ہے کہ اس وقت کہ [illegible] ابن ابی [illegible] بنی علیص میں موجود تھا جب کہ اس کے پاس قرامطہ کی ایک جماعت دمشق کی آئی جس میں ذکرویہ کا [illegible] تھا۔ ذکرویہ نے اس سے بیان کیا کہ میں [illegible] پڑے رہے۔ مکان کے تہ خانے میں پوشیدہ تھا جس کا دروازہ لوہے کا تھا۔ ہمارا ایک تنور تھا جس پر ہم [illegible] کیا کرتے تھے۔ جب ہمارے پاس طلب آتی تو ہم نے تنور کو تہ خانے کے دروازے پر رکھ دیا اور ایک عورت کھڑی کر دی [illegible] یہ المعتضد کے زمانے کا واقعہ ہے۔ [illegible] اس حالت میں [illegible] المعتضد [illegible] پھر وہ [illegible] سے ایک دوسرے مکان میں منتقل ہو گیا جس میں مکان کے دروازے کے پیچھے ایک کوٹھری اس طرح بنائی گئی تھی کہ جب گھر کا دروازہ کھولا جاتا تھا تو وہ کوٹھری کے دروازے پر ڈھک جاتا تھا۔ [illegible] کوٹھری کے دروازے [illegible] جس میں وہ تھا یہی حال رہا یہاں تک کہ المعتضد مر گیا۔ اس وقت اس نے [illegible] کو روانہ کیا اور نکلنے کی تیاری کی۔ جب اس جنگ کی خبر حکومت کو پہنچی جو [illegible] قرامطہ اور خلافت کی فوجوں کے درمیان ہوئی لوگوں نے [illegible] کی ایک جماعت کو [illegible] کے لیے [illegible] نے ذکر کیا [illegible] محمد بن [illegible] کے [illegible] سے تقریباً [illegible] اس کے ساتھ [illegible] ۲۹ ربیع الاول [illegible] کی ایک جماعت آئی۔ دار الخلافت کے دروازے پر پہنچے [illegible] کی درخواست کی [illegible] کیا تھا جس سے یہ خوف تھا کہ [illegible] کیونکہ ان کے خیال میں وہ [illegible] کے قریب آ گیا تھا

بغداد میں قرامطہ کی شکست کا اعلان:

۲ رجب یوم جمعہ کو بغداد کے منبر پر وہ خط پڑھ کر سنایا گیا جو حکومت کے پاس آیا تھا کہ [illegible] کے شہروں کے باشندے [illegible] کے مقابلے پر [illegible] ان شہروں پر غالب آ گیا تھا۔ انھوں نے ان سے جنگ کی اور ان سے شکست دی۔ ان کے گمراہوں کو بھگا دیا۔ [illegible] میں چلا گیا۔ [illegible] حکومت نے [illegible] کو خلعت دے [illegible] کا [illegible] کی طرف روانہ ہوا [illegible]

اسی ماہ ۲۳ رجب کو [illegible] نکالا گیا اور [illegible] میں نصب کیا گیا [illegible] کے ساتھ شام کی طرف روانہ ہوگا۔

قاسم [illegible] کی جنگ:

اسی ماہ کی [illegible] کو مصر سے قاسم کا ایک خط آیا۔ جس میں یہ ذکر تھا کہ [illegible] کی طرف بڑھے۔ ان کے درمیان بہت سی لڑائیاں ہوئیں۔ آخری جنگ میں ان کے [illegible] رہے تھے۔ [illegible] ہو گئے ان کی [illegible] کے [illegible] میں داخل ہو گئے [illegible] ہو گئے۔ جب [illegible]

انھیں گرفتار کر کے اپنے پاس قید کر لیا۔

الخلیجی کی گرفتاری اور روانگی بغداد:

فاتک کو لکھا کہ جو ان کے ساتھ گرفتار ہوئے تھے مدینۃ السلام بھیج دے۔ المکتفی نے وہ خط واپس کیے گئے جب یہ الشماسیہ تک روانہ ہو چکے تھے۔ اس کے خطوط کے آنے سے اس نے ان کو بھیجا اور وہ بھی واپس لے گئے وہ قریب مدت سے گئے ہوئے گئے تھے۔ فاتک نے الخلیجی کو اور اس جماعت کو جو ان کے ہمراہ گرفتار کی گئی تھی محمد بن علی الصالح کے سواروں کے ہمراہ مصر سے مدینۃ السلام روانہ کر دیا۔ جب اسی سال کی نصف رمضان کو یہ قافلہ داخل ہوا تو وہ باب الشماسیہ سے مدینۃ السلام میں داخل کیا گیا۔ ان کے آگے آگے انیس آدمی تھے جو اونٹوں پر تھے لمبی ٹوپیاں اور حریر کی قبائیں پہنے تھے۔ ان میں جیسا کہ کہا گیا ہے ایک کے دو بیٹے تھے۔ ابن شلال کی تھا جو مصر کے لشکر سے یہاں امان لے کے آیا تھا۔ ایک شخص خادم معدل الحرامی گیا تو المکتفی کے پاس خلیجی پہنچا تو اس نے اس کی طرف دیکھا اور دار الخلافت میں اس کے قید کرنے کا حکم دیا اور دوسرے لوگوں کو جدید قید خانے میں قید کرنے کا حکم دیا۔ انھیں ابن عمرویہ کے پاس روانہ کر دیا گیا جس کے سپرد بغداد کی پولیس تھی۔ المکتفی نے اپنے وزیر العباس بن الحسن کو اس کی حسن تدبیر کے جواب میں اس فتح میں اور ان کو خلعت دیا۔ نیز القاسم کو بھی خلعت دیا۔

۱۰ شوال کو محمد الخلیجی کا سر ایک نیزے پر نصب کر کے بغداد میں داخل کیا گیا جس نے بیت لوٹا تھا۔

رومیوں کا قورس پر حملہ:

۱۷ شوال کو مدینۃ السلام میں یہ خبر آئی کہ رومیوں نے قورس پر حملہ کیا۔ باشندوں نے ان سے قتال کیا۔ انھوں نے ان کو شکست دی اور ان کے اکثر آدمیوں کو قتل کر دیا۔ بنی تمیم کے رؤسا کو قتل کر دیا۔ بستی میں داخل ہو گئے۔ مسجد کو جلا دیا اور جس قدر باشندے بچ گئے تھے سب کو بھگا دیا۔

امیر حج الفضل بن عبدالملک:

اس سال الفضل بن عبدالملک الہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۹۳ھ کے واقعات

ابن کیغلغ اور رستم کی رومیوں پر فوج کشی

اول محرم میں ابن کیغلغ غازی بن کر طرسوس میں داخل ہوا۔ اس کے ہمراہ رستم بھی روانہ ہوا۔ یہ رستم کی دوسری فوج کشی تھی۔ وہ سلندو پہنچے اللہ نے انھیں فتح دی۔ آلس گئے ان کے قبضے میں تقریباً پانچ ہزار بردے آئے۔ رومیوں کا قتل عظیم کیا اور سالم واپس ہوئے۔

زکرویہ کا قافلہ حجاج پر حملہ کرنے کا منصوبہ:

۲۲ محرم کو مدینۃ السلام میں یہ خبر آئی کہ زکرویہ بن مہرویہ قرمطی حاجیوں کے ارادے سے نہر الملحۃ سے کوچ کر کے ایک ایسے مقام پر پہنچ گیا کہ اس کے اور واقصہ کے درمیان چار میل کا فاصلہ رہ گیا اور محمد بن داؤد سے مذکور ہے کہ وہ لوگ خشکی میں مشرق

کی جانب روانہ ہوئے تا کہ سلیمان پہنچے۔ ان کے اور بستی کے درمیان ایک صحرائے بے آب ہے۔ وہ اسی مقام پر جو نیل کے ارادے سے ٹھیرے رہے تھے کہ قافلہ کا انتظار کر رہا تھا۔ قافلہ زبالہ عقبہ کو واقصہ پہنچا۔ اہل ہجر نے اور عقبی کی کران سے واقصہ کے درمیان چار میل کا فاصلہ ہے کوچ کیا اور عقبہ سے قریب پہنچ گئے۔ اس قافلے میں الحسن بن موسیٰ الربعی اور سیما ابراہیمی بھی تھے۔ جب قافلہ بالکل روانہ ہو گیا تو قرمطی واقصہ آیا قافلے کا حال پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ وہ واقصہ میں نہیں ٹھیرا۔ اس نے ان پر الزام لگایا کہ تمھیں نے ان کو ڈرا دیا ہوگا، وہاں کے گھسیاروں کی ایک جماعت کو قتل کر دیا اور کنواں جلا دیا۔ شہر کے لوگ اپنے قلعے میں محفوظ ہو گئے۔ وہ وہاں چند روز رہ کر زبالہ کی طرف روانہ ہو گیا۔

محمد بن داؤد اسے مفرور سمجھ کر زکرویہ کی تلاش میں جنوب مشرق کی طرف گئے۔ جب انھیں اس کا پتہ نہ چلا تو معلوم ہوا تو وہاں سے واپس ہو گئے۔ علان بن کشمرد تیز سواروں کے ایک دستے کے ہمراہ اس کے پیچھے لگا تھا۔ وہ زکرویہ کی جانب روانہ ہوا۔ طویل میں اترے، واقصہ کا رخ کیا۔ پہلے قافلے کے گزرنے کے بعد وہاں اترا۔ زکرویہ اپنے راستے میں بنی اسد کے کنوؤں پر گزرا اور وہ انھیں اپنے ساتھ لے کے تاکہ واپس آنے والے حاجیوں کے مقابلے سے ہو کر راستہ ان کو لوٹنے چلا۔

قافلہ حجاج پر حملہ:

اسی سال ۱۱ محرم کو کوفے سے یہ خبر آئی کہ زکرویہ نے ۱۱ محرم یوم یکشنبہ کو خراسانی قافلے کو مکہ کے راستے میں عقبہ میں روکا۔ ان لوگوں نے اس سے شدید جنگ کی۔ اس نے بڑی ملاطفت کے ساتھ پوچھا کہ آیا تم میں سلطانی جماعت ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ نہیں، ہم تو حاجی ہیں۔ یہ سن کر کہا: "اچھا تم لوگ جاؤ، میں تمھارا قصد نہیں کرتا"۔ جب قافلہ روانہ ہوا تو اس نے تعاقب کر کے اس پر حملہ کیا۔ اس کے ساتھی اونٹوں کے نیزے بھونکتے اور تلواروں سے ان کا پیٹ چاک کرنے لگے۔ اونٹ بگڑ گئے اور قافلہ رک گیا۔ خبیث کے ساتھی حاجیوں پر ٹوٹ پڑے اور جس طرح چاہا قتل کرنے لگے۔ مردوں اور عورتوں کو قتل کیا، جن عورتوں کو چاہا گرفتار کر لیا اور جو کچھ قافلے میں تھا سب پر قابض ہو گئے۔

علان بن کشمرد کی مراجعت:

قافلے میں سے جو کچھ بچ گیا وہ علان بن کشمرد سے ملا تو خبر دریافت کی تو اس نے خراسانی قافلے پر جو کچھ نازل ہوا اسے بتایا کہ "تم میں اور اس قوم کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ ہے۔ آج رات کو یا کل دوسرا قافلہ پہنچے گا۔ اگر وہ تمھارا جھنڈا دیکھیں گے تو ان کے دل مضبوط ہو جائیں گے۔ اور ان کے بارے میں اللہ ہی اللہ ہے"۔ علان اسی وقت لوٹ گیا اور اپنے ہمراہیوں کو بھی لوٹنے کا حکم دیا کہ میں تو حاجیوں کو قتل کے لیے پیش نہیں کروں گا۔

قافلہ حجاج پر قرامطہ کا دوسرا حملہ:

دوسرے قافلے والے آگے روانہ ہوئے جس میں مبارک القمی، احمد بن نصر العقیلی اور احمد بن علی بن الحسین الہمدانی بھی تھے۔ یہ لوگ فاجروں کے پاس پہنچ گئے جو واقصہ سے کوچ کر چکے تھے، وہاں کے پانی تباہ کر رہے تھے۔ حوضوں اور کنوؤں کو ان اونٹوں اور گھوڑوں کی لاشوں سے پاٹ دیا تھا جو پیچھے رہ گئے ان کے ہمراہ تھے۔ منزل العقبہ میں ۱۲ محرم کو دو شنبہ کو اترے تو ان سے دوسرے قافلے والوں نے جنگ کی۔ ابوالعشائر مع اپنے ساتھیوں کے قافلے کے شروع میں تھا۔ مبارک القمی مع اپنے ہمراہیوں

کے ساتھ میں تھا۔ باہم سخت لڑائی ہوئی۔ حاجیوں نے ان کو بھگا دیا تو جب قرامطہ کو شکست ہوئی تو حاجیوں نے ان کے درمیان سے بھی غلبہ پالیا تو ابوطاہر نے ان پر حملہ کر دیا۔ اس نے اپنے بہترین اونٹوں کی ٹکڑیوں اور ... میں رکھا۔ ان لوگوں نے حاجیوں کو قتل اور قرمطیوں نے ان پر تلواروں سے خوب کام لیا۔ چنانچہ ان کو کثیر تعداد سے قتل کر دیا۔ ۳۱۲ھ اس کے بعد انھوں نے غلام بنالیا۔ ابوطاہر نے چند آدمی اس طرف سواروں کو روانہ کیا جو ان لوگوں سے ... کہ جو بچ گئے تھے ان کو واپس لے آئیں تو سب کو قتل کر دیا اور ان عورتوں کو جو چند تھیں ان کو قید کر لیا۔ مال اسباب لے گئے۔ ابو الہیجاء اور احمد بن ... قتل کر دیا گیا۔ ابو ... کو قید کر لیا گیا۔ مقتولین کو جمع کر کے ایک ... سے ... گیا ... تب وہ ... بچے کے قتل ہو گئے۔ ابو طاہر کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کاٹ دیے گئے اور اس کی گردن مار دی گئی۔ وہ ... آگ ... دی گئی ان کی آنکھیں جل گئیں۔

حجاج کا قتل:

زخمیوں کی وہ جماعت جو بچ گئی تھی جو مقتولین کے درمیان پڑی ہوئی تھی۔ وہ رات ہی میں جو تھوڑی سی طاقت تھی اس سے بھاگ گئے۔ ان میں سے کچھ مر گئے کچھ بچ گئے۔ جو بہت کم تھے۔ قرامطہ کی عورتیں اپنے بچوں کے ساتھ مقتولین میں گھومتی تھیں۔ ان پر پانی پیش کرتی تھیں۔ ان سے جو بات کرتا تھا اسے وہ اجازت دیتے تھے۔

کہا گیا ہے کہ قافلے میں تقریباً بیس ہزار حاجی تھے جو سب کے سب قتل کر دیے گئے سوائے ان چند آدمیوں کے جو قرامطہ پر غالب آ کر بچ نکلے اور وہ بچ گئے۔ یا جو زخمی ہو کر مقتولین میں پڑے رہے اور چند زندہ بچ گئے۔ جن کو انھوں نے اپنی خدمت کے لیے غلام بنا لیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جو مال اور قیمتی اسباب اس قافلے سے ان لوگوں نے لیا اس کی قیمت دس لاکھ دینار تھی۔

بعض کہنے والوں سے مذکور ہے کہ بہت سے باشندگان مصر کے لیے جو حاجیوں کے قافلہ آنے کی توقع ... دار تھے ہو گئے کیونکہ اتنی موت کے اثر سے اور اہل مصر کی عورتوں نے جو ... اسلام ... کر دیے گئے اور جوان ہر طرح کے مالدار تھے انھوں نے اپنے مصر کے مال کو مدینۃ السلام بھیج دیا تھا اور انھوں نے وہاں لے جانے کے لیے سونے اور چاندی کے برتن اور زیور ڈھلوائے تھے اور وہ کے بھیج دیا تو حاجیوں کے ساتھ مدینۃ السلام سے لے گئے۔ وہ مدینۃ السلام پہنچانے والے قافلوں کے ساتھ روانہ کیا گیا پھر راستے ہی میں لٹ گیا۔

قرامطہ کا خراسانی قافلہ پر حملہ:

مذکور ہے کہ جس وقت وہ قرامطہ اس قافلے کو قتل کر رہے اور لوٹ رہے تھے تو ایک خراسانی قافلہ آ گیا۔ قرامطہ کی ایک جماعت اس کی جانب گئی اور اس پر حملہ کر دیا لیکن ان لوگوں کا راستہ بچ گیا تھا۔ جب ذکر یہ ... کے دوسرے قافلے سے قریب ہو گیا ان کے مال لے لیے ان کی عورتوں کو ... تو ... وہ ... کو ... اور ... عورتوں کی لاشوں سے پانی کے بغیر اسی وقت ... سے روانہ کیا۔

محمد بن حجاج کاتب کی روانگی کوفہ:

دوسرے قافلے پر ... کی رہزنی کی خبر مدینۃ السلام میں ۱۱ محرم بروز جمعہ کو دن کے وقت پہنچی تھی۔ یہ واقعہ تمام لوگوں پر اور سلطان پر بہت گراں گزرا۔ ابوالحسن بن الفرات وزیر نے محمد بن حجاج کاتب کو جو دفتر خراج و دفتر ضیاع مشرق اور دفتر

لشکر کا متولی تھا وصیف نے روانہ ہونے اور قرمطی کے مقابلے کے لیے لشکر روانہ کرنے کے لیے انہیں تیار کرنے کے لیے کا عزم کیا اور جلد سے جلد اس لشکر کو بھیجا اور اپنے ہمراہ لشکر روانہ کرنے کے لیے بہت سا مال لے گیا۔ قرمطی زیادہ بڑھ گیا اور وہاں اتر گیا۔ سپاہ مصر قرامطہ کے خوف سے کہ کہیں وہ ان سے بچا کر اپنے آگے اور پیچھے تعمیر والے کے پاس بھیجیں تھا خلیج کی طرف سیہ گئی تھیں میں داخل ہوئے اور دمشق تھے۔

الحلیص سے الشرقی اور دریائے الشرقی اور ابطحان کے درمیان دمشق کے کنارے موضع القطیع میں محمد کر تمیم سے قافلے کا انتظار کرنے لگا۔ اس قافلے کے سرداروں میں نفیس المولدی اور ابو اسحاق السیوطی بھی تھے اور ان کے ہمراہ شمسہ خزانہ بھی تھا۔ شمسہ وہ تھا جس میں المعتضد نے نہایت عمدہ جواہرات لگائے تھے۔ اسی قافلے میں ابراہیم بن ابی الاشعث بھی تھا جس کے سپرد مکہ و مدینہ کا محکمہ قضا اور مکہ کا کام اور اس کی صلات کا خرچ تھا۔ میمون بن ابراہیم کاتب تھا جس کے سپرد قرات اصفہان کی متعدی تھی۔ احمد بن محمد بن احمد عرف ابن الخوبح اور الفرات بن احمد ابن محمد بن الفرات اور الحسن بن اسماعیل جو العباس بن الحسن کا قرابت دار تھا اور حرمین کے ڈاک کے محکمے کا متولی تھا اور علی بن العباس النہیکی تھا۔

زکرویہ کا محاصرہ فید:

جب اس قافلے والے فید تک پہنچے تو انہیں خبیث زکرویہ اور اس کے ساتھیوں کی خبر ملی وہ لوگ فید میں حکومت کی جانب سے قوت پہنچائے جانے کے انتظار میں چند روز ٹھہرے۔ حالانکہ ابن کشمرد ان لشکروں کے ساتھ جنہیں حکومت نے ان کے ہمراہ روانہ کیا تھا راستے سے تھا واپس لوٹ گیا تھا۔ زکرویہ فید گیا۔ وہاں کے عامل کا نام حامد بن فیروز تھا۔ حامد نے دو قلعوں میں سے ایک میں تقریباً ان مردوں کے ہمراہ جو اس کے ساتھ مسجد میں تھے پناہ لے لی۔ دوسرے قلعے کو آدمیوں سے بھر دیا۔ زکرویہ اہل فید سے مراسلت کر کے یہ درخواست کرنے لگا کہ وہ لوگ اپنے عامل کو اور جو اس کے لشکر ہیں اس کے سپرد کر دیں۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو میں انہیں امان دے دوں گا۔ مگر ان لوگوں نے اس کی درخواست کو منظور نہ کیا۔ جب انہوں نے قبول نہ کیا تو اس نے جنگ کی مگر کچھ کامیابی نہ ہوئی۔ جب اس نے یہ دیکھا کہ اسے باشندوں کے مقابلے کی طاقت نہیں ہے تو لوٹ گیا۔ پہلے النباج گیا پھر حفیر ابی موسیٰ الاشعری کو روانہ ہوا۔

زکرویہ کا قتل:

ماہ ربیع الاول کے شروع میں المکتفی نے وصیف بن صوارتکین کو روانہ کیا اس کے ہمراہ ایک جماعت سرداروں کی بھی تھی۔ وہ قادسیہ سے خفان کے راستے پر روانہ ہوئے۔ وصیف نے ۲۲ ربیع الاول یوم شنبہ کو اس سے مقابلہ کیا۔ دن بھر خوں ریزی ہوئی۔ رات ان کے درمیان حائل ہو گئی۔ ان لوگوں نے پہرے کی حالت میں رات بسر کی۔ صبح کو جنگ دوبارہ چھڑ گئی۔ لشکر نے ان کا قتل عظیم کیا اور دشمن اللہ زکرویہ تک پہنچ گئے۔ وہ پشت پھیرے ہوئے تھا کہ کسی لشکری نے اس کی گدی پر تلوار کی ایک ضرب ماری جو اس کے دماغ تک پہنچ گئی وہ اور اس کا نائب اور اس کے خاص لوگوں اور قرابت داروں کی ایک جماعت کو جن میں اس کا بیٹا اور اس کا کاتب اور اس کی بیوی بھی تھی گرفتار کر لیا گیا۔ لشکر شاہی نے جو کچھ اس کے لشکر میں تھا سب پر قبضہ کر لیا۔ زکرویہ پانچ دن تک زندہ رہا پھر اس کا پیٹ چاک کر کے اسی حالت میں اسے روانہ کر دیا گیا۔ حاجی قیدیوں کو جو اس کے ہاتھ سے زندہ بچ گئے تھے واپس کر دیا گیا۔

ایک بطریق کا قبول اسلام

اسی سال ابن [illegible] نے [illegible]

ہوگئی۔

اندرونکس بطریق کی امان طلبی

اسی سال اندرونکس بطریق نے [illegible] امان [illegible]

[illegible] تباہی

[illegible]

[illegible] جماعت کا فرار

اسی سال [illegible]

کر دیا۔

رومیوں سے قیدیوں کا تبادلہ

اسی سال بادشاہ روم [illegible]

رہے کہ ان کے پاس وہ روپیہ نہ پہنچ جائے جو عرصہ سے ان کو نہیں ملا۔ مکتفی نے حکم دیا کہ جب تک سب نہ آ جائیں۔ دو دن بعد وہ باب الشماسیہ میں مقیم رہے جب بغداد میں داخل ہوئے ان کے ہمراہ وہ ہاتھی بھی تھے جو ساتھ لائے گئے تھے۔ ان کا یہ عذر قبول کیا گیا اور باقاعدہ ان کی درخواست منظور کی گئی۔

متفرق واقعات:

اسی سال شام میں اس خیال سے ایک شخص کو گرفتار کیا گیا کہ وہ سفیانی ہے۔ اسے اور اس کے ہمراہ ایک جماعت کو شام سے دارالسلطنت روانہ کر دیا گیا۔ کہا گیا کہ وہ مجنون ہے۔

اسی سال مکہ کے راستے میں اعراب نے دو آدمیوں کو گرفتار کیا جن میں سے ایک کا نام حداد اور دوسرے کا نام منتقم تھا۔ یہ زکرویہ کی بیوی کا بھائی تھا۔ ان دونوں کو اعرابیوں نے کوفے میں نزار کے حوالے کر دیا اور نزار نے انہیں خلیفہ کے پاس روانہ کر دیا۔ اعراب سے ذکر ہے کہ یہ دونوں ان کے پاس جا کر انہیں قرامطہ کی دعوت دیتے تھے۔

اسی سال الحسین بن حمدان نے شام کے راستے سے ایک شخص کو جس کا عرف الکیال تھا گرفتار کیا جو قرامطیوں کے ساتھیوں میں سے تھا۔ اسے خلیفہ کے پاس روانہ کیا۔ اس شخص نے اس سے اپنا قصہ بیان کیا جو زکرویہ کے ساتھیوں میں سے تھے۔

اسی سال احمد نوشری مصر سے بغداد پہنچا۔

اسی سال الحسین بن حمدان، وصیف اور القاسم اور اعراب طے کے درمیان جنگ ہوئی، ان کا مال اور متعلقین بھی ان کے قبضے میں آ گئے تھے۔ الحسین نے انہیں شکست دی اور باب طے تک پہنچایا۔

اسی سال اعراب طے نے وصیف بن صوارتکین کا محاصرہ کیا، وہ امیر حج بنا کر روانہ کیا گیا تھا۔ تین دن تک اس کا محاصرہ رہا اور وہ ان سے جنگ کرتا رہا۔ تیسرے دن اس نے شکست دی۔ اعراب بھاگ گئے۔ وصیف حج کے لیے اپنے ہمراہ حاجیوں کے ساتھ روانہ ہو گیا۔

امیر حج الفضل بن عبدالملک

اسی سال الفضل بن عبدالملک الہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۹۵ھ کے واقعات

ابن ابراہیم المسمعی کا خروج:

عبداللہ بن ابراہیم المسمعی نے شہر اصفہان سے کسی گاؤں پر خروج کیا جو چند فرسخ کے فاصلے پر تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ تقریباً دس ہزار کاشتکار شامل ہو گئے۔ بدر الحمامی کو اس کی طرف جانے کا حکم دیا گیا۔ اس کے ہمراہ سرداروں کی ایک جماعت اور تقریباً پانچ ہزار لشکر سے شامل کیے گئے۔

بدوؤں کا قتل:

اسی سال حسین بن موسیٰ کا ان اعراب طے سے ان کی غفلت کی حالت میں معرکہ ہوا۔ انھوں نے وصیف بن صوارتکین سے جنگ کی تھی۔ حملہ کیا گیا۔ حسین نے ستر بدویوں کو قتل کر دیا اور سواروں کی ایک جماعت کو قید کر لیا۔

ابو ابراہیم اسماعیل کی وفات:

اسی سال ۱۴ صفر کو ابو ابراہیم اسمٰعیل بن احمد صاحب خراسان و ماوراء النہر کی وفات ہوئی۔ ان کا بیٹا احمد بن اسمٰعیل بن احمد اس کا قائم مقام اور اپنے باپ کے ملک کا والی بنایا گیا۔ مکتفی نے اس کے لیے فرمان ولایت خود تحریر کیا۔ اپنے ہاتھ سے جھنڈا باندھ کے طاہر بن علی بن وزیر کو دیا اسے خلعت سے سرفراز کیا اور جھنڈا لے کے احمد بن اسمٰعیل کے پاس جانے کا حکم دیا۔

منصور بن عبداللہ کی معذرت:

اسی سال منصور بن عبداللہ بن منصور کاتب کو عبداللہ بن ابراہیم المسمعی کے پاس روانہ کیا گیا۔ اسے مخالفت کا خوف دلایا گیا۔ وہ اس کے پاس روانہ ہو گیا۔ جب پہنچا تو اس سے گفتگو کی۔ وہ فوراً تیار ہو کر واپس آ گیا اور اپنے غلاموں کی ایک جماعت کے ہمراہ روانہ ہو کے اپنے عمل اصبہان پر کسی کو نائب بنا آیا۔ اس کے ہمراہ منصور بن عبداللہ بھی تھا۔ یہاں تک کہ باب خلافت پر پہنچ گیا۔ مکتفی اس سے راضی ہو گیا انعام دیا اور اس سے اور اس کے بیٹے کو خلعت سے سرفراز کیا۔

متفرق واقعات:

اسی سال الحسین بن موسیٰ نے الکردی پر حملہ کیا جو زبردستی نواح موصل پر غالب آ گیا تھا۔ اس کے ساتھیوں پر حملہ ہوا۔ اس کے لشکر کو تباہ کر دیا۔ الکردی بچ گیا۔ پہاڑوں میں چلا گیا اور اس کا پتہ نہ لگا۔

اسی سال المظفر بن حاج کو یمن کے اس حصے پر جس پر بعض خارجی غالب آ گئے تھے فتح ہوئی۔ اس نے ان کے ایک رئیس کو جس کا عرف الحکیمی تھا گرفتار کر لیا۔

اسی سال ۷ جمادی الاولیٰ کو خاقان المفلحی کو یوسف بن ابی الساج کی جنگ کے لیے آذربائیجان کی روانگی کا حکم دیا گیا۔ لشکر کے تقریباً چار ہزار آدمی اس کے ساتھ کیے گئے۔ ۸ رمضان کو ابو مضر زیادۃ اللہ بن الاغلب کا قاصد بغداد میں داخل ہوا۔ اس کے ہمراہ فتح الاعجمی تھا تحائف بھی تھے جو مکتفی کو بھیجے گئے تھے۔ اسی سال ذی القعدہ میں مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان معاملہ مبادلہ و فدیہ مکمل ہوا۔ جن عورتوں اور مردوں کا فدیہ دیا گیا وہ تین ہزار تھے۔

المکتفی باللہ کی وفات:

۱۲ ذی القعدہ کو المکتفی باللہ کی وفات ہوئی۔ جس روز اس کی وفات ہوئی اس دن اکتیس سال کا تھا۔ ۲۶۴ھ میں پیدا ہوا تھا۔ کنیت ابو محمد تھی۔ اس کی ماں ترکی ام ولد تھی جس کا نام جیجک تھا۔ متوسط اندام خوش رنگ خوبصورت بال اور سر پر گھنی ابھری ہوئی ڈاڑھی تھی۔

* * *

باب ۹

خلیفہ المقتدر باللہ

بیعت خلافت:

جعفر بن المعتضد باللہ سے مکتفی کی وفات کے بعد بیعت کی گئی اور مقتدر باللہ کا لقب دیا گیا۔ اس وقت اس کی عمر تیرہ برس ایک مہینے اکیس دن کا تھا۔ اس کی ولادت ۲۲ رمضان کی شب جمعہ ۲۸۲ھ میں ہوئی تھی۔ کنیت ابو الفضل تھی۔ اس کی ماں ام ولد رومی تھی جس کا نام شغب تھا۔

المکتفی باللہ کی تدفین:

مذکور ہے کہ جس روز اس سے بیعت کی گئی اس روز بیت المال میں ۱۵ لاکھ دینار موجود تھے۔ جب المقتدر کی بیعت ہو گئی تو المکتفی کو غسل دیا گیا اور نماز جنازہ ادا کی گئی اور محمد بن عبداللہ بن طاہر کے مکان میں ایک مقام پر دفن کر دیا گیا۔

متفرق واقعات:

اسی سال [illegible] کے درمیان ایام منیٰ میں دوسرے روز (۱۱ ذی الحجہ) ان لوگوں کے المقتدر کی بیعت کا انعام طلب کرنے کے سبب سے ایک جنگ ہوئی جس میں ایک جماعت مقتول ہوئی اور ایک گروہ [illegible] لوگ [illegible] میں تھے وہ بستان ابن عامر بھاگ گئے۔ لشکر نے [illegible] ابن [illegible] کو [illegible] تاکہ لوگوں کے اموال سے قتال کرنے سے واپس ہونے والوں کو [illegible] اور [illegible] ایک [illegible] تکلیف پہنچی [illegible] ایک [illegible] سے [illegible] میں نے بعض لوگوں سے سنا جو بیان کرتے تھے کہ [illegible] اپنے ہاتھ میں پیشاب کرتا تھا پھر اسے پی جاتا تھا۔

امیر حج الفضل بن عبدالملک

اس سال الفضل بن عبدالملک نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۹۶ھ کے واقعات

المقتدر کی معزولی کا منصوبہ:

سرداروں، امراء، قاضیوں اور کاتبوں کی ایک جماعت نے المقتدر کی معزولی پر اتفاق کر کے مشورہ کیا کہ کس کو اس کی جگہ منتخب کیا جائے۔ اتفاق رائے عبداللہ بن المعتز پر ہوا۔ انہوں نے اس معاملے میں اس سے گفتگو کی تو اس نے اس شرط پر منظور کیا کہ خون ریزی اور جنگ نہ ہو۔ انہوں نے اسے بتایا کہ حکومت اس کے سپرد کر دی جائے گی تو سردار اور قاضی اور کاتب جو اس کے پیچھے ہیں سب اس سے راضی ہیں تو اس نے [illegible] کر لی۔ اس معاملے میں سرگروہ محمد بن داؤد بن الجراح اور ابو المثنیٰ احمد بن یعقوب قاضی تھے۔ محمد بن داؤد بن الجراح نے سرداروں کی ایک جماعت سے المقتدر کے قتل اور عبداللہ بن المعتز کی بیعت کو طے کیا تھا۔

العباس بن الحسن کا قتل:

العباس بن الحسن کی رائے بھی یہی تھی۔ جب العباس نے یہ دیکھا کہ اس کا معاملہ المقتدر کے ساتھ قابل ہموار ہے تو اس کی رائے بدل گئی۔ اس وقت دوسروں نے اس پر حملہ کیا اور اسے قتل کر دیا۔ جو لوگ اس کے قتل پر متفق تھے وہ بدر الاعجمی اور الحسین بن حمدان اور وصیف بن سوارتکین تھے۔

ابن المعتز کی بیعت:

یک شنبے کا دن تھا کہ المقتدر کو سرداروں اور قاضیوں اور بغداد کے فوجیوں نے معزول کر دیا۔ عبداللہ بن المعتز سے بیعت کر لی اور اسے المرتضی باللہ کا خطاب دیا۔ وہ شخص جس نے سرداروں سے اس کی بیعت لی اور انہیں حلف دینے پر اور ان کے نام پکارنے پر مقرر ہوا کاتب لشکر محمد بن سعید الازرق تھا۔

اسی روز الحسین بن حمدان اور دار الخلافت کے غلاموں کے درمیان صبح سے نصف النہار تک شدید جنگ ہوئی۔

ابن المعتز کی گرفتاری:

اسی روز وہ جماعت جنہیں محمد بن داؤد نے ابن المعتز کی بیعت کے لیے جمع کیا تھا اس کے پاس سے منتشر ہو گئی۔ اس لیے کہ وہ خادم جو مونس کہا جاتا تھا اس نے دار الخلافت کے کچھ غلاموں کو کشتیوں میں سوار کیا اور ان کشتیوں کو جن میں وہ سوار تھے دجلے میں لے گیا۔ جب وہ لوگ اس مکان کے مقابل پہنچے جس میں ابن المعتز اور محمد بن داؤد تھے تو وہاں پر چلائے اور انہیں تیر مارے۔ وہ منتشر ہو گئے۔ جو لشکر اور کاتب اور سردار اس مکان میں تھے وہ بھاگے۔ ابن المعتز بھی بھاگا۔ بعض لوگ جنہوں نے ابن المعتز سے بیعت کی تھی المقتدر سے مل گئے اور انہوں نے یہ عذر کیا کہ انہیں اس کے پاس جانے سے روکا گیا۔ بعض چھپ گئے جو گرفتار کر کے قتل کر دیے گئے۔ عام لوگوں نے ابن داؤد اور العباس بن الحسن کے مکانات لوٹ لیے۔ جو لوگ گرفتار ہوئے ان میں ابن المعتز بھی گرفتار کر لیا گیا۔

بغداد میں برف باری:

اسی سال ۲۹ ربیع الاول یوم شنبہ کو بغداد میں صبح سے نماز عصر تک برف گری یہاں تک کہ مکانوں اور چھتوں پر تقریباً چار انگل ہو گئی۔ بیان کیا گیا ہے کہ ایسی برف بغداد میں کبھی نہیں دیکھی گئی۔

اسی سال ۲۰ ربیع الاول یوم دوشنبہ کو محمد بن یوسف قاضی اور محمد بن عمرویہ اور ابوالمثنی اور ابن الجصاص اور ازرق کاتب لشکر کو ایک جماعت کے ساتھ مونس خازن کے سپرد کیا گیا۔ ابوالمثنی کو اس نے باب حکومت میں چھوڑ دیا اور دوسروں کو اپنے مکان لے گیا۔ بعض نے اپنا فدیہ دے دیا۔ بعض قتل کر دیے گئے اور بعض کی سفارش کی گئی تو رہا کر دیے گئے۔

طاہر بن محمد اور سبکری کی جنگ:

اسی سال طاہر بن محمد بن عمرو بن اللیث اور عمرو بن اللیث کے غلام سبکری کے درمیان جنگ ہوئی۔ سبکری نے طاہر کو گرفتار کر لیا اور اسے اس کے بھائی یعقوب بن محمد کے ہمراہ بارگاہ خلافت میں روانہ کر دیا۔

حسین بن حمدان کی امان طلبی:

اسی سال ابوالقاسم بن سیما کو سرداروں اور لشکر کی ایک جماعت کے ہمراہ حسین بن حمدان بن حمدون کی تلاش میں روانہ

کیا گیا۔ وہ اس کام کے لیے قرقیسیا اور رحبہ اور الدالیہ تک گیا۔ الحسین کے بھائی عبداللہ بن حمدان بن حمدون کو اپنے بھائی کی تلاش کے لیے لکھا۔ اس نے اور اس کے بھائی نے ایک مقام پر جو الاعلی کے نام سے مشہور تھا اور وہ دجلے کی غربی جانب تکریت اور السودقانیہ کے درمیان تھا مقابلہ کیا۔ عبداللہ بھاگ گیا۔ الحسین نے کسی آدمی کو بھیج کر امان طلب کی جو دے دی گئی۔

حسین بن حمدان کی بغداد میں آمد:

اسی سال ۲۲/ جمادی الاولیٰ کو الحسین بن حمدان بغداد پہنچا اور باب حرب میں ٹھہرا۔ دوسرے دن اسے خلعت دیا گیا اور قم اور قاشان کا عہدہ دار بنایا گیا۔ ۲۳/ جمادی الاولیٰ کو یوسف بن ابی الساج کے کاتب اور اس کے قاصد ابن ورکل نصرانی کو خلعت دیا گیا۔ یوسف بن ابی الساج کو المراغہ اور آذربائیجان کا عہدہ دار بنایا گیا۔ خلعت روانہ کیے گئے اور اسے عمل کی طرف جانے کا حکم دیا گیا۔

مونس خادم کا جہاد:

اسی سال نصف شعبان کو مونس خادم کو خلعت دیا گیا اور اسے زمستانی جہاد کے لیے طرسوس جانے کا حکم دیا گیا۔ وہ اس کے لیے روانہ ہوا۔ وہ بہت بڑے لشکر اور سرداروں کی ایک جماعت اور الحجریہ کے غلاموں کے ہمراہ نکلا۔

امیر حج الفضل بن عبدالملک:

اسی سال الفضل بن عبدالملک الہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۹۷ھ کے واقعات

مونس خادم کی کامیاب مہم:

مونس خادم بہت بڑے لشکر کے ہمراہ بلاد روم میں سرحد ملطیہ سے زمستانی جہاد کو چلا۔ اس کے ہمراہ ابوالاغر السلمی بھی تھا۔ وہ روم پر فتح مند ہوا اور آخر ۲۹۶ھ میں کفار کو گرفتار کیا۔ اس کی اطلاع ۲۴ محرم کو آئی۔

اللیث بن علی کی سرکشی:

اسی سال ۱ فرمان اللیث بن علی بن اللیث ایک لشکر کے ہمراہ فارس گیا اور زبردستی اس پر غالب آ کے وہاں سے سبکری کو نکال دیا۔ طاہر بن محمد کو گرفتار کر کے سلطان کے پاس بھیجنے کے بعد حکومت نے سبکری کو والی بنا دیا تھا۔ المقتدر نے اللیث بن علی کی جنگ کے لیے مونس خادم کو فارس کی روانگی کا حکم دیا۔ وہ اسی سال رمضان میں اس کی طرف روانہ ہوا۔

اسی سال شوال میں المقتدر نے القاسم بن سیما کو بڑے لشکر کے ہمراہ بلاد روم میں زمستانی جہاد کے لیے روانہ کیا۔

اللیث بن علی کی شکست:

اسی سال مونس خادم اور اللیث بن علی بن اللیث کے درمیان جنگ ہوئی جس میں اللیث کو شکست ہوئی۔ اس کے ساتھیوں کی بہت بڑی جماعت گرفتار اور قتل کی گئی۔ ایک بڑی جماعت مونس کی پناہ میں آ گئی۔ شاہی سپاہی النوبندجان میں داخل ہو گئے جس پر اللیث نے زبردستی قبضہ کر لیا تھا۔

امیر حج الفضل بن عبدالملک:

اس سال الفضل بن عبدالملک بن عبداللہ بن عبیداللہ بن العباس بن محمد نے لوگوں کے حج کا انتظام کیا۔

۲۹۸ھ کے واقعات

قاسم بن سیما نے روم میں موسمی جہاد کیا۔

سبکری اور وصیف کامہ کی جنگ

اسی سال المقتدر نے محمد بن علی بن اللیث سے [illegible] کی جنگ کے لیے وصیف کامہ دیلمی کو سرداروں کی ایک جماعت کے ہمراہ روانہ کیا۔ اسی سال سبکری اور وصیف کے درمیان دو جنگیں ہوئیں جن میں وصیف غالب رہا۔ اس نے اسے شکست دے دی اور سبکری [illegible] وصیف اور اس کے ہمراہی فارس میں داخل ہو گئے۔ سبکری کے ساتھیوں کی بہت بڑی جماعت امان لے کر آ گئی [illegible] القتال [illegible] گرفتار [illegible] اپنی فوج [illegible] بھاگ کر احمد بن اسماعیل کے پاس [illegible] ساتھ تھا اسے گرفتار کر کے قید کر دیا۔

محمد بن علی بن اللیث کی گرفتاری:

اسی سال بست اور الرخج کے نواح میں احمد بن اسماعیل بن احمد اور محمد بن علی بن اللیث کے درمیان دو جنگیں ہوئیں جن میں احمد بن اسماعیل نے اسے گرفتار کر لیا۔

امیر حج الفضل بن عبدالملک:

اس سال الفضل بن عبدالملک نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۹۹ھ کے واقعات

ملیح ارمنی کا محاصرہ:

اور اس طرح موسم گرما میں رستم بن بردو نے موسمی جہاد کیا [illegible] بنی نفیس کی طرف سے سرحدوں کا والی تھا۔ اس کے ہمراہ دمیانہ بھی تھا۔ اس نے ملیح الارمنی کے قلعے کا محاصرہ کیا پھر وہاں سے [illegible] ملیح [illegible] کے [illegible] جلا دیا۔

سجستان کی فتح:

اسی سال احمد بن اسماعیل بن احمد [illegible] آئے جن میں [illegible] اس نے سجستان فتح کر لیا اور اس کے ساتھی اس میں داخل ہو گئے اور انہوں نے [illegible] ان کے ساتھیوں کو نکال دیا۔ المعدل بن علی بن اللیث اپنے ان ساتھیوں کے ہمراہ [illegible] کی امان میں چلا گیا۔ اس دن [illegible] زرنج میں مقیم تھا پھر وہ محمد بن [illegible] کے پاس چلا گیا تو بست اور الرخج میں مقیم تھا احمد بن اسماعیل نے اسے اور اس کے اہل و عیال کو اور اس کے ہمراہیوں کو [illegible] دے دیا۔ محمد [illegible] بست اور الرخج کے درمیان [illegible] ملا تھا [illegible] اس کے متعلق آپ پڑھ چکے ہیں۔

اسی سال زکرویہ کا ساتھی قرمطی [illegible] بغداد پہنچا [illegible] [illegible] بڑے سرداروں میں سے تھا۔

علی بن محمد بن الفرات پر عتاب

اسی سال ذی الحجہ میں خلیفہ مقتدر نے علی بن محمد بن الفرات پر عتاب کیا اور اسے قید کر دیا اور اس کے اموال [illegible] پر قبضہ کر لیا [illegible] اس کے اہل و عیال کے مکانات لوٹ لیے گئے۔ محمد بن عبیداللہ بن یحییٰ بن خاقان کو وزیر بنایا گیا۔

امیر حج الفضل بن عبدالملک:

اس سال الفضل بن عبدالملک نے لوگوں کو حج کروایا۔

۳۰۰ھ کے واقعات

ایک خارجی کی سرکوبی

[illegible] [illegible] خارجی کا [illegible] جس نے خروج کیا تھا۔ [illegible] [illegible] اس کے [illegible] [illegible] اور خارجی کے [illegible] بھی تھے۔

بغداد میں امراض کی کثرت:

اسی سال بغداد میں امراض کی کثرت ہوئی۔ [illegible] کتے [illegible] [illegible] ہو گئے۔ وہ [illegible] اور [illegible] کو [illegible] کرتے تھے۔ جب کسی انسان کو [illegible] لیتے تو اسے ہلاک کر دیتے تھے۔

امیر حج الفضل بن عبدالملک:

اس سال الفضل بن عبدالملک ہاشمی نے لوگوں کو حج کروایا۔

۳۰۱ھ کے واقعات

محمد بن عبیداللہ کی معزولی:

المقتدر نے محمد بن عبیداللہ کو وزارت سے معزول کر کے اس کے دونوں بیٹوں عبداللہ اور عبدالواحد کو قید کر دیا اور علی بن عیسیٰ بن الجراح کو وزیر بنا دیا۔

بغداد میں وبا کی کثرت:

اس سال بھی بغداد میں وبا کی کثرت ہوئی۔ ایک قسم کی وبا تھی جس کا نام [illegible] تھا اور ایک قسم وہ تھی جس کا نام [illegible] تھا۔ [illegible] میں [illegible] تھی اور [illegible] ہلاکت خیز تھا۔

حسین بن منصور حلاج:

اسی سال علی بن عیسیٰ وزیر کے مکان پر ایک شخص لایا گیا جس کے متعلق بیان کیا گیا کہ اس کا نام حلاج اور کنیت ابو محمد ہے۔ اس کے ہمراہ اس کا ایک ساتھی بھی تھا۔ میں نے لوگوں کی ایک جماعت سے سنا کہ ان کا گمان تھا کہ وہ رب (پروردگار) ہونے کا مدعی ہے۔ اسے اور اس کے ساتھی کو تین دن تک ہر روز شرقی جانب سے مغربی جانب تک لٹکایا گیا۔ ان دنوں وہ اعلان کرتا تھا اور ان کے قید کرنے کا حکم دیا جاتا تھا۔ وہ طویل مدت تک قید رکھے گئے۔ ایک جماعت اس سے ملتے گمراہ ہو گئی جن میں نصر القشوری وغیرہ بھی تھے یہاں تک کہ جو اس کی بات کرتا تھا لوگ اس سے برکت لیتے تھے۔ اور اس پر غلو کیا کرتے تھے۔ اس کا معاملہ مکمل کیا۔ اور وہ قید سے نکالا گیا۔ اس کے دونوں ہاتھ دونوں پاؤں کاٹے گئے۔ پھر اس کی گردن مار دی گئی اور اسے آگ میں جلا دیا گیا۔

الحسین بن حمدان کی فتوحات:

اس سال الحسین بن حمدان بن حمدان نے تابستانی جہاد کیا۔ طرسوس سے ایک لشکر آیا جس میں [illegible] اس نے بہت سے قلعے فتح کیے اور رومیوں کی بڑی تعداد کو قتل کیا۔

احمد بن اسمٰعیل کا قتل:

اسی سال احمد بن اسمٰعیل بن احمد صاحب خراسان و ماوراء النہر قتل کیا گیا۔ اسے اس کے ترک غلام نے قتل کیا جو اس کا خاص غلام تھا۔ اس نے اور اس کے دو ساتھیوں نے جو اس کے خیمے میں گھس گئے اسے ذبح کر دیا۔ پھر فرار ہو گئے اور ان کا پتہ نہ لگا۔

نصر بن احمد اور اسحٰق بن احمد میں اختلاف:

اسی سال نصر بن احمد بن اسمٰعیل بن احمد اور اس کے باپ کے چچا اسحٰق بن احمد کے درمیان اختلاف ہوا۔ نصر بن احمد کے ساتھ اس کے باپ کے غلام اور اس کے کاتب اور اس کے مددگاروں کی جماعت اور اس کے باپ کے ساتھی تھے اور اپنے باپ کے قتل کے بعد وہ بخارا چلا گیا۔ اسحاق بن احمد سمرقند میں نقرس سے علیل تھا۔ اس نے سمرقند کے لوگوں سے خواہش کی کہ اسے امیر بنا لیں۔ ان لوگوں میں سے ہر ایک نے اپنے بیٹے اسمٰعیل بن احمد کے قتل کی درخواست کی۔ بیان کیا گیا ہے کہ اسحاق نے اپنے بیٹے عمران الرازی کی مدد کی تاکہ وہ انھیں پہنچائے۔ نصر بن محمد بن اسمٰعیل نے حمویہ بن احمد کو بھیجا۔

جنگ باب بخارا:

اسی سال ۱۶ شعبان کو نصر بن محمد بن اسمٰعیل اور اس کے مقابلے والے حریف اور اس کے باپ کے چچا اسحاق بن احمد اور اس کے سمرقند والے حریف کے درمیان وہ جنگ ہوئی جس میں نصر اور اس کے ساتھیوں نے اسحاق اور اہل سمرقند اور ماوراء النہر کے باشندوں میں سے ان کے مددگار ہو گئے تھے شکست دی اور وہ سب بھاگ کر ان سے جدا ہو گئے۔ یہ جنگ ان کے درمیان باب بخارا پر ہوئی تھی۔

اسحٰق بن احمد کی گرفتاری:

اسی سال اہل بخارا نے اسحٰق بن احمد اور اس کے ساتھیوں کو شکست دینے کے بعد اہل سمرقند پر دھاوا کیا۔ ان کے درمیان

[illegible] انھوں نے [illegible] انھیں تلوار سے [illegible]

[illegible]

متفرق واقعات:

اس سال ابن العصری کے [illegible] قریب [illegible]

[illegible]

[illegible]

اس سال بغداد میں [illegible] کثرت سے ہوئی [illegible]

[illegible]

[illegible]

امیر حج الفضل بن عبدالملک:

اس سال الفضل بن عبدالملک نے لوگوں کو حج کرایا۔

۳۰۲ھ کے واقعات

ابن عبدالباقی کی تلف:

[illegible]

[illegible]

الاطروش کا حسن سلوک:

اس سال الحسن بن علی علوی الاطروش طبرستان پر غالب آ گئے [illegible]

[illegible]

[illegible]

حباسہ کا اسکندریہ پر غلبہ:

اس سال ابن العصری [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الحسین بن عبداللہ کی گرفتاری:

اس سال ۲۳ جمادی الاول کو [illegible] گرفتار کر لیا گیا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

❖ ❖ ❖